ازواج
مُطہّراتؓ و صحابیاتؓ
اِنسائیکلوپیڈیا

ازواجِ مُطہّراتؓ و صحابیاتؓ سے مُتعلّق بھرپُور معلومات پر مبنی
سوالاً جواباً لکھی جانے والی سب سے مفصّل مُستند اور ضخیم کتاب

مؤلّف

ڈاکٹر ذوالفقار کاظم

ازواج مطہرات وصحابیات رضی اللہ عنہن
انسائیکلوپیڈیا

ازواج
مطہراتؓ وصحابیاتؓ
انسائیکلوپیڈیا

ازواج مطہراتؓ وصحابیاتؓ سے متعلق بھرپور معلومات پر مبنی
سوالاً جواباً لکھی جانے والی سب سے مفصل، مستند اور ضخیم کتاب

مؤلف
ڈاکٹر ذوالفقار کاظم

فرید بکڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.
NEW DELHI-110002

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

ازواج مطہراتؓ وصحابیاتؓ انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: ڈاکٹر ذوالفقار کاظم

صفحات: ۷۷۰ سائز: ۲۳×۳۶/۱۶ قیمت: -/۱۹۰

بہ اہتمام: محمد ناصر خان

ناشر

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.

Corp. Off.: 2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2
Phones: 23247075, 23289786, 23289159 Fax: 23279998

Our Branches:
Delhi: Farid Book Depot (P) Ltd.
422, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6
Ph.: 23265406, 23256590
Farid Book Depot (P) Ltd.
168/2, Jha House, Basti Hazrat Nizamuddin (W),
New Delhi-110013 Ph.: 55358122

Mumbai: Farid Book Depot (P) Ltd.
208, Sardar Patel Road, Near Khoja Qabristan,
Dongri, Mumbai-400009 Ph.: 022-23731786, 23774786

Printed at: Farid Enterprises, Delhi-2

﴿عرض ناشر﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دینی کتب کی نشر واشاعت ایک نازک ترین کام ہے، جس مین ایک طرف دین کی نشر واشاعت اور دینی خدمت کا جذبہ روپوش ہوتا ہے، اور دوسری طرف قرآن و حدیث کا ٹھیک ٹھیک مفہوم لوگوں تک پہنچانے کی اہم ترین ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔ اس مقصد کے حصول میں ''بیت العلوم'' محض اللہ جل شانہ کے فضل وکرم سے ملکی اور غیر ملکی سطح پر بہت سے اہل علم اور علم دوست حضرات سے خطوط اور بات چیت کے ذریعہ خراجِ تحسین وصول کر چکا ہے۔

بیتُ العلوم سے شائع کردہ بہت سی کتب میں سے سوالاً جواباً لکھی گئی انسائیکلوپیڈیا سیریز کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے خاص مقبولیت عطا ہوئی۔ اب تک اس سیریز پر مندرجہ ذیل چار اہم کتب ڈاکٹر ذوالفقار کاظم صاحب سے ایک خاص معاہدہ کے تحت طبع ہوکر منظر عام پر آچکی ہیں۔

(۱) قرآن حکیم انسائیکلوپیڈیا

(۲) محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انسائیکلوپیڈیا

(۳) انبیائے کرامؑ انسائیکلوپیڈیا

(۴) صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا

ان چار کتب کی اہمیت وخصوصیت اور اس میں کی گئی عرق ریزی کا صحیح اندازہ اس کے مطالعہ کے بعد ہی لگایا جا سکتا ہے، اجمالاً چند خصوصیات پھر بھی درج کر جاتی ہیں۔

(۱) تمام فروعی اختلافات سے مبرا

(۲) سوالاً جواباً جس کا پڑھنا اور یاد رکھنا آسان

(۳) ہر سوال کا جواب کئی کئی حوالاجات کے ساتھ

(۴) مختصر وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ
(۵) بے شمار ضخیم کتب کا نچوڑ
(٦) کوئز پروگراموں کے لیے بے حد مفید
(۷) مدارس، کالجز اور یونیورسٹیوں کے طلبا اور اساتذہ کے لیے یکساں مفید
(۸) اب تک سوالاً جواباً لکھی گئی کتابوں میں سے سب سے مستند اور ضخیم کتب

اور اب بفضلہٖ تعالیٰ ان کتب میں ایک اور اضافہ ''ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن وصحابیات رضی اللہ عنہن انسائیکلوپیڈیا'' آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں مندرجہ بالا وہ تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں جو مذکورہ کتب میں موجود ہیں۔ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنات طیبات رضی اللہ عنہن اور دیگر صحابیات رضی اللہ عنہن کا تذکرہ یقیناً سعادت اور خوش نصیبی کی بات ہے، اور یہ خوش نصیبی جناب ڈاکٹر ذوالفقار کاظم کے حصہ میں آئی ہے کہ انہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور صحابیات رضی اللہ عنہن کے حالات اور اُن کے بارے میں ڈھیر ساری معلومات کا یہ ذخیرہ ایک خاص معاہدے کے تحت فرمایا ہے۔

خداوند کریم سے امید ہے کہ سابقہ کتب کی مانند یہ کتاب بھی انشاء اللہ انتہائی مفید اور مددگار ثابت ہوگی اور ہماری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے قلوب میں نیکی کے جذبات اور عمل کی امنگ پیدا کرے گی۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تمام قارئین کے لیے نافع بنائے اور اس کے مؤلف، ناشر اور اس کی طباعت میں حصہ لینے والے تمام کارکنوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

۱۸ شوال ۱۴۲۵ھ
یکم دسمبر 2004ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مؤلف

خالق کائنات کی حمد وثنا اور درود پاک اس ذات اقدس پر جو وجہِ تخلیق کائنات ہے۔ صد شکر کہ خدائے بزرگ و برتر نے انسانیت کی فلاح اور راہنمائی کے لئے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور یہ سلسلہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے ﷺ کی آمد کے ساتھ ہی تکمیل کو پہنچایا۔ رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات کائنات کی عظیم ترین ہستی اور سیرت و کردار کا کامل واکمل نمونہ ہے۔ آپ کی ذات اقدس علم وعمل اور اخلاق وکردار کی بلندی کے ساتھ ساتھ رہنمائی اور پیشوائی کی تمام تر صفات کی حامل ہے۔ آپ نے راہ گم کردہ انسانیت کو نورِ ہدایت سے نوازا اور اللہ کے پیغام کو ہر خاص و عام کے لئے پیش کر کے انبیاء علیہم السلام کے لائے ہوئے دین کو مکمل کیا۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں اور وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انبیاء علیہم السلام کے تبلیغی مشن کو جاری رکھا اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے جان و مال کی قربانیاں پیش کیں۔ دین کے کاموں کو احسن طریقے سے سرانجام دینے کے لئے ان صحابہء کرام رضی اللہ عنہم کو ان کے والدین، بہن بھائیوں اور اولاد کا بھرپور تعاون حاصل رہا۔

صحابہء کرام رضی اللہ عنہم کی طرح صحابیات رضی اللہ عنہما نے جس طرح دین اسلام کے لئے اپنی خدمات پیش کیں وہ اسلامی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ میدان جنگ سے لے کر دین اسلام کی اشاعت اور علوم وفنون کی ترقی میں صحابیات رضی اللہ عنہما اپنے بیٹوں، اپنے شوہروں اور اپنے بھائیوں کے شانہ بشانہ نظر آتی ہیں۔ غرض مذہبی، سیاسی، جنگی اور معاشرتی خدمات کے حوالے سے صحابیات رضی اللہ عنہما کے نمایاں اور احسن کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اور ان کا یہ کردار تمام مسلمانوں خصوصاً خواتین کے لئے ہمیشہ مشعلِ راہ رہے گا۔

زیرِ نظر کتاب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما اور صحابیات رضی اللہ عنہما کا انسائیکلو پیڈیا پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ صحابہء کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ صحابیات رضی اللہ عنہما کی زندگیوں کے مختلف پہلو اس طرح اجاگر کئے جائیں کہ:

☆ ان کی خانگی زندگی اور گھریلو معاملات کے بارے میں معلومات پیش کی جائیں۔

☆ ان کے کردار، اوصاف اور عادات واطوار کے بارے میں عوام الناس کو بتایا جائے۔

☆ یہ بتایا جائے کہ بچوں کی تربیت اور شوہر کی خدمت گزاری کے ساتھ ساتھ صحابیات رضی اللہ عنہما نے کیا مذہبی اور ملی خدمات سرانجام دیں۔

☆ ازواج مطہرات (امہات المؤمنین رضی اللہ عنہما) اور دیگر صحابیات رضی اللہ عنہما کی زندگیاں مسلمانوں خصوصاً خواتین کے لئے کس طرح رہنمائی کرنے میں معاون ثابت ہوسکتی ہیں۔

اس کتاب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما اور صحابیات رضی اللہ عنہما کا انسائیکلو پیڈیا کی چند نمایاں خصوصیات یہ ہیں:

☆ کتاب کی تیاری میں تمام مستند کتب سیرت، کتب تاریخ اور تفاسیر سے مدد لی گئی ہے۔

☆ کتاب سوالاً جواباً پیش کی جارہی ہے تاکہ ذہن میں آنے والے ممکنہ سوالات کے جوابات مل سکیں۔ اس لئے صحابیات کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات دی گئی ہیں۔

☆ اگرچہ صحابیات رضی اللہ عنہما کی تعداد چار سو سے زائد ہے تاہم دو سو سے زائد نمایاں اور عظیم صحابیات رضی اللہ عنہما کے بارے میں معلومات اس کتاب مین شامل کردی گئی ہیں۔

☆ غیر ضروری اور غیر معتبر روایات کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر کہیں کوئی بات شامل کی گئی ہے تو تمام روایات بیان کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو مصنف اور ناشر کے لئے دینی اور دنیاوی بھلائی کا باعث بنائے اور اخروی نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

طالب دعا
ڈاکٹر ذوالفقار کاظم

فہرست

شانِ صحابیاتؓ

عنوانات	صفحہ
صحابیاتؓ اور قرآن	۱۷
صحابیاتؓ اور ارشادات نبویؐ	۳۵
صحابیاتؓ کی باہمی محبت	۴۱
صحابیاتؓ اور اکابرین	۴۸

ازواج مطہراتؓ (امہات المؤمنینؓ)

ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ	۶۳
ام المؤمنین سیدہ سودہؓ بنت زمعہ	۸۲
ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ	۹۴
ام المؤمنین سیدہ زینبؓ بن جحش	۱۴۱
ام المؤمنین سیدہ ام سلمہؓ	۱۵۷
ام المؤمنین سیدہ زینبؓ بنت خزیمہ	۱۷۵
ام المؤمنین سیدہ حفصہؓ بنت عمر	۱۷۹
ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہؓ	۱۹۱
ام المؤمنین سیدہ جویریہؓ	۲۰۱
ام المؤمنین سیدہ صفیہؓ بنت حیی	۲۱۰
ام المؤمنین سیدہ میمونہؓ	۲۲۴
ام المؤمنین سیدہ ریحانہؓ	۲۳۱
ام المؤمنین سیدہ ماریہ قبطیہؓ	۲۳۴

بنات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدہ حضرت زینبؓ الکبریٰ	۲۴۳
سیدہ رقیہؓ	۲۵۷
سیدہ ام کلثومؓ	۲۶۶
خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہراؓ	۲۷۲

دیگر رشتہ دار صحابیاتؓ

حضرت ارویؓ بنت عبدالمطلب	۲۹۷
حضرت عاتکہؓ بنت عبدالمطلب	۲۹۹
حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب	۳۰۲
حضرت فاطمہؓ بنت اسد	۳۰۸
حضرت ام الفضل لبابہؓ	۳۱۳
حضرت سلمیٰؓ بنت عمیس	۳۱۹
حضرت خولہؓ بنت قیس	۳۲۳
حضرت ارویؓ بنت کریز	۳۲۴
حضرت سعدیٰؓ بنت کریز	۳۲۶
حضرت حمنہؓ بنت جحش	۳۲۶
حضرت ام حبیبہؓ بنت جحش	۳۲۹
حضرت ضباعہؓ بنت زبیر	۳۳۰

حضرت ام الحکم بنت زبیرؓ	۳۳۲
حضرت درہؓ بنت ابولہب	۳۳۳
حضرت ام ہانیؓ	۳۳۵
دیگر چچازاد بہنیں	۳۳۹
حضرت ہالہؓ بنت خویلد	۳۴۲

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسیاں

سیدہ ام کلثومؓ بنت علیؓ	۳۴۷
سیدہ زینبؓ بنت علیؓ	۳۴۹
سیدہ امامہؓ بنت ابی العاصؓ	۳۶۰

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی مائیں اور رضاعی رشتے دار

سیدہ حضرت آمنہؓ	۳۶۷
حضرت ثویبہؓ	۳۶۹
حضرت حلیمہ سعدیہؓ	۳۷۱
حضرت ام ایمنؓ	۳۷۵
حضرت شیماؓ	۳۸۳

سابقون الاولون مکی

حضرت ام رومانؓ بنت عامر	۳۸۹
حضرت سمیہؓ بنت خباط	۳۹۴
حضرت فاطمہؓ بنت خطاب	۳۹۷
حضرت اسماءؓ بنت عمیس	۴۰۲
حضرت فاطمہؓ بنت عمیس	۴۰۹
حضرت امیمہؓ بنت خلف	۴۱۳
حضرت ام الخیر سلمیٰؓ بنت صخر	۴۱۶
حضرت ام المنذر سلمیٰؓ بنت قیس	۴۱۹
حضرت حواءؓ بنت یزید	۴۲۲
حضرت حبیبہؓ بنت سہل	۴۲۴
حضرت اسماءؓ بنت عمرو	۴۲۶

مہاجرات حبشہ

حضرت ام خالدؓ بنت سعید	۴۳۱
حضرت فاطمہؓ بنت صفوان	۴۳۳
حضرت لیلیٰؓ بنت ابی حثمہ	۴۳۴
حضرت اسماءؓ بنت سلامہ	۴۷۳
حضرت سہلہؓ بنت سہیل	۴۳۹
حضرت فاطمہؓ بنت مجلل	۴۴۲
حضرت عمرہؓ بنت سعدی	۴۴۴
حضرت حسنہؓ	۴۴۵
حضرت ام حرملہؓ بنت عبدالاسود	۴۴۷
حضرت برکہؓ بنت یسار	۴۴۸
حضرت فکیہہؓ	۴۵۰
حضرت یقظہؓ بنت علقمہ	۴۵۱

حضرت صفیہؓ بنت ربیعہ	۴۵۲
حضرت عاتکہؓ بنت عوف	۴۵۳
حضرت ریطہؓ بنت حارث	۴۵۴

مہاجرات مدینہ

حضرت صعبہ الحضرمیؓ	۴۵۹
حضرت خولہؓ بنت حکیم	۴۶۱
حضرت ام کلثومؓ بنت عطیہ	۴۶۴
حضرت امیمہؓ بنت عقیقہ	۴۶۶
حضرت عفراءؓ بنت عبید	۴۶۷
حضرت رملہؓ بنت ابی عوف	۴۶۹
حضرت ام عبداللہؓ بن مسعود	۴۷۰
حضرت زینبؓ بنت مظعون	۴۷۳
حضرت طیبہؓ بنت وہب	۴۷۵
حضرت ام فروہؓ	۴۷۵
حضرت فاطمہؓ بنت ولید	۴۷۷
حضرت شیبہ غامدیہؓ	۴۷۸

انصار صحابیاتؓ

حضرت ام دحداحؓ	۴۸۳
حضرت ام ایوبؓ	۴۸۵
حضرت ہندؓ بنت عمرو	۴۸۸
حضرت جعدہؓ بنت عبید	۴۹۱
حضرت ام سلیطؓ	۴۹۲
حضرت ام خلادؓ	۴۹۳
حضرت ام مالکؓ	۴۹۴
حضرت ام بردہؓ	۴۹۵
حضرت حبیبہؓ بنت خارجہ	۴۹۶
حضرت انیسہؓ بنت عدی	۴۹۷
حضرت خلیدہؓ بنت قیس	۴۹۸
حضرت کبشہؓ بنت معن	۵۰۰
حضرت سہیلہؓ بنت مسعود	۵۰۱
حضرت ربیعؓ بنت نضر	۵۰۲
حضرت ام رعلہ قشیریہ	۵۰۵

مجاہدات اسلام

حضرت ام سلیمؓ	۵۰۹
حضرت ام حرامؓ بنت ملحان	۵۱۹
حضرت ام عمارہؓ نسیبہؓ	۵۲۴
حضرت ربیعؓ بنت معوذؓ	۵۳۱
حضرت کبشہؓ بنت رافع	۵۳۶
حضرت فریعہؓ بنت مالک	۵۴۱
حضرت اسماءؓ بنت ابوبکر صدیقؓ	۵۴۴
حضرت اسماءؓ بنت یزید السکن	۵۵۵
حضرت ام ہشامؓ بنت حارثہ	۵۶۱
حضرت ام حکیمؓ	۵۶۴
حضرت ہندؓ بنت عتبہ	۵۶۸

حضرت ازدہؓ بنت حارث	۵۷۲
حضرت ام ابانؓ	۵۷۴
حضرت سلمیٰؓ بنت زارع	۵۷۵
حضرت عفیرہؓ بنت غفار حمیری	۵۷۶
حضرت نعم بنت قباص	۵۷۶
حضرت معاذہ غفاریہؓ	۵۷۷
حضرت لبنیٰؓ بنت سوار	۵۷۸
حضرت کعیبہؓ بنت سعد	۵۷۸
حضرت سبیعہ اسلمیہؓ	۵۷۹
حضرت ام سنانؓ	۵۷۹

اعزاز یافتہ صحابیاتؓ

(حفاظ، محدثہ، فقیہہ، عالمہ فاضلہ)

حضرت ام ورقہؓ بنت نوفل	۵۸۵
حضرت ام سعدؓ جمیلہ بنت سعد	۵۸۷
حضرت فاطمہؓ بنت یمان	۵۹۰
حضرت ام شریکؓ دوسیہ	۵۹۲
حضرت شفاءؓ بنت عبداللہ	۵۹۴
حضرت ام درداء خیرہؓ	۵۹۷
حضرت ام بشرؓ	۵۹۸

ماہرات طب وجراحی

حضرت ام افیدہ (رفیدہ سلمیہؓ)	۶۰۳
حضرت لیلیٰ غفاریہؓ	۶۰۳
حضرت امیہ غفاریہؓ	۶۰۴
حضرت ام زیاد اشجعیہؓ	۶۰۴
حضرت ام عطیہؓ بنت حارث	۶۰۵
حضرت ام قیسؓ بنت محصن	۶۰۷

شاعر صحابیاتؓ

حضرت خنساءؓ	۶۱۳
حضرت زینبؓ بنت عوام	۶۲۰
حضرت عاتکہؓ بنت زید	۶۲۱
حضرت ام معیدؓ	۶۲۶
حضرت ام الہیثمؓ	۶۳۱

خصوصی اہلیت کی حامل صحابیاتؓ

حضرت حولاءؓ بنت تویط	۶۳۵
حضرت زینبؓ بنت ابی معاویہ	۶۳۶
حضرت ارنب انصاریہؓ	۶۳۹
حضرت بی بی قرتناؓ	۶۳۹
حضرت بی بی سارہؓ	۶۴۰
حضرت بُسرہؓ بنت صفوان	۶۴۳

کم سن صحابیاتؓ

حضرت زینبؓ بنت ابی سلمہؓ	۶۴۷

حضرت درہؓ بنت ابی سلمہؓ	۶۴۹
حضرت حبیبہؓ بنت عبید اللہ	۶۵۰
حضرت امامہؓ بنت حمزہؓ	۶۵۱
حضرت فریعہؓ بنت اسعد	۶۵۴

بزرگ صحابیاتؓ

حضرت جثامہ (حسانہ) مزنیہؓ	۶۵۷
حضرت خولہؓ بنت ثعلبہ	۶۵۸
حضرت فریعہؓ بنت خالد	۶۶۱

آزاد کردہ کنیزیں

حضرت معاذہؓ بنت عبد اللہ	۶۶۵
حضرت بریرہؓ	۶۶۶
حضرت ام رافع سلمٰی	۶۷۱
حضرت فضہؓ	۶۷۵
حضرت زنیرہؓ	۶۷۷
حضرت لبینہؓ	۶۷۹
حضرت ام عبیسؓ	۶۸۰
حضرت حمامہؓ	۶۸۰
حضرت نہدیہؓ	۶۸۱
حضرت مسیکہؓ اور حضرت امیمہؓ	۶۸۱

اہل کتاب صحابیاتؓ

حضرت سیرین قبطیہ	۶۸۵
حضرت خالدہؓ بنت حارث	۶۸۶
حضرت تمیمہؓ بنت وہب	۶۸۷
حضرت بنت عمرہؓ بن وہب	۶۸۸

دیگر صحابیاتؓ

حضرت امیمہؓ بنت صبیح	۶۹۳
حضرت امیمہؓ بنت غنم	۶۹۵
حضرت ہندؓ بنت جابر	۶۹۰
حضرت تماضرؓ بنت الاصبغ	۶۹۷
حضرت عمرہؓ بنت حارث	۶۹۸
حضرت زینبؓ بنت حنظلہ	۶۹۸
حضرت سہلہؓ بنت عاصم	۶۹۹
حضرت شیبۃؓ بنت یعار	۶۹۹
حضرت عزہؓ بنت ابوسفیان	۷۰۱
حضرت لبابۃ الصغریٰؓ	۷۰۲
حضرت سلافہؓ بنت اسود	۷۰۳
حضرت فاطمہؓ بنت اسود	۷۰۵
حضرت نفیسہؓ بنت منیبہ	۷۰۶
حضرت قہطمؓ بنت علقمہ	۷۰۷
حضرت سفانہؓ بنت حاتم	۷۰۸
متفرق سوالات	۷۱۵
وصیتیں اور آخری الفاظ	۷۵۸
ماخذ ومراجع	۷۶۰

شانِ صحابیاتؓ

﴿صحابیات رضی اللہ عنہا اور قرآن﴾

سوال: کس آیت میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کو مومنوں کی مائیں کہا گیا ہے؟

جواب: پارہ ۲۲ سورہ احزاب آیت ٦ میں ہے: ﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَ اَزْوَاجُـــہٗ اُمَّھٰتُھُمْ ؕ﴾ ''نبی مومنوں کے ساتھ خود ان کے نفس، سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔ اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں''۔

(القرآن۔ تفسیر عزیزی۔ تفسیر مظہری۔ تفسیر ابن کثیر)

سوال: آیت حجاب کس زوجہء مطہرہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے نازل ہوئی تھی؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی وجہ سے۔ آیت حجاب کے نزول سے قبل جب ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو پہچان کر یہ کہا کہ سودہ رضی اللہ عنہا تم کو ہم نے پہچان لیا ہے، تو یہ جملہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو ناگوار گزرا۔ انہوں نے حضور ﷺ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہا کی شکایت کی۔ اس واقعہ کے بعد آیت حجاب نازل ہوئی تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کو بغیر پردے کے باہر نہ نکلنا چاہیئے۔ وہ اس سے پہلے آنحضرت ﷺ سے بھی عرض کر چکے تھے۔ پھر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش سے نکاح کے روز جب مہمانوں کے بیٹھے رہنے سے تنگی ہوئی تو آیت حجاب نازل ہوئی۔

(صحیح بخاری۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کے محاسن وفضائل کس آیات میں خاص طور پر بیان کئے گئے ہیں؟

جواب: پارہ ۲۲ سورہ احزاب کی آیت ۲۸ تا ۳۴ میں پیغمبر ﷺ کی بیویوں کا ذکر ہے اور ان کی خوبیاں بتائی گئی ہیں۔

(القرآن۔ تفسیر مظہری۔ تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر عثمانی)

سوال: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا سے تین ایسے افعال صادر ہوئے تھے جن پر اللہ کی طرف

سے گرفت کی گئی ان کا ذکر قرآن پاک کی کس سورۃ میں ملتا ہے؟

جواب: ان افعال کا تذکرہ، ان پر گرفت اور اصلاح کے بارے میں پارہ ۲۸ سورۃ تحریم کی آیات ۱ تا ۵ میں بیان ہوا ہے۔ (القرآن۔ تفسیر عزیزی۔ تفسیر مظہری۔ تفسیر ابن کثیر)

سوال: جب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا نے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی اور رسول اللہ ﷺ کی دائمی رفاقت پسند کی تو اللہ تعالیٰ نے نبی ءِ رحمت ﷺ کو کیا ہدایت کی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کے بارے میں جو ہدایات جاری کیں وہ قرآن حکیم کے پارہ ۲۲ سورۃ احزاب کی آیت ۵۲ میں اس طرح بیان ہوئی ہے۔ ﴿لَا يَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَ لَا اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَکَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَکَتْ يَمِيْنُکَ ط﴾ ''ان کے علاوہ اور عورتیں آپ کے لئے حلال نہیں ہیں۔ اور نہ یہ درست ہے کہ آپ ان (موجودہ) بیویوں کی جگہ دوسری بیویاں لے آئیں۔ خواہ ان کا حسن آپ کو کتنا ہی بھلا لگے۔ مگر جو آپ کی مملوکہ ہو''۔ (القرآن۔ تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر عزیزی۔ تفسیر مظہری۔ تفہیم القرآن)

سوال: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کے حجروں کی تعریف اللہ تعالیٰ نے کس انداز میں فرمائی ہے؟

جواب: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کو سمجھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب کی آیت ۳۴ میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کے گھروں کے بارے میں فرمایا: ﴿وَاذْکُرْنَ مَا يُتْلٰى فِىْ بُيُوْتِکُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِکْمَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ کَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا۝﴾ ''(اے نبی کی بیویو!) یاد رکھو اور بیان کرو اللہ کی آیات اور حکمت کی ان باتوں کو جو تمہارے گھروں میں سنائی جاتی ہیں بے شک اللہ تعالیٰ لطیف (رازدان) اور باخبر ہے''۔ (قرآن۔ تفسیر عثمانی۔ تفسیر عزیزی۔ تفسیر مظہری۔ تفہیم القرآن)

سوال: اللہ تعالیٰ نے امہات المومنین رضی اللہ عنہا کی شادیوں کی توثیق کن الفاظ میں فرمائی ہے؟

جواب: پارہ ۲۲ سورہ احزاب آیت ۵۰ میں بتایا گیا ہے: ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَکَ

اَزْوَاجَکَ الّٰتِیْٓ اٰتَیْتَ اُجُوْرَهُنَّ﴾ ''اے نبی ﷺ! ہم نے آپ کے لئے آپ کی یہ بیویاں جن کو آپ مہر دے چکے ہیں حلال کی ہیں''۔

(القرآن۔ تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر مظہری۔ تفسیر عزیزی۔ تفہیم القرآن)

سوال: بتایئے سورۃ احزاب کی کونسی آیات ام المومنین سیدہ ام سلمہؓ کے حجرے میں نازل ہوئیں؟

جواب: اس وقت رسول رحمت ﷺ سیدہ ام سلمہؓ کے حجرے میں تشریف فرما تھے جب پارہ ۲۲ سورۃ احزاب کی آیت ۳۳ نازل ہوئی:

﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا﴾

''بے شک اللہ تم سے اے اہل بیت پلیدگی ختم کر دینا چاہتا ہے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دینا چاہتا ہے۔'' اور اسی طرح

﴿یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ (الاحزاب: ۳۲)

''نبی کی بیویو تم عام عورتوں جیسی نہیں ہو۔'' نازل ہوئی تو آپ اس وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف فرما تھے۔ (القرآن۔ تفسیر عزیزی۔ تفسیر ماجدی)

سوال: رسول اللہ ﷺ پر سورۃ توبہ کی کونسی آیات سیدہ ام سلمہؓ کے حجرے میں نازل ہوئیں؟

جواب: پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۱۰۲: جب نازل ہوئی تو رسول اقدس ﷺ اس وقت بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف فرما تھے۔ ﴿وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾

اسی طرح جب سورہ توبہ کی درج ذیل آیت نازل ہوئی، اس وقت بھی آپ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف فرما تھے۔

اسی طرح پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ کی آیت ۱۱۸:

﴿وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْآ اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ ''اوران تین اشخاص کے حال پر بھی توجہ فرمائی جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب ان کی پریشانی کی یہ نوبت پہنچی کہ زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ ہونے لگی اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے اورانہوں نے سمجھ لیا کہ خدا (کی گرفت) سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اس کے کہ اسی کی طرف رجوع کیا جائے، پھران کے حال پر توجہ فرمائی تا کہ آئندہ بھی رجوع کرسکیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت توجہ فرمانے والا (توبہ قبول کرنے والا) اوررحم کرنے والا ہے۔

(القرآن۔ تفسیر ماجدی۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: بتایئے سورۃ النساء کی آیت ۳۲ کب اور کیوں نازل ہوئی؟

جواب: ام المومنین سیدہ ام سلمہؓ غزوہ خیبر میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھیں۔ وہاں انہوں نے تمنا کی کہ کاش مردوں کی طرح عورتوں کو بھی جہاد کی اجازت ہوتی تا کہ مردوں کے برابر اجر ملتا۔ اس پر پارہ ۵ سورۃ النسا ۳۲ کی آیت نازل ہوئی۔ ﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ﴾ ''اورتم ایسے کسی امر کی تمنا نہ کیا کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت بخشی ہے''۔

(القرآن۔ مومونات کا قافلہ۔ تفسیر مظہری)

سوال: کس ام المومنینؓ نے حضورؐ سے فرمایا تھا کہ ہمارا قرآن میں ذکر نہیں۔ آپؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: سیدہ ام سلمہؓ نے ایک مرتبہ حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہؐ اس کی کیا وجہ ہے کہ قرآن میں ہمارا ذکر نہیں۔ آپؐ منبر پر تشریف لے گئے اور یہ آیت پڑھی۔ ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا

عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ "بے شک اسلام کے کام کرنے والے مرد اور اسلام کے کام کرنے والی عورتیں اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں۔ اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں اور راستباز مرد اور راستباز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور بکثرت خدا کو یاد کرنے والے، اللہ کا ان کے لئے بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ ہے۔" (منداحمد۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ام المومنین سیدہ زینبؓ بنت جحش کے حوالے سے قرآن پاک میں کون سی آیات نازل ہوئیں؟

جواب: جب وہ حضورؐ کے حکم پر حضرت زیدؓ بن حارثہ کے ساتھ شادی کرنے پر رضا مند نہیں ہوئیں تو سورۃ احزاب کی آیت ۳۶ نازل ہوئی۔

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾

"کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے میں فیصلہ کر دے تو پھر اسے اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔"

سورۃ احزاب ہی کی آیت ۳۷ کے یہ الفاظ بھی اسی سلسلے میں تھے۔

آپ نے زیدؓ کو جو مشورہ دیا اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن حکیم میں شامل کر دیا۔

﴿اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ﴾

"اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اور اللہ سے ڈرو۔"

﴿وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ

زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ﴾

''اے نبیؐ! یاد کرو وہ موقع جب تم اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ نے اور تم نے احسان کیا تھا کہ ''اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ اور اللہ سے ڈر''

اسی طرح یہ آیت

﴿وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاہُ﴾

اس وقت تم اپنے دل میں بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ کھولنا چاہتا تھا۔ تم لوگوں سے ڈر رہے تھے حالانکہ اللہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔

اور یہ آیت

﴿مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا﴾

''لوگو! محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے لے پالک بیٹوں کے بارے میں وضاحتی حکم بھی اسی شادی کے موقع پر نازل فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآئَکُمْ اَبْنَآئَکُمْ ذٰلِکُمْ قَوْلُکُمْ بِاَفْوَاھِکُمْ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ﴾

''اور نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا بنایا ہے۔ یہ تو وہ باتیں ہیں جو تم لوگ اپنے منہ سے نکال دیتے ہو اور اللہ حق بات کہتا ہے۔ اور وہی صحیح راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔''

پھر حکم ہوا

﴿اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآئِھِمْ ھُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ﴾

منہ بولے بیٹوں کو اس کے باپوں کی نسبت سے پکارو، یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ

بات ہے۔"

اور یہ آیت

﴿فَلَمَّا قَضَا زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْ اَزْوَاجِ اَدْعِيَائِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا﴾

پھر جب زید اس سے اپنی حاجت کر چکا تو ہم نے اس (مطلقہ خاتون) کا نکاح تم سے کر دیا تا کہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے معاملے میں کوئی تنگی نہ رہے جب کہ وہ ان سے اپنی حاجت پوری کر چکے ہوں۔ اور اللہ کا حکم تو عمل میں آنا ہی چاہئے تھا۔" اور ﴿مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَقْدُوْرًا الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسَالَاتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا﴾

(القرآن۔ ازواج مطہراتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ طبقات)

سوال: بتائیے آیت حجاب کس ام المومنینؓ کے حوالے سے نازل ہوئی؟ یہ آیت کیا تھی؟

جواب: سیدہ زینبؓ بنت جحش کے حوالے سے آیت حجاب نازل ہوئی۔ جس میں فرمایا گیا ہے: پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۵۳ ﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنَاهُ لا وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ط اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ز وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ﴾ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نبی کے گھروں میں بلا اجازت نہ چلے آیا کرو۔ نہ کھانے کا وقت تاکتے رہو۔ ہاں اگر تمہیں کھانے پر بلایا جائے تو ضرور آؤ، پھر جب کھا چکو تو چلے جاؤ اور باتوں میں نہ لگ جاؤ کیونکہ اس بات سے نبی ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے سو وہ تمہارے لحاظ سے کچھ نہیں کہتے مگر اللہ کو حق بات کہنے میں کوئی شرم نہیں۔" پھر فرمایا گیا:

﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْاَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْا

اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا﴾

''اور اگر مانگنا ہو تمہیں نبی کی بیویوں سے کوئی سامان تو مانگو ان سے پردے کے پیچھے سے، یہ طریقہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لئے زیادہ مناسب ہے اور نہیں جائز تمہارے لئے کہ تکلیف دو اللہ کے رسول کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اس کی بیویوں سے اس کے بعد کبھی، بے شک ایسا کرنا اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔''

(القرآن۔ازواج مطہراتؓ۔صحابیات مبشراتؓ)

سوال: کس ام المومنینؓ کی دعوت ولیمہ کے دن لوگوں کو بلا اجازت گھروں میں داخل ہونے سے منع فرمایا گیا؟

جواب: ام المومنین سیدہ زینبؓ کی دعوت ولیمہ کے دن یہ آیت نازل ہوئی: پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۵۳

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ﴾

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت جایا کرو نبیؐ کے گھروں میں الا یہ کہ بلایا جائے تمہیں کھانے پر، نہ دیکھنے والے اس کے برتن، ہاں جب بلایا جائے تمہیں ضرور جاؤ پھر جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور نہ بیٹھے رہا کرو باتیں کرنے کے لئے یقیناً تمہاری یہ حرکتیں تکلیف دیتی ہیں نبی کو مگر وہ لحاظ کرتے ہیں تمہارا (اور کچھ نہیں کہتے) لیکن اللہ نہیں شرماتا حق بات کہنے سے''

(القرآن۔امہات المومنینؓ تفسیر عزیزی)

سوال: ام المومنین سیدہ ام حبیبہؓ سے حضور اقدسؐ کے رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے حوالے سے کون سی آیت نازل ہوئی۔

جواب: بعض مفسرین کا خیال ہے کہ جب فتح مکہ کے موقع پر سیدہ ام حبیبہؓ کے والد ابوسفیانؓ اور بھائی امیر معاویہؓ نے اسلام قبول کر لیا تو سیدہ بہت خوش ہوئیں۔ اس موقع پر سورۃ

الممتحنہ کی آیت ۷ نازل ہوئی۔

﴿عَسَی اللّٰهُ أَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ ''اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ (یعنی اللہ کا وعدہ ہے) تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تمہاری عداوت ہے دوستی کر دے۔ اور اللہ تعالیٰ کو بڑی قدرت ہے اور اللہ تعالیٰ غفور ورحیم ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ یہ آیت سیدہ ام حبیبہؓ بنت ابوسفیان کی رسول اقدسؐ کے ساتھ شادی کے موقع پر نازل ہوئی کیونکہ اس شادی کی وجہ سے بعد میں ابوسفیانؓ، امیر معاویہؓ اور یزید بن ابی سفیان اسلام لائے۔

(دلائل النبوۃ۔ طبقات۔ ازدواج مطہراتؓ، صحابیات مبشراتؓ، امہات المومنینؓ)

سوال: بتایئے ام المومنین سیدہ میمونہؓ بنت حارث کے حوالے سے کون سی آیت نازل ہوئی؟

جواب: سیدہ میمونہؓ بنت حارث نے حضورؐ سے نکاح کے لئے خود کو پیش کیا تو بعض مفسرین کے بقول سورۃ احزاب کی آیت ۵۰ اسی موقعہ کے لئے نازل ہوئی۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ الّٰتِيْ آتَيْتَ أُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَ بَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْ أَزْوَاجِهِمْ وعمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾

''اے نبیؐ بے شک ہم نے حلال کر دی ہے تمہارے لئے تمہاری وہ بیویاں جن کے مہر تم نے ادا کر دیئے ہوں۔ اور وہ لونڈیاں جو تمہاری ملکیت میں آئیں اسی مال غنیمت میں جو عطا کیا ہے اللہ نے تمہیں اور (حلال کر دی ہیں) تمہاری چچا زاد، پھوپھی زاد اور خالہ زاد (بہنیں)۔ جنہوں نے ہجرت کی ہے تمہارے ساتھ اور کوئی مومن عورت اگر ھبہ کرے اپنے نفس کو نبیؐ کے لئے اگر نبیؐ بھی چاہے۔ تو (حلال ہے) اس سے نکاح

کرنا (یہ رعایت) خالصتاً تمہارے لئے ہے دوسرے مومنوں کے لئے نہیں ہمیں خوب معلوم ہے کہ کیا فرض کیا ہے ہم نے مومنوں کے لئے ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں (تمہیں ان حدود سے مستثنیٰ کر دیا)''

(سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ، امہات المؤمنینؓ۔ استیعاب۔ اصحابہ)

سوال: اللہ تعالیٰ نے کس آیت میں ازواج مطہراتؓ سے حضور ﷺ کے بعد دوسروں کو عقد کرنے سے منع فرمادیا؟

جواب: پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۵۳ میں ہے: ﴿وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝﴾ ''اور تم کو جائز نہیں کہ رسول ﷺ کو تکلیف پہنچاؤ۔ اور نہ یہ جائز ہے کہ تم آپ کے بعد آپ کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو۔ یہ خدا کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔'' (القرآن۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر ایک وقت میں چار سے زیادہ شادیوں پر پابندی لگا دی ہے۔ حضور ﷺ کو کس آیت میں مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے؟

جواب: سورۃ احزاب آیت ۵۱ میں رسول اللہ ﷺ کو اجازت دی گئی ہے کہ آپ چار سے زیادہ بیویاں ایک ہی وقت میں اپنے نکاح میں رکھ سکتے ہیں۔

(القرآن۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ تفسیر عزیزی)

سوال: آیت تطہیر کا نزول کن بابرکت ہستیوں کے لئے ہوا تھا؟

جواب: حضرت فاطمہ الزہراؓ، حضرت علیؓ اور ان کے فرزندوں کی شان میں اللہ تعالیٰ نے آیہ تطہیر نازل فرمائی۔ یہ آیت پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۳۳ ہے۔

﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾

''بے شک اللہ تم سے اے اہل بیت پلیدگی ختم کر دینا چاہتا ہے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دینا چاہتا ہے۔''

اور اسی طرح

﴿يٰنِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ (الاحزاب: ۳۲)
''نبی کی بیویو تم عام عورتوں جیسی نہیں ہو۔''

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہراؓ اور حضرت علیؓ نے ایک مشرک قیدی کو کھانا کھلا دیا اور خود بھوکے سو گئے۔ اس پر کون سی آیت نازل ہوئی؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو ان کی ادا ایسی پسند آئی کہ اس گھر کے لئے پارہ ۲۹ سورۃ الدہر کی یہ آیت ۸ نازل ہوئی۔

﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ○﴾ ''اور وہ لوگ خدا کی محبت سے غریب اور یتیم اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں''۔

سوال: سورۃ احزاب کی آیت ۳۵ کن صحابیہ کے سوال کرنے پر نازل ہوئی؟

جواب: حضرت ام عمارہؓ کی خواہش پر۔ آپ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا بات ہے میں چیز مردوں ہی کے لئے دیکھتی ہوں۔ اور (قرآن میں) عورتوں کے متعلق میں کچھ بھی نہیں دیکھتی۔ بعض مفسرین کے بقول اس وقت سورۃ احزاب کی آیت ۳۵ اس سلسلے میں بھی نازل ہوئی جس میں مردوں اور عورتوں دونوں کا ذکر تھا۔

﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ○﴾ ''بے شک اسلام کے کام کرنے والے مرد اور اسلام کے کام کرنے والی عورتیں اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں۔ اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں اور راستباز مرد اور راستباز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ

رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور بکثرت خدا کو یاد کرنے والے، اللہ کا ان کے لئے بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ ہے۔''

(القرآن۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: حضرت اسماءؓ بنت یزید کی طلاق کے موقعہ پر کون سی آیت نازل ہوئی تھی؟

جواب: عہد رسالتؐ میں کسی وجہ سے حضرت اسماءؓ بنت یزید کو طلاق ہوگئی۔ اس قوت مطلقہ عورت کی عدت نہیں ہوتی تھی۔ جب انہیں طلاق ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے عدت کے احکامات نازل فرمائے۔ یہ سورۃ البقرہ آیت ۲۲۸ میں ہیں: ﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ط﴾ ''اور طلاق دی ہوئی عورتیں اپنے آپ کو (نکاح سے) روکے رکھیں تین حیض تک''۔ پہلی آیت ہے جس میں مطلقہ عورت کی عدت بیان کی گئی ہے۔

(القرآن۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: بتائیے سورۃ الممتحنہ کی آیت ۱۲ کس کے لئے نازل فرمائی گئی؟

جواب: حضرت ام کلثومؓ بنت عقبہ کے لئے پارہ ۲۸ سورۃ الممتحنہ کی یہ آیت نازل ہوئی:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

''اے نبیؐ جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کے لئے آئیں اور اس بات کا عہد کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گے، زنا نہ کریں گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گے، اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان گھڑ کر نہ لائیں گی، اور کسی امر معروف میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گے، تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو۔ یقیناً اللہ درگزر کرنے والا اور

رحم کرنے والا ہے۔"

(القرآن۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر منافقین کی طرف سے تہمت لگائی گئی تو قرآن پاک میں ان کی برأت کے لئے کونسی آیات نازل ہوئیں۔

جواب: سورہ نور کی ۱۱ تا ۲۱ آیات اس سلسلے میں نازل ہوئیں جن میں فرمایا گیا ہے کہ

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْ بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَاتَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِىءٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِىْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّقَالُوْا هٰذَا إِفْكٌ مُّبِيْنٌ ○ لَوْلَا جَاءُوْ عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَأُولٰئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكَاذِبُوْنَ ○ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِىْ مَاأَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ إِذْتَلَقَّوْنَهٗ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَالَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ○ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ○ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ○ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ ○ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَأَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهٗ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَازَكٰى مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّىْ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○﴾

"جو لوگ یہ بہتان گھڑ لائے ہیں وہ تمہارے ہی اندر کا ایک ٹولہ ہیں، اس واقعے کو

اپنے حق میں شر نہ سمجھو بلکہ یہ بھی تمہارے لئے خیر ہی ہے، جس نے اس میں جتنا حصہ لیا اس نے اتنا ہی سمیٹا اور جس شخص نے اس کی ذمہ داری کا بڑا حصہ اپنے سر لیا اس کے لئے تو عذاب عظیم ہے۔ جس وقت تم لوگوں نے اسے سنا تھا اسی وقت کیوں نہ مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے آپ سے نیک گمان کیا اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ صریح بہتان ہے۔ وہ لوگ اپنے الزام کے ثبوت میں چار گواہ کیوں نہ لائے، جب کہ وہ گواہ نہیں لائے ہیں۔ اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔ اگر تم لوگوں پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور رحم نہ ہوتا تو جن باتوں میں تم پڑ گئے تھے، ان کی پاداش میں بڑا عذاب تمہیں آلیتا (غور کرو تم اس وقت تم کیسی سخت غلطی کر رہے تھے) جب کہ تمہاری ایک زبان سے دوسری زبان جھوٹ کو لیتی چلی جا رہی تھی، اور تم اپنے منہ سے وہ کچھ کہہ رہے تھے جس کے متعلق تمہیں کوئی علم نہ تھا۔ تم اسے ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بڑی بات تھی۔ کیوں نہ تم نے یہ سنتے ہی یہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات زبان سے نکالنا زیب نہیں دیتا، سبحان اللہ یہ تو ایک بہتان عظیم ہے۔ اللہ تم کو نصیحت کر رہا ہے کہ آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرنا اگر تم مومن ہو اللہ تمہیں صاف صاف ہدایات دیتا ہے اور وہ علیم وحکیم ہے۔ جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں فحاشی پھیلے وہ دنیا وآخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اگر اللہ کا فضل اور رحم وکرم تم پر نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا شفیق ورحیم ہے۔ (تو یہ چیز جو تمہارے اندر پھیلائی گئی تھی بدترین نتائج دکھا دیتی) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو اس کی پیروی جو کوئی کرے گا وہ تو اسے فحش اور بدی کا ہی حکم دے گا۔ اگر اللہ کا فضل اور رحم وکرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں کوئی شخص پاک نہ ہو سکتا۔ مگر اللہ ہی ہے جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے۔ اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔“

(القرآن :۔ امہات المومنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: آیات تیمم کے نزول کا باعث بھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں ان آیات میں تیمم کا کیا طریقہ بتایا گیا ہے؟

جواب: قرآن پاک پارہ ۵ کی سورۃ النساء آیت ۴۳ میں تیمم کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

﴿اِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى اَوْعَلَى سَفَرٍ اَوْجَاءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ اَوْلَا مَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا﴾

”اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں، یا حاجت ضروری سے فارغ ہوئے ہو یا عورتوں سے مقاربت کی ہو، اور تم پانی نہیں پاتے تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اس سے کچھ منہ اور ہاتھ پر پھیر لو، اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

(القرآن۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: امہات المؤمنین نے نان و نفقہ کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے ذریعہ کونسی آیات نازل فرمائیں۔

جواب: سورہ احزاب آیات ۲۸ اور ۲۹ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ

﴿يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾

”اے نبیؐ اپنی بیویوں سے کہہ دو اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی زیب و زینت چاہتی ہو تو آؤ تمہیں دنیاوی فوائد دے کر احسن انداز میں چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ، رسول اور دار آخرت چاہتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیک عورتوں کیلئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔“

سوال: مختلف موقعوں پر صحابیات نے شوہروں سے علیحدگی اور عدت کے حوالے سے جب

حضور ﷺ سے سوال کیے تو اللہ تعالیٰ نے کس طرح راہنمائی فرمائی۔

جواب: رسول اللہ ﷺ نے صحابیات کی راہنمائی کے لئے اللہ کے احکام بتاتے ہوئے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ﴾ (الاحزاب:۳۳)

''اپنے گھروں میں ٹھہری رہا کرو۔''

﴿وَاِنْ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ (النساء.۱۲۹)

''اور اگر کسی عورت کو ڈر ہو اپنے خاوند کی طرف سے بدسلوکی یا بے رخی کا تو کچھ گناہ نہیں ان دونوں پر کہ صلح کرلیں آپس میں کسی طریقے سے اور صلح بہتر ہے۔''

سوال: نبی اکرم ﷺ نے جب اپنے آپ کو بعض باتوں کا پابند کرلیا تو اللہ نے کیا حکم دیا؟

جواب: حضور ﷺ نے جب امہات المؤمنین رضی اللہ عنہما کے کہنے پر بعض چیزیں خود پر ممنوع قرار دے لیں تو اللہ نے سورہ تحریم کی آیت ا میں فرمایا:

﴿يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التحریم:۱)

''اے نبیؐ تم کیوں اس چیز کو حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے؟ (کیا اس لئے کہ) تم اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہو۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

(القرآن۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ صحابیاتؓ مبشراتؓ)

سوال: جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی ن زوجہ محترمہ سے کوئی راز کی بات کہہ دی تو اللہ نے کیا فرمایا؟

جواب: سورہ تحریم آیت ۳ میں ارشاد ربانی ہے:

﴿وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ﴾ (التحریم: ۳)

''اور جب نبیؐ نے اپنی کسی بیوی سے ایک راز کی بات کہی جب اس نے دوسری کو خبر دے دی اور اللہ نے نبیؐ پر اس واقعے کو ظاہر کر دیا تو نبیؐ نے اس بیوی کو اس کا قصور کچھ بتایا اور کچھ نہیں بتایا۔ اس نے عرض کی کہ آپ کو یہ کس نے بتایا، آپ نے فرمایا: مجھے علیم وخبیر (اللہ) نے بتایا۔''

(القرآن۔ امہات المومنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کن عورتوں سے نکاح کرنے کا اختیار دیا ہے؟

جواب: سورۃ احزاب آیت ۵۰ میں ہے کہ جن عورتوں کو آپ مہر دے چکے ہیں وہ آپ کے لئے حلال ہیں۔ پھر فرمایا گیا: ﴿وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِیْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ﴾ ''اور وہ عورتیں بھی جو تمہاری مملوکہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں آپ کو دلوادی ہیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموؤں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں بھی۔ جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہو۔ اور اس مسلمان عورت کو بھی جو بلاعوض اپنے کو پیغمبر کو دے دے۔ بشرطیکہ پیغمبر اس کو نکاح میں لانا چاہیں۔ یہ سب آپ کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں نہ اور مومنین کے لئے۔''

(القرآن۔ تفسیر بیان القرآن۔ تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر ماجدی)

سوال: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کے معاملے میں کیا اختیارات دیئے؟

جواب: سورۃ احزاب آیت ۵۱ میں فرمایا گیا ہے: ﴿تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُؤْیٓ

اِلَیْکَ مَنْ تَشَآءُ ط وَ مَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکَ ط ذٰلِکَ اَدْنٰی اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَ لَا یَحْزَنَّ وَ یَرْضَیْنَ بِمَا اٰتَیْتَهُنَّ کُلُّهُنَّ ط﴾ ''ان میں سے آپ جس کو چاہیں (اور جب تک چاہیں) اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں (اور جب تک چاہیں) اپنے نزدیک رکھیں۔ اور جن کو دور کر رکھا تھا ان میں سے پھر کسی کو طلب کریں تب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں۔ اس میں زیادہ توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور آزردہ خاطر نہ ہوں گی۔ اور جو کچھ بھی آپ ان کو دیں گے اس پر سب کی سب راضی رہیں گی۔

(القرآن۔ تفسیر بیان القرآن۔ تفسیر عثمانی۔ تفسیر ماجدی۔ تفسیر مظہری)

سوال: بتایئے سورۃ النساء کی آیت ۱۲۸ کن صحابیہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی؟

جواب: علامہ ابن اثیر جزری کا بیان ہے کہ قرآن حکیم کی سورۃ النساء کی آیت ۱۲۸ حضرت اُم عمیس رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ حضرت رافع بن خدیج کی اہلیہ تھیں۔ اس آیت میں فرمایا گیا ہے: ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ ۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا صُلْحًا ط﴾ ''جب کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر میاں بیوی (کچھ حقوق کی کمی بیشی پر) آپس میں صلح کر لیں۔''

(القرآن۔ تفسیر بیان القرآن۔ تفسیر عثمانی۔ تفسیر ماجدی۔ تفسیر مظہری)

صحابیات رضی اللہ عنہما اور ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوال: حضورؐ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو خواتین جہان میں کس طرح فضیلت دی ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں خواتین جہاں میں سے مریمؑ بنت عمران، خدیجہ رضی اللہ عنہ بنت خویلد، فاطمہ رضی اللہ عنہ بنت محمدؐ اور آسیہ زوجہ فرعون کافی ہیں۔''

(جامع ترمذی۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ زمین پر لکیریں کیوں لگائی تھیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول ﷺ اللہ نے زمین پر چار لکیریں لگائیں اور فرمایا: ''تم جانتے ہو؟ ان لکیروں سے کیا مراد ہے؟'' صحابہ کرام رضوان اللہ نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''ان لکیروں سے کائنات کی افضل و برتر چار خواتین مراد ہیں۔ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خویلد، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت محمدؐ، مریمؑ بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم (فرعون کی بیوی)''۔ (صحابیات مبشراتؓ)

سوال: رسول ﷺ اللہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اکثر تذکرہ فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوال پر آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول ﷺ اللہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا تذکرہ فرماتے تو بہت زیادہ ان کی تعریف فرماتے۔ میرے سامنے ان کے احسانات کا ذکر کرتے۔ ایک دن میں نے غیرت نسوانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ''آپ اکثر و بیشتر سرخ چوڑے جبڑے والی بڑھیا کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بہتر بیوی عنایت کر دی ہے۔ میری یہ تلخ بات سن کر آپؐ رنجیدہ خاطر ہوئے اور لمبی آہ بھر کر ارشاد فرمایا: ''اب تک اس سے بہتر بیوی

مجھے نہیں ملی۔ عائشہ! سنو! وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی۔ جب عام لوگوں نے میرا انکار کیا۔ اس نے ایسے وقت میں میری تصدیق کی جب بیشتر لوگوں نے مجھے جھٹلایا۔ اس نے اپنے مال و دولت سے میری مدد کی جبکہ دوسروں نے مجھے جی بھر کر ستایا اور اللہ تعالیٰ نے اس سے مجھے اولاد کی نعمت بھی عطا کی۔''

(صحابیات مبشراتؓ، امہات المومنینؓ، اسوہ صحابیاتؓ)

سوال: سردار انبیاء ﷺ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تاجرانہ صلاحیتوں کی کیسے تعریف فرمائی تھی؟

جواب: آپؐ کا ارشاد ہے: ''میں نے خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی کوئی اجیر (معاوضہ یا اجرائت دینے والی) نہیں دیکھی۔ میں اور میرا ساتھی (جب اس کا مال تجارت فروخت کر کے لوٹتے) تو ہمیں اس کے ہاں سے قیمتی تحفہ ملا کرتا تھا۔

(تاریخ طبری، ازواج مطہراتؓ، محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کی غم گسار تھیں۔ آپؐ نے ان کی کس طرح تعریف فرمائی؟

جواب: حضور اقدس ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''میں جب کفار سے کوئی بات سنتا تھا اور وہ مجھے ناگوار معلوم ہوتی تھی تو میں خدیجہؓ سے کہتا۔ وہ اس طرح میری ڈھارس بندھاتی تھیں کہ میرے دل کو تسکین ہو جاتی تھی۔ اور کوئی رنج ایسا نہ تھا جو خدیجہؓ کی باتوں سے آسان اور ہلکا نہ ہو جاتا تھا۔''

(سیرۃ الصحابیاتؓ صحیح بخاری، تذکار صحابیاتؓ)

سوال: خاتم الانبیاء ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف میں کیا فرمایا تھا؟

جواب: ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا: ''مردوں میں بہت کامل لوگ ہوئے مگر عورتوں میں صرف تین۔ ایک مریم علیہ السلام بنت عمران، دوسری زوجہ فرعون اور تیسری خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خویلد۔

(ترمذی، اسد الغابہ، جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چوبیس یا پچیس سال آقاؐ کی رفاقت میں گزارے۔ آپؐ نے اس سلسلے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موجودگی میں کوئی دوسری عورت آپؐ کی زندگی میں نہیں آئی۔ آپ ہمیشہ ان کا ذکر فرماتے۔ ایک روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''مجھے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت عطا کی گئی۔''

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین، صحیح مسلم، مومنات کا قافلہ)

سوال: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیوں کے حوالے سے کیا روایت کی ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ فرماتے کہ یہ چیز فلاں عورت کے گھر پہنچا دو۔ وہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلی تھی۔ (ازواج مطہراتؓ، صحیح مسلم، صحابیات مبشراتؓ)

سوال: سردار کل جہاںؐ نے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے کیا بشارت دی تھی؟

جواب: سیدہ کے فضائل و مناقب میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہؐ نے انہیں جنت میں محل کی بشارت دی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنت میں ایسے محل کی بشارت دوں جو موتی کا ہوگا اور جس میں شور وغل اور محنت و مشقت نہ ہوگی''۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، مسند احمد، جامع ترمذی)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حکیم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں آپ پر خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ سے غم بہت زیادہ دیکھتی ہوں تو آپؐ نے فرمایا: ''واقعی وہ میرے بچوں کی ماں اور گھر کی ذمہ دار خاتون تھیں۔''

(سیرت ابن ہشام، جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

جواب: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں پوچھا تو رسول رحمتؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

سوال: سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ ہماری والدہ خدیجہ کہاں ہیں۔ تو آپؐ نے جواب دیا کہ یاقوت سے

بنے ایک گھر میں جس میں نہ کچھ لغو ہے۔ نہ ہی بناوٹ۔ مریم اور آسیہ کے درمیان والے علاقے میں۔ تو فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا کہ کیا اس قصب یعنی نرکل بانس وغیرہ کے گھر میں۔ فرمایا، نہیں۔ بلکہ ہیروں، سچے موتیوں اور یاقوت سے بنے گھر میں ہیں۔ (مجمع الزوائد۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

جواب: رسول اللہ ﷺ کو شادی سے قبل خواب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دکھلا دی گئی تھیں۔ آپؐ نے اس بارے میں کیا فرمایا؟

سوال: نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا: ''تو مجھے خواب میں تین رات تک دکھلائی گئی۔ میرے پاس ایک فرشتہ ریشم کے کپڑے میں تجھے لاتا اور یہ کہتا کہ یہ آپ کی زوجہ ہے اور میں تیرے چہرے سے پردہ ہٹاتا تو وہ تم (عائشہ) تھیں۔ تو میں خود سے یہ کہتا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو پورا ہو کر رہے گا۔'' ترمذی میں ہے کہ سیدہ نے فرمایا جبرائیل مجھے ایک سبز رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر لائے اور فرمایا یہ دنیا و آخرت میں آپ کی بیوی ہے۔

(امہات المؤمنین، صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ الفتح الربانی۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن العاص نے رسول ﷺ اللہ سے عرض کیا کہ لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اور مردوں میں۔ آپؐ نے فرمایا، اس کا والد (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یہی حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک سے بھی مروی ہے۔ (جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: بتائیے نبی صادق ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے کس کھانے کا ذکر فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے کہ

ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر۔

(صحیح بخاری ومسلم۔ ترمذی۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: سیدنا حضرت محمد ﷺ نے اپنے اہل خانہ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ’’خدا کی قسم میں نے اپنے اہل میں صرف خیر ہی خیر پائی ہے۔‘‘

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ الفصول ابن کثیر)

سوال: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے جنت کی بشارت دیتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ کا ارشاد ہے: ’’یہ میرے لئے آسان ہے کہ میں جنت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہتھیلی کی سفیدی دیکھ سکوں۔‘‘

(فتح الربانی۔ البدایہ والنہایہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: ’’تو دنیا وآخرت میں میری بیوی ہے۔‘‘ سردار کل جہاں ﷺ نے یہ الفاظ کس زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ارشاد فرمائے؟

جواب: آپ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

(صحیح ابن حبان۔ مستدرک حاکم۔ الاحسان۔ امہات المومنینؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بن جحش کے لئے زبان رسالت سے کیا الفاظ ادا ہوئے تھے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوف خدا کی خوگر، طبعاً تواضع اور انکساری اور عاجزی کی پیکر ہے۔‘‘

(صحابیات مبشرات رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: حدیث میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں کیا آیا ہے؟

جواب: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ’’تمہاری تقلید کے لئے تمام دنیا کی عورتوں میں مریم علیہ السلام، خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کافی ہیں۔‘‘

(سیرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدالمرسلین ﷺ کے ارشادات سے سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت کس طرح بیان ہوتی ہے؟

جواب: آپ نے سیدہ کو جنت کی عورتوں کی سردار فرمایا۔ آپ ﷺ اکثر فرمایا کرتے: ''تم اور تمہارا خاوند اور تمہاری اولاد جنت میں میرے ساتھ سب ایک جگہ ہوں گے۔'' ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا: ''فاطمہؓ میرا پارۂ گوشت ہے جس نے اس کو غصہ دلایا اور ناراض کیا، اس نے مجھے غصہ دلایا اور ناراض کیا۔''

(طبقات۔ مستدرک حاکم، اصابہ، سیرت فاطمۃ الزہراؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت اسد کی تعریف کس طرح کی تھی؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ''اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ میری ماں کے بعد آپ کو ماں ہونے کا شرف ملا۔ آپ خود بھوک سے رہتیں اور مجھے سیر کر کے کھلاتیں۔ خود کو فراموش کر کے مجھے لباس پہناتیں اور اپنی جان کو خوش کرنے کے بجائے مجھے کھلاتی تھیں۔ اس کے ساتھ محض اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر کا ارادہ رکھتی تھیں۔

(تہذیب اسماء واللغات۔ سیر اعلام النبلا۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

صحابیات رضی اللہ عنہما کی باہمی محبت

سوال: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ کہتے سنا گیا کہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ کسی سے حسد کا شکار نہیں ہوئی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے اُن کی تعریف فرماتے تھے۔ اور آنحضرت ﷺ نے ان کے انتقال کے بعد مجھ سے نکاح کیا تھا۔ ان کی فضیلت میں آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ پہلے دور میں مریم بنت عمران افضل تھیں۔ اس دور میں خدیجہ افضل ہیں۔ (مومنات کا قافلہ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت زمعہ کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے ایک مرتبہ فرمایا: ''سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ کسی عورت کو دیکھ کر مجھے یہ خیال نہیں ہوا کہ اس کے قالب میں میری روح ہوں۔ یہ بھی فرمایا کہ مجھے کوئی عورت اس طرح پسند نہیں آئی کہ اس کی طرح زندگی گزاروں سوائے سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور فرمایا میں نے کسی عورت کو جذبۂ رقابت سے خالی نہ دیکھا سوائے سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ (طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: نکاح سے پہلے رسول اللہ ﷺ حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا فرماتے تھے؟

جواب: آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا سے فرماتے: ''اے ام رومان! عائشہ کو اچھی تربیت دو اور اس میں میرا خیال کیا کرو۔''

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: اَم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کن الفاظ میں کی ہے؟

جواب: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ”میں نے کوئی عورت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسا عمدہ کھانا پکانے والی نہیں دیکھی۔“

(صحابیات مبشراتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المومنینؓ)

سوال: ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کے علم وفضل کی تعریف ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کس طرح فرمائی؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ”دین کے معاملے میں زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہتر میں کوئی عورت نہیں دیکھی۔ وہ اللہ کا زیادہ تقویٰ رکھنے والی، بہت زیادہ سچ بولنے والی، رشتے داروں سے عمدہ سلوک کرنے والی اور اللہ کی راہ میں بہت زیادہ خرچ کرنے والی تھیں۔“ (امہات المومنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال پر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”وہ ہم میں سب سے زیادہ پرہیزگار تھیں۔“

(امہات المومنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کے بارے میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد کیا ہے؟

جواب: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ”میں نے فاطمہ کے بیاہ سے اچھا کوئی بیاہ نہیں دیکھا۔“ (طبقات۔ امہات المومنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف کن الفاظ میں کی ہے؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان کے باپ کے سوا کوئی اور بہتر انسان کبھی نہیں دیکھا۔“ (زرقانی۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ)

سوال: حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی محبت کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کس طرح کیا ہے؟

جواب: آپ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا تو جواب دیا۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھیں۔ میں نے نشست و برخواست کے طور طریقے میں حضور ﷺ سے ملتا جلتا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ جب وہ آپ کی خدمت میں آتیں تو آپ سروقد کھڑے ہو جاتے۔ پیشانی چوم لیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپؐ ان کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ بھی کھڑی ہو جاتیں۔ باپ کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔“ (ترمذی۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کس انداز میں تعریف فرمائی؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”میں اپنی سماعت و بصارت کی حفاظت کرتی ہوں۔ میں نے ان میں سوائے خیر کے کوئی بات نہیں پائی۔“ (جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ صحیح بخاری)

سوال: بتایئے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ثابت نے کس ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں قصیدہ کہا تھا؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ثابت نے ایک قصیدہ کہا تھا جس میں انہوں نے ان کی پاکدامنی اور بعض فضائل کا ذکر کیا ہے۔ (جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے کیا کہا تھا؟

جواب: انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں کہا تھا کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قصۂ افک کے علاوہ دوسرے فضائل نہ ہوتے تب بھی قصۂ افک ان کی فضیلت اور بزرگی کے مرتبے کے لئے کافی تھا۔ اس لئے کہ اس کے بارے میں قرآن نازل ہوا جو قیامت تک تلاوت ہوتا رہے گا۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ اسد الغابہ)

سوال: کس صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت میں قصیدہ کہا تھا؟

جواب: حضرت سعدؓ بن معاذ کی والدہ حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رافع نے اپنے ایک قصیدے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت اور طبیعت کی پاکیزگی بیان فرمائی ہے۔ (جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ مجمع الزوائد)

سوال: آیت تیمم نازل ہونے پر حضرت اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضیر نے کیا الفاظ کہے تھے؟

جواب: اس موقع پر آپ نے کہا تھا: ”اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے تم میں برکت عطا فرمائی ہے۔ اے آل ابی بکر تم لوگ مسلمانوں کے لئے برکت ہی برکت ہو۔“

(سیرت حلبیہ۔ صحیح بخاری۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہنے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت کس طرح بیان فرمائی تھی؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسئلہ حضرات صحابہ سے حل نہ ہوتا یا اس میں اشکال پیدا ہو جاتا تو اس کے حل کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ہمیں جواب مل جاتا۔ (مومنات کا قافلہ۔ زادالمعاد)

سوال: حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا کہا تھا؟

جواب: آپ کے سگے بھانجے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اماں! میں آپ کے تفقہ سے حیرت نہیں کرتا۔ کیونکہ آپ زوجہ رسول ﷺ اور بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ اسی طرح آپ کے اشعار اور واقعات سے آگہی سے تعجب نہیں کرتا کیونکہ آپ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں اور وہ اس میں سب سے زیادہ ماہر تھے۔ مجھے حیرانی آپ کی علم طب سے واقفیت سے ہے۔ یہ آپ کو کہاں سے مل گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ابوعرینہ! رسول اللہ ﷺ اپنی آخری عمر

میں بیمار ہو گئے تھے اور عرب کے وفود مختلف جگہوں سے آتے تھے تو وہ مختلف چیزیں لاتے۔ میں ان کے ذریعے علاج کیا کرتی تھی۔ بس وہیں سے سیکھ گئی۔

(مومنات کا قافلہ۔ طبقات ابن سعد)

سوال: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کس طرح تعریف کی؟

جواب: سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی علالت کے دوران حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا عیادت کے لئے تشریف لائے تو فرمایا: ’’آپ کا نام ازل سے ام المومنین تھا۔ آپ آنحضرت ﷺ کی سب سے محبوب بیوی تھیں۔ رفقا سے ملنے میں اب آپ کو اتنا ہی وقفہ باقی ہے کہ روح بدن سے پرواز کر جائے۔ خدا نے آپ ہی کے ذریعے تیمم کی اجازت فرمائی۔ آپ کی شان میں قرآن کی آیتیں نازل ہوئیں۔ جواب ہر محراب و مسجد میں شب و روز پڑھی جاتی ہیں۔‘‘ (صحیح بخاری۔ مستدرک حاکم۔ مسند احمد)

سوال: ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ’’عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے جنت واجب ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی سب سے محبوب بیوی تھیں۔‘‘ آپ نے یہ بھی فرمایا: ’’خدا ان پر رحمت بھیجے کہ اپنے باپ کے سوا وہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھیں۔‘‘

(سیر اعلام النبلا۔ انساب الاشراف۔ مسند احمد۔ مستدرک حاکم۔ طبقات۔ بخاری۔ مسند لسی۔ موطاء)

سوال: ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان سے کس طرح ادا ہوئی؟

جواب: آپ نے فرمایا: ’’جویریہ میں شیرینی اور دلکشی پائی جاتی تھی کہ دیکھنے والے کے دل میں ان کی جگہ ہو جاتی۔‘‘ (مستدرک حاکم۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت کا کس طرح اعتراف کیا ہے؟

جواب: آپ نے فرمایا: ''ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں صرف حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی ایک ایسی خوش نصیب خاتون تھی جو کبھی کبھار میرے مقابلے میں آتی تھی۔''

(سیئر اعلام النبلاء، صحابیات مبشراتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عادات و اخلاق کے بارے میں کیا کہا تھا؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے باپ (عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی صاحبزادی ہیں۔ جیسے مضبوط ارادے کے مالک وہ خود ہیں ویسی ہی ان کی صاحبزادی حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔''

(ازواج مطہراتؓ۔ سیئر اعلام النبلاء)

سوال: ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش کی تعریف کن الفاظ میں کی؟

جواب: زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نیک خصلت، کثرت سے روزے رکھنے والی اور کثرت سے نماز پڑھنے والی تھی۔ (صحابیات مبشراتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کے فضائل کس طرح بیان کیے ہیں؟

جواب: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدہ زینب بنت جحش کے بارے میں فرماتی ہیں: ''میں نے ان سے زیادہ کسی عورت کو دیندار اور خدا سے ڈرنے والی اور سب سے زیادہ سچ بولنے والی اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والی اور سب سے زیادہ صدقہ اور خیرات کرنے والی نہیں دیکھا۔ اور نہ ان سے زیادہ محنت کر کے صدقہ کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والی عورت کو دیکھا۔

(صحیح مسلم۔ نسائی۔ مسند احمد۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اعلام النساء)

سوال: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کس طرح تعریف فرمائی تھی؟

جواب: آپ نے فرمایا: ''وہ خوبصورت اور پری چہرہ تھی۔'' ایک اور موقع پر فرمایا: ''ہم نے کوئی خاتون اس سے بڑھ کر اپنی قوم کے لئے باعث برکت نہ دیکھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے بنو مصطلق، کے سینکڑوں افراد خانہ کو آزادی عطا کی۔''

(امہات المومنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث کے بارے میں فرمایا: ''میمونہ ہم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والی اور صلۂ رحم کا خیال رکھنے والی تھیں۔''

(مستدرک حاکم۔ طبقات۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ امہات المومنینؓ)

سوال: رسول اللہ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت کس طرح بیان فرمائی۔

جواب: سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن بہنیں یہ ہیں۔ حضور ﷺ کی زوجہ سیدہ میمونہؓ سیدنا عباس کی زوجہ سیدہ ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی ماں کی طرف سے بہن اسماء بنت عمیس۔''

(نسائی۔ طبقات۔ اصابہ۔ مجمع الزوائد۔ مستدرک حاکم)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف کس طرح کی؟

جواب: آپ نے فرمایا: ''مجھے سب سے زیادہ رشک ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر آتا تھا اور وہ بہت خوبصورت بھی تھی۔'' (ازواج مطہراتؓ۔ امہات المومنینؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

صحابیات رضی اللہ عنہما اور اکابرین

سوال: ابن ہشام سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں ابن ہشام کہتے ہیں: ''سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسلام کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی سچی مشیر کار تھیں۔''

(سیرت ابن ہشام۔ دلائل النبوۃ۔ عیون الاثر۔ امہات المومنینؓ)

سوال: اللہ تعالیٰ نے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سلام بھیجا تھا۔ حافظ ابن قیم اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: حافظ ابن قیم نے لکھا: ''یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو آپ (سیدہ) کے سوا کسی اور عورت کو میسر نہیں۔''

(زاد المعاد۔ امہات المومنینؓ)

سوال: امام الفاسی حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: محب طبری نے لکھا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گھر مکہ میں مسجد حرام کے بعد سب سے زیادہ افضل جگہ تھی۔ امام الفاسی لکھتے ہیں کہ مکہ کے گھروں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گھر بڑا ہی مبارک تھا کیونکہ اس گھر میں سارے جہانوں کی خواتین کی سردار فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی بہنیں پیدا ہوئیں۔ اور یہ کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ اپنی زندگی یہیں گزاری اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال بھی اسی گھر میں ہوا۔ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں جمعرات کو دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

(شفاء الغرام باخبار البلد الحرام۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: ابن اسحاق رسول اللہ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رفاقت کا ذکر کس انداز سے کرتے ہیں؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ''حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسلام پر تصدیق کی وزیر تھیں جہاں آپ ﷺ کو سکون ملتا تھا۔''

(السیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ اسلام لذہبی۔ اصابہ)

سوال: امام ذہبی سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ کو کس طرح نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ”حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مناقب بہت زیادہ ہیں۔ اور یہ دنیا کی کامل ترین خواتین میں سے تھیں۔ یہ ایک عقلمند۔ ذی شعور، بلند مرتبہ، دیانتدار، محافظہ اور اہل جنت میں سے بزرگ ہستی تھیں۔“

(تاریخ اسلام لذہبی۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: ابوالحسن ابن الاثیر نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایمان لانے کے بارے میں کیا کہا ہے؟

جواب: وہ کہتے ہیں: ”خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں پہلی شخصیت ہیں جو اسلام لائیں اس پر امت کا اجماع ہے۔ اس معاملے میں کوئی مرد یا عورت ان کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکا۔ اور یہ بڑی عظیم منقبت ہے جس میں ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کوئی ثانی نہیں۔“ (اسد الغابہ۔ الکامل فی التاریخ۔ سیر اعلام النساء)

سوال: بتائیں علامہ ابن کثیر نے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کن روایات کا ذکر کیا ہے؟

جواب: وہ لکھتے ہیں کہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایات یہ ہیں:

☆......سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرنے والی تھیں۔

☆......رسول اللہ ﷺ سے جن کی سب سے پہلے شادی ہوئی وہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

☆......سب سے پہلے آپؐ کے ساتھ انہوں نے نماز پڑھی۔

☆......سب سے پہلے آپ کی اولاد انہی میں سے ہوئی۔

☆......آپؐ کی ازواج میں سب سے پہلے جنت کی خوشخبری آپ ہی کو ملی۔

☆......سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے سلام انہیں کہلوایا۔

☆......مومنات میں سے پہلے صدیقہ خاتون تھیں۔

☆......وفات کے اعتبار سے بھی آپ رسول اکرم ﷺ کی سب سے پہلی زوجہ

تھیں۔

☆… یہ پہلی شخصیت ہیں جن کی قبر مبارک میں آپؐ اترے تھے۔

(الاصول۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی تھی۔ اس پر حافظ ابن قیم کیا کہتے ہیں؟

جواب: حافظ ابن قیم نے لکھا ہے کہ یہ ان (سودہؓ) کے خصائص میں سے تھا کہ انہوں نے اپنی باری سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی۔ یہ جذبہ ایثار ان کا اس وجہ سے تھا تاکہ وہ اس محبوبۂ رسولؐ کی وجہ سے بارگاہ نبوت میں تقرب حاصل کریں۔

(جلاء الافہام۔ امہات المومنینؓ)

سوال: امام مسروق بن عبدالرحمٰن ہمدانی کوفی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کس طرح ذکر کرتے ہیں؟

جواب: یہ جب بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کرتے تو فرماتے کہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حبیب اللہ ﷺ کی حبیبہ اور کتاب اللہ میں جن کی برأت اتری نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ

(حلیۃ الاولیاء۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں ابونعیم اصفہانی نے کس طرح تعریف بیان کی ہے؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ”صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عتیقہ بنت عتیق، محبوب خدا کی حبیبہ، سید المرسلین محمد ﷺ سے محبت کرنے والی، تمام عیوب سے مبرا۔ دلوں کے شکوک سے عاری، علام الغیوب کے قاصد جبرائیلؑ کو دیکھنے والی، عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

(تہذیب الاسماء واللغات۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: امام ذہبی نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم کے بارے میں کیا کہا ہے؟

جواب: وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں لکھتے ہیں: ’’مجھے امت محمدیہ ﷺ میں سے بلکہ مطلقاً تمام خواتین میں سے ان جیسی عالمہ کا معلوم نہیں۔ اور ہم یہ گواہی دیتے ہیں ہیں کہ یہ ہمارے نبی ﷺ کی زوجہ ہیں دنیا وآخرت میں۔‘‘

(سیَر اعلام النبلاء، جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف کس انداز میں کی ہے؟

جواب: امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا، اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم کا تمام ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دوسری عورتوں کے علم سے موازنہ کیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا علم زیادہ ہوگا۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی مومنات کا قافلہ)

سوال: امام مسروق رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: امام مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرائض (علم وراثت) کے مسائل بخوبی جانتی تھیں تو انہوں نے جواب دیا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے مشائخ کو ان سے سوال پوچھتے دیکھا ہے۔

(تہذیب التہذیب۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت قبیصہ بن نویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر رشک کیا کرتے تھے؟

جواب: آپ رشک کرتے ہوئے فرمایا کرتے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لوگوں میں سب سے بڑی عالمہ تھیں۔

(تہذیب التہذیب۔ جنت کی خوشخبری پانے والی)

سوال: امام ذہبیؒ نے سید عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم وفضل کی تعریف کس طرح کی ہے؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پوری امت کی عورتوں سے زیادہ عالم فاضل اور فقیہہ تھیں۔''

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ صحابیات مبشراتؓ۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: ابونعیم اصفہانی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زہد و تقویٰ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہوں نے لکھا ہے: ''وہ دنیا سے بیزار اور اس کی رنگینیوں سے بے خبر اور اپنی محبوب چیز یعنی اعمال کے کھونے پر رونے والی تھیں۔''

(حلیۃ الاولیاء۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بہت سے اقوال مشہور ہیں۔ امام اعمش کی ان کے بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب: امام اعمشؒ نے لکھا: ''حضرت عائشہؓ کو پختہ رائے والی خاتون کہا جاتا تھا۔''

(انساب الاشراف۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: علامہ ابن تیمیہ اور علامہ ابن قیم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں کیا لکھا ہے؟

جواب: انہوں نے لکھا ہے کہ فضیلت سے مقصود اگر درجہ اخروی ہے تو اس کا حال حق تعالیٰ شانہٗ ہی کو معلوم ہے۔ ہم اس کا یہاں کوئی حکم نہیں لگا سکتے۔ لیکن دنیاوی حیثیت سے حقیقت یہ ہے کہ ان کے فضائل مختلف الجہات ہیں۔ اگر نسبی شرافت کا اعتبار ہے تو سیدہ فاطمہ الزہراؓ سب سے افضل ہیں۔ اگر ایمان کی سابقیت، اسلام کی ابتدائی مشکلات کا مقابلہ اور اس زمانے میں سرکار دو عالم کی اعانت اور تسکین خاطر کی حیثیت سے دیکھئے تو سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ کی بزرگی سب پر مقدم ہے۔ لیکن اگر علمی کمالات، دینی خدمات اور سرکار دو عالم ﷺ کی تعلیمات و ارشادات کی نشر و اشاعت کی فضیلت کا پہلو سامنے ہو تو ان میں سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا کوئی حریف نہیں ہوسکتا۔

(زرقانی۔ امہات المومنینؓ)

سوال: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم وفضل کا ذکر کس طرح کیا ہے؟

جواب: آپ فرماتے ہیں: ’’ہم کو کبھی کوئی ایسی مشکل بات پیش نہیں آئی جس کو ہم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا ہو اور ان کے پاس اس کے متعلق کچھ معلومات نہ ملی ہوں۔‘‘

(ترمذی۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المومنینؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: وہ فرماتے ہیں: ’’عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عالم تھیں۔ بڑے بڑے اکابر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے پوچھا کرتے تھے۔‘‘ مزید کہا: ’’اگر تمام مردوں کا اور امہات المومنین کا علم ایک جگہ جمع کر دیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا علم وسیع تر ہوگا۔

(طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس انداز میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف فرمائی ہے؟

جواب: آپ کہتے ہیں: ’’قرآن، فرائض، حلال وحرام، فقہ، شاعری، طب، عرب کی تاریخ، اور نسب کا عالم عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

(طبقات، سیر الصحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنما)

سوال: امام ذہبی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت کا ذکر کیسے کرتے ہیں؟

جواب: آپ کہا کرتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے زمانے کی سب سے سخی خاتون تھیں اور ان کی سخاوت کے بہت سے واقعات ہیں۔

(سیر اعلام النبلا۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت اور کرم کو کس طرح بیان کیا ہے؟

جواب: وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ستر ہزار درہم تقسیم کرتے دیکھا اور خود ان کی چادر میں پیوند لگے ہوئے تھے۔

(سیر اعلام النبلا۔ صفوۃ الصفوہ)

سوال: موسیٰ بن طلحہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شاعری کا ذکر کس انداز میں کیا ہے؟

جواب: وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ کسی کو فصیح اللسان نہیں دیکھا۔ (طبقات۔ سیرۃ حلیہ، جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حافظ ابن کثیر ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خزیمہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہوں نے لکھا ہے: ''یہ وہ خاتون ہے جسے ام المساکین کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ مساکین پر کثرت سے صدقہ وخیرات کیا کرتی تھیں۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتن)

سوال: علامہ ابن قیم نے سیدہ ام سلمہؓ کے فتاویٰ کے متعلق کیا کہا ہے؟

جواب: انہوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فتوٰی سے ایک چھوٹا سا رسالہ تیار ہوسکتا ہے۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ اعلام الموقعین۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: محمود بن لبید نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم حدیث کا ذکر کس طرح کیا ہے؟

جواب: محمود بن لبید کہتے ہیں: ''آنحضرت ﷺ کی ازواج احادیث کا مخزن تھیں۔ تاہم عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ان میں کوئی حریف اور مقابل نہ تھا۔ (طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حدیث کے علاوہ فقہ میں بھی خاص مقام حاصل تھا۔ حافظ ابن حجر نے کس طرح آپ کی فضیلت بیان کی ہے؟

جواب: حافظ ابن حجر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ کامل العقل اور صائب الرائے تھیں۔ (اصحابہ۔ امہات المومنینؓ)

سوال: سیدہ زینب بن جحش کی سیرت ابونعیم اصفہانی نے کس طرح بیان کی ہے؟

جواب: ابونعیم اصفہانی کے بقول: ''صاحب خشوع، رضا الٰہی کی طالب، خشیت الٰہی سے رونے والی۔ دعا گو خاتون۔'' (جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ الحلیہ)

سوال: امام ذہبی نے سیدہ زینب بنت جحش کی کس طرح مدح سرائی کی ہے؟

جواب: امام ذہبی کہتے ہیں کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش انتہائی دیندار، بھلائی اور صدقہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی خاتون تھیں۔ ایک اور جگہ کہتے ہیں کہ وہ دین، تقویٰ، ورع، سخاوت اور بھلائی کے کاموں کے اعتبار سے خواتین کی سردار تھیں۔ (سیَر اعلام النبلاء۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: علامہ ابن کثیر سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: ''حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش پہلی مہاجر خواتین میں سرفہرست تھیں اور صدقہ اور بھلائی کے کام بہت زیادہ کیا کرتی تھیں۔''

(البدایہ والنہایہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: علامہ واقدی نے سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کے فضائل کیا بتائے ہیں؟

جواب: وہ کہتے ہیں: حضرت زینب بنت جحش نیک خو، روزے اور نماز کثرت سے ادا کرنے والی خاتون تھیں۔ وہ اپنے ہاتھ سے کچھ کام کرکے اس کی آمدنی مساکین پر خرچ کرتی تھیں۔ (تاریخ اسلام۔ البدایہ والنہایہ۔ سیَر اعلام النبلاء)

سوال: بتائیں علامہ ذہبی ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث کی تعریف کس طرح کرتے ہیں؟

جواب: آپ کہتے ہیں، جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث بہت خوبصورت خاتون تھیں۔

(سیَر اعلام النبلاء۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حیؔ کے اوصاف علامہ ذہبی نے کیا بیان کئے ہیں؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: '' وہ شریف، عقل مند، خاندانی، خوبصورت، دیندار، بردبار اور باوقار خاتون تھیں۔'' (سیَر اعلام النبلاء۔ صحابیات مبشرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

سوال: ابن اثیر نے ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فہم وفراست کے بارے میں کیا لکھا ہے؟

جواب: وہ لکھتے ہیں کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حیی نہایت عقلمند تھیں۔

(اسد الغابہ۔ عیون الاثر)

سوال: زرقانی نے سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم وفضل کے بارے میں تعریف کیسے کی ہے؟

جواب: انہوں نے لکھا ہے کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عاقلہ، فاضلہ، اور حلیم تھیں۔

(زرقانی۔ استیعاب)

سوال: حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف اعلام النساء کے مصنف نے کس طرح کی ہے؟

جواب: وہ لکھتے ہیں کہ ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے زمانے کی فاضل خاتون تھیں۔

(مومنات کا قافلہ۔ اعلام النساء)

سوال: زرقانی میں سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول ﷺ کے حلیے مبارک کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے۔؟

جواب: زرقانی میں ہے کہ سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول ﷺ نہایت جمیل تھیں۔

(زرقانی۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: علامہ ابن عبدالبر نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت اسد کے بارے میں کیا لکھا ہے؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ”یہ پہلی ہاشم خاتون ہیں جن سے ہاشمی اولاد پیدا ہوئی۔

(استیعاب۔ تذکار صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

سوال: حافظ ذہبی نے حضور اقدس ﷺ کی چچی حضرت ام الفضل لبابہ کے بارے میں کیا لکھا ہے؟

جواب: حافظ ذہبی کہتے ہیں: ”ام الفضل لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلند مرتبہ خواتین میں سے تھیں۔“

(سیر اعلام النبلا۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: علامہ ابونعیم نے حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف کس طرح کی ہے؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ’’ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا محبوب خدا کی اطاعات کرنے والی اور وقاعات جنگ میں خنجروں سے مقابلہ کرنے والی۔‘‘

(استیعاب۔ دورنبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: علامہ ابن عبدالبر نے حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں کیا کہا ہے؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ’’حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی عقل مند خواتین میں سے تھیں۔

(اصابہ۔ دورنبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: امام ذہبی نے حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ملحان کے بارے میں کیا لکھا ہے؟

جواب: وہ لکھتے ہیں ’’ام حرام بلند مرتبہ خواتین میں سے تھیں۔‘‘

(سیئر اعلام النبلا۔ دورنبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: ابونعیم کن الفاظ میں حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف کرتے ہیں؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ’’مخلوق میں محمودہ، سمندر کی شہیدہ، دل کی آرزو کی طرف مشتاق ہونے والی ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ملحان ہیں۔‘‘

(حلیۃ الاولیاء۔ دورنبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: امام ذہبی حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ’’ام عمارہ فاضلہ مجاہدہ، لیلۃ العقبہ میں حاضر ہوئیں اور احد، حدیبیہ، حنین اور یمامہ ان سب جنگوں میں شرکت کی اور جہاد کیا اور بہترین کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔‘‘ (طبقات۔ سیئر اعلام النبلا۔ دورنبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: ابونعیم حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف کس طرح بیان کرتے ہیں۔؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ’’ام عمارہ بیعت عقبہ سے مشرف ہونے والی اور مردوں اور جوانوں کی طرح لڑائی کرنے والی عمدہ مرتبے واجتہاد کی مالکہ تھیں۔ روزہ دار۔ احکام کی پابند اور توکل علی اللہ سے موصوف تھیں۔‘‘ (حلیۃ الاولیاء۔ دورنبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: ابن سعد نے حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں کیا لکھا ہے؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ''ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت نیک خاتون تھیں۔

(طبقات، تذکار صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: موسیٰ بن ہارون نے حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت معوذ کو کس طرح خراج عقیدت پیش کیا ہے؟

جواب: انہوں نے لکھا ہے: ''ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بن عفراء صحابیہ رسول ﷺ ہیں اور ان کا مرتبہ بلند ہے۔''

(استیعاب۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: امام ذہبی نے حضرت سمعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خباط کا ذکر کس طرح کیا ہے؟

جواب: انہوں نے لکھا ''حضرت سمعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خباط بڑی صحابیات میں سے تھیں۔'' (سیر اعلام البنلا۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: علامہ ابن عبدالبر نے حضرت سمعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ثابت قدمی کے بارے میں کیا کہا ہے؟

جواب: انہوں نے لکھا ہے: ''حضرت سمعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ خاتون ہیں جنہیں اللہ کے راستے میں تکالیف دی گئیں اور انہوں نے صبر کیا اور یہ بافضیلت، پاکباز اور بیعت کرنے والی خواتین میں سے تھیں۔ (استیعاب۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: ابونعیم نے حضرت اسماء کے فضائل کیا بیان کئے ہیں؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ''وہ صادقہ، ذاکرہ، صابرہ، شاکرہ، اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اپنی نطاق کو پھاڑنے والی نبی کریم ﷺ کے مشکیزے اور زادراہ کے لئے۔ (حلیۃ الاولیا۔ دلائل النبوۃ، دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: ابونعیم حضرت اسماء بنت یزید کے لئے کن الفاظ میں تعریف کرتے ہیں؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: اسماء بنت یزید بن السکن غرور اور فتنہ پرور چیزوں کو ترک کرنے والی تھیں۔'' (حلیۃ الاولیاء۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: علامہ ابن عبدالبر نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یزید کا تعارف کس طرح کرایا

ہے؟

جواب: وہ لکھتے ہیں۔ ’’یہ صاحب عقل اور دین تھیں۔‘‘

(الاستیعاب۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: ابونعیم نے ایک اور موقع پر حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یزید کی کس طرح تعریف کی ہے؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ’’اسماء بنت یزید نبی اکرم ﷺ کی خدمت کرتی تھیں اور یہ اعزاز ان کے علم فقہ اور برکت وفضیلت کو بڑھاتا تھا۔‘‘

(حلیۃ الاولیا۔ تہذیب التہذیب۔ سیر اعلام النبلاء۔ سیر اعلام النساء)

سوال: حافظ ابن عبدالبر نے حضرت ام عطیہؓ کے بارے میں کیا لکھا ہے؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ’’صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ان کا بڑا مرتبہ تھا۔‘‘

(استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حافظ ابن عبدالبر نے حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حکیم کا تعارف کس طرح کرایا ہے؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ’’وہ ایک نیک اور قابل تکریم خاتون تھیں۔‘‘

(دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: امام احمد بن حنبل نے حضرت خولہ بنت حکیم کی کس طرح تعریف کی ہے؟

جواب: انہوں نے لکھا: ’’وہ رات کو قیام کرتی تھیں اور دن کو روزے رکھتی تھیں۔‘‘

(مسند احمد بن حنبل۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حافظ ابن عبدالبر حضرت ام درداء خیرہ کے بارے میں کیا لکھتے ہیں؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ’’وہ بڑی عاقلہ اور فاضلہ اور صاحب الرائے تھیں۔‘‘

(اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: علامہ ابن اثیر عرب کی مشہور شاعرہ حضرت خنساء کی شاعری پر کس انداز سے تبصرہ کرتے ہیں؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ''وہ تمام علمائے شعر وسخن اس بات پر متفق ہیں کہ کوئی بھی عورت شعر گوئی میں خنساء کے برابر نہیں ہوئی۔ نہ ان سے پہلے نہ ان کے بعد۔''

(اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ابن قتیبہ حضرت خنساء کی شاعری کی کس طرح تعریف کرتے ہیں؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: ''لیلائے اخیلیہ عورتوں میں سب سے بڑی شاعرہ ہے جس پر کسی کو فوقیت حاصل نہیں سوائے خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔'' (طبقائے الشعراء۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ابن اثیر نے حضرت ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عتبہ کے بارے میں کیا لکھا ہے؟

جواب: وہ لکھتے ہیں: '' ان میں عزت نفس، غیرت، رائے و تدبیر او دانش مندی پائی جاتی تھی۔'' (اسد الغابہ۔ سیر الصحابیات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ابن اثیر نے حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضل و کمال کے بارے میں کیا کہا ہے؟

جواب: انہوں نے لکھا ہے: ''وہ اپنے عہد کی فقیہہ عورت تھیں۔'' (اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حافظ ابن حجر نے زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی سلمہ کے بارے میں کیا قول لکھا ہے؟

جواب: وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: ''میں حضرت ابورافع کا یہ قول نقل کرتا ہوں کہ جب میں نے مدینہ کی کسی فقیہہ عورت کا ذکر کیا تو زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی سلمہ کو ضرور یاد کیا۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

ازواجِ مطہرات

امہات المومنینؓ

﴿ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا﴾

(پہلی زوجہ مطہرہ، پہلی مسلمان خاتون)

سوال: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ قریش کی کس شاخ سے تھا؟

جواب: آپ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو اسد سے تھا جو مکہ کے شرفاء میں شمار ہوتے تھے۔ اور اکثر لوگوں کا پیشہ تجارت تھا۔

(امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام بتا دیجئے؟

جواب: آپ کے والد کا نام خویلد بن اسد تھا جبکہ والدہ فاطمہ بنت زائدہ تھیں۔ والدہ لوی بن غالب کے دوسرے بیٹے عامر کی اولاد میں سے تھیں۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ ازواجِ مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی سب سے پہلی بیوی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تھیں۔ ان کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: آپ کا سلسلہ نسب ہے: خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ۔ والدہ کی طرف سے سلسلۂ نسب ہے: خدیجہ بنت فاطمہ بنت زائدہ بن اصم بن ہرم بن واحر بن حجر بن عبد بن محیص بن عامر۔ بعض مؤرخین کے نزدیک ماں کے سلسلۂ نسب میں بعض ناموں پر اختلاف ہے۔

(مومنات کا قافلہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ انساب الاشراف۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتایئے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب کس شخصیت پر جا کر رسول اللہ ﷺ سے مل جاتا ہے؟

جواب: قصی بن کلاب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پردادا تھے۔ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے بھی جد امجد تھے۔ اس طرح قصی پر جا کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ

نسب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب سے جا کر مل جاتا ہے۔

(نسب قریش۔ امہات المؤمنینؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اسوۂ صحابیاتؓ)

سوال: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے والد خویلد کی خاندان میں کیا حیثیت تھی؟

جواب: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ کے والد خویلد بن اسد ایک کامیاب تاجر تھے اور اپنے قبیلے میں بڑی عزت اور احترام سے دیکھے جاتے تھے۔ حسن معاملہ اور دیانتداری کی بدولت تمام قریش میں نامور، ہردلعزیز اور قابل قدر تھے۔

(ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کب اور کہاں پیدا ہوئیں؟

جواب: آپ عام الفیل سے پندرہ سال پہلے ۶۸ قبل ہجری، ۵۵۵ء میں مکہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ بچپن ہی سے نہایت شریف النفس اور نیک طبع تھیں۔ والد خویلد کا انتقال مشہور جنگ فجار میں ہو گیا تھا تاہم چچا اور والدہ نے پرورش کی۔

(مومنات کا قافلہ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ اسوۂ صحابیاتؓ)

سوال: آپ کی کنیت ام ہند اور لقب طاہرہ تھا۔ آپ کو یہ نام کیوں دیئے گئے؟

جواب: اپنے ایک بیٹے ہند کی وجہ سے آپ کی کنیت ام ہند تھی۔ اپنے اعلیٰ کردار اور اخلاق حسنہ کی وجہ سے آپ طاہرہ کے لقب سے مشہور ہوئیں۔

(اصابہ وازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: بتایئے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد کس قبیلے کے حلیف تھے؟

جواب: خویلد بن اسد نے مکہ آ کر اقامت اختیار کی تو عبدالدار بن قصی کے حلیف بنے جوان کے عم زاد تھے۔ یہیں انہوں نے فاطمہ بنت زائدہ سے شادی کی۔

(طبقات ابن سعد۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی شادی کے لیے پہلے کس کا انتخاب ہوا تھا مگر شادی نہ ہو سکی؟

جواب: آپ کے والد خویلد نے آپ کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کو آپ کی شادی کے

لیے منتخب کیا تھا۔ وہ تورات اور انجیل کے بہت بڑے عالم تھے اور قبیلے میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ (عیون الاثر۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: آپ کی پہلی شادی ابو ہالہ ہند بن نباش بن زرارہ تمیمی سے ہوئی (اس میں اختلاف ہے کہ پہلی شادی کس سے ہوئی)۔ بعض کہتے ہیں کہ پہلی شادی عتیق بن عاید سے ہوئی۔

(جمرۃ الانساب۔ امہات المؤمنینؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: بتایئے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی دوسری شادی کس سے ہوئی؟

جواب: عتیق بن عاید (یا عابد) مخزومی سے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان سے پہلی شادی ہوئی۔ دوسری ابو ہالہ ہند سے ہوئی تھی۔

(اسد الغابہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ اسد الغابہ الاشراف)

سوال: بتایئے سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی پہلے خاوندوں سے کتنی اولادیں ہوئیں؟

جواب: عتیق بن عاید مخزومی جن کا تعلق بنو مخزوم سے تھا ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ (یہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے) بنو تمیم کے ابو ہالہ ہند بن نباش تمیمی سے تین لڑکے ہند، ہالہ اور طاہر پیدا ہوئے۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ عتیق بن عاید سے بھی ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام ہند تھا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ عیون الاثر)

سوال: دوسرے خاوند کے انتقال کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو کن لوگوں نے نکاح کا پیغام دیا؟

جواب: عتیق (ابو ہالہ) کی وفات کے بعد قریش کے بڑے بڑے سرداروں نے انہیں نکاح کا پیغام دیا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ ان سرداروں میں ابو جہل، ابو سفیان، عتبہ بن ابی معیط، صلت بن ابی یہاب وغیرہ شامل ہیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نیک نامی، فہم و فراست اور کردار کی بلندی کی وجہ سے بھی سرداران قریش شادی کے متمنی تھے۔

(مومنات کا قافلہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: بتایئے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی تیسری شادی کس سے ہوئی؟

جواب: اکثر مؤرخین کے بقول رسول اللہ ﷺ سے شادی سے قبل آپ کی دو ہی شادیاں ہوئی تھیں۔ تاہم بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ سیدہ کی تیسری شادی بھی ہوئی تھی۔ ایک روایت کے مطابق آپ کا تیسرا نکاح ان کے عم زاد صیفی بن امیہ سے ہوا۔ تاہم اکثر روایات میں ہے کہ پہلے دو ہی شادیاں ہوئیں۔ تیسرا نکاح سرکار دو عالم ﷺ سے ہوا۔ اور معتبر سیرت نگاروں کا اسی پر اتفاق ہے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بیوگی کے دوران ان کا ذریعہ معاش کیا تھا؟

جواب: چونکہ آپ کے والد مکے کے ایک بڑے تاجر تھے لیکن ان کی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد کا کاروبار سنبھالا۔ اور مال تجارت دوسرے ملکوں کو روانہ کرنے لگیں۔ آپ کے والد جنگ فجار میں مارے گئے تھے۔

(امہات المؤمنینؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں آنے سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنا مال تجارت کس طرح دوسرے ملکوں کو روانہ کرتی تھیں؟

جواب: ان کی تجارت بڑی وسیع تھی۔ وہ بااعتماد لوگوں کو متاجر بنا کر ان کا حصہ مقرر کر کے انہیں تجارت کے لیے بھیجا کرتی تھیں۔ ان میں عموماً ان کے عزیز و اقارب ہوتے تھے۔ بعض افراد کو انہوں نے ملازم بھی رکھا۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال تجارت لے کر سب سے پہلے کس ملک میں گئے؟ آپ کے ساتھ کون تھا؟

جواب: آپ ﷺ سب سے پہلے ان کا مال لے کر شام گئے۔ اس سفر میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا غلام میسرہ آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔

(امہات المؤمنینؓ۔ سیرۃ الصحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتایئے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اپنا بیوگی کا وقت کیسے گزارتی تھیں؟

جواب: ان کی تجارت شام اور یمن کے ملکوں تک تھی اس لیے انہوں نے وسیع کاروبار کو چلانے کے لیے بڑا عملہ رکھا ہوا تھا جس میں متعدد عرب، یہودی اور عیسائی ملازم تھے۔ حسن تدبیر اور دیانتداری کی وجہ سے آپ کی تجارت ترقی پر تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ زیادہ وقت تنہائی میں گزارتیں اور کچھ وقت بیت اللہ میں اور اس وقت کی کاہنہ عورتوں کے ساتھ حالات پر بحث بھی کرتیں۔ آپ کی مکہ اور ارد گرد کے حالات پر گہری نظر تھی۔

(اسوۂ صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ صحابیاتِ مبشراتؓ)

سوال: جناب ابو طالب نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مال تجارت کے بارے میں آنحضرت ﷺ سے کیا کہا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ اس وقت بکریاں چراتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال تجارت کی روانگی کا وقت آیا تو جناب ابو طالب نے رسول اکرم ﷺ سے کہا کہ تم خدیجہ رضی اللہ عنہا سے جا کر ملو۔ ان کا مال تجارت شام جائے گا۔ بہتر ہوتا کہ تم بھی ساتھ جاتے۔ میرے پاس روپیہ نہیں۔ ورنہ میں خود تمہارے لیے سرمایہ مہیا کر دیتا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ کو مال تجارت بیچنے کے لیے کیا پیغام بھیجا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ اپنی شرافت اور دیانت کی وجہ سے امین کے لقب سے مشہور تھے اور آپ کے پاکیزہ اخلاق کا بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو علم تھا۔ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جناب ابو طالب کی گفتگو کی خبر ملی تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کو پیغام بھیجا ''آپ میرا مال تجارت لے کر شام جائیں جو معاوضہ میں اوروں کو دیتی ہوں آپ کو اس کا دگنا معاوضہ دوں گی۔'' رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا کے مشورے سے قبول فرما لیا اور ان کا مال تجارت لے کر (بصریٰ) شام تشریف لے گئے۔

(طبقات۔ اسوۂ صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ جب پہلی مرتبہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال تجارت شام لے کر گئے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو کیا فائدہ ہوا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے یہ تجارتی سفر پچیس سال کی عمر میں کیا تھا۔ آپ نے بصریٰ شام میں سامان بیچا اور پھر جو چاہا سامان خریدا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے عام منافع سے دوگنا منافع کمایا۔ اس مرتبہ جتنا نفع ہوا پہلے کبھی نہ ہوا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ نے مضاربت کے مطابق جتنا نفع حضور ﷺ سے طے کیا تھا اس سے زیادہ دیا۔

(عیون الاثر۔ طبقات۔ خصائص الکبریٰ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: سفر شام سے واپسی پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کیا منظر دیکھا اور غلام میسرہ نے کیا بتایا؟

جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ جب آپ ﷺ سفر سے واپس آ کر مکے میں داخل ہو رہے تھے تو دوپہر کا وقت تھا اور فرشتے آپ پر سایہ کیے ہوئے تھے انہوں نے بالاخانے سے یہ منظر دیکھا تو بعض دوسری عورتوں کو بھی دکھایا۔ غلام میسرہ نے بھی بتایا کہ سفر کے دوران دوپہر کی حدت میں فرشتے آپ ﷺ پر سایہ کرتے تھے۔ اس سفر کے دوران عیسائی راہب نے کہا تھا کہ یہ نبی ہوں گے۔ میسرہ نے اس کا بھی ذکر کیا۔ حضور ﷺ کے اخلاق کریمانہ کی بھی تعریف کی۔

(ازواج مطہراتؓ۔ طبقات۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جو مناظر دیکھے اور سنے، اُن کے بارے میں ورقہ بن نوفل کو بتایا تو انہوں نے کیا کہا؟

جواب: سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعات اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل سے بیان کیے تو اس نے کہا: ''اے خدیجہ رضی اللہ عنہا! اگر یہ واقعات سچے اور صحیح ہیں تو پھر یقیناً محمد ﷺ اس امت کے نبی ہیں اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس امت میں ایک نبی آنے والے ہیں جن کا ہم کو انتظار ہے اور ان کا زمانہ قریب ہے۔''

(سیرۃ النبویہ۔ عیون الاثر۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتایئے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کب اور کس کے ذریعے حضور ﷺ کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضور ﷺ کی دیانتداری، حسن اخلاق، تجارتی منافع اور پیش آنے والے واقعات سے اُن کے دل میں حضور ﷺ سے نکاح کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی سہیلی نفیسہ بنت منیۃ (منیہ) کے ذریعے نکاح کا پیغام بھجوایا۔ جسے حضور ﷺ نے اپنے چچا سے مشورے کے بعد قبول فرمالیا۔

(طبقات۔ زرقانی۔ سیر الصحابیاتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنی شادی کرانے کے لیے کس کو پیغام دیا اور نکاح میں کون لوگ شریک ہوئے؟

جواب: والد زندہ نہیں تھے۔ آپ نے چچا عمرو بن اسد کو پیغام بھیجا کہ شادی کرادیں۔ وہ آگئے اور آنحضرت ﷺ آل مطلب کو لے کر آئے جن میں آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہٗ اور جناب ابو طالب بھی تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ان کے چچا اور چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل تھے۔ (طبقات۔ امہات المومنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا نکاح کیسے ہوا؟

جواب: جناب ابو طالب نے خطبہ پڑھا اور حضور ﷺ کی شان اقدس میں تعریفی کلمات کہے۔ خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے چچا نے بھی تعریفی کلمات کہے اور نکاح ہوا۔ یہ بھی روایت ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عمرو بن خویلد نے نکاح کیا۔

(عیون الاثر۔ سیر الصحابیاتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: بتایئے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حضور ﷺ سے نکاح کے وقت حق مہر کیا تھا؟

جواب: ساڑھے بارہ اوقیہ جو کہ ۵۰۰ طلائی درہم تھا زرمہر مقرر ہوا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بیس جوان اونٹ مہر میں دیئے گئے جنہیں ذبح کر کے لوگوں کو کھانا کھلایا گیا۔

(امہات المؤمنین، ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیات۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتینؓ)

سوال: شادی کے وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر کیا تھی؟

جواب: جب رسول رحمت ﷺ کے ساتھ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا تو اس وقت آپ کی عمر چالیس سال اور حضور ﷺ کی عمر مبارک پچیس سال تھی۔ سیدہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۴۵، ۴۸ سال بھی بتائی گئی ہے۔

(ازواج مطہراتؓ۔ طبقات۔ زرقانی۔ البدایہ۔ عیون الاثر۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتینؓ۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شادی کی تقریب کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: حضور ﷺ کی شام کے تجارتی سفر سے واپسی کے دو ماہ پچیس دن بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مکان پر یہ تقریب ہوئی۔ شادی کی خوشی کا اظہار حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں نے دف بجا کر کیا۔

(سیرت رسول عربی ﷺ۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: حضور ﷺ کے ولیمے کی تقریب کہاں اور کیسے منائی گئی؟

جواب: جناب ابو طالب کے گھر پر حضور ﷺ نے ولیمے کی تقریب کا اہتمام کیا جس کے لیے بعض روایات کے مطابق دو اونٹ ذبح کیے گئے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ تقریب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی کے مکان پر ہوئی۔

(سیرت دحلانیہ۔ معارج النبوۃ۔ سیرت محمدیہ ﷺ)

سوال: کیا شادی کے بعد حضور ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال کے ساتھ کوئی اور تجارتی سفر بھی کیا تھا؟

جواب: آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تجارتی مال لے کر کئی تجارتی سفر کیے۔ اب یہ مال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے حوالے کر دیا تھا۔

(مسند احمد۔ سرور عالم ﷺ کے تجارتی سفر۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کیسی بیوی ثابت ہوئیں؟

جواب: آپؓ ایک وفادار اور غم گسار بیوی تھیں۔ پوری یکسوئی اور دلجمعی سے خاوند کی خدمت کرتی تھیں۔

(محمد عربیؐ انسائیکلوپیڈیا۔ مدارج النبوۃ۔ ازواج مطہراتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: حضور ﷺ عبادت کے لیے کہاں تشریف لے جاتے تھے اور کون سی بیوی آپ کے ساتھ ہوتی؟

جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے تمام مال حضور ﷺ کے حوالے کر دیا تو فکر معاش سے آزادی مل گئی آپ اپنا زیادہ وقت غار حرا میں عبادت کرنے میں گزارتے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی کبھی کبھی آپ کے ساتھ جایا کرتی تھیں۔ آپ ﷺ کبھی کھانا پانی ساتھ لے جاتے۔ اور کئی کئی دن وہاں ٹھہرتے۔ کبھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا وہاں کھانا پہنچاتی تھیں۔

(محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا۔ امہات المؤمنینؓ۔ سیرۃ النبویہ)

سوال: عبادت الٰہی میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی حضور ﷺ کا ساتھ دیتی تھیں۔ بعثت نبوی سے پہلے آپ کون سی عبادت کرتے تھے؟

جواب: اس وقت تک نماز پنجگانہ فرض نہ ہوئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نوافل پڑھا کرتے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی آپ ﷺ کے ساتھ نوافل میں شرکت کرتی تھیں۔ ایک عرصہ تک آپ نے خفیہ طور پر نماز پڑھی۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کس طرح حضور ﷺ کو تسلی دیتی تھیں اور حضور ﷺ کا آپ سے کیسا رویہ تھا؟

جواب: آپ نے حضور ﷺ کی خدمت گزاری جان و مال سے کی تھی۔ وفات تک کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوا جس سے حضور ﷺ کو رنج پہنچا ہو۔ جب بھی کبھی ایسا واقعہ ہوا جس سے حضور ﷺ کو پریشانی لاحق ہوئی ہو تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے ہمیشہ آپ کو تسلی دی اور ڈھارس بندھائی۔ بعثت نبوی کے بعد جب کفار مکہ آپ کا مذاق اڑاتے جو حضور ﷺ کو ناگوار گزرتا تو اکثر اوقات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو تسلی دے کر آپ کا بوجھ ہلکا کرتی تھیں۔ حضور ﷺ کا رویہ بھی آپ سے بے حد پیار و

محبت کا تھا۔ آپ ﷺ ہر بات میں ان سے مشورہ لیتے تھے۔

(استیعاب۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ خصائص کبریٰ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بعثت نبوی کے وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر پچپن سال تھی۔ پہلی وحی نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ غار حرا میں تشریف فرما تھے جب پہلی وحی سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات نازل ہوئیں۔ جبرئیل علیہ السلام یہ آیات پڑھا کر گئے تو حضور ﷺ گھر تشریف لائے۔ آپ گھبرائے ہوئے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''مجھے کپڑا اوڑھا دو۔'' کپڑا اوڑھا دیا گیا تو ہیبت کم ہوئی۔ پھر حضرت خدیجہؓ سے تمام واقعہ کہہ سنایا اور فرمایا: ''مجھ کو ڈر ہے۔''

(صحیح بخاری۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ رحمۃ اللعالمین ﷺ)

سوال: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا: ''ہرگز نہیں! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی کرتے ہیں۔ مہمانوں کی تواضع کرتے ہیں۔ غریبوں، کمزوروں کی دستگیری کرتے ہیں۔ امانت دار ہیں اور مصیبت کے وقت لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔''

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ ازواج مطہراتؓ۔ صحیح بخاری۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ اس نے کیا کہا؟

جواب: اس نے ساری بات سن کر کہا، غار حرا میں بغل گیر ہونے والا تو وہ مقدس پیغام رساں ہے۔ جو وحی لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کرتا تھا۔ کاش اس وقت میری زندگی ہو جب قوم آپ کو وطن سے نکال دے گی۔''

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: آپ ﷺ نے حیرت سے پوچھا، کیا واقعی میری قوم مجھے اپنے وطن سے نکال دے گی؟ ورقہ بن نوفل نے کیا جواب دیا؟

جواب: اس نے کہا: ''ہاں! تاریخ گواہ ہے کہ آپ جیسی ذمے داری جس کو بھی سونپی گئی اس کی قوم نے اس کے ساتھ یہی سلوک کیا۔ اگر میں زندہ رہا تو اس وقت آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔'' اس نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی کہا، بے شک یہ اس وقت کی امت کا نبی ہے۔ اسے کہو کہ یہ ثابت قدم رہے۔

(استیعاب۔ مومنات کا قافلہ۔ فتح الباری۔ امہات المومنینؓ)

سوال: سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والی اور تصدیق کرنے والی خاتون کا نام بتا دیجئے؟

جواب: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سب سے پہلی خاتون ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کی زبان اقدس سے قرآن سنا۔ آپ کی رسالت کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لائیں۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ طبقات سیرت ابن اسحاق۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتائیے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے بارے میں بعض مؤرخین و مفسرین کیا کہتے ہیں؟

جواب: محب طبری نے لکھا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا گھر مکہ میں مسجد حرام کے بعد سب سے زیادہ افضل جگہ تھی، (کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس میں طویل عرصے تک مقیم رہے اور اس میں آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی رہی) امام الفاسیؒ نے ذکر کیا ہے کہ مکہ کے گھروں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا گھر بڑا ہی مبارک تھا کیونکہ اس گھر میں سارے جہانوں کی خواتین سردار فاطمۃ الزہرہ اور ان کی بہنیں پیدا ہوئیں۔ اور یہ کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اپنی زندگی یہیں گزاری۔ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی اسی گھر میں ہوا۔ اور آنحضرت ﷺ اس گھر میں ہمیشہ رہے یہاں تک کہ ہجرت فرمائی۔

(شفاء الغرام۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: رسول اللہ ﷺ کفار مکہ کے سلوک پر افسردہ خاطر ہوتے تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کیا فرماتیں؟

جواب: آپ ﷺ کفار کی باتوں کا صدمہ لیے ہوئے گھر تشریف لاتے تو سیدہ رضی اللہ عنہا عرض کرتیں: ''اے اللہ کے رسول ﷺ آپ رنجیدہ خاطر نہ ہوں۔ کیا کوئی ایسا رسول آج تک آیا ہے جس کا لوگوں نے مذاق نہ اڑایا ہو۔'' سیدہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی باتوں کی تصدیق کرتی تھیں اور مشرکین کے معاملے کو آپ کے سامنے ہلکا کر کے پیش کرتی تھیں۔

(استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ عیون الاثر۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کس طرح حضور اقدس ﷺ کا ساتھ دیا؟

جواب: وہ ہر مشکل وقت میں آپ ﷺ کے ساتھ رہیں۔ ہمت بندھائی اور مدد کرتی رہیں۔ کافروں کے غم و غصے اور تکالیف پر کئی سال تک (جب تک زندہ رہیں) آپ ﷺ کی اعانت کرتی رہیں۔

(مومنات کا قافلہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: خاندان بنو ہاشم کو محصور کیا گیا تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں۔ یہ مشقت کتنا عرصہ برداشت کرنا پڑی؟

جواب: قریش مکہ نے آنحضرت ﷺ کی مخالفت میں بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کا بائیکاٹ کر دیا۔ آپ ﷺ اور آپ کے خاندان کو شعب بنو ہاشم یا شعب ابی طالب میں محصور کر دیا گیا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس گھاٹی میں تقریباً تین سال گزارے۔ اس وقت آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

(مومنات کا قافلہ۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتایئے عام الحزن کا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

جواب: شعب بنو ہاشم کے حصار کو ختم ہوئے چھ ماہ ہوئے تھے کہ حضور ﷺ کے چچا جناب ابو طالب کا انتقال ہو گیا ان کے تین دن بعد ام المؤمنین بھی انتقال فرما گئیں۔ اس

سال کو رسول اللہ ﷺ نے عام الحزن یعنی غم کا سال فرمایا تھا۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ تاریخ یعقوبی۔ اسوۂ صحابیاتؓ۔ استیعاب۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا سلیقہ شعاری اور امور خانہ داری کا ذکر کس طرح ملتا ہے؟

جواب: کتب سیرت میں ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اولاد کی دیکھ بھال اور تربیت کے علاوہ امور خانہ داری میں بھی مہارت رکھتی تھیں۔ گھر کا کام کرنا خصوصاً نبی اکرم ﷺ کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس آئے اور کہا: خدیجہ رضی اللہ عنہا برتن میں کچھ لا رہی ہیں آپ ان کو اللہ کا اور میرا اسلام پہنچا دیجیے۔

(صحیح بخاری۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ۱۰ نبوی میں شعب ابی طالب کا محاصرہ ختم ہوا۔ اس سے کتنے عرصے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا؟

جواب: محاصرہ ختم ہونے کے چھ ماہ بعد یا کچھ دن بعد ۱۱ رمضان المبارک ۱۰ نبوی میں آپ نے انتقال فرمایا۔ (امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کتنی عمر میں وفات پائی اور کہاں دفن ہوئیں؟

جواب: آپ کی طبیعت ناساز ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علاج معالجہ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ لیکن آپ ۶۵ یا ۶۴ سال کی عمر میں انتقال فرما گئیں۔ آپ کو مکہ کے قریب جنت المعلیٰ حجون کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

(اسوۂ صحابیات۔ (محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ ازواج الانبیاء علیہم السلام)

سوال: شعب بنو ہاشم میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے اثر ورسوخ سے کبھی کبھی کس طرح کھانا پہنچ جاتا تھا؟

جواب: آپ کے بھتیجے حکیم بن حزام کبھی کبھی اپنی پھوپھی کو کھانے پینے کی چیزیں پہنچا دیتے

تھے۔ ایک دن وہ اپنی پھوپھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے اپنے غلام کے ساتھ کچھ غلہ۔ لے کر جا رہے تھے۔ ابوجہل نے دیکھ لیا اور کہا کہ کیا تم بنو ہاشم کے لیے غلہ لے جاتے ہو۔ میں تمہیں ہرگز غلہ نہ لے جانے دوں گا۔ اور سب میں تم کو رسوا کروں گا۔ اتفاق سے ابوالبختری سامنے گیا۔ واقعہ معلوم کر کے کہنے لگا ایک شخص اپنی پھوپھی کے لیے کھانے کو کچھ بھیجتا ہے تم کیوں رکاوٹ بنتے ہو۔ ابوجہل کو غصہ آ گیا اور وہ ابوالبختری کو برا بھلا کہنے لگا۔ ابوالبختری نے اونٹ کی ہڈی اٹھا کر اس زور سے ابو جہل کے سر پر ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ عیون الاثر۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور کس نے قبر میں اتارا؟

جواب: اس وقت تک نماز جنازہ شروع نہیں ہوتی تھی اس لیے کسی نے نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔ رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے ہاتھوں سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو قبر میں اتارا۔ (تفسیر قرطبی، اصابہ، طبقات۔ صحیح بخاری۔ فتح الباری۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ان کی سہیلیوں اور رشتہ داروں کا کس طرح خیال فرماتے تھے؟

جواب: وفات کے بعد بھی آقا ﷺ کو ان سے اس قدر محبت تھی کہ جب کوئی قربانی کرتے تو پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو گوشت بھجواتے اور بعد میں کسی اور کو دیتے۔ حضرت خدیجہؓ کا کوئی رشتہ دار جب کبھی آپ ﷺ کے پاس آتا تو آپ اس کی بہت زیادہ خاطر مدارت فرماتے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: حضرت حلیمہ سعدیہؓ حضور ﷺ کی رضاعی ماں تھیں۔ ان کے ساتھ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سلوک کیسا تھا؟

جواب: آپ ان کے ساتھ بے حد محبت اور شفقت سے پیش آتیں۔ ایک موقع پر ان کو چالیس

بکریاں اور سامان سے لدا ہوا ایک اونٹ دیا۔

(سیرت دحلانیہ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔)

سوال: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنے کون سے غلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لیے دیئے تھے؟

جواب: حضرت زیدؓ آٹھ سال کے تھے جب وہ سیدہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ حضور ﷺ سے نکاح کے بعد سیدہؓ نے انہیں آپ کی خدمت کے لیے دے دیا۔ تاہم آپ نے انہیں آزاد کر کے اپنا بیٹا بنالیا۔

(سیرت النبی ﷺ۔ سیرت رسول عربی ﷺ۔ ضیاء النبی رسالتمآب ﷺ)

سوال: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کے کس چچازاد بھائی کی پرورش کی تھی؟

جواب: رسول رحمت ﷺ نے اپنے چچازاد بھائی حضرت علیؓ بن ابی طالب کو اپنی کفالت میں لے لیا تھا اس لیے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی اولاد کی طرح ان کی پرورش کی تھی۔

(تاریخ محمد ﷺ۔ اسوۂ رسول ﷺ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: رسول رحمت ﷺ کے زمانے میں بھی از سرِ نو تعمیر کعبہ ہوئی۔ بتایئے کب؟

جواب: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد تعمیر کعبہ کا واقعہ ہوا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: رسول اللہ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو کس انداز میں یاد فرمایا کرتے تھے؟

جواب: سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ایک عرصے تک حضور ﷺ اس وقت تک گھر سے باہر تشریف نہ لے جاتے جب تک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اچھی طرح تعریف نہ کر لیتے اسی طرح جب گھر تشریف لاتے تو ان کا ذکر کر کے بہت کچھ تعریف میں فرماتے تھے۔ (طبقات۔ زاد المعاد۔ اصابہ۔ سیرۃ النبویہ)

سوال: بتایئے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی کس بہن کی آواز ان سے ملتی تھی؟

جواب: ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ ان کی آواز اس قدر ملتی جلتی تھی کہ وہ جب بھی آتیں حضور ﷺ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی آواز کا

گمان ہوتا۔ (اسد الغابہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضور ﷺ نے گیارہ شادیاں کیں۔ بتایئے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں کتنی شادیاں کیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں کوئی شادی نہیں کی۔ (اصابہ۔ ازواج مطہرات ؓ۔ امت مسلمہ کی مائیں)

سوال: بتایئے رسول اکرم ﷺ کی کس بیوی کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں سلام پہنچایا؟

جواب: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں اللہ کا اور اپنا سلام پہنچایا۔ (امہات المومنین ؓ۔ طبقات۔ فتح الباری)

سوال: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سلام پیش کرتے ہوئے کس بات کی خوشخبری دی؟

جواب: انہوں نے حضور اقدس ﷺ سے فرمایا: ’’آپ ان سے رب اللعالمین کا سلام کہہ دیجئے اور میرا سلام بھی۔ انہیں جنت کے ایسے محل کی خوشخبری بھی دیجئے جو خالص مروارید سے تیار کیا ہوا ہوگا۔ اور اس میں کسی قسم کا رنج والم نہ ہوگا۔

(دلائل النبوت۔ امہات المومنین ؓ۔ صحیح بخاری۔ ازواج مطہرات ؓ)

سوال: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی ایک سہیلی مدینہ طیبہ میں بھی حضور ﷺ سے ملنے آئی تھی۔ نام بتا دیجئے؟

جواب: حسانہ مزنیہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلی تھیں۔ مدینہ طیبہ میں حضور ﷺ سے ملنے آئیں تو آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ گزارے ہوئے دن بہت یاد آئے آپ نے حسانہ کی بے حد تکریم کی۔

(صحیح مسلم۔ اسد الغابہ۔ ازواج مطہرات ؓ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: نزع سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کیا فرمایا؟

جواب: سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نزع کی حالت میں دیکھتے ہوئے فرمایا: ’’آپ جس چیز کو ناپسند کر رہی ہیں (حضور ﷺ سے جدا ہونا) اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اس میں

خیر و برکت کے خزانے رکھے ہوئے ہیں۔'' یہ سن کر ان کی آنکھوں میں مسرت و شادمانی کی چمک پیدا ہوگئی۔ اور پھر جب سیدہ کی نگاہیں آنحضرت ﷺ کے چہرۂ اقدس پر گڑی ہوئی تھیں کہ سیدہؓ کا انتقال ہوگیا۔

(صحابیات مبشرات۔ مجمع الزوائد۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے علاوہ کس گھر میں حضور ﷺ پر قرآن نازل ہوا؟

جواب: سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ ﷺ نے ایک طویل عرصے تک قیام فرمایا اور اس گھر میں وحی کے ذریعے قرآن نازل ہوتا رہا۔ ہجرت تک حضور ﷺ اس گھر میں رہے۔ پھر حضرت عقیل بن ابی طالب رہے۔ ان سے امیر معاویہؓ نے یہ گھر خرید کر مسجد بنوادی۔

(تاریخ طبری۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ النبی ﷺ)

سوال: سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کون سی نماز پڑھا کرتی تھیں؟

جواب: آپ دو رکعت نماز صبح اور دو رکعت نماز شام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر پڑھا کرتی تھیں۔ اس وقت ابھی باقاعدہ نماز فرض نہیں ہوئی تھی اور نہ تمام نمازوں کے اوقات اور رکعتیں تعین ہوئی تھیں۔ (طبقات۔ تاریخ طبری۔ مجمع الزوائد۔ استیعاب)

سوال: سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے پچیس سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گزارے۔ بتائیے مسلمان ہونے سے قبل وہ کس دین پر تھیں؟

جواب: انہوں نے ۲۸ سال زمانہ جاہلیت میں گزارے لیکن انہوں نے زمانہ جاہلیت میں ہی بت پرستی ترک کر دی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن سیدہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''بخدا میں کبھی بھی لات وعزیٰ کی پرستش نہیں کروں گا۔'' سیدہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، لات کو جانے دیجئے، عزیٰ کو جانے دیجئے۔ یعنی ان کا ذکر بھی نہ کیجیے۔''

(امہات المومنینؓ۔ مسند احمد۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ کے ذریعے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر کہا کہ حق تعالیٰ و شانہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سلام کہتے ہیں۔ سیدہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر فرمایا کہ حق تعالیٰ خود سلام ہیں اور جبرائیل پر بھی سلام ہو اور آپ ﷺ پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔”

(سنن نسائی۔ تحفۃ الاشراف۔ مستدرک حاکم)

سوال: رسول اللہ ﷺ سے نکاح سے قبل حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی کون سی اولاد تھی؟

جواب: سرکار دو عالم ﷺ کے حبالۂ عقد میں آنے سے قبل سیدہ رضی اللہ عنہا کے دو نکاح ہو چکے تھے اور ان خاوندوں سے اولاد بھی تھی۔ عتیق بن عائذ بن عبدالاسد سے ایک لڑکی ہند پیدا ہوئی جو اسلام لائی اور اس کا نکاح ہوا۔ دوسرے خاوند ہند بن نباش بن رواہ ابوہالہ سے دو لڑکے ہالہ اور ہند پیدا ہوئے ہند اپنی ماں کے ساتھ ہی ایمان لائے اور جنگ جمل میں سیدنا علیؓ کا ساتھ دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ ان خاوندوں کے یکے بعد دیگرے انتقال سے کچھ عرصہ بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضور ﷺ سے ہوئی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہند بصرہ میں طاعون کی وجہ سے فوت ہوئے۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہند رسول اللہ ﷺ کی کیا شان بیان کیا کرتے تھے۔ آپ اکثر کیا فرماتے؟

جواب: انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک بھی بیان فرمایا ہے اور آپ اکثر فرمایا کرتے تھے: ”میں باپ، ماں، بھائی اور بہن کے لحاظ سے سب سے زیادہ عزت والا ہوں۔ میرے والد رسول اللہ ﷺ ہیں اور میری ماں سیدہ خدیجۃ رضی اللہ عنہا ہے۔ اور میرا بھائی قاسمؓ ہے اور میری بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے۔

(المعارف۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ سے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی کتنی اور کون کون سی اولادیں ہوئیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ سے آپ کی چھ اولادیں ہوئیں۔ دو صاحبزادے جو بچپن میں انتقال کر گئے اور چار صاحبزادیاں۔ ان اولادوں کی تفصیل اس طرح ہے:

(۱) **حضرت قاسمؓ:** یہ رسول اللہ ﷺ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ ان کے نام پر آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ بچپن میں مکہ مکرمہ میں اس وقت انتقال فرما گئے جب ابھی پاؤں پاؤں چلنا شروع کیا تھا۔

(۲) **حضرت عبداللہؓ:** دوسرے صاحبزادے تھے جو نہایت چھوٹی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انہی کے لقب طیب اور طاہر تھے کیونکہ یہ زمانۂ نبوت میں پیدا ہوئے تھے۔

(۳) **سیدہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا:** یہ رسول اللہ ﷺ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے ۵ برس بعد پیدا ہوئیں بعث نبوی کے وقت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی عمر تقریباً دس برس تھی۔ اعلان نبوت کے وقت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہی ایمان لائیں۔

(۴) **سیدہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا:** یہ رسول اکرم ﷺ کی دوسری بڑی بیٹی تھیں۔ آپ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے آٹھ برس بعد حرم نبوی میں پیدا ہوئیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہی ایمان لائیں۔

(۵) **سیدہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا:** یہ نبی آخرالزمان ﷺ کی تیسری بیٹی تھیں۔ بعثت نبوی سے چھ سال قبل پیدا ہوئیں اور ماں کے ساتھ ہی اسلام لائیں

(۶) **سیدۃ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا:** حضور اقدس ﷺ کی سب سے چھوٹی اور انتہائی لاڈلی بیٹی تھیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے دس سال بعد پیدا ہوئیں۔ پیدائشی مسلمان تھیں اور مسلمان گھرانے میں آنکھ کھولی۔

(مجمع الزوائد۔ سیرۃ النبویہ۔ زاد المعاد۔ طبقات۔ انساب الاشراف۔ المعارف۔ جمہرۃ انساب العرب نسب قریش۔ استیعاب۔ اصول کافی۔ منتخب التواریخ۔ منتہی الامال۔ حیات القلوب۔ مروج الذہب۔ کتاب الخصال۔ تاریخ خمیس)

﴿ام المؤمنین سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا﴾

(مہاجر مدینہ، مہاجر حبشہ، مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے کون سی خاتون حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں؟

جواب: سیدہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا وہ پہلی خاتون ہیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں اور جنہیں دوسری بیوی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت حلبیہ۔ ازواج مطہراتؓ۔ ام المؤمنینؓ۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ طبقات)

سوال: قریش کے معزز گھرانے سے تعلق رکھنے والی زوجۂ نبی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: حضرت سودہ کا نسب کچھ اس طرح سے ہے: سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدوَدّ بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لؤی۔ آپ کا تعلق قریش کے نامور قبیلے عامر بن لؤی سے تھا۔ ان کی ماں کا نام شموس تھا جو مدینہ کے خاندان بنو نجار سے تھیں۔ ماں کی طرف سے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب کچھ اس طرح ہے:

شموس بنت قیس بن زید بن عمرو بن لبید بن فراش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ جمہرۃ الانساب العرب۔ اعلام النبلاء)

سوال: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام الاسود تھی۔ بتایئے آپ کا جناب عبد المطلب سے کیا تعلق تھا؟

جواب: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام شموس تھا۔ شموس کی والدہ (حضرت سودہؓ کی نانی) جناب عبد المطلب کی والدہ سلمٰی بنت عمرو بن زید کے بھائی کی بیٹی تھیں۔ اس طرح بھی آپ کا بنو نجار سے تعلق تھا۔

(تہذیب الاسماء اللغات۔ تحفۃ اللطیفہ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ نے ابتدائی دنوں میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ بتایئے آپ کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: ان کا پہلا نکاح اپنے چچازاد حضرت سکران رضی اللہ عنہ بن عمرو سے ہوا تھا۔ وہ بھی ابتدا ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سکران رضی اللہ عنہ ان کے والد کے چچازاد بھائی تھے۔

(طبقات۔ مومنات کا قافلہ۔ سیَر الصحابہؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سکران رضی اللہ عنہا قدیم الاسلام تھے۔ انہوں نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: کفار مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر دوسری مرتبہ حبشہ ہجرت کرنے والے ۸۶ مردوں اور ۱۷ عورتوں میں یہ دونوں میاں بیوی بھی شامل تھے۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیرۃ النبویہ۔ عیون الاثر)

سوال: بتایئے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر حضرت سکران رضی اللہ عنہ بن عمرو کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟

جواب: کئی برس حبشہ میں غریب الوطنی کی زندگی گزارنے کے بعد سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا جب مکہ واپس آئیں تو ان کے خاوند حضرت سکران رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ ان کا حبشہ میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔

(سیرت ابن ہشام، عیون الاثر، اسد الغابہ)

سوال: حضور ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا ارادہ فرمایا تو کس کے ذریعے پیغام دیا؟

جواب: حضرت خولہؓ بنت حکیم نے رسول اقدس ﷺ کی طرف سے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا۔ (اصابہ۔ سیَر الصحابیاتؓ۔ ازواج المطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے نکاح کے پیغام کا کس طرح جواب دیا؟

جواب: آپ نے کہا: ''میں محمد ﷺ پر ایمان لاتی ہوں۔ وہ میرے ہادی بھی ہیں اور میرے

رہنما بھی۔ میری ذات سے متعلق انہیں کلی اختیار ہے۔ وہ جو چاہیں فیصلہ کریں۔"

(اصابہ۔ استیعاب۔ امہات المؤمنین۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں آنے سے چند سال پہلے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے کیا خواب دیکھا تھا؟

جواب: انہوں نے خواب دیکھا تھا کہ وہ اپنے بستر پر لیٹی ہوئی ہیں کہ آسمان پھٹا اور چاند ان پر آ گرا۔ یہ پہلا خواب تھا جو انہوں نے حضور ﷺ سے شادی سے قبل دیکھا۔

(طبقات۔ زرقانی۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: اس خواب کا ذکر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت سکران رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے کیا بتایا؟

جواب: انہوں نے خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے کہا تھا: "میں عنقریب مر جاؤں گا اور تم عرب کے چاند محمد ﷺ کے نکاح میں آ جاؤ گی۔"

(طبقات۔ زرقانی۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ سے نکاح سے قبل ایک اور خواب دیکھا تھا۔ وہ کیا تھا؟

جواب: ایک مرتبہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے خواب دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اپنے پاؤں سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی گردن پر رکھ دیئے (یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت سودہؓ نے دیکھا کہ حضور ﷺ سامنے سے تشریف لا رہے ہیں اور انہوں نے آ کر ان کی گردن کو چھوا) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے یہ خواب بھی اپنے شوہر حضرت سکران رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا بخدا اگر تم نے واقعی یہی خواب دیکھا ہے تو میں مر جاؤں گا اور رسول اللہ ﷺ تم سے نکاح فرمائیں گے۔

(طبقات۔ ازواج مطہراتؓ۔ حیات وخدمات۔ صحابیات ومبشراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم نے حضور اکرم ﷺ کے رشتے کی بات کی تھی تو

آپ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے کہا، میری نظر میں ایک عورت ہے، سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ اس کا خاوند فوت ہو چکا ہے۔ اجازت ہو تو ان سے بات کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اگر وہ رضامند ہو تو مجھے یہ رشتہ منظور ہے۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کے کہنے پر کس طرح خوشی کا اظہار کیا؟ ان کے والد نے کیا جواب دیا؟

جواب: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا کہنے لگیں، میرا یہ نصیب! مجھے اور کیا چاہیے۔ لیکن پہلے میرے والد سے بات کرلو۔ انہوں نے زمعہ سے پوچھا تو اس نے کہا۔ میری نظر میں بہت مناسب رشتہ ہے۔ اپنی سہیلی سے بھی پوچھ لو۔ اس نے کہا میں نے پوچھ لیا ہے۔ والد نے کہا ٹھیک ہے۔ بیٹی راضی ہے تو میں بہت خوش ہوں۔

(مومنات کا قافلہ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتائیے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلے حضور اقدس ﷺ کے نکاح میں آئیں یا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا؟

جواب: بعض روایات کے مطابق حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضور اکرم ﷺ نے سب سے پہلے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور بعض روایات کے مطابق پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ زیادہ تر روایات اس بارے میں ہیں کہ پہلے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا۔ چونکہ ان دونوں کے نکاح میں کم وقفہ تھا اس لیے بعض سیرت نگاروں کی رائے مختلف ہوئی۔

(اصابہ۔ طبقات۔ امہات المؤمنینؓ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ کا نکاح کہاں ہوا؟

جواب: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضور ﷺ تشریف لے گئے اور اس طرح یہ نکاح مکہ میں ہی ہوا۔ (امہات المؤمنینؓ۔ اصابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے نکاح میں حضرت سکران رضی اللہ عنہ کے کون سے دو بھائی شریک ہوئے تھے؟

جواب: حضور اکرم ﷺ سے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے وقت حضرت سکران رضی اللہ عنہ کے دو بھائی حضرت سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت حاطب رضی اللہ عنہ بن عمرو بھی شریک تھے۔

(امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے پڑھایا اور حق مہر کیا مقرر کیا گیا؟

جواب: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے والد زمعہ نے یہ نکاح پڑھایا اور چار سو درہم حق مہر مقرر ہوا۔

(جمع الزوائد۔ معجم الکبیر۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ مسند احمد۔ المعجم الکبیر)

سوال: بتایئے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ کے کس بھائی نے اس نکاح پر افسوس کا اظہار کیا تھا؟

جواب: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ بن زمعہ نکاح کے وقت گھر پر نہیں تھے۔ واپس آئے اور انہیں نکاح کی خبر ملی تو انہوں نے اسے افسوسناک واقعہ سمجھ کر اپنے سر پر خاک ڈالی۔ کیونکہ وہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اسلام لانے کے بعد وہ ہمیشہ اپنی نادانی پر افسوس کرتے رہے۔

(مسند احمد۔ امہات المؤمنینؓ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا نکاح رسالتمآب ﷺ سے کب ہوا؟

جواب: رمضان یا شوال ۱۰ھ میں سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور اکرم ﷺ سے ہوا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضور اکرم ﷺ سے شادی کے وقت سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی تھی؟

جواب: اس وقت نبی کریم اکرم ﷺ کی عمر مبارک پچاس سال تھی اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی عمر بھی پچاس سال تھی۔

(طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو کس گھر میں ٹھہرایا؟ گھر میں اور کون لوگ تھے؟

جواب: سردار انبیاء ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو اسی گھر میں ٹھہرایا جو سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی ملکیت تھا۔ اس گھر میں حضور اکرم ﷺ اور حضرت علیؓ کے علاوہ آپ ﷺ کی صاحبزادیاں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی رہائش پذیر تھیں۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے گھر منتقل ہوئیں تو حبشہ کا ذکر کس انداز سے کرتیں؟

جواب: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنے پہلے خاوند حضرت سکران رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ ہجرت کی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آ کر بیٹھتے تو کبھی کبھی وہ حبشہ میں بیتے ہوئے لمحات کی روئیداد سناتیں۔ آپ ﷺ بڑی دلچسپی سے سنتے۔ خصوصاً حضرت رقیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذکر میں آپ ﷺ گہری دلچسپی لیتے جو ان دنوں حبشہ میں مہاجرین کی زندگی گزار رہے تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت رقیہ رضی اللہ عنہ بنت رسول اپنے خاوند حضرت عثمان بن عفان کے ساتھ حبشہ سے واپس آئیں تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے کس طرح استقبال کیا؟

جواب: جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت رقیہ رضی اللہ عنہ حبشہ میں تھیں۔ اب جو مکہ واپس آئیں تو جہاں بہنوں نے خوشی اور غمی کے ملے جلے جذبات سے استقبال کیا وہاں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگایا اور پیار کیا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کب اور کیسے ہجرت کر کے مدینہ پہنچی تھیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ ہجرت فرمانے کے کچھ عرصے بعد حضرت زیدؓ بن حارثہ اور

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو دو اونٹ اور پانچ سو روپے درہم دے کر مکہ روانہ کیا تاکہ آپ ﷺ کے اہل خانہ کو لے آئیں۔ چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید ان کے ساتھ مکہ سے مدینہ آ گئے۔ یہ سب لوگ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان انصاری کے گھر ٹھہرے۔

(اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان کس طرح چھیڑ چھاڑ ہوتی تھی؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور ﷺ سے مکہ مکرمہ میں ہو چکا تھا۔ ہجرت مدینہ کے بعد رخصتی ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اسی گھر میں تشریف فرما ہوئیں۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بوڑھی تھیں اور سیدہ عائشہؓ جوان۔ دونوں میں بعض اوقات رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں مزاح بھی ہوتا اور چھیڑ چھاڑ بھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز میں، سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ اور رسول اکرم ﷺ ایک ساتھ بیٹھے تھے۔ میں نے کھانے کے لیے حریرہ تیار کیا ہوا تھا۔ سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا تم بھی کھاؤ۔ اس نے کھانے سے انکار کر دیا۔ میں نے ازرہِ مذاق کہا کہ کھاؤ گی یا تمہارے منہ پر مل دوں۔ وہ خاموش بیٹھی رہی اور کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا۔ رسول کریم ﷺ یہ منظر دیکھ کر محظوظ ہو رہے تھے۔ میں نے پیالے سے تھوڑا سا حریرہ لے لیا اور اس کے منہ پر مل دیا۔ رسول اللہ ﷺ یہ دیکھ کر مسکرائے اور سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ سے کہا تم بھی اس کے چہرے پر حریرہ مل کر اپنا بدلہ لے لو۔ اس نے بھی حکم مان کر حریرہ میرے منہ پر مل دیا۔ سول اکرم ﷺ دیکھ کر ہنسے اور فرمایا، یہ رہا نہ بدلہ۔

(مجمع الزوائد۔ نسائی۔ تحفۃ الاشراف۔ المواہب اللدنیہ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ کی طبیعت میں مزاح کا عنصر بھی تھا۔ ایک مرتبہ

آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا کہا؟

جواب: ایک روز حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ کل رات میں نے آپ کے پیچھے نفلی نماز پڑھی تھی۔ آپ دیر تک رکوع میں رہے۔ مجھے رکوع میں جھکے ہوئے یوں محسوس ہوا کہ ابھی ناک سے نکسیر پھوٹ نکلے گی۔ مین نے اس اندیشے سے کہ کہیں خون کے قطرے نیچے گرنے نہ شروع ہو جائیں، اپنی ناک کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ آپ ﷺ یہ بات سن کر بے ساختہ ہنس پڑے۔

(ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ امہات المومنینؓ۔ طبقات۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ کو پہلے مزدلفہ جانے کی اجازت کیوں دی تھی؟

جواب: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ کا قد لمبا تھا جسم چونکہ بھاری تھا۔ انہیں چلنے میں دشواری پیش آتی تھی۔ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے انہیں لوگوں کے اژدہام سے پہلے مزدلفہ پہنچنے کی اجازت دے دی تا کہ آرام سے منزل پر پہنچ جائیں۔

(صحیح بخاری۔ سیر الصحابیاتؓ۔ صحابیات ومبشراتؓ)

سوال: بتائیں حجۃ الوداع کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ نے کتنے حج کیے تھے؟

جواب: وہ حجۃ الوداع کے بعد پھر کبھی حج کے لیے تشریف نہیں لے گئیں۔ مستقل مدینہ میں رہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے دنیائے فانی سے کوچ کر جانیکے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش نے سفر پر جانا ترک کر دیا تھا۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ اصابہ۔ امہات المومنینؓ)

سوال: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ حجۃ الوداع کے بعد کسی حج یا دوسرے سفر کے لیے نہیں گئیں۔ آپ کیا فرمایا کرتی تھیں؟

جواب: آپ فرمایا کرتی تھیں: ”میں نے حج بھی کر لیا ہے اور عمرہ کی سعادت بھی حاصل کر لی ہے۔ اب مین اپنے گھر میں رہوں گی جیسا کہ اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے“ اپنے گھروں

میں ٹھہری رہا کرو۔" حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے زندگی بھر اس حکم پر سختی سے عمل کیا۔ حضرت سودہؓ دستکار تھیں اور طائف کی کھالیں بنایا کرتی تھیں۔ اس سے جو آمدنی ہوتی راہ خدا میں خرچ کر دیتیں۔ اپنی ضرورت سے زیادہ کوئی چیز پاس نہ رکھتیں۔

(ازواج مطہراتؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہراتؓ کے ہاں جانے کا دن مقرر کر رکھا تھا۔ بتایئے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کیوں دی؟

جواب: سیدہ سودہؓ بنت زمعہ جب بوڑھی ہوگئیں تو ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ مجھے طلاق نہ دے دیں اور وہ شرف زوجیت سے محروم نہ ہو جائیں۔ ان کی دلی خواہش تھی کہ وہ قیامت کے دن ازواج نبی میں سے اٹھیں۔ چنانچہ انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ میں اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ بھی اس پر راضی ہو گئے اور سیدہ عائشہؓ بھی خوش ہو گئیں۔

(صحیح بخاری۔ سیر الصحابیاتؓ۔ صحیح مسلم ونسائی۔ استیعاب۔ بیہقی۔ طبقات)

سوال: بتایئے کس زوجۂ مطہرہ کی وجہ سے آیت حجاب نازل ہوئی تھی؟

جواب: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے۔ آیت حجاب نازل ہونے سے پہلے عورتیں بشمول امہات المؤمنینؓ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے جایا کرتی تھیں۔ حضرت فاروق اعظمؓ کا خیال تھا کہ عورتوں کو گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے۔ اس کا اظہار انہوں نے ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے بھی کیا تھا۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا دراز قد تھیں اس لیے پہچانی جاتی تھیں۔ ایک مرتبہ قضائے حاجت کے لیے جنگل میں تشریف لے گئیں۔ واپسی پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھ کر پہچان لیا اور کہا سودہ رضی اللہ عنہا ہم نے تم کو پہچان لیا۔ سیدہ سودہؓ کو یہ جملہ ناگوار گزرا۔ نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی اس واقعہ کے بعد آیت حجاب نازل ہوئی۔

(صحیح بخاری۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے سخی ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کون سی تھیں؟

جواب: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد سخاوت اور فیاضی میں سب سے بڑھ کر تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ تھیلی میں درہم بھیجے۔ انہوں نے اسی وقت تقسیم کر دیئے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی ازواج کو کیا حکم دیا تھا اور کن ازواج نے سختی سے عمل کیا؟

جواب: رسول اقدس ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی ازواج کو فرمایا: ''میرے بعد گھر میں بیٹھنا۔'' سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ زینب بنت جحش نے اس قدر سختی سے اس پر عمل فرمایا کہ اس کے بعد کبھی حج کے لیے بھی نہیں گئیں۔

(مسند احمد۔ مجمع الزوائد۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ کے چند نمایاں خصائص وفضائل بتا دیں؟

جواب: سخاوت و فیاضی کے علاوہ خوش اخلاقی وخوش مزاجی آپ کی طبیعت کا حصہ تھی۔ آپ دراز قد اور فربہ اندام تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس نے اسے دیکھا پس اس سے وہ چھپ نہیں سکتی تھیں۔

(طبقات۔ ازواج مطہراتؓ۔ زرقانی۔ صحابیات مبشراتؓ۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات کے بارے میں کس طرح پیش گوئی کی تھی؟

جواب: ایک مرتبہ رسالتمآب ﷺ سے ازواج مطہراتؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سب سے پہلے کون مرے گا۔ آپ نے جواب دیا جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہوں گے ازواج مطہراتؓ نے اس کے ظاہری معنی لیے اور آپس میں ہاتھ ناپنے شروع

کر دیئے۔ سب سے بڑا اور لمبا ہاتھ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا تھا۔ لیکن جب سب سے پہلے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ ہاتھ کی لمبائی سے آپ ﷺ کی مراد سخاوت اور فیاضی تھی۔ کیونکہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بھی بے حد فیاض تھیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المومنینؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات)

سوال: بتایئے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ نے کب اور کہاں انتقال فرمایا؟

جواب: آپ نے اسی سال کی عمر میں سیدنا عمر فاروقؓ کے دور خلافت کے آخر میں ۲۲ ہجری میں مدینہ طیبہ میں انتقال فرمایا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ خلافت امیر معاویہؓ میں شوال ۵۴ھ میں مدینہ میں وفات پائی جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

(طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ۔ تاریخ الخمیس۔ انساب الاشراف)

سوال: ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے پانچ احادیث مروی ہیں۔ بتایئے آپ کی اولاد کون سی تھی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ سے آپ کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی پہلے شوہر حضرت سکران رضی اللہ عنہ سے ایک لڑکا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تھے جو جنگ جلولا میں شہید ہوئے۔

(صحیح بخاری۔ زرقانی۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: عرب قبیلے بنی لوئی میں سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا تھا؟

جواب: بنی لوئی میں سب سے پہلے ایمان لانے کا شرف ایک خاتون کو حاصل ہوا۔ وہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ تھیں جو بعد میں ام المومنین بنیں۔ آپ کی کوششوں سے آپ کے شوہر حضرت سکران رضی اللہ عنہ اور میکے وسسرال کے دوسرے افراد بھی ایمان لائے۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت حلبیہ۔ اصابہ۔ ازواج مطہراتؓ۔ طبقات)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ کا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ سے کیا خاندانی تعلق تھا؟

جواب: آپ حضور ﷺ کے ننھیالی خاندان میں سے تھیں۔ ان کے نانا قیس حضور ﷺ کے پردادا ہاشم کی بیوی سلمٰی کے بھائی تھے جن کا تعلق مدینے کے قبیلے بنونجار سے تھا۔ اس طرح حضور ﷺ اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی ننھیال ایک ہی تھی۔

(ازواج مطہراتؓ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتایئے کن ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کو شہید کی والدہ ہونے کا شرف حاصل ہے؟

جواب: ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ کو۔ آپ کے سابق شوہر سکران رضی اللہ عنہ کی صلب سے آپ کا ایک بیٹا عبدالرحمٰن تھا جو ۱۶ھ بمطابق ۶۳۷ء میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص کی قیادت میں لڑے جانے والے معرکے ''جلولا'' میں شہید ہوا۔

(فتوح البلدان۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیرت ابن اسحاق)

﴿ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا﴾

(مہاجر مدینہ۔ فقیہہ۔ مفتیہ)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ کی کس زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا لقب حمیرا تھا؟

جواب: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا لقب حمیرا اور صدیقہ تھا۔ بعض محدثین نے اس لقب کو تسلیم نہیں کیا۔ جبکہ کنیت ام عبداللہ تھی۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام بتا دیجئے؟

جواب: آپ کے والد کا نام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور والدہ کا نام حضرت زینب تھا جو اپنی کنیت ام رومان سے زیادہ مشہور تھیں۔

(اسوۂ صحابیاتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کیا خطاب دیا تھا؟

جواب: سردار دو جہاں حضرت محمد ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بنت صدیق کہہ کر مخاطب فرمایا کرتے تھے۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتینؓ۔ سیرت عائشہؓ۔ ترمذی)

سوال: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔ بتایئے آپ کی کنیت ام عبداللہ کیوں رکھی گئی؟

جواب: آپ نے ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے بڑی حسرت کے ساتھ فرمایا کہ اور بیویوں نے تو اپنی سابق اولادوں کے نام پر اپنی اپنی کنیت رکھ لی۔ میں اپنی کنیت کس کے نام پر رکھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بھانجے عبداللہ کے نام پر۔ (یہ حضرت اسماءؓ کے بیٹے تھے) چنانچہ اسی دن سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام عبداللہ ہو گئی۔

(سیرت عائشہؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ ابوداؤد۔ مسند احمد)

سوال: باپ کی طرف سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب کیا تھا؟

جواب: عائشہ رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بن ابی قحافہ عثمان رضی اللہ عنہ بن عامر بن عمرو بن کعب سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک۔ آپ باپ کی طرف سے قریشیہ تمیمیہ تھیں۔

(اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ طبقات۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: والدہ کی طرف سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نسب نامہ بتا دیجئے؟

جواب: والدہ کی طرف سے سلسلۂ نسب کچھ اس طرح ہے: عائشہ رضی اللہ عنہا بنت ام رومان بنت عامر بن عویم بن عبد شمس بن عتاب بن اذینہ بن سبیع بن وہمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ۔ ماں کی طرف سے آپ کنانیہ تھیں۔

(اسد الغابہ۔ انساب۔ الاشراف۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نسب کونسی پشت میں جا کر مل جاتا ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نسب باپ سے ساتویں پشت میں جا کر مل جاتا ہے اور ماں کی طرف سے گیارہویں پشت میں کنانہ پر جا کر مل جاتا ہے۔

(امہات المؤمنینؓ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت عائشہ۔ انساب الاشراف)

سوال: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے والد نے کب انتقال فرمایا؟

جواب: آپ کے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلے خلیفہ تھے۔ انہوں نے ۱۳ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اسوۂ صحابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ سیرت الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت ام رومان نے کب وفات پائی؟

جواب: اکثر مؤرخین نے لکھا ہے کہ ۵ھ یا ۶ھ کے واقعہ افک اور ۹ کے واقعہ تخییر کے وقت بھی

وہ زندہ تھیں۔ امام بخاری نے لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں انتقال کیا۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ طبقات۔ صحیح بخاری۔ تاریخ صغیر۔ تہذیب)

سوال: حضرت ام رومانؓ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ تھیں۔ بتایئے ان کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت ام رومانؓ کا پہلا نکاح عبداللہ ازدی سے ہوا تھا جن سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سوتیلی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

(طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت عبدالرحمٰنؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ دو اولادیں تھیں۔ بتائیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کب پیدا ہوئیں؟

جواب: ابن سعد کے بقول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبوت کے چوتھے سال پیدا ہوئیں اور نبوت کے دسویں سال بیاہی گئیں یہ صحیح نہیں۔ ان کی پیدائش نبوت کے پانچویں سال شوال ۸ یا ۹ قبل ہجرت بمطابق جولائی ۶۱۲ یا ۶۱۴ء میں ہوئی۔

(طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیرت عائشہؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: بتایئے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ کے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور والدہ حضرت ام رومانؓ اسلام لا چکی تھیں۔ اس لیے آپ نے ایک مسلمان گھرانے میں آنکھ کھولی اور اس طرح آپ پیدائشی مسلمان تھیں۔ آپ خود فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے اپنے والدین کو پہچانا انہیں مسلمان پایا۔

(سیرت عائشہؓ۔ صحیح بخاری۔ سیر الصحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مؤرخین و سیرت نگار کیا کہتے ہیں؟

جواب: آپ بچپن سے ہی عام بچوں سے ممتاز تھیں اور بے حد ذہین تھیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کسی دوسری صحابیہ رضی اللہ عنہا یا صحابی رضی اللہ عنہ کی یادداشت اتنی اچھی نہ تھی

کہ جتنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تھی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتایئے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بچپن میں والدہ کے علاوہ کس نے دودھ پلایا تھا؟

جواب: وائل کی بیوی نے دودھ پلایا جس کی کنیت ابو القیس یا ابو القعیس تھی۔ وائل کے بھائی افلح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا تھے جو کبھی کبھی حضرت عائشہؓ سے ملنے آیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے وہ ان کے سامنے آتی تھیں۔ رضاعی بھائی ہی کبھی کبھی ملنے آتے تھے۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بچپن میں کون سے کھیل پسند تھے؟

جواب: بچپن میں گڑیاں کھیلنا اور جھولا جھولنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پسندیدہ کھیل تھے۔

(سنن ابوداؤد۔ صحابیات مبشراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: بچپن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حاضر جوابی اور ذہانت کا اندازہ کس واقعے سے ہوتا ہے؟

جواب: آپ کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ جو بات ایک دفعہ سن لیتیں ذہن نشین ہو جاتی۔ مذہبی واقفیت، تاریخی معلومات اور حاضر جوابی کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا گڑیوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ گڑیوں میں سے ایک پروں والا گھوڑا بھی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ یہ کیا ہے؟ عرض کیا یہ گھوڑا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا گھوڑے کے تو پر نہیں ہوتے۔ فوراً جواب دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پروں والے گھوڑے تھے۔ یہ جواب سن کر آپ بے ساختہ مسکرائے۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے منہ بولے بھائی تھے۔ بتایئے

عرب میں منہ بولے بھائی کی اولاد سے شادی کا کیا تصور تھا؟

جواب: جاہلیت کا دستور تھا کہ جس طرح سگے بھائیوں کی اولاد سے نکاح جائز نہیں اسی طرح عرب اپنے منہ بولے بھائیوں کی اولاد سے بھی شادی نہیں کرتے تھے۔

(صحیح بخاری۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم نے حضور ﷺ سے اجازت کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پوچھا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس ﷺ کی مرضی پا کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور ان سے تذکرہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، خولہ! عائشہ رضی اللہ عنہا تو آنحضرت ﷺ کی بھتیجی ہے۔ آپ سے اس کا نکاح کیونکر ہو سکتا ہے۔

(صحیح بخاری۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ سے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے استفسار کیا تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کے پاس آکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات دہرائی تو آپ نے فرمایا: ''ابوبکرؓ میرے دینی بھائی ہیں۔ اس قسم کے بھائیوں یا ان کی اولاد سے نکاح جائز ہے''۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے قبول کر لیا۔ (صحیح بخاری۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حضور اقدس ﷺ سے نکاح کرنے سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جبیر بن مطعم سے کیوں پوچھا؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جبیر بن مطعم کے بیٹے سے منسوب ہو چکی تھیں اس لیے ان سے بھی پوچھنا ضروری تھا۔ (مسند احمد۔ سیرت عائشہؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: جبیر بن مطعم کے گھر والوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت کیوں ختم کر دی تھی؟

جواب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جبیر سے جا کر پوچھا کہ تم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی

نسبت اپنے بیٹے سے کر دی تھی۔ اب کیا کہتے ہو۔ جبیر نے اپنی بیوی سے پوچھا جبیر کا خاندان ابھی اسلام نہیں لایا تھا۔ اس کی بیوی نے کہا۔ اگر یہ لڑکی ہمارے گھر آ گئی تو ہمارا بیٹا بے دین ہو جائے گا۔ ہمیں یہ بات منظور نہیں۔

(مسند احمد۔ سیرت عائشہؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتائیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور اقدس ﷺ سے کب ہوا تھا؟

جواب: چھ تا سات سال کی عمر میں، ہجرت سے تین سال پہلے (یا بعض دوسری روایات کے مطابق ایک سال پہلے) شوال میں آپ رسول اللہ ﷺ کے حبالۂ عقد میں آئیں۔ عمرہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے شوال ۱۰ نبوی میں ہجرت سے تین سال پہلے نکاح کیا۔ اس وقت میری عمر سات سال کی تھی۔ بعض مؤرخین نے نکاح کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۱۶، ۱۷ یا ۱۸ سال بھی بتائی ہے۔ ہجرت سے ۲،۳ ڈیڑھ برس پہلے۔

(صحیح مسلم۔ سیر الصحابیات مبشراتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے پڑھایا اور حق مہر کتنا تھا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نکاح پڑھایا۔ چار سو یا پانچ سو درہم حق مہر مقرر ہوا۔

(مسند احمد۔ سیرت ابن اسحاق۔ ازواج مطہراتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: اپنے نکاح کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خود کیا فرماتی تھیں؟

جواب: یہ نکاح اس سادگی سے ہوا کہ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گڑیوں سے کھیل رہی تھیں۔ ان کی انا آئی اور ان کو لے گئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آ کر نکاح پڑھا دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں، کہ جب میرا نکاح ہوا تو مجھ کو خبر تک نہ ہوئی۔ جب میری والدہ نے باہر نکلنے سے روک ٹوک شروع کی، تب میں سمجھی کہ میرا نکاح ہو گیا ہے۔ اس کے بعد میری والدہ

نے مجھے سمجھا بھی دیا۔ یہ نکاح شوال ۳ قبل ہجرت بمطابق مئی ۶۲۰ء میں ہوا۔

(استیعاب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات ابن سعد۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: عرب کے لوگ ماہ شوال میں نکاح کرنا منحوس کیوں سمجھتے تھے؟

جواب: ایک مرتبہ شوال کے مہینے میں عرب میں طاعون کی وبا پھیلی۔ جس کی وجہ سے ہزاروں لوگ ہلاک ہوئے اور گھروں کے گھر ویران ہو گئے۔ اہل عرب اس وقت سے ہی شوال کے مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اور وہ اس ماہ میں کسی بھی قسم کی خوشی کی تقریب نہ کرتے تھے۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ طبقات۔ ازواج مطہراتؓ۔ نووی۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شوال کے مہینے میں نکاح کیوں فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے اس بات کو واضح کرنے کے لیے اس مہینے میں نکاح فرمایا کہ خوشی، غمی اور دکھ سکھ اللہ کی طرف سے ہے اور کوئی مہینہ منحوس نہیں ہوتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی شوال میں ہوا اور رخصتی بھی چند سال بعد ماہ شوال ہی میں ہوئی۔ اس طرح سے ماہ شوال کی نحوست کا وہم لوگوں کے دلوں سے دور ہوا۔

(نووی۔ طبقات۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتائیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کب اور کس کے ساتھ ہجرت فرمائی؟

جواب: آپ کا شمار مہاجرین مدینہ میں ہوتا ہے۔ نبی آخرالزمان نبوت کے چودھویں سال بارہ ربیع الاول کو مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ چند روز قیام کے بعد آپ نے اہل وعیال کو لانے کے لیے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ اور اپنے غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا ایک آدمی اپنے اہل وعیال کو لانے کے لیے ساتھ بھیجا کہا جاتا ہے کہ وہ آپ کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ پہلے سے مکے میں تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام بھیجا تھا کہ والدہ اور بہنوں کو مدینہ لے آئیں۔

(معجم الکبیر۔ مجمع الزوائد۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: ہجرت کے وقت حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی والدہ اور دونوں بہنوں کو لے کر مکے سے روانہ ہوئے۔ اتفاق سے جس اونٹ پر ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں وہ بھاگ نکلا اور اس تیزی سے دوڑا کہ سیدہ رضی اللہ عنہا کے نیچے گرنے کا خطرہ پیدا ہوگیا۔ سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک آواز سنی کہ رسی پھینک دو۔ چنانچہ میں نے اونٹ کی رسی چھوڑ دی اور وہ اسی وقت ٹھہر گیا۔ اور واپس پلٹا۔ ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے کسی آدمی نے اس کو پکڑ کر واپس پلٹایا ہو۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ کی والدہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا بھی اسی اونٹ پر آپ کے ساتھ سوار تھیں۔

(ازواج مطہراتؓ۔ معجم الکبیر۔ مجمع الزوائد۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مکہ میں ہوا اور رخصتی مدینہ میں۔ آپ کتنا عرصہ اپنے میکے میں رہیں؟

جواب: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نکاح کے بعد تقریباً تین برس میکے میں رہیں۔ دو برس تین مہینے تک مکہ میں اور سات آٹھ مہینے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں۔ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت مدینہ کے بعد رخصتی ہوئی۔

(سیرت عائشہؓ۔ مسند احمد)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی رخصتی کا حال کس طرح بیان فرماتی ہیں؟

جواب: آپ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور وہاں چند انصاری مرد وخواتین جمع ہوگئے۔ میں سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی۔ والدہ نے آکر مجھے اتارا۔ میری کنگھی کی اور میرا منہ دھلایا پھر مجھے لے کر آئیں۔ جب دروازے کے پاس پہنچے تو مجھے روک لیا۔ اس وقت تک میں کچھ کچھ سمجھ گئی تھی۔ پھر مجھے اندر لائیں۔ وہاں رسول اللہ ﷺ ایک چار پائی پر تشریف فرما تھے۔ انہوں نے مجھے وہاں بٹھا دیا اور کہا: "یہ آپ کی زوجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان میں برکت دے۔ ان کے

لیے آپ کو مبارک بنائے۔''

(سیرت عائشہؓ۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ سیرت ابن ہشامؒ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: ہجرت کے بعد ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کس گھر میں قیام فرمایا؟

جواب: آپ اپنے عزیزوں کے ساتھ بنو حارث بن خزرج کے محلے میں ٹھہریں جہاں ان کے والد ہجرت کر کے آنے کے بعد قیام پذیر تھے۔

(سیرت عائشہ۔ سنن ابو داؤد۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: بتایئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے بارے میں جلدی کیوں کی؟

جواب: مدینے کی آب و ہوا راس نہ آئی تو اکثر مسلمان بیمار ہو گئے ان میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ تندرست ہوئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑ گئیں اور شدید علالت کی وجہ سے سیدہ رضی اللہ عنہا کے سر کے تمام بال جھڑ گئے۔ جب صحت یاب ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ حضور ﷺ کی امانت ان کے سپرد کر دی جائے۔ اور وہ ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکیں۔

(صحیح بخاری و مسلم۔ المعجم الکبیر۔ مسند احمد۔ طبقات)

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے کیا فرمایا؟

جواب: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دربار رسالت میں عرض کیا: ''یا رسول اللہ! آپ اپنی اہلیہ کو اپنے گھر کیوں نہیں لے آتے۔''

(صحیح بخاری و مسلم۔ نسائی۔ طبقات۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کیا جواب دیا؟

جواب: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس وقت میرے پاس مہر ادا کرنے کے لیے رقم نہیں ہے۔'' مراد یہ تھی کہ میں ابھی شادی نہیں کر سکتا۔

(صحیح بخاری و مسلم۔ مجمع الزوائد۔ فتح الباری)

سوال: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب عرض کیا کہ میری دولت کس کام آئے گی تو

آپ ﷺ نے کتنا قرض لیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے بارہ اوقیہ اور ایک لس (پانچ سو درہم) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے قرض لے کر بطور مہر ام المومنین رضی اللہ عنہا کے پاس بھجوا دیئے۔

(صحیح بخاری و مسلم۔ معجم الکبیر۔ مسند احمد۔ طبقات)

سوال: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کس گھر میں رخصت ہو کر آئی تھیں؟

جواب: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنو نجار کے محلے میں مسجد نبوی کے اطراف میں چھوٹے چھوٹے چند حجروں میں سے ایک حجرے میں بیاہ کر آئی تھیں۔ یہ حجرہ مسجد کے شرقی جانب واقع تھا اور اس کی وسعت چھ سات ہاتھ سے زیادہ نہ تھی۔ دیواریں مٹی کی بنی ہوئی تھیں اور چھت کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں سے بنائی گئی تھی۔ بارش سے محفوظ رہنے کے لیے۔ اوپر کمبل ڈال دیا گیا تھا۔ کمرہ اتنا بلند تھا کہ کوئی کھڑا ہو کر ہاتھ اوپر کرے تو چھت کو لگ جائے۔ دروازہ صرف ایک پٹ کا کواڑ تھا جو کبھی بند نہ ہوا۔ پردے کے لیے صرف ایک کمبل لٹکا دیا گیا تھا۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ مجمع الزوائد۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی شوال ۱ھ میں ہوئی۔ بتایئے اس وقت آپ کی عمر کیا تھی؟

جواب: رخصتی کے وقت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۹ سال، ۱۰ سال یا گیارہ سال بتائی گئی ہے۔ بعض مورخین نے آپ کی اس وقت عمر بیس سال بھی بتائی ہے۔

(ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ امہات المومنینؓ)

سوال: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت مہمانوں کی کس طرح ضیافت کی گئی؟

جواب: اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس ضیافت کے لئے دودھ کے ایک پیالے کے سوا کچھ نہ تھا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے اس میں تھوڑا سا دودھ پی کر پیالہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا دیا۔ سیدہ شرمانے

لگیں۔ میں نے کہا حضور ﷺ کا عطیہ واپس نہ کرنا۔ اس کو لے لو۔ چنانچہ انہوں نے جھجکتے ہوئے ہاتھوں سے پیالہ پکڑ کر دودھ پیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میری رخصتی میں نہ کوئی اونٹ ذبح کیا گیا اور نہ کوئی بکری، ہاں ایک کھانے کا پیالہ تھا جس کو سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا ہوا تھا۔ (معجم الکبیر۔ مسند احمد صحیح بخاری۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتایئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کن علوم پر دسترس حاصل تھی؟

جواب: آپ علم الانساب میں مہارت رکھتی تھیں۔ معاملے کی تہہ تک پہنچ کر فیصلہ کرنے کی صلاحیت تھی۔ اور خوابوں کی تعبیر بیان کرنے کی بھی اعلیٰ استعداد حاصل تھی۔ قرآنی مطالب سمجھنے، احکام دین اور تزکیہ نفس کے رموز سے بھی گہری واقفیت تھی۔

(مسند احمد۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: سورۃ احزاب کی آیت ۲۸، ۲۹ نازل ہوئی تو سردار انبیاء علیہ السلام نے سب سے پہلے کس زوجہ سے بات کی؟

جواب: آپ ﷺ نے سب سے پہلے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بات کی۔ ان آیات میں فرمایا گیا تھا: ''اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں سے کہہ دو، اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو؟ تو آؤ، میں تمہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور آخرت کے گھر کی طالب ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو نیکوکار ہیں، اللہ نے ان کے لیے بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔

(القرآن۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتایئے رسول رحمت ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سورۃ احزاب کی آیات ۲۸، ۲۹ نازل ہونے پر کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے ایک بات کہتا ہوں۔ جواب دینے میں جلدی نہ کرنا۔ اپنے ماں باپ سے بھی رائے لے لینا۔'' پھر آپ ﷺ نے سورۃ احزاب کی آیات پڑھ کر سنائیں۔ (القرآن۔ صحیح بخاری ومسلم۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سورۃ احزاب کی آیات ۲۸، ۲۹ نازل ہوئیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۱۶، ۱۷ سال تھی۔ بتایئے آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دیا؟

جواب: حضور اقدس ﷺ کا ارشاد سن کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فوراً جواب دیا: ''کیا اس معاملے میں اپنے والدین سے پوچھوں؟ میں تو اللہ اس کے رسول ﷺ اور دارِ آخرت کو چاہتی ہوں۔'' جب دوسری بیویوں سے کہا گیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ تاریخ میں یہ واقعہ تخییر کے نام سے مشہور ہے۔

(صحیح بخاری۔ تفسیر ابن کثیر۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی سے عرب کی کس عجیب رسم کا خاتمہ ہوا تھا؟

جواب: عرب میں قدیم سے دستور تھا کہ دلہن کے آگے آگے آگ جلاتے تھے۔ اور یہ بھی رسم تھی کہ شوہر اپنی دلہن سے پہلی ملاقات محمل یا محفہ کے اندر کرتا تھا۔ بخاری اور قسطلانی نے یہ وضاحت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تقریب رخصتی میں ان رسوم کی پابندی کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ (صحیح بخاری۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لکھنا نہیں جانتی تھیں۔ بتایئے ان کے لیے کس نے قرآن لکھا؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قرآن پاک دیکھ کر پڑھتی تھیں۔ ان کے لیے ان کا غلام ذکوان قرآن لکھتا تھا۔ (صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ ترمذی۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فن طب میں بھی مہارت رکھتی تھیں۔ بتایئے آپ نے یہ فن کس سے سیکھا تھا؟

جواب: آپ نے طب کا فن ان وفود عرب سے سیکھا تھا جو بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ عمر کے آخری حصہ میں بیمار ہوئے تو اطبائے عرب جو دوائیں بتایا کرتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا انہیں یاد کر لیتی تھیں۔

(مسند احمد بن حنبل۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تاریخ و ادب کی تعلیم تو اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی۔ بتایئے آپ کو علوم دینیہ کس نے سکھائے؟

جواب: دینی علوم آپ کو خود معلم شریعت، رحمت عالم ﷺ نے سکھائے تھے۔ روزانہ مسجد نبوی میں تعلیم و ارشاد کی مجلسیں ہوتی تھیں۔ جو حضرت عائشہؓ کے حجرے کے ساتھ تھی اس طرح آپ گھر سے باہر بھی آپ کے درس و تدریس کے سلسلے میں فیض یاب ہوتی تھیں۔ حضور ﷺ نے ایک دن بھی عورتوں کی تعلیم کے لیے مقرر فرمایا تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود بھی مسائل دریافت فرمالیتی تھیں۔

(سیرت ابن اسحاق۔ سیرت عائشہؓ۔ مسند احمد۔ صحیح بخاری)

سوال: بتایئے حضور اقدس ﷺ پر سب سے زیادہ وحی کس زوجہ محترمہ کے حجرے میں نازل ہوئی؟

جواب: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں حضور ﷺ پر سب سے زیادہ وحی نازل ہوئی۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد آپ حضور ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کن باتوں پر فخر کیا کرتی تھیں؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیگر ازواج پر جو فضائل حاصل ہوئے ان پر فخر کرتے ہوئے وہ فرمایا کرتی تھیں:

☆ مجھے وہ فضائل حاصل ہوئے جو بی بی مریم بنت عمران کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیئے گئے۔

☆ جبرائیل علیہ السلام میری تصویر لے کر اترے اور رسول اللہ ﷺ کو یہ حکم ہوا کہ وہ مجھ سے نکاح کریں۔

☆ حضور ﷺ نے مجھ کنواری سے نکاح فرمایا اور میرے علاوہ کسی کنواری سے نکاح نہیں فرمایا۔

- ☆ جب آنحضرت ﷺ کی روح مبارک قبض کی گئی اس وقت ان کا سر میری گود میں تھا۔
- ☆ ملائکہ میرے گھر میں آتے جاتے اور میں آنحضرت ﷺ کے لحاف میں ہوتی اور وحی نازل ہو جاتی ہے۔
- ☆ میں ان کے خلیفہ اور صدیق کی بیٹی ہوں۔
- ☆ میری پاکیزگی کی گواہی آسمان سے نازل ہوئی تھی۔
- ☆ مجھے پاک چیزوں میں بہترین خلقت میں ڈھالا گیا۔
- ☆ مجھ سے مغفرت اور رزق کا وعدہ کیا گیا۔
- ☆ غزوۂ قریظہ میں جبرائیل علیہ السلام نے مجھے سلام پیش کیا۔

(مجمع الزوائد۔ سیئر اعلام۔ النبلا۔ تفسیر کشاف۔ صحیح بخاری ومسلم)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے جنگ اُحد میں مسلمانوں کی کس طرح خدمت کی؟

جواب: ۳ ھ میں غزوہ احد کے موقعہ پر اتفاقی غلطی سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا تو رسول اللہ ﷺ کی شہادت کی خبر مشہور ہو گی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا، اور سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا دوسری مسلمان خواتین کے ساتھ میدان جنگ کی طرف بھاگیں۔ رسول اللہ ﷺ کے زخموں کو دھویا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی کمر پر مشکیزہ اٹھائے زخمیوں کو پانی پلاتی رہیں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیئر الصحابیاتؓ)

سوال: واقعہ تخییر کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما سے کیوں ناراض ہوئے تھے؟

جواب: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے کچھ مال طلب کیا۔ حضور اقدس ﷺ اس مطالبے پر ناراض ہو گئے اور ایک ماہ تک ازواج کے پاس نہ جانے کی قسم کھالی۔ انتیس دن کے بعد ازواج سے ملاقات کی۔ اسے واقعہ تخییر کہا جاتا ہے۔ یہ واقعہ ہجرت نبوی کے بعد مدینہ منورہ میں پیش آیا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ امہات المومنینؓ۔ تفسیر ابن کثیر)

سوال: بتایئے واقعہ تخییر کے موقعے پر حضور ﷺ سب سے پہلے کس زوجہ محترمہ کے گھر گئے؟

جواب: انتیس دن پورے ہونے پر آپ ﷺ سب سے پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابھی تو انتیس دن ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، مہینہ انتیس دن کا بھی تو ہوتا ہے۔

(ازواج مطہراتؓ۔ سیرت عائشہؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: حضور ﷺ نے اللہ کے حکم سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کیا اختیار دیا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اختیار کرلو یا مال و دولت کو اختیار کرلو۔'' سورۃ احزاب میں یہ بات پوچھی گئی تھی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا جواب دیا؟

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ''میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور دارِ آخرت کو اختیار کرتی ہوں۔'' دوسری ازواج نے بھی پوچھنے پر یہی جواب دیا۔

(صحیح بخاری و مسلم۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: واقعہ تحریم سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہ وہ واقعہ ہے جس میں سردارِ انبیاء علیہ السلام نے شہد نہ کھانے کی قسم کھالی تھی۔ چونکہ اس میں آپ نے شہد کو اپنے اوپر حرام قرار دے دیا تھا اس لیے اسے واقعہ تحریم کا نام دیا جاتا ہے۔ مفسرین کے بقول قرآن میں جس چیز کا ذکر ہے وہ شہد ہے۔

(ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اوپر شہد کیوں حرام قرار دے دیا تھا؟

جواب: حضور ﷺ عصر کی نماز کے بعد ازواج مطہراتؓ کے پاس تشریف لے جاتے۔ ایک مرتبہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے پاس دیر ہوگئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو شک ہوا۔ پھر انہیں معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں شہد کھایا ہے جو کسی نے تحفتاً بھیجا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ حفصہؓ سے کہا کہ

جب حضور ﷺ میرے اور تمہارے ہاں تشریف لائیں تو کہنا کہ کیا آپ نے مغافیر کا شہد کھایا ہے؟ (مغافیر کے پھول کے شہد میں بو ہوتی ہے اور حضور ﷺ کو ہر طرح کی بو ناپسند تھی) اور جب حضور ﷺ فرمائیں گے کہ زینبؓ نے شہد پلایا ہے تو کہنا کہ شاید یہ شہد عرفط کی مکھی کا ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ تشریف لائے تو دونوں ازواج رضی اللہ عنہما نے یہی سوال و جواب کیے۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے بھی یہی کہا۔ آپ کی طبیعت مکدر ہوگئی اور پھر آپ حسب معمول سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے حسب معمول شہد پیش کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں آئندہ شہد نہیں کھاؤں گا۔

(سیر الصحابیات۔ ازواج مطہراتؓ۔ حیات وخدمات۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: سرکار دو عالم ﷺ تے اپنا ارادہ کیسے تبدیل فرمایا؟

جواب: حضور ﷺ نے شہد نہ کھانے کا ارادہ فرما لیا تو اس پر سورۃ تحریم کی آیت نمبر ۱ نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا: ''اے نبی تم اپنی بیویوں کی رضامندی کے لیے جو چیز اللہ نے حلال کی ہے اپنے اوپر حرام کیوں کرتے ہو۔'' چنانچہ آپ نے اپنا ارادہ تبدیل فرما دیا۔

(القرآن۔ تفسیر عزیزی۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: واقعہ ایلاء کے وقت حضور ﷺ نے اپنی ازواجؓ سے عارضی علیحدگی فرمائی تو کہاں قیام فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ ایک ماہ تک (انتیس دن) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے متصل بالاخانے میں سکونت پذیر رہے۔ روایات میں اس بالاخانے کو مشربہ کہا گیا ہے اور ذخیرہ گاہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ صحابیات ومبشراتؓ)

سوال: مقاطعے کو ۲۹ واں دن ہوا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اقدس ﷺ سے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''یا رسول اللہ آپ ﷺ کی قسم پوری ہو گئی ہے اور مہینہ مکمل ہو گیا ہے۔ اب آپ مقاطعہ ختم فرما دیں۔'' چنانچہ آپ نے ازواجؓ سے مقاطعہ ختم کر دیا۔

(صحیح بخاری۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتایئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا کل سامان کتنا تھا؟

جواب: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک چار پائی، ایک چٹائی، ایک بستر، ایک تکیہ جس میں چھال بھری تھی۔ آٹا اور کھجوریں رکھنے کے لیے دو برتن، پانی کا ایک برتن اور پانی پینے کے لیے ایک پیالہ۔ (صحیح بخاری۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں کل کتنے افراد تھے؟

جواب: ان کے گھر میں صرف دو افراد تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور رسول اکرم ﷺ کچھ دنوں کے بعد بریرہ رضی اللہ عنہا نامی ایک لونڈی بھی شامل ہو گئی۔

(صحیح بخاری۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: بتایئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور اقدس ﷺ کو کس زوجۂ محترمہ کے ہاں قیام کے دوران زیادہ تر تحائف بھجواتے تھے؟

جواب: جب رسول رحمت ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام فرما ہوتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب سے زیادہ تحائف بھجواتے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے حضور ﷺ کو ان سے زیادہ محبت ہے اس لیے اس طرح حضور ﷺ کی زیادہ خوشنودی حاصل ہو گی۔ (طبقات۔ امہات المؤمنینؓ۔ صحیح بخاری۔ سیرت عائشہؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما نے حضور ﷺ کی کس صاحبزادی کو حضور ﷺ کے پاس بھیجا اور آپ ﷺ نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضور ﷺ کے قیام کی باری ہوتی تو صحابہ رضی اللہ عنہم قصداً ہدیے اور تحفے بھیجتے۔ دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کو اس کا ملال ہوتا لیکن ٹوکنے کی جرأت نہ تھی۔ انہوں نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو پیام

دے کر حضور ﷺ کے پاس بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لختِ جگر جس کو میں چاہوں اس کو تم نہیں چاہو گی؟'' چنانچہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بغیر کچھ کہے واپس آ گئیں۔ ازواجؓ نے پھر بھیجنا چاہا تو رضامند نہ ہوئیں۔

(صحیح بخاری۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیرت عائشہؓ۔ ازواجِ مطہراتؓ)

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کیا نصیحت کی؟

جواب: ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سمجھایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ریس نہ کیا کرو۔ وہ تم سے خوبصورت ہے اور وہ تو حضور ﷺ کو محبوب ہے۔

(صحیح بخاری۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرت عائشہؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: ''ہائے میری دلہن''! رسالت مآب ﷺ نے یہ الفاظ کب ارشاد فرمائے تھے؟

جواب: ایک سفر میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سواری کا اونٹ بدک گیا وران کو لے کر ایک طرف کو بھاگا۔ آنحضرت ﷺ اس قدر بے قرار ہوئے کہ بے اختیار زبان مبارک سے نکل گیا۔ واعروساہ یعنی ہائے میری دلہن!۔

(مسند احمد بن حنبل۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے مرض الموت کا آغاز کیسے ہوا؟

جواب: مرض الموت سے چند روز قبل سردار انبیاء ﷺ گھر تشریف لائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سر میں درد تھا۔ اس لیے کراہ رہی تھیں آپ نے محبت اور احساس سے فرمایا: ''ہائے میرا سر!'' اسی وقت آنحضرت ﷺ کی بیماری شروع ہوئی اور یہی آپ کا مرض الموت تھا۔؟ (صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: واقعہ افک میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی گئی تھی۔ یہ واقعہ کس جنگ کے موقع پر اور کب پیش آیا؟

جواب: واقعہ افک غزوۂ بنی مصطلق کے موقعے پر پیش آیا اور یہ ۵ ہجری کا ہے۔

(ازواجِ مطہراتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: بتائیے واقعہ افک کیا ہے؟

جواب: جنگ بنومصطلق میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی آنحضرت ﷺ کے ہمراہ تھیں۔ وہ ہودج میں سوار ہو کر سفر کرتی تھیں۔ جنگ سے واپسی پر لشکر اسلام نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ سیدہ عائشہ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئیں۔ واپس آئیں تو معلوم ہوا کہ ان کا ہار کہیں گر گیا ہے۔ وہ ہار انہوں نے اپنی بہن اسماء رضی اللہ عنہا سے عاریتاً لیا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہت پریشانی ہوئی۔ وہ ہار کی تلاش میں پھر اسی جگہ گئیں، تلاش میں دیر ہو گئی۔ آخرکار ایک جگہ ہار پڑا مل گیا۔ جب واپس آئیں تو اسلامی لشکر روانہ ہو چکا تھا۔ اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کم سن ۱۶ سال کی اور ہلکی پھلکی لڑکی تھیں۔ اس لیے ہودج اٹھانے والوں نے اسے ہلکا اور خالی نہ سمجھا۔ اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا اور روانہ ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بے حد پریشان ہوئیں۔ کچھ سمجھ میں نہ آیا تو چادر اوڑھ کر بیٹھ گئیں۔ پھر آپ کو وہیں نیند آ گئی۔ رواج کے مطابق قافلے کے پیچھے ایک آدمی چلتا تھا جو گری پڑی چیزیں اٹھا لیتا۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ بن معطل قافلے کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ صبح کے وقت ان کے قریب پہنچے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ ان کی آواز سن کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جاگ اٹھیں۔ اور فوراً چہرہ ڈھانپ لیا۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے ان کو اونٹ پر بٹھایا اور خود نکیل پکڑ کر پیدل چل پڑے۔ دوپہر کے وقت قافلے سے آ ملے۔ مدینہ کے منافقین جن کا سرغنہ عبداللہ بن ابی تھا۔ اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت صفوان رضی اللہ عنہ بن معطل کے ساتھ آتے دیکھا تو لوگوں کے درمیان کہنا شروع کر دیا کہ نعوذ باللہ اب وہ پاک دامن نہیں رہیں۔ منافقین کے اس پراپیگنڈے کا اثر کچھ مسلمانوں پر بھی ہوا اور وہ وقتی طور پر اس میں شریک ہو گئے۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ مومنا کا قافلہ۔ ازواج مطہراتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: مدینہ میں منافقین نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگا کر خوب تشہیر کی۔ سیدہ رضی

اللہ عنہا کو اس کا علم کیوں نہ ہو سکا؟

جواب: مدینہ طیبہ پہنچ کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں۔ ایک مہینہ بیماری میں گزرا لیکن منافقین نے اس خبر کو خوب ہوا دی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس صورت حال کا کچھ اندازہ نہ ہو سکا کہ گھر سے باہر ان کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے۔

(امہات المؤمنینؓ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کے دوران رسول اللہ ﷺ کا ان سے رویہ کیسا تھا؟

جواب: منافقین کی باتیں رسول اللہ ﷺ تک پہنچ چکی تھیں۔ لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کی وجہ سے آپ خاموش تھے۔ تاہم آپ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف زیادہ التفات نہ فرماتے تھے۔ دوسروں سے ان کا حال دریافت فرماتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کے بارے میں ان کی والدہ سے پوچھتے۔

(سیرت ابن ہشام۔ امہات المؤمنینؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: عبداللہ بن ابی اور دوسرے منافقین کے علاوہ کون سے مسلمان بھی اس سازش میں شامل ہو گئے تھے؟

جواب: منافقین کے علاوہ اس سازش کی وجہ سے غلط فہمی کا شکار ہونے والے تین مسلمان حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش اور حضرت مسطح رضی اللہ عنہ بن اثاثہ تھے۔ حالانکہ ان میں سے پہلے دونوں حضرات اس سفر میں شریک نہ تھے۔ وہ منافقین کی باتوں میں آ گئے تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ امہات المؤمنینؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: منافقین کی سازش میں غلط فہمی کا شکار ہونے والے تینوں مسلمانوں نے ایسا کیوں کیا؟

جواب: مفسرین و مؤرخین کے بقول حضرت حسانؓ بن ثابت کو اس بات سے غرض نہ تھی کہ یہ واقعہ سچا ہے یا جھوٹا۔ ان کو صفوان رضی اللہ عنہ بن معطل کی بدنامی سے خوشی ہو رہی تھی کیونکہ کسی وجہ سے ان کے درمیان چپقلش چل رہی تھی۔ ان کو ملال تھا کہ بیرونی لوگ

ہمارے ہاں آ کر زیادہ معزز کیوں ہو گئے ہیں۔ حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی بہن تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا چونکہ حضور ﷺ کو زیادہ محبوب تھیں۔ اس لیے حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا سمجھیں کہ اس طرح وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دامن کو داغدار کر کے اپنی بہن کو آگے بڑھنے کا موقع دلائیں گی۔ حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کے بارے میں سب مفسرین و مؤرخین نے البتہ حیرت کا اظہار کیا ہے کیونکہ وہ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قریبی عزیز تھے۔ ان کی والدہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خالہ زاد بہن تھیں اور مسطح رضی اللہ عنہ رشتے میں ان کے بھانجے تھے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی ماموں زاد بہن تھیں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہا حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کی کفالت بھی کرتے تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو منافقین کی سازش کا کس طرح علم ہوا؟

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی اس بے التفاتی سے میری تکلیف میں اضافہ ہوتا تھا لیکن اس کی وجہ میری سمجھ میں نہ آتی تھی۔ ایک دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام مسطح رضی اللہ عنہا قضائے حاجت کے لیے جنگل کی طرف چلیں۔ راستے میں ام مسطح رضی اللہ عنہا نے کہا، اے بھولی بھالی! تم کو اس کی خبر نہیں کہ کیا تمہارے بارے میں منافقین نے قصہ مشہور کر دیا ہے۔ سیدہ کے پوچھنے پر انہوں نے سارا قصہ بیان کر دیا۔ سیدہ رضی اللہ عنہا کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ مرض میں اور شدت آ گئی اور لرزہ سے بخار ہو گیا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ مجمع الزوائد۔ معجم طبرانی)

سوال: منافقین کی سازش کا علم ہونے پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے والدین کے ہاں کیوں چلی آئیں؟

جواب: سرکار دو عالم ﷺ گھر تشریف لائے تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والدین کے ہاں جانے کی اجازت چاہی تا کہ ان سے حقیقت حال معلوم کر سکیں آپ ﷺ نے

اجازت دے دی۔ اور وہ اپنے میکے آ گئیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ معجم طبرانی)

سوال: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ماں سے کیا کہا اور انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے اپنی ماں سے کہا، اے ماں! تجھے معلوم ہے کہ لوگ میرے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا، بیٹی تو رنج نہ کر دنیا کا قاعدہ اور دستور ہے کہ جو عورت خوبصورت اور خوب سیرت ہو اور اپنے شوہر کے نزدیک بلند مرتبہ رکھتی ہو تو حسد کرنے والی عورتیں اس کے درپے آزار ہوتی ہیں۔ سیدہ نے پوچھا، کیا لوگوں میں جس کا چرچہ ہے، میرے والدین کو اس کا علم ہے، اور کیا رسول رحمت ﷺ بھی اس سے آگاہ ہیں؟ ماں نے جواب دیا۔ ہاں۔ آپ نے کہا: ماں! لوگوں میں تو اس کا چرچہ ہے اور تو نے مجھ سے اس کا ذکر تک نہ کیا۔ یہ کہہ کر شدت غم سے رونے لگیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ معجم طبرانی۔ مجمع الزوائد)

سوال: حضرت صفوان رضی اللہ عنہ بن معطل نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت پر تلوار کا وار کیوں کیا؟

جواب: حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت بھی منافقین کی سازش میں شریک تھے اور حضرت صفوان رضی اللہ عنہ بن معطل کی ہجو بھی کرتے تھے۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ بن معطل کو جب حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی ہجو گوئی کا علم ہوا تو انہوں نے قسم کھائی کہ خدا کی قسم اب تک میں نے کسی عورت کو چھوا بھی نہیں ہے اور تلوار لے کر نکل پڑے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ پر وار کیا۔ وہ بچ گئے اور حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر دربار نبوی میں حاضر ہوئے سرکار دو عالم ﷺ نے ان کی غلطی معاف کروائی اور اس کے معاوضے میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو جائیداد عنایت فرمائی۔

(سیرت ابن اسحاق۔ امہات المومنینؓ۔ مجمع الزوائد)

سوال: رسول اکرم ﷺ شریر لوگوں کے الزام سے مضطرب تھے اور پھر وحی میں بھی تاخیر ہو گئی۔ آپ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ فرمایا تو انہوں نے کیا

جواب دیا؟

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی پر رسول اللہ ﷺ کو یقین تھا لیکن منافقین کی الزام تراشی سے نہایت مضطرب ہوئے تو پہلے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا۔ ''یارسول اللہ! وہ آپ کے اہل ہیں جو آپ کی شایان شان اور منصب و رسالت کے مناسب ہیں۔ ان کی عصمت وعفت کا پوچھنا ہی کیا۔ آپ کے حرم محترم کی طہارت وعظمت سورج سے زیادہ عیاں ہے اور شبنم سے زیادہ پاکیزہ۔ اس میں رائے اور مشورے کی کیا ضرورت ہے۔ اور اگر آپ کو ہماری ہی رائے اور ہمارا ہی خیال معلوم کرنا ہے تو جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ آپ کے اہل اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما میں ہم نے کبھی سوائے خیر اور خوبی اور نیکی و بھلائی کے کچھ نہیں دیکھا۔''

(امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: رسول رحمت ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مشورہ فرمایا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے جب آپ نے پوچھا تو انہوں نے آپ ﷺ کے رنج وغم اور اضطراب کو سامنے رکھتے ہوئے عرض کیا: ''یارسول اللہ! اللہ نے آپ پر تنگی نہیں کی۔ عورتیں ان کے سوا بہت ہیں۔ آپ اگر گھر کی خادمہ سے دریافت فرمائیں تو وہ سچ سچ بتادے گی۔ یعنی آپ مجبور نہیں۔ مفارقت آپ کے اختیار میں ہے۔ لیکن پہلے گھر کی لونڈی سے تحقیق فرمالیں۔ وہ آپ کو بالکل صحیح بتادے گی۔ اس لیے کہ باندی اور خادمہ بہ نسبت اوروں کے خانگی حالات سے زیادہ باخبر ہوتی ہیں۔''

(امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورے پر کس طرح عمل فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مشورے کے مطابق خادمہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور اس سے پوچھا: ''کیا تو گواہی دیتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''

بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا، ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تجھ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اسے چھپانا نہیں ورنہ اللہ تعالیٰ مجھ کو بذریعہ وحی بتا دے گا۔“ بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا، میں ہرگز نہیں چھپاؤں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے عائشہ رضی اللہ عنہا میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھی ہے؟ خادمہ نے عرض کی، نہیں۔ آپ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: بریرہ رضی اللہ عنہا اگر تم نے ذرہ برابر بھی کوئی ایسی چیز دیکھی ہو جس سے مجھے شبہ اور تردد ہو تو بتاؤ۔“ بریرہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ”قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ میں نے عائشہ میں کبھی کوئی معیوب اور قابل گرفت بات نہیں دیکھی۔ مگر یہ کہ وہ ایک کم سن لڑکی ہے۔ آٹا گوندھا ہوا چھوڑ کر سو جاتی ہے۔ بکری کا بچہ آ کر اسے کھا جاتا ہے۔“

(صحیح بخاری۔ امہات المؤمنینؓ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: منافقین کی تہمت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کب اور کیسے بات کی؟

جواب: اس واقعے کو تقریباً ایک ماہ گزر چکا تھا۔ وحی بھی نازل نہیں ہوئی تھی۔ حضور ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے والدین کے گھر گئے۔ خدا کی حمد وثنا کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ”مجھ کو تیری جانب سے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے۔ اگر تو اس جرم سے بری ہے تو عنقریب اللہ تم کو ضرور بری کر دے گا۔ اور اگر تو نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے توبہ اور استغفار کر، اس لیے کہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے۔“ آپ سیدہ عائشہؓ کے جواب کا انتظار کرنے لگے۔

(صحیح بخاری۔ امہات المؤمنینؓ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتائیں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی بات سن کر اپنی صفائی میں کیا کہا؟

جواب: آپ نے پہلے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری طرف سے

جواب دو۔ انہوں نے کہا، کیا جواب دوں۔ پھر ماں ام رومان رضی اللہ عنہا سے کہا جواب دو۔ انہوں نے بھی یہی کہا۔ اس کے بعد انہوں نے خود کہا کہ اللہ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ میں اس گناہ سے بری ہوں لیکن یہ بات لوگوں کے دلوں میں اس قدر راسخ ہوگئی ہے کہ اگر میں یہ کہوں کہ میں اس گناہ سے بری ہوں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو تم یقین نہ کرو گے۔ اور اگر بالفرض میں اقرار کرلوں حالانکہ خدا خوب جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو تم یقین کرو گے اور بخدا میں اس چیز سے کبھی توبہ نہ کروں گی جو یہ لوگ میری طرف منسوب کرتے ہیں بس میں وہی کہتی ہوں جو یوسف علیہ السلام کے والد (سیدنا یعقوب علیہ السلام) نے کہا تھا۔ **فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْن۔**

(صحیح بخاری۔ القرآن۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی بریت کے بارے میں کیا فرماتی تھیں؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ میں اتنی بات کہہ کر بستر پر جا کر لیٹ گئی۔ مجھے دل سے یقین کامل تھا کہ اللہ تعالیٰ ضرور میری بریت فرمائیں گے لیکن یہ وہم و گمان نہ تھا کہ میرے بارے میں اللہ تعالیٰ ایسی وحی نازل فرمائیں گے جس کی ہمیشہ تلاوت ہوتی رہے گی اور میری ان الفاظ میں بریت کی جائے گی جو رہتی دنیا تک یاد رکھے جائیں گے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میرے بارے میں قرآن کی ایسی آیات نازل ہوں گی جو مسجدوں اور نمازوں میں پڑھی جائیں گی۔ صرف یہ امید تھی کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کو خواب کے ذریعے میری بریت بتلا دیں گے۔"

(صحیح بخاری۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضور اقدس ﷺ پر وحی کب نازل ہوئی؟

جواب: اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "رسول اللہ ﷺ ابھی اپنی جگہ سے اٹھے نہ تھے کہ دفعتاً وحی کے آثار نمودار ہوئے۔ باوجود شدید سردی کے پیشانی

مبارک سے موتیوں کی طرح پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے۔

(صحیح بخاری۔ سیرت ابن اسحاق۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے والدین کی نزول وحی کے وقت کیا کیفیت تھی؟

جواب: جس وقت آپ ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہوا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بالکل نہ گھبرائیں۔ آپ کے ماں باپ کا خوف سے برا حال تھا کہ کہیں وحی اس کے مطابق نہ ہو جائے جو لوگ کہتے ہیں۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول خدا ﷺ کی طرف دیکھتے تو اندیشہ ہوتا کہ آسمان سے نہ معلوم کیا حکم نازل ہو جو قیامت تک نہ ٹل سکے۔ اور جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھتے تو ان کے اطمینان وسکون کی بنا پر دل کو تسلی ہوتی۔

(صحیح بخاری۔ سیرت ابن اسحاق۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: آیات برأت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئیں۔ وحی کے اختتام پر آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ”عائشہ! تمہیں خوشخبری ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تیری برأت نازل فرمائی ہے۔“

(سیرت عائشہؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ نے اس موقع پر کیا کہا اور سیدہ رضی اللہ عنہا نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپ کی والدہ نے کہا: ”عائشہ رضی اللہ عنہا اٹھو! اور اپنے خاوند کے قدم لو“۔ سیدہ نے نسوانی غرور سے جواب دیا: ”میں صرف اپنے خدا کا شکر ادا کروں گی جس نے میری برأت نازل فرمائی۔ کسی اور کی ممنون نہیں۔“

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ مسند احمد)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کیا خوشخبری دی؟

جواب: آپ ﷺ نے اس وحی کے موقع پر نازل ہونے والی سورۃ النور کی آیات ۱۱ تا ۲۱

تلاوت فرمائیں۔

سوال: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کی عصمت و پاکیزگی پر حق تعالیٰ کی گواہی سن کر بیٹی کی پیشانی کو بوسا دیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا فرمایا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کیا جواب دیا؟

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''ابا جان! پہلے سے آپ نے مجھ کو کیوں نہ معذور اور بے قصور سمجھا'' سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''کون سا آسمان مجھ پر سایہ ڈالے اور کون سی زمین مجھ کو اٹھائے اور تھامے جب کہ میں اپنی زبان سے وہ بات کہوں جس کا مجھے علم نہ ہو۔''

(فتح الباری۔ روح المعانی۔ امہات المومنینؓ)

سوال: منافقین اور ان کے بہکاوے میں آنے والے مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟

جواب: آیات برأت کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لائے اور مجمع عام میں یہ آیات تلاوت فرمائیں۔ یہ فتنہ منافقین نے شروع کیا تھا جس کا سرغنہ عبداللہ ابن ابی تھا۔ تین مسلمان اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے ان کے دھوکے میں آ گئے تھے۔ ان پر حد قذف جاری کی گئی یعنی اسّی اسّی درے مارے گئے اور وہ اپنی غلطی سے تائب ہوئے۔ عبداللہ بن ابی کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کو سزا نہیں دی گئی کیونکہ وہ منافق تھا۔ لیکن بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ اس پر بھی حد جاری کی گئی۔

(فتح الباری بحوالہ طبرانی۔ روح المعانی)

سوال: منافقین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت لگائی تھی۔ اس واقعے کو کیا نام دیا گیا؟

جواب: اس واقعہ کو واقعہ افک کہا گیا ہے۔ اس واقعے کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکیزگی ثابت ہوئی۔ (صحیح بخاری۔ فتح الباری۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتایئے تیمم کا حکم رسول اللہ ﷺ کی کس زوجہ محترمہ کی وجہ سے نازل ہوا؟

جواب: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پانی نہ ملنے کی

صورت میں نماز کے لیے تیمم کرنے کا حکم نازل فرمایا۔

(مسند احمد۔ صحیح بخاری۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: تیمم کا حکم کیوں نازل ہوا؟

جواب: ایک سفر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھیں۔ سیدہ رضی اللہ عنہا کے گلے میں ہار تھا۔ واپسی پر قافلہ مقام ذات الجیش پر پہنچا تو ہار ٹوٹ کر گر پڑا۔ واقعہ افک سے سیدہ کو تنبیہ ہو چکی تھی۔ اس لیے فوراً حضور ﷺ کو مطلع کیا گیا۔ صبح قریب تھی۔ آپ ﷺ نے قافلے کو پڑاؤ کا حکم دیا اور ایک آدمی ہار ڈھونڈنے کو دوڑایا۔ جہاں فوج نے پڑاؤ کیا وہاں پانی بالکل نہ تھا۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ آپ کی بیٹی نے فوج کو مصیبت میں ڈال دیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدہ کے پاس آئے۔ دیکھا کہ حضور ﷺ ان کے زانو پر سر رکھے آرام فرما ہیں۔ غصے سے فرمایا، بیٹی! ہر روز تم ہی سب کے لیے مصیبت کا باعث بنتی ہو۔ غصہ میں ان کے پہلو میں کئی کونچے بھی دیے لیکن وہ آپ ﷺ کی تکلیف کے خیال سے ہل بھی نہ سکیں۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ (صحیح بخاری۔ مسند احمد بن حنبل۔ تفسیر ابن کثیر۔ سیر العلام النبلاء)

سوال: بتائیں تیمم کا حکم کیا تھا؟

جواب: سورۃ نساء کی آیت ۴۳ کو آیت تیمم کہا گیا ہے، اس آیت میں مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ پانی نہ ملنے کی صوت میں تیمم کر کے نماز ادا کرو۔

(القرآن۔ صحیح بخاری۔ مسند احمد بن حنبل۔ سیر العلام النبلاء)

سوال: تیمم کی سہولت ملنے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا کہا؟

جواب: تیمم کی سہولت نازل ہونے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر تین مرتبہ فرمایا: ''بیٹی! بلاشبہ تو بڑی مبارک ہے۔''

(سیر العلام النبلاء۔ صحیح بخاری۔ مسند احمد بن حنبل۔ امہات المومنینؓ)

سوال: رسول اکرم ﷺ نے شہد نہ کھانے کا عہد کیوں کیا تھا؟

جواب: آپ ﷺ نمازِ عصر کے بعد تھوڑی دیر تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں چند روز زیادہ قیام فرمایا۔ کیونکہ ان کے کسی عزیز نے شہد بھیجا تھا۔ وہ آپ ﷺ کو شہد پلاتی تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا تو آپ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا۔ چنانچہ تینوں نے سوچا کہ آپ ﷺ سے کہا کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں جو شہد آپ ﷺ نوش فرماتے ہیں وہ مغافیر کے پھولوں کا رس چوس کر مکھیاں شہد بناتی ہیں۔ مغافیر میں ہلکی سی بو ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کو چونکہ بو ناپسند ہوتی تھی اس لیے آپ نے عہد کر لیا کہ آئندہ شہد نہیں کھاؤں گا۔

(صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ تفسیر ابن کثیر)

سوال: حضور اقدس ﷺ نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا سے کیا راز کی بات کہہ دی تھی؟

جواب: اسی زمانے میں آپ ﷺ نے کوئی راز کی بات سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہہ دی تھی جو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ دی۔ صحیح بخاری میں ہے کہ وہ راز شہد کی تحریم کا واقعہ تھا۔ بعض مفسرین نے دوسری باتیں بھی کہی ہیں۔

(صحیح بخاری۔ امہات المومنینؓ)

سوال: سورۃ التحریم میں شہد کی تحریم کا واقعہ کس طرح بیان ہوا؟

جواب: آیت ۱ میں ہے۔

(القرآن۔ امہات المومنینؓ۔ سیرت عائشہؓ۔ اسوۂ صحابیاتؓ)

سوال: واقعہ ایلا ۹ ہجری میں پیش آیا۔ اس وقت اسلامی سلطنت کی کیا حالت تھی؟

جواب: مدینہ اسلامی سلطنت کا مرکز تھا۔ دور دراز کے علاقے میں زیرنگیں آ چکے تھے۔ مال غنیمت اور سالانہ محاصل کا ایک بڑا ذخیرہ اکثر اسلامی بیت المال کا حصہ بنتا۔

(سیرۃ النبی ﷺ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ تاریخ اسلام)

سوال: دنیاوی دولت اور مال غنیمت کی فراوانی کے باوجود رسول خدا ﷺ کی عادت مبارکہ

کیا تھی؟

جواب: ذاتی اور خانگی زندگی میں زہد و قناعت کا پہلو نمایاں تھا۔ گھر میں آئے روز فاقہ رہتا تھا۔ حتی کہ بعض اوقات مہمان نوازی کے لئے قرض لینا پڑتا۔

(محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا۔ الرحیق المختوم۔ زادالمعاد)

سوال: بتایئے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ سے کیا مطالبہ کیا؟

جواب: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا میں سے زیادہ تر بڑے بڑے رئیسوں کی بیٹیاں اور ناز و نعم میں پلی ہوئی تھیں۔ انہوں نے مال و دولت کی فراوانی دیکھ کر نبی اکرم ﷺ سے خانگی مصارف میں اضافے کی خواہش ظاہر کی۔

(امہات المؤمنینؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابیات و مبشراتؓ)

سوال: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا کہا؟

جواب: آپ کو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کے مطالبے کا پتہ چلا تو پریشان ہو گئے۔ اپنی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سمجھایا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے مصارف میں اضافے کا تقاضا نہ کرو۔ جو کچھ مانگنا ہے مجھ سے مانگو بخدا وہ میرا لحاظ کرتے ہیں ورنہ تمہیں طلاق دے دیتے۔

(امہات المؤمنینؓ۔ حابیات مبشراتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو سمجھانے پر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی ایک اور زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھی سمجھایا تو انہوں نے کہا: ''عمر! تم ہر شے میں تو دخل دیتے ہی تھے۔ اب آپ ﷺ کی بیویوں کے معاملے میں بھی دخل دیتے ہو۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس سے افسردہ ہو گئے اور خاموشی اختیار کر لی۔

(امہات المؤمنینؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتایئے کون سی دو بیویاں نان نفقے کے مطالبے سے دستبردار ہو گئیں؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کے سمجھانے پر ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سمجھانے پر ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے نان نفقے کا مطالبہ ترک کر دیا جبکہ دوسری بیویاں اس پر قائم رہیں۔ پھر جب آیت تخییر نازل ہوئی تو تمام بیویوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اختیار کیا اور اپنا مطالبہ چھوڑ دیا۔

(امہات المؤمنینؓ۔ سیرت عائشہؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے آیت تخییر کیوں نازل ہوئی تھی؟

جواب: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما نان ونفقہ میں اضافہ چاہتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ صرف اپنی بیویوں کی رضامندی کے لیے دنیاوی خواہشات کے طالب نہیں تھے لہٰذا تخییر کی آیت نازل ہوئی۔

(القرآن۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ سیرت سرور عالم ﷺ۔ طبقات۔ تفسیر ابن کثیر)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ کی مسواک دھونے کی خدمت کس زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا کے سپرد تھی؟

جواب: سردار انبیا ﷺ طہارت کا بے حد اہتمام فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ اپنی مسواک بھی بار بار دھلواتے تھے۔ یہ خدمت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سپرد تھی۔

(ازواج مطہراتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: نبی اکرم ﷺ نے کس بیوی کے ساتھ دوڑ لگائی تھی؟

جواب: ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا آؤ دوڑیں۔ دیکھیں کون آگے نکل جاتا ہے۔ یہ دبلی پتلی تھیں آگے نکل گئیں۔ کئی سال کے بعد اسی قسم کا ایک اور موقعہ آیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھاری ہو گئی تھیں۔ اب کے بار آنحضرت ﷺ آگے نکل گئے۔ آپ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا یہ اس دن کا جواب ہے۔

(سنن ابوداؤد۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: ''میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا خدا آپ کی ہر خواہش کو جلد پوری کرتا ہے۔'' یہ الفاظ کس

زوجہ محترمہ کے ہیں؟

جواب: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے۔ آپ نے یہ الفاظ اس وقت کہے تھے جب آیت ارجاء اتری تھی جس میں آپ کو اختیار دیا گیا تھا کہ جس بیوی کو چاہیں اپنے پاس بلائیں یا اس کے پاس رات گزاریں اور جس کو چاہیں نہ بلائیں۔

(صحیح بخاری۔ سیرت عائشہؓ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: آیت ارجاء کے نزول کے بعد حضور ﷺ کا معمول کیا رہا؟

جواب: اس آیت کے نزول کے بعد بھی آپ کا معمول یہی رہا کہ آپ ہر روز ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما سے باری کی اجازت طلب فرما لیا کرتے تھے۔

(مومنات کا قافلہ۔ صحیح بخاری۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سر میں درد تھا۔ حضور ﷺ تشریف لائے تو آپ نے کیا فرمایا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا جواب دیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کا مرض الموت شروع ہو رہا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سر میں درد دیکھ کر آپ نے فرمایا: ''عائشہ! اگر تم میرے سامنے مرتیں تو میں تم کو اپنے ہاتھ سے غسل دیتا۔ اور اپنے ہاتھ سے تمہاری تجہیز و تکفین کرتا۔ تمہارے لیے دعا کرتا۔'' عرض کیا: ''یا رسول اللہ! آپ میری موت مناتے ہیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو آپ اسی حجرے میں نئی بیوی لا کر رکھیں۔'' آپ ﷺ نے یہ سن کر تبسم فرمایا۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: ''تمہارے ہاتھ کٹ جائیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے یہ الفاظ کس زوجہ سے اور کیوں فرمائے تھے؟

جواب: کہیں سے ایک قیدی گرفتار ہو کر آیا۔ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں بند تھا۔ آپ عورتوں سے باتیں کرنے میں مصروف ہوئیں تو وہ موقع پا کر بھاگ نکلا۔ آپ تشریف لائے تو گھر میں قیدی کو نہ پا کر پوچھا۔ واقعہ معلوم ہوا تو آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ آپ نے باہر نکل کر صحابہ رضی اللہ عنہم کو خبر کی اور وہ پھر پکڑا گیا۔ آپ

ﷺ گھر میں تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی ہیں۔ پوچھا عائشہ! کیا کر رہی ہو۔ عرض کیا، دیکھ رہی ہوں کہ کون سا ہاتھ کٹے گا۔ آپ ﷺ متاثر ہوئے اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔

(مسند احمد۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خوشی اور ناراضی کا کیا انداز ارشاد فرمایا تھا؟

جواب: آپ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا: ''عائشہ رضی اللہ عنہا! جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو یا ناراض ہوتی ہوتو مجھ کو پتہ چل جاتا ہے۔ ناراض ہوتی ہوتو ابراہیم علیہ السلام کے خدا کی قسم اور خوش ہوتی ہوتو محمد ﷺ کے خدا کی قسم کھاتی ہو۔ عرض کیا، یا رسول اللہ صرف زبان سے نام لینا چھوڑ دیتی ہوں۔

(مومنات کا قافلہ۔ سیرت عائشہؓ۔ مسند احمد۔ صحیح بخاری۔ امہات المومنینؓ)

سوال: بتایئے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی خدمت گزاری کس انداز سے کرتی تھیں؟

جواب: اگرچہ گھر میں خادمہ موجود تھی لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا کام خود کرتی تھیں۔ آٹا خود پیستی تھیں۔ خود گوندتی تھیں۔ کھانا خود پکاتی تھیں۔ بستر اپنے ہاتھ سے بچھاتی تھیں۔ وضو کا پانی خود لا کر رکھتی تھیں۔ آپ قربانی کے لیے جو اونٹ بھیجتی تھیں اس کے لیے قلادہ خود بٹتی تھیں۔ آنحضرت ﷺ کے سر اقدس میں کنگھا کرتی تھیں اور جسم مبارک پر عطر لگاتی تھیں۔ آپ کے کپڑے اپنے ہاتھ سے دھوتی تھیں۔ سوتے وقت مسواک اور پانی سرہانے رکھتی تھیں۔ مسواک کو صفائی کی غرض سے دھویا کرتی تھیں۔ آپ کا کوئی مہمان آتا تو مہمانی کی خدمت انجام دیتی تھیں۔

(الادب المفرد۔ صحیح بخاری۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: ''اگر میرے باپ بھی قبر سے اٹھ کر آئیں اور منع کریں تو میں نہ مانوں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ الفاظ کیوں کہے تھے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھ کر وہ بھی برابر چاشت کی نماز پڑھا کرتی تھیں اور یہ الفاظ فرمایا کرتی تھیں۔ (مسند احمد۔ سیرت عائشہ ؓ)

سوال: ”میرے محبوب کو اس کا رنگ پسند لیکن بو ناپسند تھی۔“ یہ الفاظ کس ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے تھے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے۔ ایک عورت نے آ کر پوچھا، ام المؤمنین! مہندی لگانا کیسا ہے؟ اس پر آپ نے یہ الفاظ فرمائے اور یہ بھی فرمایا: ”مہندی لگانا حرام نہیں۔ تم چاہو تو لگاؤ۔“ (مسند احمد۔ سیرت عائشہ ؓ)

سوال: بتایئے مذہبی زندگی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی کس انداز سے پیروی کرتی تھیں؟

جواب: رات کے پچھلے پہر تہجد کی نماز میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک ہوتیں۔ صبح بھی آپ کے ساتھ عبادت الٰہی میں مشغول رہتیں۔ آنحضرت ﷺ امام ہوتے اور وہ مقتدی۔ آپ ﷺ مسجد میں جماعت کو نماز پڑھاتے تو یہ حجرے میں کھڑی ہو کر اقتداء کر لیتیں۔ چاشت کی نماز بھی پڑھا کرتیں۔ اکثر روزے رکھتیں۔ کبھی کبھی اعتکاف بھی کرتیں۔ حج کے لیے بھی ساتھ گئیں۔

(مسند احمد۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم)

سوال: آنحضرت ﷺ کے سر مبارک میں درد کس زوجہ مطہرہ کے حجرے میں شروع ہوا؟

جواب: یہ مرض الموت کا آغاز تھا۔ آپ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لائے۔ ان کے سر میں درد تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، ہائے میرا سر! اسی وقت سے آپ کے سر میں درد شروع ہو گیا۔ پھر آپ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں صاحب فراش ہو گئے۔

(سیرت عائشہ ؓ۔ صحابیات مبشرات ؓ۔ ازواج مطہرات ؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الوفات کے موقع پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں کس طرح قیام فرمایا؟

جواب: آپ علالت کے دوران بھی ایک ایک دن ایک ایک حجرے میں قیام فرماتے۔ کیونکہ اس حالت میں بھی بیویوں کی خاطر داری منظور تھی۔ لیکن آپ ہر روز استفسار فرماتے کہ کل میں کہاں رہوں گا۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما نے سمجھ لیا کہ آپ کا مقصود یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام رہے۔ سب نے اجازت دے دی۔ اس وقت آخر زندگی تک آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں قیام فرمایا۔

(سیرت ابن ہشام۔ امہات المومنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: بتایئے حضور ﷺ کے مرض الوفات کے دوران کون سی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا آپ پر دعائیں پڑھ کر دم کرتی تھیں؟

جواب: وہ دعائیں جن کو پڑھ کر رسول خدا ﷺ بیمار کو دم کرتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی وہی دعائیں پڑھ کر آنحضرت ﷺ کو دم کیا کرتی تھیں۔

(صحیح بخاری۔ صحابیات مبشراتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: نبی اکرم ﷺ نے کس زوجہ محترمہ کے سینے پر ٹیک لگا رکھی تھی؟

جواب: آپ ﷺ کا وقت آخر تھا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سرہانے بیٹھی تھیں۔ آپ ان کے سینے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔

(صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضور ﷺ کے آخری وقت میں کس زوجہ محترمہ نے مسواک نرم کر کے آپ کو دی تھی؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دانتوں سے مسواک نرم کر کے رسول اللہ ﷺ کو دی تھی۔ (صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ اسوۂ صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتایئے کس زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کو پیغمبر عالم ﷺ کا مدفن بننا نصیب ہوا؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں آپ ﷺ نے انتقال فرمایا اور وہیں

دفن ہوئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ نبی کا جہاں وصال ہوتا ہے، وہیں دفن ہوتا ہے۔

(صحیح بخاری۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ سیرت ابن ہشام۔ مسند احمد)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی تدفین کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا خواب دیکھا تھا؟

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواب دیکھا تھا کہ ان کے حجرے میں تین چاند ٹوٹ کر گرے ہیں۔ انہوں نے اس کا ذکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کیا تھا۔ جب آنحضرت ﷺ اسی حجرے میں مدفون ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ان تین چاندوں میں سے ایک یہ ہے اور یہ ان میں سب سے بہتر ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خواب کی تعبیر بتانے میں ماہر تھے۔

(انساب الاشراف۔ مؤطا امام مالک۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: بتائیے نبی برحق ﷺ کی کون سی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا آپ کی وفات کے بعد اسی حجرے میں سوتی تھیں؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اسی مزار اقدس کی مجاور رہیں۔ قبر نبوی ﷺ کے پاس ہی سوتی تھیں۔ ایک دن آپ کو خواب میں دیکھا۔ اس دن سے وہاں سونا چھوڑ دیا۔ حاضری کے لئے حجرے میں جایا کرتی تھیں۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ طبقات ابن سعد۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کتنا عرصہ تک مزار پر جاتی رہیں اور کیوں جانا چھوڑ دیا؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تیرہ برس تک یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تدفین تک بے حجابانہ حجرے میں مزار اقدس پر جاتی رہیں۔ کیونکہ اس وقت تک وہاں ایک شوہر تھا اور دوسرا باپ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تدفین کے بعد فرماتی تھیں کہ اب وہاں جاتے حجاب آتا ہے۔

(ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: حضور ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کتنا عرصہ بیوگی کی حالت میں گزارا؟

جواب: آپ نے تقریباً ۴۸ یا ۵۰ سال بیوگی کی حالت میں گزارے۔

(مستدرک حاکم۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمر کے کتنے سال آنحضرت ﷺ کی رفاقت میں گزارے؟

جواب: آپ جوانی میں ہی بیوہ ہوگئی تھیں۔ آپ نے صرف نو سال حضور ﷺ کی صحبت میں گزارے۔ رحلت نبوی کے وقت سیدہ عائشہ کی عمر ۱۸ سال تھی۔

(امہات المؤمنینؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خواب کی کیا تعبیر بتائی تھی؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا اگر تیرا خواب سچا ہوا تو تیرے گھر میں اہل زمین میں سے سب سے افضل لوگ دفن ہوں گے۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ تیرہ دن علیل رہے۔ بتایئے کتنے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں مقیم رہے؟

جواب: آپ ﷺ ۵ دن دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کے حجروں میں اور ۸ دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں مقیم رہے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کے لیے دوسری شادی ممنوع قرار دے دی تھی۔ کیوں؟

جواب: عرب کے ایک رئیس نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عقد کروں گا۔ یہ بات دینی و دنیاوی مصلحت اور شان نبوت کے خلاف تھی۔ اس

لیے اللہ تعالیٰ نے سورۃ احزاب آیت ۱۰ میں منع فرما دیا۔ اسی طرح سورہ احزاب آیت ۷ میں بھی یہ حکم ہے۔ (القرآن۔ تفسیر ابن کثیر۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ جائیداد اپنی بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی تھی۔ نزع کے وقت انہوں نے بیٹی سے کیا کہا اور بیٹی نے کیا جواب دیا؟

جواب: دوسری اولاد کے لیے سامان بھی ضروری تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نزع کے وقت بیٹی سے فرمایا: ''جان پدر! کیا تم وہ جائیداد اپنے اور بہن بھائیوں کو دے دو گی؟ عرض کیا، بسروچشم، چنانچہ بعد میں انہوں نے ایسا ہی کیا۔''

(طبقات ابن سعد۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: بتایئے سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے کتنا وظیفہ مقرر کیا تھا؟

جواب: دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کی طرح انہیں بھی سالانہ بارہ بارہ ہزار درہم دیئے جاتے۔ یہ بھی روایت ہے کہ دیگر ازواج کے لیے دس دس ہزار اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے بارہ ہزار سالانہ تھے۔

(صحیح بخاری ومسلم۔ مستدرک حاکم۔ کتاب الخراج)

سوال: سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کو زیادہ وظیفہ دینے کی کیا وجہ بتائی تھی؟

جواب: انہوں نے فرمایا تھا: ''ان کو میں دو ہزار زیادہ اس لیے دیتا ہوں کہ وہ آنحضرت ﷺ کو زیادہ محبوب تھیں''۔ (مستدرک حاکم۔ بخاری ومسلم۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا کس درجے خیال رکھتے تھے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی محبوب بیوی ہونے کے ناطے سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بے حد تکریم کرتے تھے۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کی تعداد کے مطابق نو پیالے تیار کرا رکھے تھے، جب کوئی چیز آتی، ایک ایک پیالہ میں

ایک ایک زوجۂ نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجتے۔ تحفوں کی تقسیم میں یہاں تک خیال رکھتے کہ بقول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سری اور پایہ تک ان کے پاس بھیج دیتے تھے۔ عراق کی فتوحات میں موتیوں کی ایک ڈبیہ بھی مال غنیمت میں آئی۔ وہ انہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دی۔ (صحیح بخاری۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے موتیوں کی ڈبیہ ملنے پر کیا فرمایا؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدہ کو موتیوں کی ڈبیہ بجھوائی تو آپ نے فرمایا: ''ابن خطاب نے آنحضرت ﷺ کے بعد مجھ پر بڑے بڑے احسانات کیے ہیں، خدایا! مجھے آئندہ ان کے عطیات کے لیے زندہ نہ رکھنا۔'' چنانچہ آپ قناعت پسند تھیں اور دنیاوی مال ودولت کی طالب نہ تھیں اس لیے یہ دعا فرمائی، جو قبول ہوئی۔

(صحیح بخاری۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تمنا تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حجرۂ اقدس میں دفن ہوں۔ بتایئے یہ خواہش کیوں پوری نہ ہوئی؟

جواب: سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بھی یہی خواہش تھی۔ انہوں نے نزع کے وقت اپنے صاحبزادے کو بھیجا کہ سیدہ سے دفن ہونے کی اجازت طلب کرے۔ سیدہ نے فرمایا: ''اگرچہ وہ جگہ میں نے خود اپنے لیے رکھی تھی مگر عمر رضی اللہ عنہ کے لیے خوشی سے یہ ایثار گوارا کرتی ہوں۔'' اس کے باوجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا جنازہ آستانہ تک لے جا کر پھر اجازت طلب کرنا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دوبارہ اجازت دی اور جنازہ اندر لے جا کر دفن کیا گیا۔

(صحیح بخاری ومسلم طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو عام مسلمانوں میں کس قدر مقبولیت حاصل تھی؟

جواب: فرمان الٰہی کے مطابق آپ تمام مسلمانوں کی ماں تھیں۔ اس لیے حجاز، عراق اور مصر میں بھی ہر جگہ ماں کی طرح مانی جاتی تھیں۔ لوگ آ کر ان کے پاس اپنی اپنی شکایات

پیش کرتے تھے۔ وہ ان کو تسلی دیتی تھیں۔ (مسند احمد۔ مستدرک حاکم)

سوال: بتایئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہا کے طرز عمل سے اختلاف تھا اور ایک روایت کے مطابق ان میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔ تاہم ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اس واقعہ کی روادار نہ تھیں اور نہ ان کا یہ مقصد تھا۔ اس واقعہ سے پہلے اشتر نخعی نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا۔ کہ اس شخص (حضرت عثمان) کے قتل کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا: ''معاذ اللہ! میں اماموں کے امام کے قتل کا حکم دے سکتی ہوں؟'' بعض دشمنوں نے افواہ اڑادی تھی کہ اس واقعہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی شریک تھیں۔ خود ایک مرتبہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے تذکرے میں فرمایا: ''خدا کی قسم! میں نے کبھی پسند نہ کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کسی قسم کی بے عزتی ہو۔ اگر میں نے کبھی ایسا پسند کیا ہو تو ویسی ہی میری بھی ہو، خدا کی قسم میں نے کبھی پسند نہ کیا کہ وہ قتل ہوں اگر کیا ہو تو میں بھی قتل کی جاؤں۔''

(طبقات۔ بخاری۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں شورش زدہ حالات میں اصلاح کا علم کس نے بلند کیا؟

جواب: اصلاح واحوال کے لیے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور بعض دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اصلاح کی کوشش کی۔

(طبقات۔ بخاری۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر کب ملی؟

جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ابھی محاصرے میں تھے کہ حج کا زمانہ آ گیا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے سالانہ دستور کے مطابق حج کے لیے تشریف لے گئیں۔ واپس آ رہی تھیں کہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہا کی شہادت کی خبر ملی۔

(طبقات۔ بخاری۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سن کر کیا ردعمل اختیار کیا؟

جواب: حج سے واپسی پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی راستے میں ملے جو مدینے سے بھاگ کر چلے آ رہے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی واپس مکہ آ گئیں۔ عام لوگوں کو اس حادثہ کی اطلاع ملی تو وہ ہر طرف سے سمٹ کر ان کے پاس آنے لگے۔

(موطا امام مالک۔ طبقات۔ بخاری)

سوال: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: ایک روایت کے مطابق آپ غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئیں۔ جنگ احد میں زخمیوں کو پانی پلاتی رہیں۔ غزوۂ خندق میں مسلمان محصوری کی حالت میں تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زنانہ قلعہ سے نکل کر جنگ کی حالت دیکھتی تھیں اور پہرہ دیتی تھیں۔

(صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ فتح الباری)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بصرہ کی طرف کیوں روانہ ہوئیں؟

جواب: آپ اصلاح احوال کے لیے چھ ہزار ساتھیوں کے ساتھ بصرہ روانہ ہوئیں۔ راستے میں اور لوگ بھی ساتھ ملتے گئے۔ بنی امیہ کے بعض شرپسندوں کا اصل مقصد نہ صرف اصلاح و دعوت کو ناکام کرنا تھا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مشکلات میں اضافہ کرنا تھا۔ انہوں نے فوج میں مخفی سازشوں کا جال پھیلانا شروع کر دیا۔

(طبقات۔ مسند احمد۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ کیوں روانہ ہوئے؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اس لشکر کا حال سن کر مدینے سے بصرہ کے لیے روانہ ہوئے۔ تا کہ ان شر پسندوں کی سازشوں کو ختم کیا جا سکے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لشکر میں شامل ہو گئے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ دونوں کا مقصد اصلاح احوال اور مسلمانوں میں صلح کرانا تھا۔

(مسند احمد۔ تہذیب التہذیب۔ طبقات)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مقصد کیا تھا؟

جواب: آپ نے فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو سزا اور اصلاح کی دعوت ہی ان کی تحریک کا مقصد تھا۔ آپ نیک نیتی سے چاہتی تھیں کہ مسلمانوں کو متحد رکھا جائے۔

(تاریخ طبری۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: قتل عثمان رضی اللہ عنہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی شرکت کا الزام کیوں لگایا گیا؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے چھوٹے بھائی محمد بن ابی بکر ان باغیوں کے لیڈر سمجھے جاتے تھے جنہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔ اس لیے بعض لوگوں نے الزام لگایا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس قتل میں شریک تھیں۔

(طبقات۔ سیرت عائشہؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتایئے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان جنگ جمل کیوں ہوئی اور کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دکھ تھا اس لیے وہ نیک نیتی کے ساتھ اس جماعت کے ساتھ شامل ہو گئیں جو اصلاح احوال چاہتی تھیں۔ اس جماعت کا خیال تھا کہ قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ میں سے بعض لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پناہ میں ہیں۔ ادھر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ تحقیق کے بعد جب تک اصل قاتلوں کا پتہ نہ چل جائے ان پر حد جاری نہیں کی جا سکتی۔ اس اختلاف کی وجہ سے اور بعض شر پسندوں کی غلط فہمی پیدا کرنے پر جنگ جمل پیش آئی۔ جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پلہ بھاری رہا۔ طرفین کا شدید جانی

نقصان ہوا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو احترام سے واپس مدینہ بھیج دیا۔ یہ جنگ بصرہ کے قریب پیش آئی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر کیا فرمایا؟

جواب: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ۴۰ ہجری میں کوفہ میں شہادت پائی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو شدید صدمہ ہوا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ علی رضی اللہ عنہ پر رحمت بھیجے۔ ان کو جب کوئی بات پسند آتی تو یہ کہتے صدق اللہ ورسولہ۔ اہل عراق ان پر جھوٹی تہمت باندھتے ہیں اور بات کو بڑھا کر بیان کرتے ہیں۔

(مسند احمد۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں کس طرح وقت گزارا؟

جواب: آپ نے جنگ جمل پر ہمیشہ افسوس کا اظہار کیا اور اس کے بعد تمام عمر خاموشی سے گزاری۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں اٹھارہ سال گزارے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کی نہایت عزت وتکریم کرتے تھے تاہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جہاں ان سے اختلاف ہوتا برملا کہہ دیتی تھیں۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات)

سوال: بتائیے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کب اور کتنی عمر میں وفات پائی؟

جواب: آپ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت کے آخری حصے میں رمضان ۵۸ ھ میں وفات پائی۔ اس وقت عمر مبارک سڑسٹھ برس تھی۔ ابن جوزی نے ٦٦۔ ذہبی نے ٦٣ اور ابن قتیبہ نے ستر سال بتائی ہے۔

(طبقات۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: عیادت کے لیے آنے والوں سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کیا فرماتی تھیں؟

جواب: آپ چند روز تک علیل رہیں۔ عیادت کے لیے آنے والوں سے فرماتیں: ''اے کاش

میں پتھر ہوتی۔ اے کاش میں کسی جنگل کی جڑی بوٹی ہوتی۔'' کوئی خیریت پوچھتا تو فرماتیں، اچھی ہوں۔ (طبقات۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تعریف فرمائی تو آپ نے کیا جواب دیا؟

جواب: علالت کے دوران حضرت ابن عباس عیادت کے لیے آئے۔ آپ کی تعریف فرمائی تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''ابن عباس! مجھے اپنی اس تعریف سے معاف رکھو۔ مجھے یہ پسند تھا کہ میں معدوم محض ہوتی۔'' آپ عاجزی اور انکساری کو پسند فرماتی تھیں۔

(صحیح بخاری۔ مستدرک حاکم۔ مسند احمد)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا وصیت فرمائی تھی؟

جواب: مرض الموت میں آپ نے فرمایا: ''اس حجرہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ دفن نہ کرنا، میں نے ایک جرم کیا ہے (جنگ جمل میں شرکت کر کے)۔ مجھے دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کے ساتھ جنت البقیع میں دفن کرنا۔ اور رات ہی کو دفن کر دی جاؤں۔ صبح کا انتظار نہ کیا جائے۔ چنانچہ ان کی وصیت پر عمل کیا گیا۔

(صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ مستدرک حاکم)

سوال: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تاریخ وفات بتا دیجیے؟

جواب: آپ نے سترہ تا اٹھارہ رمضان ۵۸ ہجری بمطابق ۱۳ جون ۶۷۸ء منگل کے روز نماز وتر کے بعد رات کو انتقال فرمایا ایک قول یہ بھی ہے کہ ۵۷ ہجری میں تریسٹھ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ مسند احمد۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور کس نے قبر میں اتارا؟

جواب: سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان دنوں مدینے کے قائم مقام حاکم تھے۔ انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قاسم بن محمد بن ابی بکر، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر، عبداللہ

بن عتیق، عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھتیجوں اور بھانجوں نے قبر میں اتارا۔

(امہات المؤمنینؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ مستدرک حاکم۔ طبقات۔ بخاری۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ترکہ کیا تھا؟

جواب: آپ نے کچھ متروکات چھوڑے جن میں ایک جنگل بھی تھا یہ ان کی بہن سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے حصے میں آیا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہا نے یہ جنگل تبرکاً ایک لاکھ درہم میں خریدا۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے یہ رقم عزیزوں میں تقسیم کر دی۔

(امہات المؤمنینؓ۔ صحیح بخاری۔ سیرت عائشہؓ)

سوال: بتایئے سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کتنی تھی؟

جواب: آپ کے ہاں اولاد نہیں ہوئی۔ آپ نے اپنی بہن سیدہ اسماءؓ کے بیٹے عبداللہؓ کو اپنا بیٹا بنا لیا تھا جس کی وجہ سے حضور ﷺ نے آپ کی کنیت ام عبداللہ رکھ دی تھی۔

(سیرت عائشہؓ۔ صحیح بخاری۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی کون سی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا منصب افتاء پر فائز تھیں؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد سے اپنی زندگی کے آخری ایام تک منصب افتاء پر فائز رہیں۔ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہی مستقل طور پر افتاء کا منصب حاصل کر چکی تھیں۔ حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد آخری زندگی تک وہ برابر فتویٰ دیتی رہیں۔ ان کا شمار فقیہات میں ہوتا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ سیر اعلام النبلاء۔ تہذیب التہذیب)

سوال: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا محدث بھی تھیں۔ بتایئے آپ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ سیر اعلان النبلاء۔ تہذیب التہذیب)

سوال: بتائیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وراثت کے مسائل کس ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا کرتے تھے؟

جواب: کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وراثت کے مسائل پوچھا کرتے تھے۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ صحابیات مبشراتؓ۔ سیَر اعلام النبلاء)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی محبوب ترین جگہ کس زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ تھی؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ محبوب ترین جگہ تھی کیونکہ اسی میں آپ ﷺ نے وصال فرمایا۔ آپ کا ارشاد ہے: ’’ہر نبی کی اپنی محبوب ترین جگہ پر وفات ہوتی ہے۔‘‘ اسی جگہ کو آپ ﷺ کی آرام گاہ بننا نصیب ہوا۔

(سیَر العلام النبلاء۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا علم طب سے بھی واقفیت رکھتی تھیں۔ آپ اس بارے میں کیا فرماتی تھیں؟

جواب: اپنے بھانجے حضرت عمرو بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پوچھنے پر آپ نے بتایا: ’’حضرت نبی اکرم ﷺ اپنی آخری عمر میں کافی بیمار رہے اور مختلف جگہوں سے عرب کے وفود ان کے پاس آتے تھے تو آنحضرت ﷺ کو تھکاوٹ ہو جاتی تھی۔ اور میں ان کا علاج کیا کرتی تھی‘‘۔ اس طرح آپ کو بہت سی دواؤں کا علم ہوا۔

(حلیۃ الاولیاء۔ سیَر العلام النبلاء۔ مجمع الزوائد۔ فتح الربانی)

سوال: کون سی فضیلتیں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ممتاز کرتی ہیں؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بعض فضائل انہیں دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما سے ممتاز کرتے ہیں۔ آپ خود فرماتی تھیں: مجھے دوسری ازواج النبی ﷺ پر دس قسم کی فضیلت حاصل ہے:

(۱) آنحضرت ﷺ نے میرے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں فرمایا۔

(۲) ان کی کسی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے ماں باپ دونوں مہاجر نہیں تھے سوائے میرے۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے آسمان سے میری برأت نازل فرمائی۔

(۴) جبرائیل ریشمی کپڑے میں میری صورت لے کر نازل ہوئے اور فرمایا اس سے نکاح کرو۔

(۵) میں اور آنحضرت ﷺ ایک برتن سے غسل فرماتے، یہ فضیلت بھی کسی اور کو حاصل نہیں رہی۔

(۶) میں سامنے لیٹی ہوتی آپ نماز پڑھتے۔ ایسا کسی اور زوجہ کے ساتھ نہیں ہوا۔

(۷) آپ میرے ساتھ ہوتے اور وحی نازل ہو جاتی۔

(۸) آپ کی وفات میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے ہوئی۔

(۹) آپ کی وفات والے دن میری باری کا دن تھا۔

(۱۰) آپ میرے گھر (حجرے) میں مدفون ہیں۔

(سیئر العلام النبلاء۔ مستدرک۔ مومنا کا قافلہ۔ طبقات۔ اربعین لابن عساکر۔ معجم الکبیر)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے چند خاص فضائل اور خصوصیات بیان کریں؟

جواب: آپ شعروسخن کا اچھا ذوق رکھتی تھیں۔ ساری زندگی علم دین کی نشرواشاعت کی۔ جنت میں حضور ﷺ کی بیوی ہیں۔ سب سے محبوب اور چہیتی بیوی ہیں۔ حضور ﷺ نے مختلف لوگوں کو ان سے محبت کرنے کی ترغیب دی۔ حضور ﷺ ان کے گھر میں ہوتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم تحفے بھیجتے، رسول اللہ ﷺ انہیں ہر حال میں خوش رکھنا پسند فرماتے تھے۔ حضور ﷺ ان کو سفر میں اکثر ساتھ لے جاتے۔ ان کے دل بہلاوے کے لیے ہر ممکن کوشش فرماتے۔ آپ نے سیدنا جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا اور انہوں نے سیدہ رضی اللہ عنہا کو سلام کیا۔ فیاض، غریب پرور، مہمان نواز، قیدی رہا کرنے والی، مجتہد، حدیث، فقہ، شاعری، انساب، تاریخ عرب اور طب میں علم وفضل والی۔ خطابت میں ممتاز۔ شیریں کلام اور فصیح اللسان تھیں۔ اکثر روزے رکھا کرتی تھیں۔

(طبرانی۔ ترمذی۔ معجم الکبیر۔ مستدرک حاکم۔ طبقات۔ مجمع الزوائد۔ صفۃ الصفوہ۔ انساب الاشراف)

ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش

(سابقون الاولون، مہاجرین مدینہ، دباغت کرنے والی)

سوال: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی کنیت ام الحکم تھی۔ آپ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: آپ کا تعلق قریش کے معزز خاندان اسد بن خزیمہ سے تھا۔

(طبقات۔ نسب قریش۔ انسب الاشراف۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کا والد کی طرف سے سلسلۂ نسب کیا ہے؟

جواب: والد کی طرف سے آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح سے ہے: زینب بنت جحش بن رباب بن یعمر بن صبرہ بن مرۃ بن کثیر بن غنم بن ودان بن اسد بن خزیمہ۔

(طبقات۔ نسبت قریش۔ انساب الاشراف۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: ماں کی طرف سے ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش کا سلسلۂ نسب بتا دیجئے؟

جواب: سیدہ زینبؓ بنت جحش کا ماں کی طرف سے سلسلۂ نسب یہ ہے: زینب رضی اللہ عنہا بنت امیمہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ۔ ماں کی طرف سے قبیلہ بنی ہاشم سے تعلق تھا۔

(طبقات۔ نسب قریش۔ انساب الاشراف۔ اصابہ۔ استیعاب۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش سے کیا رشتہ داری تھی؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش رسول اللہ ﷺ کی سگی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی تھیں بعض کہتے ہیں کہ پھوپھی زاد تھیں اور رسول اللہ ﷺ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے ماموں زاد تھے۔

(الاستیعاب۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ قدیم الاسلام ہیں اور آپ کو سابقون الاولون میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے اعلان حق کے ابتدائی دنوں میں اسلام قبول کر لیا تھا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتایئے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ۱۳ نبوی میں اپنے خاندان کے ہمراہ مدینہ طیبہ ہجرت کی۔ کیونکہ مشرکین مکہ نے مسلمانوں کا وہاں رہنا مشکل کر دیا تھا۔

(مومنات کا قافلہ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے والد نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ ان کی والدہ کب اسلام لائیں؟

جواب: آپ کی والدہ امیمہ کے اسلام لانے میں اختلاف ہے۔ ابن سعد نے ان کے اسلام لانے کا ذکر کیا ہے جبکہ محمد ابن اسحاق نے انہیں مسلمان تسلیم نہیں کیا۔

(اصابہ۔ زرقانی۔ امہات المؤمنینؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نام کس نے تبدیل کیا تھا؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کا پہلے نام برہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کر کے زینب رضی اللہ عنہا رکھا۔

(صحیح مسلم۔ ادب المفرد۔ دلائل النبوۃ۔ اسد الغابہ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کا پہلے نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: مشہور صحابی حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ سے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی شادی ہوئی تھی۔ یہ شادی حضور اقدس ﷺ نے خود کی تھی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: بتایئے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کون تھے؟

جواب: آپ صحابی رسول ﷺ ہونے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام

اور منہ بولے بیٹے تھے۔ حضور ﷺ ان سے بے حد محبت کرتے تھے۔

(اصابہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کو حضرت زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کو بعض وجوہات کی بنا پر یہ رشتہ پسند نہ تھا اس لیے انہوں نے نکاح سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ میں زید رضی اللہ عنہ کو اپنے لیے پسند نہیں کرتی۔ کیونکہ نسب کے لحاظ سے میں اس سے بہتر ہوں۔''

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش حضرت زید رضی اللہ عنہ سے شادی کیوں نہیں کرنا چاہتی تھیں؟

جواب: سیدنا حضرت زید رضی اللہ عنہا موالی (آزاد کردہ غلام) تھے اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش ایک نہایت شریف اور معزز خاندان سے تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی زاد بہن بھی تھیں۔ عرب کا یہ دستور تھا کہ موالی سے نکاح کرنا اپنے لیے باعث ننگ و عار سمجھا جاتا تھا۔ اس لیے حضور ﷺ نے جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ سے نکاح کا پیغام دیا تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش اور ان کے بھائی نے صاف انکار کر دیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتایئے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش سیدنا زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ سے شادی کرنے کے لیے کس طرح رضامند ہوئیں؟

جواب: حضور ﷺ اس نکاح میں بہتری سمجھتے تھے اور آپ کی منشا کے مطابق یہ نکاح ہوا۔ بعض مؤرخین و مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی: وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ۔ (الاحزاب۔ آیت ۳۶)

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ القرآن۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: حضرت زید رضی اللہ عنہ باپ کی طرف سے قبیلہ بنی کلب اور ماں کی طرف سے قبیلہ بنی طے سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ دونوں قبیلے عرب کے معزز اور باوقار قبیلے تھے لیکن زید بچپن میں ڈاکوؤں کے ہتھے چڑھ گئے۔ جنہوں نے مکہ میں عکاظ کے بازار میں انہیں غلام کی حیثیت سے فروخت کر دیا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی حضرت زید رضی اللہ عنہ سے شادی کے وقت عمر کیا تھی؟

جواب: حضرت زید رضی اللہ عنہ سے شادی کے وقت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی عمر چونتیس سال تھی۔ یہ ان کی پہلی شادی تھی۔ تاہم ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ وہ اس وقت بیوہ تھیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پہلے کس سے ان کی شادی ہوئی؟ اس کا ذکر کسی کتاب میں نہیں ملتا۔ (طبقات۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتایئے ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کا سیدنا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: سیدالشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے ماموں تھے۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ الحلیہ۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدنا عبداللہ رضی اللہ بن جحش اسلام کے سب سے پہلے علمبردار تھے۔ ان کا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے۔ انہیں سب سے پہلے امیر المؤمنین کہا گیا اور ان کا لقب مجدع تھا۔ ان کے ایک دوسرے بھائی ابو احمد بن جحش اسلام کے بزرگ اور شعرا میں سے تھے۔

(استیعاب۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی ولادت کب اور کہاں ہوئی تھی؟

جواب: آپ کی ولادت بعثت نبوی سے ۳۳ سال قبل مکہ میں بمطابق ۵۹۰ء میں ہوئی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہجرت سے تیس سال پہلے پیدا ہوئیں۔ عزت و جمال اور حسب نسب میں بلند مقام رکھتی تھیں خود کہا کرتی تھیں کہ میں عبد شمس کی اولاد کی سردار ہوں۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتینؓ)

سوال: بتایئے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ سے شادی کے وقت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کا مہر کتنا مقرر ہوا تھا؟

جواب: آپ کا مہر دس دینار ساٹھ درہم، چار کپڑے اور پچاس مد غلہ اور تیس صاع کھجوریں مقرر ہوئیں۔ یہ مہر طرفین کی مرضی سے مقرر کیا گیا تھا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی شادی سیدنا حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ سے کب ہوئی تھی؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہ کی شادی حضرت زید رضی اللہ عنہ سے ۴ ہجری میں ہوئی تھی۔

(ازواج مطہراتؓ۔ طبقات)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش اور سیدنا حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کا نبھا کیوں نہ ہو سکا؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کے آگے سر جھکا لیا تھا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی۔ لیکن طبیعتوں میں مفافقت پیدا نہ ہو سکی۔ دونوں کے درمیان اختلافات بڑھتے گئے۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ نے حضور اقدس ﷺ سے سیدہ زینب کی کس انداز میں شکایت کی؟

جواب: حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

عرض کی کہ زینب مجھ سے زبان درازی کرتی ہیں اور میں ان کو طلاق دینا چاہتا ہوں۔

(اسد الغابہ۔ فتح الباری۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: رسول خدا ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کو کیا جواب دیا؟

جواب: جب بھی حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے شکایت کی آپ فرماتے کہ طلاق اچھا فعل نہیں ہے۔ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: ''اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اور اللہ سے ڈرو۔'' (سورۃ احزاب آیت ۳۷)

(صحابیات مبشراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کو سیدنا حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارث نے کب طلاق دی؟

جواب: دونوں میاں بیوی کے درمیان رنجشیں بڑھتی گئیں اور کوئی تلقین کارگر ثابت نہ ہوئی تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے تنگ آ کر شادی کے ایک سال بعد ۵ ہجری میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہ کو طلاق دے دی۔ رسول رحمت ﷺ اس سے رنجیدہ خاطر ہوئے کیونکہ آپ نے ہی یہ رشتہ کرایا تھا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے کب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش سے نکاح کا ارادہ فرمایا؟

جواب: جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہ عدت پوری کر چکیں تو حضور اقدس ﷺ نے آپ سے نکاح کا ارادہ فرمایا۔ اگر چہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ مل چکا تھا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: حضور ﷺ کو اس نکاح کے بارے میں تامل کیوں تھا؟

جواب: اس وقت تک عرب میں جاہلیت کی رسوم کا اثر باقی تھا۔ لوگ منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹے کے برابر سمجھتے تھے۔ اس لیے منہ بولے بیٹے کی مطلقہ یا بیوہ سے شادی کرنا معیوب خیال کرتے تھے۔ اس لیے عام لوگوں اور خصوصاً منافقین کے اعتراضات کی

وجہ سے حضور ﷺ کو تامل ہوا۔ آپ اللہ کے حکم کا انتظار کرنے لگے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ مومنا کا قافلہ۔ طبقات)

سوال: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو کس طرح تسلی دی؟

جواب: جاہلیت کی رسم مٹانے اور رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کی باتوں سے پریشان نہ ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: ''اور تم اپنے دل میں وہ چھپاتے ہو جس کو خدا ظاہر کردینے والا ہے۔ اور تم لوگوں سے ڈرتے ہو، حالانکہ ڈرنا خدا سے چاہیے۔'' بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ خطاب حضرت زید رضی اللہ عنہ سے تھا کہ تم بیوی کو طلاق دینا چاہتے ہو لیکن لوگوں سے ڈرتے ہو حالانکہ اللہ سے ڈرنا چاہیے۔

(القرآن۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابیاتؓ۔ تفسیر قرطبی)

سوال: رسول اللہ ﷺ کو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش سے شادی کی اطلاع کس طرح دی گئی؟

جواب: کہا جاتا ہے کہ یہ شادی آسمانوں پر ہوئی کیونکہ اس سے پہلے ہی ایک روز حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اقدس ﷺ کو رازدارانہ انداز میں بتا دیا تھا کہ زینب رضی اللہ عنہ آپ کی بیوی بنے گی۔ یہی وجہ تھی۔ کہ آپ نے اس خبر کو شدت سے محسوس کیا کہ لوگ کیا کہیں گے کہ لے پالک کی مطلقہ سے نکاح کر لیا۔ چنانچہ یہ فیصلہ آسمانوں پر ہو چکا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کر کے جاہلانہ رسم کو ختم کر دیا۔

(القرآن۔ استیعاب۔ زاد المعاد۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: حبیب کبریا ﷺ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو کس کے ذریعے نکاح کا پیغام بھیجا تھا؟

جواب: طلاق کے بعد سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی عدت پوری ہوگئی اور اللہ کی طرف سے اس شادی کے لئے اجازت مل گئی تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کے ذریعے انہیں اپنے لیے نکاح کا پیغام بھیجا۔

(مسند احمد۔ صحیح مسلم۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: بتایئے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ کی طرف سے کس طرح نکاح کا پیغام دیا؟

جواب: سیدنا زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ حضور ﷺ کے حکم کے مطابق حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ فرماتے ہیں کہ جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ زینب رضی اللہ عنہا آٹا گوندھ رہی ہیں۔ میں نے شرماتے ہوئے اپنا رخ دوسری طرف کرتے ہوئے کہا: ''زینب رضی اللہ عنہا تمہارے لیے ایک خوشخبری لے کر آیا ہوں۔ رسول اکرم ﷺ نے مجھے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ تمہیں اپنے حبالۂ عقد میں لے کر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کی فہرست میں شامل کرلیا جائے۔ تمہاری کیا رائے ہے؟''

(فتح الباری۔ نسائی۔ صحیح مسلم۔ مسند احمد۔ صحابیات مبشرات ؓ)

سوال: ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو کیا جواب دیا؟

جواب: آپ نے نظریں اٹھائے بغیر آٹا گوندھتے ہوئے جواب دیا: ''میں اپنے اللہ سے مشورہ کرنے کے بعد ہی اس معاملے میں کچھ کہہ سکتی ہوں''۔ اس کے بعد وہ استخارہ کرنے کے لیے مصلے پر کھڑی ہوگئیں۔

(نسائی۔ صحیح مسلم۔ مسند احمد۔ صحابیات مبشرات ؓ۔ فتح الباری)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا حضور ﷺ سے نکاح کس طرح ہوا؟

جواب: وہ ابھی حالت نماز ہی میں تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر وحی نازل کر دی اور رسول رحمت ﷺ کو پیغام دیا کہ ہم نے تمہاری شادی زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ آسمانوں پر کر دی ہے۔ یہ آسمانی حکم نازل ہونے کے بعد رسول اقدس ﷺ بغیر اجازت طلب اور پیشگی اطلاع دیئے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ یہ بھی روایات ہیں کہ وحی کے بعد حضور ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا کو اطلاع کرا دی تھی کہ تمہارے بارے میں یہ حکم نازل ہوا ہے۔ چنانچہ سیدہ نے سجدہ شکر ادا

کیا۔ اور شادی کے لئے رضامندی ظاہر کر دی۔

(زرقانی۔ اصابہ۔ نسائی۔ صحیح مسلم۔ مسند احمد۔ صحابیات مبشراتؓ۔ فتح الباری)

سوال: رسول اللہ ﷺ سے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کا نکاح کب ہوا؟

جواب: اس میں اختلاف ہے کہ یہ نکاح کب ہوا۔ بعض حضرات نے ۳ ہجری بتایا ہے۔ بعض نے ۴ ہجری اور بعض نے ۵ ہجری۔

(تاریخ طبری۔ طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ استیعاب التہذیب۔ التاریخ۔ انساب الاشراف۔ عیون الاثر)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کا مہر کتنا مقرر ہوا تھا؟

جواب: آپ کا مہر چار سو درہم مقرر ہوا تھا۔ اور بعض روایات میں ہے کہ آپ کے بھائی ابو احمد بن جحش نے باقاعدہ نکاح بھی کیا تھا۔

(طبقات۔ امہات المؤمنینؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش سے نکاح کے بعد حضور ﷺ نے ولیمے کا اہتمام کس طرح فرمایا؟

جواب: سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی بیوی کے ولیمہ میں اس قدر اہتمام نہیں کیا جس قدر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے ولیمہ میں فرمایا۔ ایک بکری ذبح فرمائی اور لوگوں کو مدعو فرمایا۔ اور پیٹ بھر کر گوشت اور روٹی کھلائی۔ یہ بھی روایت ہے کہ تین سو آدمی دعوت ولیمہ میں شریک ہوئے تھے۔

(ترمذی۔ صحیح مسلم۔ صحیح بخاری۔ طبقات۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی دعوت ولیمہ کے موقعہ پر آیت حجاب نازل ہونے کا واقعہ بتائیے؟

جواب: لوگ کھانا کھا کر چلے گئے لیکن تین آدمی بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ آپ ﷺ نے شدت حیاء کی وجہ سے زبان سے تو کچھ نہیں کہا لیکن مجلس سے اٹھ کر چلے گے تا کہ وہ سمجھ جائیں۔ آپ پہلے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں گئے۔ انہوں نے آپ کو مبارکباد دی۔ پھر یکے بعد دیگرے دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کے حجروں

میں بھی تشریف لے گئے۔ بالآخر وہ تین آدمی اٹھ کر چلے گئے۔ اور یہ آیات نازل ہوئیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بھی اسی کمرے میں دیوار کی طرف منہ کیے بیٹھی تھیں۔ جس سے انہیں بھی پریشانی کا سامنا تھا۔

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ ترمذی۔ امہات المؤمنینؓ

سوال: حضور اقدس ﷺ سے نکاح کے وقت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی عمر کیا تھی؟

جواب: ایک روایت کے مطابق ذی قعدہ ۵ ہجری میں شادی ہوئی۔ اس وقت سیدہ زینب کی عمر ۳۵ سال تھی۔ بعض روایات میں ان کی عمر ۳۶ سال بھی بتائی گئی ہے۔

(ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ طبقات)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے نکاح کی چند خصوصیات کیا تھیں؟

جواب: چند خصوصیات جو کسی اور کے نکاح میں نہیں پائی جاتیں وہ یہ تھیں؟

(۱) اس نکاح سے جاہلیت کی قدیم رسم ختم ہوگئی جس کے مطابق لے پالک بیٹا اصلی بیٹے کا حکم رکھتا ہے۔
(۲) یہ رسم ختم ہوگئی کہ لے پالک بیٹے کی بیوہ یا مطلقہ سے شادی نہیں ہوسکتی۔
(۳) مساوات کا بے مثال منظر دیکھنے میں آیا کہ آقا وغلام ایک نظر آئے۔
(۴) اس نکاح میں پردے کا حکم نازل ہوا۔
(۵) یہ نکاح آسمانوں پر ہوا اور حق تعالیٰ نے نکاح پڑھوایا۔ جبکہ اور بیویوں کے نکاح ان کے اولیاء نے پڑھائے۔
(۶) لوگوں کو حکم ہوا کہ کسی کو حقیقی باپ کے سوا منہ بولے باپ سے منسوب نہ کرو۔
(۷) اس نکاح پر شاندار دعوت ولیمہ کا اہتمام ہوا۔
(۸) اسی موقعے پر حکم دیا گیا کہ کوئی شخص بغیر اجازت کسی کے گھر میں داخل نہ ہو۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: نزول وحی اور حضور ﷺ کے پیغام کے بعد سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش نے

کس خوش گوار ردعمل کا اظہار کیا تھا؟

جواب: جب سیدہ کو پیغام ملا کہ ان کا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر کر دیا ہے تو آپ نے یہ ردعمل ظاہر کیا:

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سیدہ کو وحی کے نزول کی اطلاع ملی تو وہ اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو گئیں۔

(۲) حضرت یحییٰ بن حبان کہتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی تو حضور ﷺ کی خادمہ سلمٰی رضی اللہ عنہا دوڑتی ہوئی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں۔ اور یہ بشارت دی۔ اس پر سیدہؓ نے خوش ہو کر انعام کے طور پر اسے اپنے بازوبند عنایت کر دیئے۔

(۳) سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھتیجے محمد رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بن جحش اپنی پھوپھی کا بیان روایت کرتے ہیں جس میں وہ فرماتی ہیں کہ جب نکاح کی بشارت لے کر میرے پاس قاصد آیا تو میں نے دو ماہ کے روزوں کی نذر مان لی۔ جو میں نے ان دنوں میں رکھے جب حضور ﷺ سفر میں ہوتے اور میں گھر پر ہی مقیم ہوتی تھی۔

(تہذیب الاسماء واللغات۔ انساب الاشراف۔ طبقات۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کو حضور ﷺ سے نکاح کے بعد کون سا مکان ملا؟

جواب: سیدہ کو جو حجرہ رہائش کے لیے ملا وہ مسجد نبوی کے قریب شمال کی سمت واقع تھا۔

(طبقات۔ ازواج مطہراتؓ۔ اصابہ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا پر اپنی فضیلت کس طرح بیان کرتی تھیں؟

جواب: آپ دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا پر اپنی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتی تھیں کہ تمہارا تو تمہارے گھر والوں نے نکاح کرایا اور اللہ نے میرا نکاح آسمانوں کے اوپر سے ہی فرما دیا۔ بعض دوسری روایات میں ہے کہ آپ فرماتیں ہیں تم میں ولی اور سفیر کے اعتبار سے زیادہ معزز ہوں۔ کیونکہ تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں

نے اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے ساتھ آسمانوں کے اوپر سے کرایا۔ اور یہ خبر قرآن میں دی جسے قیامت تک پڑھا جائے گا۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش رسول اللہ ﷺ سے کیا کہا کرتی تھیں؟

جواب: آپ سرکار دو عالم ﷺ سے کہا کرتی تھیں کہ مجھے تین باتوں میں آپ پر ناز ہے:

(۱) میرا جدامجد اور آپ کا جدامجد ایک ہے۔

(۲) میرا آپ سے نکاح اللہ نے آسمان پر پڑھایا۔

(۳) میرے معاملے کا سفیر جبرائیل علیہ السلام امین تھا۔

(تفسیر طبری۔ انساب الاشراف۔ خصائص النبوۃ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے مرتبے کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟

جواب: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش مرتبہ میں میرا مقابلہ کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک وہ میری ہم پلہ تھیں۔''

(صحیح مسلم۔ نسائی۔ مسند احمد)

سوال: رسول اقدس ﷺ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش سے کس درجہ محبت رکھتے تھے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی بڑی خاطر داری فرماتے تھے اوران کی بہت سی اچھی صفات کا لحاظ رکھتے تھے۔ آپ اپنے ہاتھوں سے سوت کات کر اور دباغت کر کے روزی کماتی تھیں۔ اور وہ اس فن میں ماہر تھیں

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: چند ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا نے ایک موقعہ پر سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو سفیر بنا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تھا۔ یہ سفارت ناکام ہوئی تو کس ام المومنین رضی اللہ عنہا کو یہ کام سونپا گیا تھا؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کو یہ ذمہ داری دی گئی۔ انہوں نے دیدہ دلیری سے یہ فریضہ ادا کیا اور بڑے زور اور جرأت کے ساتھ ثابت کرنا چاہا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس رتبے کی مستحق نہیں ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خاموشی سے سب باتیں سنتی رہیں اور حضور اقدس ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتی رہیں۔ سیدہ زینب جب اپنی تقریر ختم کر چکیں تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی مرضی سے پرجوش تقریر کی اور مدلل جواب دیا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا لاجواب ہو گئیں۔ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہ ہو، آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھی۔''

(صحیح بخاری۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی وفات کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے کس انداز سے پیش گوئی فرمائی تھی؟

جواب: آپ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ تم میں سے سب سے جلدی مجھے وہ ملے گی جس کا ہاتھ تم میں سے سب سے زیادہ لمبا ہوگا۔ آپ کا اشارہ سخاوت اور فیاضی کی طرف تھا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھ ناپا کرتی تھیں۔ لیکن جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور ﷺ کی بات کا تب اندازہ ہوا۔ کیونکہ سیدہ زینب چھوٹے قد کی تھیں۔ تاہم صدقہ وخیرات میں ان کا ہاتھ سب سے لمبا تھا۔ اور وہ سخی تھیں۔

(صحیح بخاری۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟ اس وقت آپ کی عمر کیا تھی؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کا انتقال ۲۰ ہجری بمطابق ۶۴۱ء ۵۳ سال کی عمر میں مدینہ میں ہوا۔ اس وقت خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور حکومت تھا۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد آپ پہلی زوجہ ہیں جن کا وصال ہوا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ طبقات)

سوال: ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بھیجا ہوا وظیفہ کس طرح خرچ کیا؟

جواب: خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما میں سے سب کے لیے بارہ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ جب وظیفے کی یہ رقم سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اس رقم کی میری بہنیں (یعنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما) زیادہ مستحق ہیں۔ بتایا گیا کہ ان کا حصہ ان تک پہنچ چکا ہے۔ یہ تو صرف آپ کے لیے ہے۔ سیدہ نے خادمہ کو حکم دیا کہ درہموں کے اس ڈھیر پر کپڑا ڈال دو اور تقسیم کرنا شروع کر دو۔ چنانچہ یہ سارے درہم غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں میں تقسیم کر دیے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی تو ایک ہزار درہم اور بھیج دیئے انہوں نے وہ بھی تقسیم کرا دیئے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بھجوائے درہم تقسیم کرنے کے بعد کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے دعا فرمائی۔ ”الہ العالمین! اگلے سال مجھے یہ مال نہ ملے کیونکہ یہ فتنہ ہے۔“ آپ کی دعا قبول ہوئی اور اگلے سال وظیفہ کی رقم آنے سے پہلے ہی آپ انتقال فرما گئیں۔ آپ کے پاس جو کچھ بھی آتا غرباء میں فوراً تقسیم کرا دیتیں۔

(ازواج مطہراتؓ۔ تذکر صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی فیاضی کا تذکرہ کس طرح کیا ہے؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”ام المؤمنین نہایت فیاض اور مخیر ہیں۔“

(ازواج مطہراتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے انتقال پر کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے حسرت بھرے لہجے میں فرمایا: ''ایک بے مثال اور قابل تعریف خاتون دنیا سے اٹھ گئی۔ وہ یتیموں اور بیواؤں کی پناہ گاہ تھی۔

(ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کا ترکہ کیا تھا؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش نے اپنے پیچھے کوئی درہم نہیں چھوڑا۔ صرف ایک مکان چھوڑا تھا جسے وارثوں نے پچاس ہزار درہم میں خلیفہ ولید بن عبدالملک کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ اس نے مکان گرا کر مسجد نبوی کے صحن کی توسیع کر دی۔

(ازواج مطہراتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتینؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور کس نے قبر میں اتارا؟

جواب: خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بھتیجوں اور بھانجوں میں سے محمد بن عبداللہ، اسامہ بن ابی احمد رضی اللہ عنہم اور محمد بن طلحہ نے جنت البقیع میں قبر میں اتارا۔ (ازواج مطہراتؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کن غزوات اور دوسرے مواقع پر حضور ﷺ کے ساتھ رہیں؟

جواب: غزوۂ طائف کے لیے حضور ﷺ تشریف لے گئے تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش آپ کے ساتھ تھیں۔ حجۃ الوداع کے موقع پر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بھی آنحضرت ﷺ کے ہمراہ تھیں۔

(طبقات۔ المغازی۔ انساب الاشراف)

سوال: اسلام میں وہ کون سی پہلی خاتون ہیں جن کی قبر پر شامیانہ لگایا گیا اور جن کا تابوت بنایا گیا؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش پہلی خاتون ہیں جن کی قبر پر شامیانہ لگایا گیا اور ان کے جسد خاکی کے لیے تابوت بنایا گیا تاکہ نامحرموں کی نظروں سے جسم

اطہر بچار ہے۔ تابوت بنانے کا مشورہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے دیا تھا۔ کیونکہ وہ حبشہ میں ایسا تابوت بنا دیکھ چکی تھیں۔

(تہذیب الاسماء واللغات۔ دلائل النبوۃ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: آپ سے گیارہ احادیث مروی ہیں۔ ان میں سے دو بخاری اور مسلم میں متفق علیہ ہیں۔ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایت کی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: بتایئے کس ام المؤمنین نے اپنے گھر میں مسجد بنا رکھی تھی؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش نے اپنے گھر کے کونے میں ایک چھوٹی سی مسجد بنا رکھی تھی۔ جس میں وہ عبادت کرتی تھیں۔ حضور اکرم ﷺ بھی کبھی کبھی اس میں نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

(ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ اصابہ۔ استیعاب)۔

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

(سابقون الاولون، مہاجر حبشہ، مہاجر مدینہ، محدثہ، فقیہ)

سوال: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام بتا دیجئے؟

جواب: ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ان کا نام رملہ تھا۔ علامہ ابن عبدالبر نے لکھا ہے کہ ان کا نام ہند تھا اور کنیت ام سلمہ۔ اسی پر اکثر مؤرخین و سیرت نگاروں کا اتفاق ہے۔

(امہات المؤمنینؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام کیا تھا؟

جواب: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام سہل بن مغیرہ بن مخزوم بتایا جاتا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس کا نام حذیفہ تھا۔ سہیل بھی بتایا گیا ہے۔ اس کی کنیت ابوامیہ اور لقب زادالرکب تھا۔ یہ لقب اس لیے ملا تھا کہ وہ جب بھی سفر میں ہوتے تو ان کے ساتھ والے کو سامان سفر رکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ اس کی ہر ضرورت پوری کرتے۔

(طبقات۔ مومنات کا قافلہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تعلق قریش کے خاندان بنو مخزوم سے تھا۔ ان کے والد کا سلسلہ نسب بتا دیں؟

جواب: ہند بنت ابوامیہ سہیل بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی والدہ بنو فراس سے تھیں۔ ان کا شجرہ نسب کیا ہے؟

جواب: عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ بن مالک بن جذیمہ بن علقمہ بن جذل الطعان بن فراس بن غنم بن مالک بن کنانہ۔

(اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ استیعاب۔ طبقات۔ جمہرۃ انساب العرب)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے والد مکہ میں کس حیثیت کے مالک تھے؟

جواب: وہ مکہ مکرمہ کے مشہور سخی فیاض اور خدا ترس انسان تھے۔ سفر میں جاتے تو قافلے والوں کی خود کفالت کرتے تھے۔ اس لحاظ سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پرورش بھی ناز و نعم میں ہوئی تھی۔ ان کے والد تمام قبائل قریش میں عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات۔ نسب قریش۔ انساب الاشراف۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: ان کا پہلا نکاح مشہور صحابی عبداللہ بن عبدالاسد سے ہوا تھا جو زیادہ تر ابوسلمہ کے نام سے مشہور تھے۔

(جمہرۃ انساب العرب۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عبدالاسد ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد تھے اور پہلے شوہر بھی۔ ان کا حضور ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی بھی تھے اور ان کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب تھیں۔ اس طرح وہ رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی بھی تھے۔ انہوں نے حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا تھا۔

(جمہرۃ انساب العرب۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر حضرت عبداللہ بن عبدالاسد کی کنیت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا تھی ان کے ہاں اولاد کیا تھی؟

جواب: ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ جن کے نام سلمہ، عمر، درہ اور زینب تھے۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ جمہرۃ انساب العرب۔ عیون الاثر۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتایئے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کب پیدا ہوئیں تھیں؟

جواب: آپ کا سال وفات چونکہ ۶۳ ھ بتایا گیا ہے اور عمر ۸۴ سال۔ اس حساب سے آپ کی پیدائش ۳۱ عام الفیل یعنی بعثت نبوی سے ۹ سال پہلے کی بنتی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ ہجرت مدینہ سے ۲۸ سال قبل پیدا ہوئیں۔

(ازواج مطہراتؓ۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا تھا؟

جواب: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے پہلے شوہر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کو اسلام کے ابتدائی دنوں میں اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا اور اس طرح یہ دونوں میاں بیوی سابقون الاولون میں شمار ہوتے ہیں۔

(طبقات۔ ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سب سے پہلے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: اسلام قبول کرتے ہی کفار مکہ نے دوسرے مسلمانوں کی طرح ان میاں بیوی پر بھی ظلم و ستم شروع کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر انہوں نے بھی نبوت کے پانچویں سال رجب کے مہینے میں حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ کچھ عرصہ بعد واپس آئے اور پھر نبوت کے چھٹے سال دوبارہ حبشہ ہجرت کی۔

(نسب قریش۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا جب پہلی ہجرت حبشہ کے بعد مکے واپس آئیں تو انہیں کس نے پناہ دی؟

جواب: جناب ابوطالب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے۔ ان دونوں میاں بیوی کو انہوں نے اپنی پناہ میں لے لیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ ازواج مطہراتؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کچھ عرصہ حبشہ میں گزارا اور پھر مکے واپس آ گئیں۔ بتایئے ہجرت مدینہ کے وقت ان کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب: رسول رحمت ﷺ کے حکم سے دوسرے مسلمانوں کی طرح ان میاں بیوی نے بھی مدینہ ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا سامان سفر اونٹ پر لادا۔ بیوی اور بیٹے سلمہ رضی اللہ عنہ کو اونٹ پر بٹھایا اور خود حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ مہار پکڑ کر چل پڑے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے قبیلے بنو مغیرہ کے لوگوں نے دیکھا تو روک لیا۔ کہا کہ تو صرف اپنے نفس کا مالک ہے۔ یہ لڑکی ہمارے قبیلے کی ہے۔ ہم تجھے ایسے نہیں جانے دیں گے۔

انہوں نے اونٹ کی مہار چھین لی اور کہا کہ تو جہاں چاہے چلا جائے۔ یہ دیکھ کر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا قبیلہ بنوعبدالاسد مشتعل ہو گیا اور بیٹے سلمہ کی طرف بڑھے اور کہا کہ اگر تم اس سے اس کی بیوی چھین رہے ہو تو ہم بیٹا نہیں دیں گے، انہوں نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بیٹا چھین لیا اور اپنے ساتھ لے گئے اس طرح حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، ان کے بیٹے اور شوہر تینوں کو جدا کر دیا۔

(ابن ہشام۔ بلاذری۔ تذکار صحابیاتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتایئے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر کتنا عرصہ جدائی کا گزرا اور اس دوران ان کی کیا کیفیت تھی؟

جواب: تقریباً ایک سال تک وہ اپنے شوہر اور بیٹے سے جدا رہیں۔ اس دوران ان کا معمول تھا کہ روز نکل کر اس جگہ جا بیٹھتی جہاں اپنے شوہر ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور بچے سے جدا کی گئی تھیں۔ وہاں آہیں بھرتی اور آنسو بہاتیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ طبقات تذکار صحابیاتؓ)

سوال: جس جگہ پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا اس کا نام بتا دیجیے؟

جواب: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو جس مقام پر اپنے خاوند اور بیٹے سے جدا کیا گیا اس کا نام ابطح تھا۔ یہ جگہ مکہ کے قریب مدینے کے راستے پر تھی۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ امہات المؤمنینؓ۔ زرقانی)

سوال: بتایئے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی مشکل کس طرح حل ہوئی؟

جواب: خاوند اور بچے کی جدائی نے ان کی حالت دگرگوں کر دی تھی۔ ایک روز ان کے خاندان کا ایک شخص ابطح سے گزرا۔ اس نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو روتے ہوئے دیکھا تو اس کا دل بھر آیا۔ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے لیے رحم کے جذبات پیدا ہو گئے گھر آ کر اس نے لوگوں کو اکٹھا کر کے کہا کہ اس غریب پر کیوں ظلم کرتے ہو۔ اس کو جانے دو اور اس کا بچہ بھی اس کے حوالے کر دو۔ لوگوں نے یہ بات مان لی اور ان کا بچہ دے کر

انہیں مدینہ کی طرف روانہ کر دیا۔ اس طرح آپ مدینہ ہجرت کر گئیں۔

(زرقانی۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: راستے میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ملاقات کس سے ہوئی اور وہ کیسے مدینہ پہنچیں؟

جواب: وہ اونٹ پر سوار ہو کر بچے کے ساتھ اکیلی مدینہ کے راستے روانہ ہوئیں۔ راستے میں مکہ کے کلید بردار عثمان بن طلحہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) سے ملاقات ہوئی عثمان رضی اللہ عنہ نے پہچان لیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ پوچھا کدھر کا ارادہ ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا مدینے کا۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کوئی ساتھ بھی ہے؟ جواب دیا، خدا اور یہ بچہ۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا، یہ نہیں ہو سکتا۔ تم تنہا کبھی نہیں جا سکتیں۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی مہار پکڑی اور مدینے روانہ ہو گئے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ راستہ میں اگر کہیں ٹھہرتا تو اونٹ کو بٹھا کر خود کہیں دور درخت کے نیچے چلا جاتا۔ اور میں نیچے اتر جاتی اور صبح جب روانگی کا وقت آتا تو اونٹ پر کجاوہ رکھ کر دور ہٹ جاتا، ر مجھے کہتا کہ سوار ہو جاؤ۔

(امہات المومنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: سیدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عثمان رضی اللہ عنہ بن طلحہ کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”میں نے پوری زندگی میں ایسا شریف انسان کبھی نہیں دیکھا“۔

(زرقانی۔ ازواج مطہراتؓ۔ اصابہ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ مسند احمد)

سوال: بتایئے ہجرت مدینہ کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: اکثر مؤرخین وسیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ آپ پہلی خاتون تھیں جو ہجرت کر کے سب سے پہلے مدینہ پہنچیں۔

(صحیح بخاری۔ سیئر الصحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ امہات المومنینؓ)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا نے کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے غزوہ بدر اور غزوۂ احد جیسے بڑے معرکوں میں رسول اللہ ﷺ کی ہمرکابی کا شرف حاصل کیا۔

(مومنات کا قافلہ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سیدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر تھے وہ کس غزوے میں زخمی ہوئے؟

جواب: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں بہادری سے لڑتے رہے۔ اسی دوران ان کے بازو پر ابواسامہ جشمی کا زہر سے بجھا نیزہ لگا جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ بعد میں یہ زخم بظاہر مندمل ہو گیا۔

(امہات المومنینؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کو کس معرکے میں بھیجا جس میں آپ کا زخم کھل گیا تھا؟

جواب: حضور ﷺ نے تقریباً ڈیڑھ سو آدمیوں کو حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کی قیادت میں قطن کی طرف بنواسد کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ وہ صحیح سلامت فاتح بن کر لوٹے لیکن اسی معرکے میں ان کا وہ زخم کھل گیا جو احد میں تیر لگنے سے ہوا تھا۔

(مومنات کا قافلہ۔ تاریخ طبری۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کب اور کیسے وفات پائی؟

جواب: تیر لگنے کا زخم کھل گیا تھا علاج کے باوجود فرق نہ پڑا اور اس کی تکلیف سے آپ نے جمادی الثانی ۴ ہجری میں وفات پائی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ صحابہ کرامؓ۔ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت کیا کیفیت بیان کی گئی ہے؟

جواب: آپ ایک عرصہ بیمار رہے۔ پھر جب حالت نزع میں تھے تو سرکار دو عالم ﷺ عیادت کے لیے تشریف لائے۔ روح دیدار جمال کی منتظر تھی۔ ادھر آپ کو دیکھا روح

نے جسم کا ساتھ چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے دونوں آنکھیں بند کیں۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خود حضور ﷺ کو ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر دی۔

(طبقات۔ امہات المؤمنینؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: سردار انبیاء ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کس طرح تسلی دی؟

جواب: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا رو رہی تھیں اور فرما رہی تھیں: ''ہائے غربت میں کیسی موت آئی۔'' سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: صبر کرو، اور ان کی مغفرت کی دعا مانگو اور کہو خدا ان سے بہتر ان کا جانشین عطا کرے۔''

(تذکار صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کے وقت حضور ﷺ نے کتنی تکبیریں کہیں اور کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے ۹ تکبیریں کہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو سہو تو نہیں ہوا؟ آپ نے فرمایا نہیں، یہ ہزار تکبیروں کے مستحق تھے۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ مسند احمد۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے نزع کے وقت کیا دعا مانگی تھی؟

جواب: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس موقعے پر دعا مانگی تھی: ''الٰہی میرے بعد اہل خانہ کو میرا نعم البدل عطا کرنا۔'' اور یہ دعا بھی فرمائی: ''الٰہی میرے بعد ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ایسا خاوند عطا کرنا جو مجھ سے بہتر ہو۔ جو اسے نہ کوئی غم دے اور نہ ہی کوئی تکلیف۔''

(صحابیات مبشراتؓ۔ اصابہ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد کن صحابہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا؟

جواب: جب ان کی عدت پوری ہوگئی تو پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھ شادی کا پیغام بھیجا۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

پیغام بھیجا۔ انہوں نے انکار کر دیا۔

(امہات المؤمنینؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب)

سوال: بتایئے رسول اکرم ﷺ نے کس کے ہاتھ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا؟

جواب: حبیب کبریا ﷺ نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ذریعے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضور ﷺ کی طرف سے نکاح کا پیغام حضرت حاطب رضی اللہ عنہ بن ابی بلتعہ لے کر آئے تھے۔

(صحیح مسلم۔ طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیر العلام النبلاء۔ اصابہ)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کے پیغام کا کیا جواب دیا؟

جواب: سیدہ نے فرمایا، اس سے زیادہ میری خوش قسمتی کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن مجھے چند عذر ہیں: ایک یہ کہ میں سخت غیور (غصہ والی) ہوں۔ دوسرے یہ کہ میں عیال دار ہوں. تیسرے یہ کہ یہاں کوئی ولی نہیں جو میرا نکاح کرے۔ بعض روایات میں ہے کہ تیسری یہ تھی کہ میں سن رسیدہ یعنی بوڑھی ہوں۔

(طبقات۔ صحیح مسلم۔ نسائی۔ مسند احمد۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: سید الانبیاء ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے جواب میں کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے ارشاد فرمایا: ”جہاں تک تیرے غصے کا تعلق ہے، میں دعا کروں گا تیرا غصہ جاتا رہے، جہاں تک تیرے عمر رسیدہ ہونے کا تعلق ہے میں بھی تیری طرح عمر رسیدہ ہوں۔ رہی بات اولاد کے زیادہ ہونے کی، میں نے اسی لیے پیش کش کی ہے تاکہ بچوں کی کفالت اپنے ذمے لے کر تیرا ہاتھ بٹایا جائے۔“

(صحابیات مبشراتؓ۔ طبقات۔ العلام النبلاء۔ مجمع الزوائد)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی شادی رسول رحمت ﷺ کے ساتھ کب ہوئی؟

جواب: یہ مبارک شادی ماہ شوال ۴ھ ہجری میں ہوئی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ سنن نسائی

سوال: بتایئے سرکار دو عالم ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو شادی کے وقت کیا چیزیں عطا فرمائیں تھیں؟

جواب: آپ نے انہیں چکی، گھڑا اور چمڑے کا تکیہ جس میں خرمہ کی چھال بھری ہوئی تھی۔ عنایت فرمایا۔ یہی سامان آپ نے دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کو بھی دیا تھا۔ دو چکیاں اور دو مشکیزے بھی بتایا گیا ہے۔

(مومنات کا قافلہ۔ مسند احمد۔ امہات المؤمنینؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پہلے شوہر سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے کیا کہا تھا؟

جواب: ایک مرتبہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ اگر کسی عورت کا شوہر اس کی زندگی میں انتقال کر جائے اور وہ عورت اس کے بعد دوسرا نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرتا ہے۔ اسی طرح کسی مرد کی زندگی میں اس کی بیوی فوت ہو جائے اور وہ مرد بھی اس کے بعد دوسرا نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی جنت میں داخل کر دیتا ہے۔ آؤ ہم مل کر عہد کریں کہ ہم میں سے جو پہلے فوت ہو تو دوسرا اس کے بعد شادی نہ کرے۔

(ازواج مطہراتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کیا عہد لیا تھا؟

جواب: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات سن کر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا تم میرا کہنا مانو گی؟'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا ''کیوں نہیں، اس سے بڑھ کر میرے لیے کیا سعادت ہو سکتی ہے۔'' حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تو سنو، اگر میں پہلے مر جاؤں تو تم میرے بعد ضرور نکاح کر لینا۔'' پھر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی: ''اے مولائے کریم اگر میں ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں مر جاؤں تو تو اسے مجھ سے بہتر جانشین دے۔'' اور حضور اقدس ﷺ سے شادی کی صورت میں ان کی دعا قبول ہوئی۔

(امہات المؤمنینؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتائیے نکاح کے بعد سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کہاں ٹھہرایا گیا؟

جواب: نکاح کے بعد آپ کو سب سے پہلے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کے گھر لایا گیا جو اس وقت انتقال کر چکی تھیں۔ یہ حجرہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیا گیا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: شادی کے بعد ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حبیب کبریا ﷺ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: وہ فرماتی ہیں: ''میں کہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی صورت میں مجھے جو نعم البدل عطا فرمایا ہے وہ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے ہر لحاظ سے افضل اور بہتر ہے۔''

(صحیح مسلم۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتائیے کون سی ازواج مطہرہ رضی اللہ عنہا نے شادی کے پہلے دن ہی حضور ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے جو پیسے اور چکنائی ملا کر مالیدہ بنایا اور آنحضرت ﷺ کو کھلایا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ روزانہ نماز عصر کے بعد تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کے حجروں میں جایا کرتے تھے۔ بتائیے آپ آغاز کس زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے کیا کرتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ آغاز سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے کرتے تھے کیونکہ وہ عمر میں دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا سے بڑی تھیں۔ اور اس دورے کا اختتام سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر ہوتا تھا۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ طبقات۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ام المساکین بھی کہا جاتا تھا۔ آپ کی چند نمایاں خوبیاں کیا

تھیں؟

جواب: آپ حسن و جمال اور علم و فضل میں ممتاز حیثیت رکھتی تھیں۔ نہایت زیرک اور دانشور خاتون تھیں۔ انہیں لکھنا پڑھنا بھی آتا تھا۔ غریبوں اور مساکین کی خبر گیری کرتی تھیں۔ دوسری ازواج مطہراتؓ سے پیار اور محبت سے پیش آتی تھیں۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے شرم و حیا کا نرالا انداز کیا تھا؟

جواب: آپ بہت حیا دار تھیں۔ شادی کے بعد بھی حضور ﷺ سے شرماتی تھیں۔ شروع شروع میں جب رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لاتے تو آپ شرم سے اپنی لڑکی زینب کو گود میں بٹھا لیتی تھیں۔ آپ یہ دیکھ کر واپس چلے جاتے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر کو جو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی یا ماں کی طرف سے بھائی تھے، معلوم ہوا تو بہت ناراض ہوئے اور لڑکی کو اپنے پاس لے گئے لیکن بعد میں یہ عادت کم ہوتی گئی اور جس طرح دوسری بیویاں رہتی تھیں۔ آپ بھی رہنے لگیں۔

(سیر العلام النبلا۔ طبقات۔ مسند احمد۔ سیر الصحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام کون تھے اور انہیں کس شرط پر آزادی ملی؟

جواب: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ آپ نے انہیں اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ عمر بھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتے رہیں گے۔

(امہات المؤمنینؓ۔ مسند احمد ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: حضرت ابولبابہؓ کی توبہ قبول ہونے کے بارے میں وحی کس ام المؤمنینؓ کے حجرے میں نازل ہوئی؟

جواب: حضور اقدس ﷺ اس وقت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں آرام فرما تھے جب یہ وحی نازل ہوئی۔ انہوں نے حضرت ابولبابہ کو آواز دے کر اطلاع کی تھی۔

(مومنات کا قافلہ۔ طبقات۔ زرقانی۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتائیے کس ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی بیٹی اپنے زمانے کی فقیہہ تھیں؟

جواب: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا جوان کے پہلے شوہر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا سے تھیں اپنے وقت کی عورتوں میں فقیہہ تھیں۔

(مومنات کا قافلہ۔ اعلان النساء)

سوال: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو کیا مشورہ دیا تھا؟

جواب: صلح کی شرائط سے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شکستہ خاطر اور افسردہ تھے اس لیے انہوں نے حضرت ﷺ کے تین بار حکم کے باوجود قربانی اور سر منڈانے کا عمل نہ کیا تو حضور اقدس ﷺ گھر تشریف لے گئے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جو سفر میں ساتھ تھیں ازراہ شکایت یہ واقعہ بیان فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ یہ صلح مسلمانوں پر بہت شاق گزری ہے۔ جس کی وجہ سے وہ افسردہ دل ہیں اور تعمیل ارشاد نہ کر سکے۔ آپ کسی سے کچھ نہ فرمائیں بلکہ باہر نکل کر قربانی کریں اور سر منڈائیں۔ یہ خود بخود اتباع کریں گے“ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(صحیح بخاری۔ الرحیق المختوم۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کن غزوات میں حبیب کبریا ﷺ کے ساتھ تھیں؟

جواب: آپ کو غزوۂ مریسیع، غزوۂ خیبر، فتح مکہ، غزوہ صلح حدیبیہ، معرکۂ طائف، غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔

(مومنات کا قافلہ۔ طبقات سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو کب اور کس صورت میں دیکھا؟

جواب: آپ نے ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو صحابی رسول حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں دیکھا تھا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور وہ رسول

اللہ ﷺ کے ساتھ مصروف گفتگو ہیں میں زیارت کے لیے گیا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے باتیں کر رہے ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی وہاں تشریف فرما ہیں۔ جب باتیں ختم ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، جانتی ہو یہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا، یہ آپ کے جان نثار صحابی دحیہ کلبی ہیں۔ آپ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں جو دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے روپ میں تشریف لائے ہیں۔

(طبقات۔ صحابیات مبشراتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کن دینی علوم پر دسترس حاصل تھی؟

جواب: آپ کو تین سو ستاسی احادیث رسول ﷺ زبانی یاد تھیں۔ رضاعت اور طلاق کے مسائل پر بھی آپ کی گہری نظر تھی۔ حتیٰ کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ بعض شرعی احکام کے بارے میں ان سے دریافت کیا کرتے تھے۔ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فتویٰ چلتا تھا ان میں سرفہرست ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نام ہے۔ آپ کو فصاحت و بلاغت میں بھی کامل عبور حاصل تھا۔ گفتگو کرتیں تو خوبصورت اور نپے تلے جملے استعمال کرتیں۔ جب عبارت لکھتیں تو اس میں ادب کی چاشنی ہوتی۔

(مومنات کا قافلہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ سیر العلام النبلاء۔ اعلام النسا۔ کامل ابن کثیر)

سوال: رسول رحمت ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کس حد تک اعزاز اور اکرام بخشا تھا؟

جواب: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بزرگی اور عزت عطا ہوئی تھی۔ آپ ﷺ کے نزدیک اور گھر میں سیدہ کا بڑا مرتبہ تھا۔ آنحضرت ﷺ انہیں اپنے اہل میں شمار فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے کہ سیدہ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے بچوں کے ساتھ تشریف لائیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ آنحضرت

ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کو خود سے لپٹا لیا اور فرمایا: ''اے اہل بیت تم پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو۔'' یہ دیکھ کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو رونا آ گیا۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا، تم کیوں روتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے ان بچوں کو خاص کر لیا ہے اور مجھے اور میرے بچوں کو اہل میں شمار نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تم اور تمہاری بیٹی بھی اہل بیت میں شامل ہیں''۔ رسول اللہ ﷺ کو ان سے بے حد محبت تھی۔

(تاریخ طبری۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی زینب آنحضرت ﷺ کی نگرانی میں جوان ہوئیں۔ ان کے علاوہ اور کون سے ربیب تھے؟

جواب: ان کے صاحبزادے سلمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دوسرے بہن بھائی عمر اور درہ بھی نبی اکرم ﷺ کی کفالت اور نگرانی میں جوان ہوئے اور آنحضرت ﷺ کے ربیب اور اہل بیت کہلائے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے چچا شہید احد حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی امامہ رضی اللہ عنہا سے ان کی شادی کرائی۔ اور یہ خوش نصیب جوڑا ثابت ہوا۔ (تاریخ طبری۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: بتایئے کس ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہونے کی خوشخبری دی؟

جواب: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں حضور ﷺ پر آیات نازل ہوئیں تھیں اور انہوں نے اپنے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی ہے۔ (اس وقت پردے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا)

(مومنات کا قافلہ۔ عقد الفرید۔ اعلام النساء)

سوال: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جنگ جمل کے لیے روانہ ہوئیں تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کیا خط لکھا؟

جواب: آپ نے لکھا تھا: ''اگر رسول اللہ ﷺ کو علم ہوتا کہ عورتیں جہاد کا بوجھ اٹھائیں گی تو

وہ تمہیں اس کی وصیت کر دیتے، کیا تمہیں یاد نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دین میں غلو سے منع فرمایا ہے۔ اور زندگی کے ستون عورتوں کے ذریعے مضبوط نہیں ہوتے۔ اگر وہ جھکنے لگیں یا ٹوٹ بھی جائیں تو عورتوں کے ذریعے ان کی مرمت نہیں ہو سکتی۔ عورتوں کا جہاد تو نظریں جھکانا اور دامن سمیٹنا ہے۔''

(مومنات کا قافلہ۔ عقد الفرید۔ اعلام النساء۔)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ کیسا تھا؟

جواب: حجرے کی دیواریں کچی اینٹوں کی تھیں۔ کھجوروں کی شاخوں سے اس کی چھت تیار کی گئی تھی۔ دروازے پر سیاہ رنگ کے بالوں کا ٹاٹ پڑا رہتا تھا۔ جس کی لمبائی تقریباً ۵ فٹ اور چوڑائی تقریباً ۲ فٹ تھی۔ ولید بن عبدالملک کے دور تک یہ حجرہ دوسری امہات المؤمنین رضی اللہ عنہما کے حجروں سمیت اپنی اسی حالت میں رہا۔ خلیفہ ولید نے گورنر مدینہ کو حکم بھیجا کہ یہ تمام حجرے منہدم کر کے ان کی جگہ مسجد نبوی میں شامل کر دی جائے۔

(طبقات۔ ازواج مطہرات)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کون سی اونٹنی دے رکھی تھی؟

جواب: غابہ کی چراگاہ میں حضور ﷺ کی اونٹنیاں چرتی تھیں جو آپ نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما میں تقسیم فرما دی تھیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حصے میں جو اونٹنی آئی اس کا نام عریس تھا۔ سیدہ اس اونٹنی کے دودھ پر گزارا کرتی تھیں۔

(طبقات۔ ازواج مطہرات)

سوال: ''مسلمان کے لیے مصیبت کے وقت چیخنا مناسب نہیں'' رسول اقدس ﷺ نے یہ الفاظ کس ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہے تھے؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے۔ جب آنحضرت ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہ کے حجرے میں علیل تھے تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا عیادت کے لیے تشریف لے جاتیں۔ ایک دن حضور ﷺ کو سخت بیمار دیکھ کر ان کی چیخ نکل گئی۔ اس پر حضور

ﷺ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔ اور سیدہ ام سلمہؓ کا حوصلہ بڑھایا تھا۔

(طبقات۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتایئے کس ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک تبرکاً محفوظ کیے ہوئے تھے؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کے چند موئے مبارک ایک چاندی کی ڈبیہ میں تبرکاً محفوظ رکھے ہوئے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی یا بیماری لاحق ہوتی تو پانی کا بھرا ہوا پیالہ لے کر وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ وہ موئے مبارک کو ڈبیہ سے نکال کر پانی میں ملا دیتیں۔ اس کی برکت سے تکلیف دور ہو جاتی۔

(امہات المؤمنینؓ۔ طبقات۔ صحیح بخاری۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: جب جنتی نوجوانوں کے سردار سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کیا خواب دیکھا؟

جواب: ۶۱ ہجری میں جب نواسۂ رسول ﷺ امام حسین رضی اللہ عنہ کربلا میں شہید ہوئے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عین اس وقت خواب دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں۔ سر اور ریش مبارک غبار آلود ہیں اور آپ ﷺ نہایت غمگین اور پریشان ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیا حال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، حسین رضی اللہ عنہ کے مقتل سے آ رہا ہوں۔‘‘ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھ کھلی، بے اختیار ہو کر زار و قطار رونے لگیں اور بلند آواز میں فرمایا: ’’عراقیوں نے حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا۔ اللہ انہیں قتل کرے انہوں نے حسین رضی اللہ عنہ سے دغا کی اللہ ان پر لعنت کرے۔‘‘

(تذکار صحابیاتؓ۔ مسند احمد بن حنبل۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت کا کیا حال تھا؟

جواب: آپ نہایت سخی اور فیاض تھیں۔ ضرورت مندوں، مسکینوں اور سائلوں کی حاجت

مستقل طور پر پوری کرتی رہتیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد حکومت میں دوسری امہات المؤمنین رضی اللہ عنہا کی طرح حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بھی بارہ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ آپ اس رقم کا بیشتر حصہ خدا کی راہ میں خدا کے بندوں میں تقسیم کر دیتی تھیں۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ صحیح بخاری۔ کتاب الخراج۔ ازاج مطہراتؓ)

سوال: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے چند نمایاں فضائل کون سے تھے؟

جواب: فیاضی، علم وفضل، ایثار اور قربانی، حقوق وفرائض کا کامل شعور، اصابت رائے، اور سنت کے علم کی حفاظت آپ کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ مرویات کی تعداد کے لحاظ سے صحابہ وصحابیات میں آپ کا نمبر گیارہواں ہے۔ اور راوی خواتین میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پہلے نمبر پر ہیں جبکہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا دوسرے نمبر پر ہیں۔ آپ کو حدیث وفقہ کے علاوہ اسرار کا بھی علم تھا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بتایئے کس ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے حجۃ الوداع کے موقع پر سوار ہو کر طواف کیا تھا؟

جواب: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی حجۃ الوداع کے موقع پر حضور ﷺ کے ساتھ تھیں۔ انہوں نے حضور ﷺ سے اپنی بیماری کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، تم سوار ہو کر طواف کر لو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ صحیح بخاری)

سوال: بتایئے کون سی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی طرز پر قرآن کی تلاوت کرتی تھیں؟

جواب: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا قرآن بھی رسول اللہ ﷺ کی طرز پر پڑھتی تھیں۔ نہایت عبادت گزار اور متقی تھیں۔ ہر مہینے تین دن روزہ رکھتی تھیں۔

(ازواج مطہراتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کتنی تھی؟

جواب: پہلے شوہر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے دو بیٹے سلمہ رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ تھے

جبکہ دو بیٹیاں زینب اور درہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھیں۔ آنحضرت ﷺ سے آپ کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔

(ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ اصابہ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کب اور کتنی عمر میں وفات پائی؟

جواب: آپ نے ۶۳ ہجری میں ۸۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔ واقدی کے بقول ۵۹ ہجری میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک سال قبل انتقال ہوا۔ ۶۲ ہجری میں یزید بن معاویہ کے دور میں بھی بتایا گیا ہے۔ علامہ شبلی نعمانی نے ۶۱ ہجری لکھا ہے۔

(سیرۃ النبی ﷺ۔ طبقات۔ انساب الاشراف۔ جوامع السیرۃ۔ عیون الاثر۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور آپ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ ان کے بیٹوں سلمہ اور عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں لحد میں اتارا۔

(المعجم الکبیر۔ مجمع الزوائد۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: بتایئے تمام امہات المؤمنین رضی اللہ عنہما میں سب سے آخر میں کس ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے تمام امہات المؤمنین رضی اللہ عنہما میں سب سے آخر میں وفات پائی۔

(ازواج مطہراتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ امہات المؤمنین)

سوال: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حلیہ بیان کر دیجیے؟

جواب: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نہایت حسین تھیں۔ آپ کے بال نہایت گھنے تھے۔

(اصابہ۔ مسند احمد۔ سیر الصحابیاتؓ۔ امہات المؤمنین)

ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ

(مہاجر مدینہ۔ سابقون الاوّلون)

سوال: بتایئے کس زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ رسول اقدس ﷺ نے خود پڑھائی؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کی نماز جنازہ حضور ﷺ نے خود پڑھائی اور ان کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا فرمائی۔ ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بھی آپ کی زندگی میں رحلت فرما گئی تھیں لیکن اس وقت تک نماز جنازہ کا حکم نہیں آیا تھا۔ اس لئے ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی۔

(ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کا شجرہ نسب بیان کر دیجئے؟

جواب: زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ بن عبداللہ بن عمر بن عبد مناف بن ہلال بن عمار بن عامر صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن خیس بن عیلان الہلالیہ۔

(ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ معجم الکبیر۔ مجمع الزوائد۔ نسب قریش۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: کون سی ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی کنیت ام المساکین تھی؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ چونکہ فقراء و مساکین کو فیاضی سے کھانا کھلاتی تھیں اس لیے ام المساکین کی کنیت سے مشہور تھیں ابن ابی حیثمہ کے بقول سیدہ زینب رضی اللہ عنہا زمانہ جاہلیت میں بھی اسی لقب سے مشہور تھیں۔

(معجم الکبیر۔ طبقات۔ الاصابہ۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: ان کا پہلا نکاح حضور ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی حضرت عبداللہ بن جحش سے ہوا تھا۔ امام زہری کہتے ہیں کہ یہ طفیل بن حارث بن عبدالمطلب بن عبدمناف کی زوجہ تھیں۔ اس نے انہیں طلاق دے دی تھی۔ عبدالواحد بن عون کے قول کے مطابق اس

کے بعد عبیدہؓ بن حارث سے ان کا نکاح ہوا تھا اور وہ غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ ان کا نکاح حضرت عبداللہؓ بن جحش سے ہوا تھا۔ اور یہی اکثر سیرت نگاروں نے بتایا ہے۔

(معجم الکبیر۔ طبقات۔ اصابہ۔ العقد الفرید۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابیات مبشرات۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: سیدہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کے پہلے شوہر عبداللہؓ بن جحش نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۳ ہجری میں غزوۂ احد سے پہلے انہوں نے دعا مانگی: ''اے خالق کون ومکان مجھے ایسا مقابل عطا کر جو نہایت بہادر اور غضب ناک ہو میں تیری راہ میں لڑتا لڑتا اس کے ہاتھوں قتل ہو جاؤں۔ اور وہ میرے ہونٹ، ناک اور کان کاٹ ڈالے تاکہ میں تجھ سے ملوں اور تو پوچھے اے عبداللہ تیرے ہونٹ، ناک اور کان کیوں کاٹے گئے تو میں عرض کروں الٰہی! تیرے اور تیرے رسول کے لیے۔'' یہ دعا قبول ہوئی۔ انہوں نے غزوۂ احد میں شہادت پائی اور ان کے ساتھ ایسا کیا گیا۔

(امہات المؤمنینؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دلائل النبوۃ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتلایئے سیدنا الانبیاء ﷺ سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کا نکاح کب ہوا؟

جواب: ۳ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے انہیں نکاح کا پیغام دیا اور اسی سال یہ شادی ہو گئی۔ بعض سیرت نگاروں کے بقول یہ نکاح ابتدائے رمضان ۳ ہجری میں ہوا تھا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا مہر کتنا مقرر ہوا تھا؟

جواب: رسول رحمت ﷺ نے بارہ اوقیہ زر مہر مقرر فرمایا۔ یہ تقریباً پانچ سو درہم کے برابر تھا۔ چار سو درہم بھی بتایا گیا ہے۔

(طبقات۔ ازواج مطہراتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ مومنا کا قافلہ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کب اور کہاں پیدا ہوئیں تھیں؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ بعثت نبوی سے تیرہ سال قبل مکہ میں

پیدا ہوئیں۔ (سیر الصحابیاتؓ۔طبقات۔ازواج مطہراتؓ۔اصابہ۔امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ سے نکاح کے وقت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کی عمر کیا تھی؟

جواب: اکثر سیرت نگاروں کے بقول جب سرکار دو عالم ﷺ سے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کا نکاح ہوا تو اس وقت ان کی عمر تیس سال تھی۔

(ازواج مطہراتؓ۔اصابہ۔اسد الغابہ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ نے کب اور کہاں ہجرت کی تھی؟

جواب: آپ نے اپنے شوہر حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الحارث کے ساتھ مدینہ منورہ ہجرت کی تھی۔ جو جنگ بدر میں شہید ہوئے۔

(سیرت ابن اسحاق۔اصحاب بدر۔امہات المؤمنینؓ۔ازواج مطہراتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کو حضور ﷺ سے نکاح کے بعد کہاں ٹھہرایا گیا؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجروں سے متصل ان کے لیے حجرہ تعمیر کیا گیا تھا۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ازواج النبی ﷺ۔سیر اعلام النبلاء)

سوال: بتایئے ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ نے کتنا عرصہ رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں گزارا؟

جواب: آپ رسول اللہ ﷺ سے نکاح کے بعد چند ماہ زندہ رہیں۔ بعض تذکرہ نگاروں نے دو تین ماہ کہا ہے اور بعض نے سات آٹھ ماہ۔ آپ نے ربیع الآخر میں وفات پائی۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ازواج مطہراتؓ۔امہات المؤمنینؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ نے کتنی عمر میں اور کہاں انتقال فرمایا؟

جواب: آپ نے تقریباً تیس سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں انتقال فرمایا۔ آپ کو جنت البقیع

میں دفن کیا گیا۔

(اصابہ۔ ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کی کس بہن کو بھی ام المؤمنین ہونے کا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کی ماں جائی بہن تھیں۔ وہ ۷ ہجری میں عمرۃ القضاء کے موقع پر حرم نبوی میں داخل ہوئیں۔

(ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: گمان غالب ہے کہ آپ نے ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا تھا اور شعب ابی طالب کے مشہور واقعے کے وقت وہ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن حارث کے نکاح میں تھیں۔

(ازواج مطہراتؓ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کے پہلے شوہر حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کا حضور ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پردادا ہاشم کے سب سے چھوٹے بھائی مطلب کے پوتے تھے۔ اس طرح وہ رشتے میں آپ کے چچا ہوئے تھے۔

(ازواج مطہراتؓ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کے دوسرے شوہر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جحش کا حضور ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جحش رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے اور اسلام کے عظیم مجاہد تھے۔ (ازواج مطہراتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ)

سوال: بتایئے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کی ایک خاص خوبی کیا تھی؟

جواب: آپ رقیق القلب اور رحم دل تھیں۔ جاہلیت اور اسلام میں فقراء و مساکین کا بہت زیادہ خیال رکھتی تھیں۔ انہیں کھلاتیں اور کپڑے دیتی تھیں۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ مومنا کا قافلہ۔ امہات المؤمنینؓ)

ام المؤمنین سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمرؓ

(قاریہ، ادیبہ، سابقون الاولون، مہاجر مدینہ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کس خلیفہ راشد کی صاحبزادی تھیں؟

جواب: آپ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ اسوۂ صحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کا حسب ونسب والد کی طرف سے کیا تھا؟

جواب: آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے: حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر رضی اللہ عنہ ابن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباع بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن لوی بن فہر بن مالک۔

(معجم الکبیر۔ سیر الصحابیاتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: والدہ کی طرف سے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب بتا دیجیے؟

جواب: والدہ کا نام زینب بنت مظعون تھا۔ جو مشہور صحابی عثمان بن مظعون کی بہن تھیں اور خود بھی صحابیہ تھیں۔ والدہ کی طرف سے نسب نامہ یہ ہے: زینب بنت مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔

(معجم الکبیر۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ انساب الاشراف۔ نسب قریش)

سوال: مشہور صحابی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سیدنا بنت عمر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حقیقی بڑی بہن تھیں۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: مشہور صحابی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو سب سے پہلے جنت البقیع میں دفن کیا گیا تھا۔ آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے کیا لگتے تھے؟

جواب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون رضی اللہ عنہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا

بنت عمر رضی اللہ عنہ کے سگے ماموں تھے۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ مومنا کا قافلہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتائیے سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا تعلق قریش کے کس قبیلے سے تھا؟

جواب: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر رضی اللہ عنہا کا تعلق قریش کے معزز قبیلے بنی عدی سے تھا۔ اس قبیلے کو مکہ میں اہم مقام حاصل تھا۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ طبقات)

سوال: ام المؤمنین حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے قبیلے کے سپرد کیا فرائض تھے؟

جواب: ان کے قبیلے بنو عدی کے پاس سفارت کا منصب تھا۔ قریش کو کسی قبیلے کے ساتھ کوئی سیاسی معاملہ پیش آتا تو بنو عدی کے لوگ سفیر بن کر اس کے پاس جاتے تھے۔ مناظرے کے معرکوں کا فیصلہ کرنا بھی اس قبیلے کے سپرد تھا۔

(انساب الاشراف۔ سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات۔ مستدرک حاکم)

سوال: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کب اور کہاں ہوئی تھی؟

جواب: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی ولات تعمیر کعبہ کے ۵ سال قبل از نبوت ہوئی تھی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ طبقات۔ مستدرک حاکم)

سوال: بتائیے کس زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے سات رشتہ دار غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے؟

جواب: سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے سات رشتہ دار غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمرکاب تھے۔ والد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، چچا زید رضی اللہ عنہ بن خطاب رضی اللہ عنہ، پہلے شوہر خنیس رضی اللہ عنہ بن حذافہ سہمی، تین ماموں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ، قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مظعون رضی اللہ عنہ، اور ماموں زاد بھائی سائب بن عبداللہ مظعون رضی اللہ عنہ۔

(طبقات۔ زادالمعاد۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کب اسلام کی دولت سے سرفراز ہوئیں؟

جواب: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ

ہی نبوت کے شروع میں اسلام قبول کیا۔ پانچ یا چھ سال کی عمر میں ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دس سال کی عمر میں مسلمان ہوئیں۔

(ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب)

سوال: ام المؤمنین سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے لکھنا پڑھنا کس سے سیکھا تھا؟

جواب: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے لکھنا پڑھنا حضرت شفا رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ عدویہ سے سیکھا تھا۔ (طبقات۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: بتایئے ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: بنو تمیم کے خنیس بن حذافہ سے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح ہوا۔ یہ دعوت اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہو گئے تھے۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر نے سب سے پہلے کب اور کہاں ہجرت کی تھی؟

جواب: آپ کے پہلے شوہر حضرت خنیس رضی اللہ عنہ بن حذافہ نے ۶ نبوی میں سب سے پہلے حبشہ ہجرت کی اور پھر کچھ عرصہ بعد مکہ واپس آ گئے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے پہلے شوہر کے ساتھ کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ نے حضرت خنیس رضی اللہ عنہ بن حذافہ کے ساتھ ۱۳ نبوی میں مدینہ طیبہ ہجرت کی اور حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمنذر کے ہاں قیام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حضرت ابو عبر بن جبر کا دینی بھائی بنایا۔ پہلے آپ مدینے کی قریبی بستی قبا میں ٹھہرے تھے۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت خنیس رضی اللہ عنہ بن حذافہ سے کتنی عمر میں ہوئی تھی؟

جواب: بعض کہتے تھے کہ حضرت خنیس رضی اللہ عنہ کی ہجرت حبشہ سے پہلے یہ شادی ہوئی۔ زیادہ تر خیال یہ ہے کہ یہ شادی حضرت خنیس رضی اللہ عنہا کی حبشہ سے واپسی پر نبوت

کے ساتویں یا آٹھویں سال ہوئی۔ اس وقت سیدہ کی عمر بارہ یا تیرہ سال تھی۔

(ازواج مطہراتؓ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے کس ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا قبیلہ غزوہ بدر میں مشرکین کے ساتھ شامل نہیں ہوا تھا؟

جواب: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے قبیلے بنو عدی کا کوئی آدمی معرکۂ بدر میں مشرکین کے ساتھ شامل نہیں تھا۔ اس لئے انہوں نے جنگ میں حصہ نہیں لیا۔

(تاریخ طبری۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: کس ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے قبیلے کے سب سے زیادہ افراد نے غزوۂ بدر میں بہادری کے جوہر دکھائے؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے قبیلے بنو عدی کے ۱۴ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کے شانہ بشانہ غزوۂ بدر میں حصہ لیا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتایئے کس ام المؤمنین کے قبیلے کے فرد نے سب سے پہلے غزوۂ بدر میں شہادت حاصل کی؟

جواب: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے قبیلے بنو عدی کے حضرت مہجع رضی اللہ عنہ کو غزوۂ بدر کا پہلا شہید ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر حضرت خنیس رضی اللہ عنہ بن حذافہ نے کب اور کیسے وفات پائی؟

جواب: غزوۂ بدر میں دشمن کے زہر میں بجھے ہوئے تیروں کو اپنے سینے پر روکتے رہے اور آخر زخموں سے چور ہو گئے۔ اسی حالت میں مدینے واپس لایا گیا۔ ان زخموں کی تاب نہ لا کر کچھ عرصہ بعد انتقال کر گئے۔ بعض سیرت نگاروں نے غزوۂ احد میں زخمی ہونے

کے بعد وفات بتائی ہے جو کہ غلط ہے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کیا پیشکش کی اور انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بیوہ ہونے کے زمانے میں سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زوجہ سیدہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کا بھی انتقال ہو گیا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو غمگین دیکھ کر ایک دن سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کو تم سے بیاہ دوں۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس پر غور کروں گا۔ چند دن بعد ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس رشتے پر راضی نہیں۔

(صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ نسائی۔ طبقات)

سوال: سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کیا کہا اور انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے کر دوں۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا نے کوئی جواب نہ دیا۔

(صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ سنن نسائی۔ طبقات)

سوال: بتایئے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر رضی اللہ عنہ کا رشتہ کیوں قبول نہ کیا؟

جواب: سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بے توجہی سے رنج ہوا۔ لیکن چونکہ رسول اللہ ﷺ ان سے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش کا اظہار کر چکے تھے اس لیے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ رشتہ قبول نہ

کیا بلکہ خاموشی اختیار کی۔

(امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ طبقات۔ تحفۃ الاشراف۔ نسائی۔ بخاری)

سوال: رسول اللہ ﷺ سے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر رضی اللہ عنہ کا نکاح کب ہوا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ سے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ۲ھ میں ہوا۔ بعض روایات میں ۳ھ بھی بتایا گیا ہے۔ ۳ ہجری کے آٹھویں مہینے یعنی شعبان میں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے باقاعدہ نکاح کے لیے پیغام دیا تھا۔

(عیون الاثر۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ انساب الاشراف)

سوال: سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا مہر کتنا مقرر ہوا تھا؟

جواب: آپ کا مہر چار سو درہم مقرر ہوا تھا۔

(طبقات۔ صحیح بخاری۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: بتایئے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے پر کیوں آمادہ نہ ہوئے؟

جواب: سیدہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کے وفات کے بعد سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دکھ تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے رشتہ داری ختم ہو گئی۔ وہ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ کی دوسری صاحبزادی سیدہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح ہو جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (طبقات۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیرت عثمانؓ)

سوال: سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی پریشانی کا ذکر کیا تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا: ''حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی اس شخص کے ساتھ ہو گی جو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ سے افضل ہے۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی اس خاتون سے ہو گی جو حفصہ رضی اللہ عنہا سے بہتر ہے۔'' یہ بھی الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حفصہ رضی اللہ عنہا سے وہ شخص شادی کرے گا جو عثمان رضی اللہ عنہ سے بہتر ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ اس شخص سے شادی کرے گا جو حفصہ رضی اللہ عنہا

سے بہتر ہے۔“ یہ الفاظ بھی مذکور ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حفصہ کا نکاح ایسے شخص سے کیوں نہ ہو جائے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ سے بہتر ہے۔“

(امہات المؤمنینؓ۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ سیر العلام النبلاء۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ صفۃ الصفوہ)

سوال: سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ سے نکاح کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح تیری بیٹی سے زیادہ اچھی عورت سے کر دیا اور تیری بیٹی کا نکاح عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ اچھے آدمی سے کر دیا۔“ آپ کا یہ ارشاد سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطمینان ہو گیا۔

(طبقات۔ امہات المؤمنینؓ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ سے نکاح کے وقت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی عمر کیا تھی؟

جواب: حضور ﷺ سے نکاح کے وقت ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۲۲ سال تھی۔ ۲۰ سال عمر بھی بتائی گئی ہے۔ تاہم اکثر سیرت نگار ۲۲ سال بتاتے ہیں۔

(ازواج مطہراتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش کا علم ہوا تو سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہا نے کون سی آیت پڑھی؟

جواب: آپ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے پارہ ۱۹ سورۃ النمل کی آیت ۴۰ پڑھی:

﴿هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ لِيَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ وَ مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِيْمٌ۝﴾ ”یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا نعمت کی ناشکری کرتا ہوں اور جو کوئی شکر کرتا ہے اس کا شکر اس کے اپنے لئے ہی مفید ہے ورنہ کوئی ناشکری کرے تو میرا رب بے نیاز اور اپنی ذات میں آپ بزرگ ہے۔“ (القرآن۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا گفتگو میں تیز تھیں اور رسول اللہ ﷺ سے شرعی احکامات معلوم کرنے کے لیے اکثر و بیشتر سوالات بھی کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ

آپ سے کیوں ناراض ہو گئے تھے؟

جواب: ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان میں حصہ لیا ہے وہ سب جنتی ہیں، ان میں سے کوئی بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔'' حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''یارسول اللہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟'' آپ یہ سن کر غصے میں آ گئے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو ڈانٹ دیا: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ (مریم ۷۱) ''تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو جہنم پر وارد نہ ہو، یہ تیرے رب کے ذمے قطعی فیصلہ شدہ امر ہے۔'' یہ بات سن کر رسول اقدس ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ○ (مریم ۷۲) ''پھر ہم ان لوگوں کو بچالیں گے جو دنیا میں متقی تھے اور ظالموں کو اس میں گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔'' یہ خبر پورے مدینے میں پھیل گئی۔ اس دن رسول اللہ ﷺ کی طبیعت سارا دن پریشان سی رہی۔ (یہ روایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ہے انہیں ام مبشر رضی اللہ عنہا نے بتایا جو اس وقت پاس تھیں)

(القرآن۔ صحابیات مبشراتؓ۔ طبقات۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو بیٹی سے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی سرزنش کرتے ہوئے کہا: ''تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جن کے سامنے تو اس طرح کے سوالات کرتی ہے وہ اللہ کے محبوب پیغمبر ہیں۔ وہ جو بھی ارشاد فرمائیں خاموشی اور ادب سے سن لیا کرو۔'' حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا، ابا جان عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تو ان سے اس طرح ہم کلام ہوتی ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹا میں نے تجھے پہلے بھی کہا تھا کہ اس کی نقل نہ کیا کرو۔ کہیں اس کے طرز عمل سے اپنا نقصان نہ کر بیٹھنا ہمیشہ ادب، احترام، اطاعت گزاری اور سلیقہ شعاری کو ملحوظ خاطر رکھنا۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ طبقات۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: حضور ﷺ نے کس زوجہ مطہرہؓ کو طلاق دے دی تھی اور پھر رجوع فرمالیا؟

جواب: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر رضی اللہ عنہ کو۔ بعض احادیث میں آتا ہے کہ طبیعت اور مزاج کی تیزی کی وجہ سے سرکار دو عالم ﷺ نے انہیں طلاق دے دی تھی اور پھر جبرائیل علیہ السلام اللہ کا حکم لے کر آئے تو آپ نے رجوع فرمالیا۔

(طبقات۔ مستدرک حاکم۔ مجمع الزوائد۔ حلیۃ الاولیاء۔ استیعاب)

سوال: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی کس انداز میں تعریف فرمائی؟

جواب: سرکار دو عالم ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: ”بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طلاق سے رجوع کریں۔ کیونکہ وہ بہت روزے رکھنے والی اور قائم اللیل ہیں اور جنت میں آپ کی زوجہ ہیں۔“

(حلیۃ الاولیاء۔ معجم الکبیر۔ مومنات کا قافلہ۔ مستدرک حاکم۔ مجمع الزوائد)

سوال: نبی کل جہاں ﷺ نے کون سی راز کی بات سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو بتائی تھی جو انہوں نے دوسری ازواج کو بتا دی اور حضور ﷺ کی ناراضی کا باعث بنی؟

جواب: ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بی بی ماریہ قبطیہ سے خلوت کی۔ جب ماریہ چلی گئیں تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کیا کہ آپ نے جو کچھ کیا وہ میرے حق میں اچھا نہیں کیا اور یہ کہہ کر وہ رونے لگیں۔ آپ ﷺ نے انہیں منانے کی کوشش کی اور کہہ دیا کہ ماریہ مجھ پر حرام ہے۔ اور فرمایا کہ یہ راز کسی کو نہ بتانا۔ مگر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دیا۔ اس راز کے افشا ہونے پر سورۃ التحریم کی آیت ۳ نازل ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تھی۔ اور بھی بہت سی روایات ہیں۔ ماریہ والا واقعہ کسی صحیح سند سے ثابت نہیں۔ بعض نے شہد والا واقعہ راز کی بات کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ بیویوں

سے ناراض ہوئے اور ایک ماہ تک علیحدگی اختیار کی۔

(مومنات کا قافلہ۔ صحیح بخاری۔ درمنشور۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتینؓ)

سوال: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طلاق کا سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا؟

جواب: یہ خبر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے اپنے سر پر مٹی ڈالی اور کہا کہ اللہ کی نظر میں عمر اور اس کی بیٹی کی کوئی وقعت نہیں دوسرے ہی دن حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ کا حکم لے کر نازل ہوئے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کریں تاہم بعض سیرت نگاروں نے کہا ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما میں سے کسی کو طلاق نہیں دی۔

(سیر اعلام النبلاء۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے کیا کہا تھا جس پر وہ رونے لگیں؟

جواب: ایک مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ گھر میں تشریف لائے۔ دیکھا کہ ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا رو رہی ہیں۔ وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا حفصہ رضی اللہ عنہا خدا سے ڈرو۔ پھر آپ نے سیدہ صفیہ کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا، صفیہ! تم نبی کی بیٹی ہو۔ تمہارا چچا پیغمبر ہے اور پیغبر کے نکاح میں ہو۔ حفصہ تم پر کیسے فخر کر سکتی ہے۔

(ابوداؤد۔ نسائی۔ جامع الاحول۔ تحفۃ الاشراف۔ معجم الکبیر)

سوال: سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت عمر ﷺ سے ساٹھ احادیث روایت کی ہیں۔ اور بقول امام نووی چالیس احادیث روایت کی ہیں۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ مومنات کا قافلہ۔ بخاری۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ۵ شعبان ۴۵ھ میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ایک روایت ہے کہ جمادی

الاول ۴۱ھ میں وفات پائی۔ (اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: بتایئے ام المؤمنین سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور آپ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: اس وقت مدینے کے گورنر مروان نے نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن عمر اور ان کے لڑکوں عاصم، سالم، عبداللہ اور حمزہ نے قبر میں اتارا۔ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: وفات کے وقت ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی عمر کیا تھی؟

جواب: آپ کے سنِ وفات اور عمر میں اختلاف ہے۔ ایک روایت ہے کہ ۵۹ سال عمر تھی۔ دوسری روایت ہے کہ ۶۳ سال عمر تھی۔

(امہات المؤمنینؓ۔ استیعاب۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: بتایئے کون سی ام المؤمنین رضی اللہ عنہا دجال سے بہت ڈرتی تھیں؟

جواب: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا دجال سے اور اس کے ذکر سے بہت ڈرتی تھیں۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے کس ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کو چیونٹی کے کاٹے کا منتر آتا تھا؟

جواب: صحابیہ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کو یہ منتر آتا تھا۔ انہوں نے حضور ﷺ کے حکم سے یہ منتر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھی سکھا دیا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ مسند احمد۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: کس زوجۂ مطہرہ رضی اللہ عنہا نے قرآن کی کتابت بھی کی اور پھر انہیں محافظ قرآن بنایا گیا؟

جواب: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ آپ نزول وحی کے وقت بعض آیات لکھ لیتی تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سرکاری طور پر قرآن کا جو نسخہ تیار کرایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد وہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں اسی سے نقلیں تیار کی گئیں۔ بعض

اہل سیر نے یہ بھی لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن حکیم کے تمام کتابت شدہ اجزاء کو یکجا کر کے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رکھوا دیا تھا۔ یہ اجزاء تازندگی ان کے پاس رہے۔ (ازواج مطہراتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی کن خوبیوں کی وجہ سے وہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک تھیں؟

جواب: گفتگو کی تیز ہونے کے باوجود حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا علم فقہ اور تقویٰ میں بھی ممتاز تھیں۔ انہی صفات کی وجہ سے وہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محترم مقام پر فائز تھیں۔ وہ قرآن کی حافظہ بھی تھیں۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا جب حرم نبوی میں داخل ہوئیں تو کتنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا پہلے سے موجود تھیں؟

جواب: ایک ام المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا تھیں جو اس وقت تقریباً ساٹھ سال کی تھیں۔ دوسری ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں جو ابھی نوعمر اور نوجوان تھیں۔

(ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کب حج کیا تھا؟

جواب: سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ۱۰ ہجری میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہی عمرے اور حج کی ادائیگی کا شرف حاصل کیا تھا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو قرآن حکیم سے کس قدر شغف تھا؟

جواب: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے خاص طور پر یہ اہتمام کیا تھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام جو قرآنی آیات لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف لاتے، یہ انہیں سن کر زبانی یاد کر لیتی تھیں۔ اور آیات کے معانی و مفہوم پر غور کرتی تھیں۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ ازواج مطہراتؓ)

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابی سفیانؓ

(مہاجر حبشہ/مہاجر مدینہ)

سوال: نام رملہ اور کنیت ام حبیبہ تھی۔ ام المؤمنین ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ والد کی طرف سے نسب بتا دیجئے؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا والد کی طرف سے نسب یہ ہے: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن حرب بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف۔

(سیر العلام النبلاء۔ النساب الاشراف۔ نسب نامہ قریش۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: والدہ کی طرف سے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نسب کیا تھا؟

جواب: آپ کی والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف ہے۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں۔

(سیر العلام النبلا۔ النساب الاشراف۔ نسب نامہ قریش۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ کا ایک دوسرا نام بھی بتایا گیا ہے۔ وہ کیا ہے؟

جواب: اکثر مؤرخین اور سیرت نگاروں نے رملہ نام بتایا ہے تاہم بعض نے ہند بھی لکھا ہے۔

(مستدرک حاکم۔ النساب الاشراف۔ جوامع السیر۔ تہذیب)

سوال: بتایئے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کب پیدا ہوئیں؟

جواب: ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے سترہ سال قبل مکہ میں پیدا ہوئیں۔ اس وقت ابوسفیان صخر بن حرب کی عمر ۳۳ سال تھی۔ آپ کی پیدائش واقعہ فیل کے تیئس سال بعد ہوئی۔

(اصابہ۔ امہات المؤمنینؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد کا قریش مکہ میں کیا مقام تھا؟

جواب: ابوسفیان صخر بن حرب قریش کا سردار تھا۔ اس نے بیشتر غزوات میں لشکر کفار کی قیادت کی

تھی اور فتح مکہ کے موقع پر اسلام لانے سے پہلے تک وہ مسلمانوں کے سخت مخالف تھے۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (رملہ بنت ابوسفیان نے) اس کٹھن دور میں اسلام قبول کیا جب ان کا باپ اسلام قبول کرنے والوں پر سختی کرتا تھا۔ اس طرح آپ سابقون الاولون میں شمار ہوتی ہیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: آپ کی پہلی شادی عبیداللہ بن جحش سے مکہ میں ہوئی اور دونوں نے اکٹھے اسلام قبول کیا یہ عبیداللہ بن جحش حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: عبیداللہ بن جحش نے اپنی بیوی رملہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان کے ساتھ کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: عبیداللہ بن جحش نے اپنی بیوی رملہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان (سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ ٦ بعثت نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ کی۔ حبشہ میں ان کے ہاں ایک بیٹی حبیبہ پیدا ہوئی جس کی کنیت سے رملہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہلائیں۔

(مستدرک حاکم۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو حبشہ میں کس پریشانی کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: آپ کا شوہر عبیداللہ بن جحش حبشہ میں شراب نوشی کا عادی ہو گیا اور آخر مرتد (عیسائی) ہو کر فوت ہوا۔ پردیس میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے لیے یہ انتہائی تکلیف دہ مرحلہ تھا۔ تاہم آپ نے صبر سے کام لیا اور سیدہ اسلام پر قائم رہیں۔

(مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حبشہ میں اپنے خاوند عبیداللہ بن جحش کے بارے میں کیا

خواب دیکھا تھا؟ اس کی کیا تعبیر سامنے آئی؟

جواب: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کے خاوند عبیداللہ بن جحش کا چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا ہے۔ جب آنکھ کھلی تو بہت پریشان ہوئیں۔ چند دن بعد عبیداللہ بن جحش نے اپنی بیوی سے کہا، دیکھو میں پہلے نصرانی تھا پھر میں نے اسلام قبول کیا۔ یہاں حبشہ میں آ کر میں نے محسوس کیا کہ نصرانیت ہی سب سے بہتر ہے، لہٰذا میں نے دوبارہ نصرانیت اختیار کر لی ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ تم بھی نصرانیت قبول کر لو۔ یہی ہمارے لیے بہتر ہے۔ سیدہ رملہ بنت سفیان (ام حبیبہ رضی اللہ عنہا) نے خاوند کو اپنا خواب سنایا کہ شاید وہ ڈراؤنا خواب سن کر اپنے ارادے سے باز رہے۔ اس نے کوئی پرواہ نہ کی بلکہ شراب نوشی شروع کر دی۔ ہر وقت شراب کے نشے میں دھت رہتا۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بہت پریشان ہوئیں کہ اب کیا ہوگا۔ دیار غیر میں اللہ تعالیٰ سے صبر و استقامت کی دعا مانگی، کچھ عرصہ بعد کثرت شراب نوشی کی وجہ سے عبیداللہ بن جحش فوت ہو گیا۔

(اعلام النبلا۔ مستدرک حاکم۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اور کون سی مسلمان خواتین تھیں؟

جواب: حبشہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ، اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس اور لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت حشمہ جیسی عظیم المرتبت خواتین سمیت ۱۶ خواتین آپ کے پاس تھیں جن کی وجہ سے آپ کے دل کو دلاسہ ملا۔ آپ زیادہ وقت یاد الٰہی میں صرف کرنے لگیں۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتایئے حرم نبوی میں داخل ہونے سے پہلے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کیا خواب دیکھا تھا؟

جواب: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ایک رات محو استراحت تھیں کہ آپ نے خواب میں دیکھا، کوئی شخص آپ کو ام المؤمنین کہہ کر پکار رہا ہے۔ آنکھ کھلی تو طبیعت ہشاش

بشاش تھی اور رگ وریشہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ اصابہ)

سوال: رسول خدا ﷺ کو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کیا اطلاع موصول ہوئی تھی؟

جواب: کسی نے آپ کو حبشہ میں آباد مہاجرین کے حالات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا، یا رسول اللہ ﷺ! ام حبیبہ رضی اللہ عنہا مشکل ترین حالات سے دوچار ہے۔ رئیس خاندان کی بیٹی بڑی تنگی سے وقت گزار رہی ہے۔ خاوند مرتد ہو کر فوت ہو چکا ہے۔ گود میں ایک چھوٹی بچی ہے۔ قریش سردار کی بیٹی دیار غیر میں مشکلات کا شکار ہے۔

(طبقات۔ مستدرک حاکم۔ استیعاب۔ اصابہ۔ تہذیب)

سوال: سردار انبیاء ﷺ نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے لیے نکاح کا پیغام کب اور کیسے بھیجا؟

جواب: رسول اقدس ﷺ کو جب سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حالات کا علم ہوا تو آپ نے ان کی عدت پوری ہونے پر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن امیہ ضمری کے ہاتھ نجاشی کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اگر پسند کرے تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیا جائے۔ اس وقت حضور ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں تشریف لا چکے تھے۔ اور یہ غزوہ خندق کے بعد کا واقعہ ہے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ سیر العلام النبلاء۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے پاس حضور اقدس ﷺ کا پیغام پہنچا تو اس نے کیا ردعمل ظاہر کیا؟

جواب: نبی اکرم ﷺ نے نجاشی سے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ طلب کیا۔ بادشاہ نے نبی اکرم ﷺ کا خط اپنی کنیز کے ہاتھ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا۔ کنیز نے پیغام سنایا تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے رگ وپے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

(سیر اعلام النبلاء۔ مستدرک حاکم۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو کس لونڈی نے پیغام پہنچایا؟ اس نے آپ سے کیا کہا؟

جواب: بادشاہ کی کنیز ابرہہ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو پیغام پہنچایا۔ کنیز نے بتایا کہ بادشاہ سلامت نے یہ بھی کہا ہے کہ نکاح کے لیے اپنا کوئی وکیل مقرر کر دیں۔

(سیر الصحابیات۔ صحابیات مبشراتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتایئے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کنیز کو کیا انعام دیا؟

جواب: آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اظہار تشکر کے طور پر کنیز ابرہہ کو چاندی کے دو کنگن اور انگوٹھیاں انعام میں دیں۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کسے اپنا وکیل مقرر کیا تھا؟

جواب: انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید بن العاص کو حضور ﷺ کے پیغام کی اطلاع دی اور انہی کو اپنا وکیل مقرر کیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: رسول اقدس ﷺ کے ساتھ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کب اور کس نے پڑھایا تھا؟

جواب: جس روز صبح کے وقت حبشہ میں سیدہ ام حبیبہ کو یہ خوشخبری سنائی گئی اسی روز شام کے وقت نجاشی نے تمام مسلمانوں کو اکٹھا کیا جن میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب بھی تھے۔ نجاشی نے یہ نکاح پڑھایا۔ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید اموی نے نکاح پڑھایا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اعلام النساء۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے وقت کیا کہا تھا؟

جواب: جب تمام مسلمان مہاجرین شاہی محل میں جمع ہو گئے تو اس نے محفل میں کھڑے ہو کر عربی میں خطبہ دیا جس کا ترجمہ ہے:

''حمد و ستائش ہے خداوند قدوس اور خدائے غالب اور عزیز و جبار کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے برگزیدہ

بندے اور رسول برحق ہیں۔ اور آپ وہی نبی ہیں جن کی عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام نے بشارت تھی۔ اما بعد! رسول اللہ ﷺ نے مجھے تحریر فرمایا ہے کہ میں آپ ا نکاح ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے کر دوں۔ میں نے آپ کے ارشاد کے مطابق آپ ا نکاح ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کر دیا اور چار سو دینار مہر مقرر کیا۔'' اسی وقت چار سو دینار خالد رضی اللہ عنہ بن سعید اموی کے حوالے کر دیئے گئے۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ صفوۃ الصفوۃ۔ زرقانی۔ امہات المومنینؓ)

سوال: حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید اموی نے اپنے خطبے میں کیا باتیں کہی تھیں؟

جواب: شاہ نجاشی کے بعد حضرت خالد رضی اللہ عنہا بن سعید اموی کھڑے ہوئے اور فرمایا:

''میں اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہوں اور اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے برگزیدہ بندے اور اس کے رسول برحق ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور دین برحق دے کر بھیجا تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے۔ اگرچہ مشرکین کو ناگوار ہو۔ اما بعد! میں نے سرکار دو عالم ﷺ کے پیغام کو قبول کیا اور آپ سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔''

نجاشی نے اس کے بعد دعوت ولیمہ کی۔

(اصابہ۔ صفوۃ الصفوۃ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ امہات المومنینؓ)

سوال: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے مہر کی رقم میں سے پچاس دینار کنیز ابرہہ کو دیئے تو اس نے کیا کہا؟

جواب: آپ نے کنیز کو پچاس دینار دیئے اور کہا کہ اس دن مفلسی میں میں تمہیں رقم نہ دے سکی۔ کنیز نے یہ پچاس دینار اور وہ زیور جو پہلے دیا تھا یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ بادشاہ نے مجھے تاکید کر دی ہے کہ آپ سے کچھ نہ لوں بلکہ یہ عود و عنبر بھی آپ کی خدمت میں پیش کر دوں۔ اور یہ یقین کیجیے کہ میں محمد الرسول اللہ ﷺ کی پیروکار ہو چکی ہوں اور اللہ عزوجل کے لیے دین اسلام کو قبول کر چکی ہوں۔ آپ مدینہ جائیں تو

حضور ﷺ کی خدمت میں میرا سلام پیش کر دیں۔

(طبقات۔ زرقانی۔ صفۃ الصفوۃ۔ امہات المومنینؓ)

سوال: ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کب اور کیسے مدینے کے لیے روانہ ہوئیں؟

جواب: حضرت عمرو رضی اللہ عنہا بن امیہ حضرمی کے حبشہ آنے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ نجاشی کو رضا مند کریں کہ مہاجرین کو مدینہ روانہ کرنے کا بندوبست کرے۔ چنانچہ بادشاہ نے دو کشتیوں کا انتظام کیا۔ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی قیادت میں مسلمان مہاجرین کو مدینہ روانہ کیا۔ ان میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ شاہ حبشہ نے حضرت شرحبیل رضی اللہ عنہ بن حسنہ کو خاص طور پر ان کی دیکھ بھال اور خدمت کے لیے مامور کیا تھا۔ بعض روایات میں ہے کہ سیدنا شرحبیل رضی اللہ عنہ بن حسنہ کے ساتھ نجاشی نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور انہیں جہیز بھی دیا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ امہات المومنینؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا حضور ﷺ سے نکاح کب اور کتنی عمر میں ہوا؟

جواب: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ۶ یا ۷ ہجری میں رسول اللہ ﷺ کے حبالۂ عقد میں آئیں۔ اس وقت ان کی عمر ۳۶۔ ۳۷ سال تھی۔

(تہذیب۔ دلائل۔ مسند احمد۔ امہات المومنینؓ)

سوال: ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حضور ﷺ سے نکاح کے بارے میں ایک دوسری روایت کیا ہے؟

جواب: ایک دوسری روایت میں ہے کہ لوگ ابوسفیان کو نظر اٹھا کے دیکھنا اور اس کے پاس بیٹھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اس بنا پر انہوں نے حضور ﷺ سے تین چیزوں کی درخواست کی۔ ان میں ایک یہ بھی تھی کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی درخواست قبول کر لی، لیکن اکثر سیرت نگاروں نے اس روایت کی تردید کی ہے۔ (صحیح مسلم۔ سیر الصحابیات۔ بیہقی)

سوال: ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کب مدینے پہنچیں؟

جواب: یہ دو کشتیاں جن میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ سولہ اور مسلمان سوار تھے مدینے کی بندرگاہ جار تک پہنچیں۔ اس کے بعد یہ مسافر اونٹوں پر سوار ہو کر مدینے پہنچے۔ ان دنوں رسول اللہ ﷺ اپنے چودہ سو جانثاروں کے ساتھ خیبر کی مہم کے لیے گئے ہوئے تھے۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور دیگر عورتیں مدینے میں ہی رہیں۔ مرد اسی وقت خیبر روانہ ہو گئے۔ یہ محرم ۷ھ کی بات ہے۔ خیبر کی مہم کامیاب ہوئی۔

(طبقات۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ)

سوال: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا جب حرم نبوی میں داخل ہوئیں تو اس وقت کتنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما حرم میں تھیں؟

جواب: اس وقت سات امہات المؤمنین موجود تھیں (۱) سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ، (۲) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، (۳) سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا، (۴) سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش، (۵) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، (۶) سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث، (۷) سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ”یہ رسول اللہ ﷺ کا بستر ہے اور تم مشرک اور نجس ہو۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ تم ان کے بستر پر بیٹھو۔“ یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟

جواب: یہ الفاظ ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مشرک والد ابو سفیان سے کہے تھے۔ جب وہ ان سے ملنے مدینہ آئے اور بستر پر بیٹھنے لگے۔

(طبقات۔ زاد المعاد۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد ابو سفیان کو رسول اللہ ﷺ کے بستر پر بیٹھنے سے کب منع فرمایا تھا؟

جواب: قریش مکہ نے معاہدۂ حدیبیہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کے حلیف قبیلے بنو خزاعہ پر اچانک رات کو حملہ کر کے ۲۷ آدمی قتل کر دیئے۔ بنو خزاعہ نے حضور ﷺ

نے فریاد کی تو آپ نے تین شرطیں دے کر ایک قاصد قریش مکہ کے پاس بھیجا۔ پہلی یہ کہ مقتولوں کا خون بہا دیا جائے۔ دوسری یہ کہ یا قریش بنوبکر کی حمایت سے دستبردار ہو جائیں (جس نے بنوخزاعہ پر حملہ کیا تھا اور قریش نے ساتھ دیا تھا) تیسری یہ کہ یا اعلان کر دیا جائے کہ حدیبیہ کا معاہدہ ٹوٹ گیا ہے۔ قریش کے پرجوش لوگوں نے تیسری شرط قبول کر لی۔ بعد میں احساس ہوا تو اپنے سردار ابوسفیان کو سفیر بنا کر معاہدے کی تجدید کے لیے مدینہ بھیجا۔ حضور ﷺ سے درخواست کی تو آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سفارش کے لیے کہا مگر کسی نے توجہ نہ دی۔ پھر اسی مقصد سے اپنی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر آیا۔ باپ بیٹی کی پندرہ سال بعد ملاقات تھی۔ جب باپ حضور ﷺ کے بستر پر بیٹھنے لگا تو بیٹی نے بستر سمیٹ دیا اور یہ الفاظ کہے۔

(طبقات۔ مختصر سیرۃ الرسول ﷺ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا۔ سیرت سرور عالم ﷺ)

سوال: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے باپ ابوسفیان نے بستر سمیٹنے پر اپنی بیٹی سے کیا کہا؟

جواب: اس نے کہا: ”میں نہیں سمجھ سکا کہ تو نے بستر کو مجھ سے بچایا ہے یا مجھے بستر سے بچایا ہے۔“ سیدہ نے جواب دیا: ”یہ رسول اللہ ﷺ کا بستر ہے اور تم مشرک اور نجس ہو۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ تم ان کے بستر پر بیٹھو۔“ باپ نے کہا: خدا کی قسم، تم میرے بعد خراب ہو گئی ہو۔“ بیٹی نے فوراً جواب دیا: ”ایسا نہیں ہے بلکہ اللہ نے مجھے اسلام کی نعمت سے سرفراز کیا ہے اور تم بہرے اور اندھے بتوں کی پرستش کرتے ہو حالانکہ تم قریش کے سردار ہو اور بڑے ہو۔

(طبقات۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ سیرت سرور عالم ﷺ)

سوال: سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کے محاصرے کے وقت سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان کی کس طرح مدد کرنے کی کوشش کی تھی؟

جواب: آپ ہر قسم کے خطرات سے بے نیاز ہو کر پانی کا ایک مشکیزہ اور کچھ کھانا لے کر اپنے گھر سے نکلیں اور خچر پر سوار ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف چل

دیں۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کھانے پینے کا سامان چھپا رکھا تھا۔ لیکن بلوائیوں نے انہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک نہیں پہنچنے دیا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ۴۴ ہجری میں ۷۲ یا ۷۳ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ یہ ان کے بھائی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا۔ آپ اپنے بھائی کے دور حکومت میں دمشق بھی تشریف لے گئی تھیں اور پھر کچھ عرصہ بعد مدینہ واپس آ گئیں۔ اور باقی تمام عمر مدینے میں گزاری۔

(استیعاب۔ صفۃ الصفوۃ۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا خوبصورت اور خوب سیرت تھیں۔ علم و فضل میں آپ کو کس قدر کمال حاصل تھا؟

جواب: آپ سے کتب احادیث میں ۶۵ روایات منقول ہیں۔ حدیث پر شدت سے عمل کرتی تھیں۔ اکابر صحابہ نے بھی ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ صحیح مسلم۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے بارے میں بتا دیجئے؟

جواب: روحانی اولاد کے علاوہ آپ کے پہلے شوہر سے دو اولادیں ہوئیں۔ بیٹا عبداللہ اور بیٹی حبیبہ۔ حبیبہ نے آغوش نبوت میں پرورش پائی۔

(ازواج مطہراتؓ۔ استیعاب۔ اصابہ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتایئے صحابی رسول ﷺ حضرت احمد بن جحش رضی اللہ عنہ کون تھے؟

جواب: حضرت احمد بن جحش رضی اللہ عنہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بڑے بھائی تھے۔ یہ بینائی سے محروم تھے۔ لیکن علم و فضل میں کمال رکھتے تھے اور اپنے دور کے بہت بڑے شاعر تھے۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث

سوال: برہ نام تھا اور تعلق قبیلہ خزاعہ کے خاندان مصطلق سے۔ بتایئے حضور اقدس ﷺ نے ان ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا نام کیا کھا تھا؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ حضرت جویرہ رضی اللہ عنہا نام حضور ﷺ نے رکھا تھا۔ آپ حارث کی بیٹی تھیں۔ (صحیح مسلم۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: ام المؤمنین سیدہ جویرہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کا نسب نامہ بتا دیجئے؟

جواب: برہ رضی اللہ عنہا بنت حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عائذ بن مالک بن حزیمہ (مصطلق) بن سعد بن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن عمرو آپ کے والد۔ حارث بن ابی ضرار اپنے قبیلے بنو مصطلق کے سردار تھے۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: بتایئے سیدہ جویریہ بنت حارث کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: آپ کا پہلا نکاح اپنے ہی خاندان کے ایک شخص مسافع بن صفوان سے ہوا تھا۔ مسافع اور آپ کا باپ حارث دونوں اسلام کے سخت دشمن تھے۔

(امہات المؤمنینؓ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ جویرہ رضی اللہ عنہا کا والد مسلمانوں کے خلاف کس طرح سازشیں کرتا تھا؟

جواب: وہ شرک و جاہلیت کے موروثی نظام کی پوری طرح حفاظت کرتا اور اسلامی تحریک کا راستہ روکنے کے لیے قبائلی تعصبات بھڑکا کر فوجی طاقت جمع کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس طرح آخر وہ مدینے کی اسلامی ریاست کو ختم کرنے کے منصوبے بنا رہا تھا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا۔ تاریخ اسلام)

سوال: بتایئے ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا قبیلہ کہاں آباد تھا؟

جواب: آپ کا خاندان بنو مصطلق بنو خزاعہ کی ایک شاخ تھی۔ یہ خاندان مدینہ منورہ سے نو

منزل کے فاصلے پر بحیرہ احمر کے ساحل کے ساتھ رابغ اور جدہ کے درمیان قدید کے علاقے میں آباد تھا۔ ان کے چشمے کا نام مریسیع تھا اور قبیلے کے سردار کا نام حارث بن ابی ضرار تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ ازواج مطہراتؓ۔ اسد الغابہ۔ تاریخ اسلام)

سوال: رسول اقدس ﷺ کو خاندان بنو مصطلق کی سازشوں اور جنگی تیاریوں کا علم ہوا تو آپ نے حالات کا کس طرح جائزہ لیا؟

جواب: حضور اکرم ﷺ نے ایک صحابی حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حصیب کو اس علاقے کی طرف روانہ کیا تاکہ حالات کا جائزہ لیں اور پھر دشمن کے خلاف کاروائی کی جائے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے واپس آکر اطلاعات کی تصدیق کر دی۔ بعض روایات میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بن حصیب کا نام بھی آیا ہے۔

(طبقات۔ سیرت۔ ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ)

سوال: نبی اکرم ﷺ نے بنی مصطلق پر حملے کے لیے کتنا لشکر تیار کیا؟

جواب: آپ نے ایک ہزار مجاہدین کو تیار کیا اور مدینے سے روانہ ہوئے۔ اس لشکر میں تیس گھوڑے تھے۔ مہاجرین کے دستے کے سپہ سالار سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور انصار کی سربراہی سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ کے سپرد ہوئی۔

(محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا۔ مختصر سیرۃ الرسول ﷺ۔ سیرۃ النبی ﷺ)

سوال: بتائیے غزوہ بنی مصطلق کب اور کہاں پیش آیا؟

جواب: ۲ شعبان ۶ ھ میں بنو مصطلق کے علاقے قدید میں یہ غزوہ پیش آیا۔

(محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ زاد المعاد۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: غزوہ بنو مصطلق کے واقعات بتا دیجیے؟

جواب: اسلامی لشکر نے مدینے سے قدید تک نو منزل کا فاصلہ نہایت راز داری سے طے کیا۔ دشمن کو کانوں کان خبر نہ ہوئی اور اسلامی لشکر نے اسے صبح کے وقت عین اس حالت میں جا لیا جب وہ اپنے لشکر کو چشمے پر پانی پلا رہے تھے۔ پھر اسلامی لشکر نے بنو مصطلق کا پورا علاقہ محاصرے میں لے لیا اچانک حملے سے بدحواس ہو کر مختلف قبیلوں کے لوگ جو

اکٹھے ہو رہے تھے بھاگ نکلے۔ ان بھاگنے والوں میں قبیلہ بنو مصطلق کا سردار حارث بن ابی ضرار بھی تھا۔ بنو مصطلق کے لوگوں نے محاصرہ توڑنے کے لیے تیر برسائے جواب میں مسلمانوں نے محاصرہ تنگ کر دیا اور دست بدست لڑائی شروع ہو گئی۔ دشمن کے دس افراد مارے گئے۔ چھ سو یا آٹھ سو قیدی بنا لیے گئے۔ باقی بھاگ نکلے۔ قبیلے کے مال و اسباب پر اسلامی فوج نے قبضہ کر لیا صرف ایک صحابی ہشام رضی اللہ عنہ بن صبابہ نے شہادت پائی۔ (طبقات۔ تاریخ اسلام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: - غزوہ بنو مطلق میں قبیلے کے سردار کی بیٹی بھی قید ہوئی۔ وہ کون تھی؟

جواب: قیدیوں میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ ان میں بنو مصطلق کے سردار حارث بن ضرار کی ایک بیٹی برہ تھی۔ اس وقت اس کی عمر بیس سال تھی اور وہ اپنی خوبصورتی میں بے مثال تھی۔ (طبقات۔ ازواج مطہراتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا پہلا شوہر کب قتل ہوا تھا؟

جواب: غزوہ بنو مصطلق میں ۲ شعبان ۶ ہجری میں مسلمانوں کے ہاتھوں آپ کا پہلا شوہر مسافع بن صفوان مارا گیا۔ (ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کس صحابی کے حصے میں آئیں؟

جواب: اسیران جنگ لونڈی غلام بنا کر تقسیم کیے گئے تو حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا ایک صحابی حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس کے حصے میں آئیں۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ مومنا کا قافلہ۔ طبقات)

سوال: سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس سے کیا کہا؟

جواب: سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس سے درخواست کی کہ مکاتبت کر لو۔ یعنی مجھ سے کچھ روپیہ لے کر مجھے چھوڑ دو۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے ۹ اوقیہ سونے پر منظور کیا۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ رقم نہیں تھی۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ مختصر سیرۃ الرسول ﷺ)

سوال: بتایئے سیدہ جویرہ رضی اللہ عنہا کے لیے روپے کا انتظام کیسے ہوا اور وہ کیسے حضور

ﷺ کے نکاح میں آئیں؟

جواب: سیدہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے چاہا کہ لوگوں سے روپیہ مانگ کر یہ رقم ادا کر دیں۔ اسی سلسلے میں وہ آنحضرت ﷺ کے پاس بھی آئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم کو اس سے بہتر چیز کی خواہش نہیں؟ انہوں نے کہا وہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تمہاری طرف سے میں روپیہ ادا کر دیتا ہوں اور تم سے نکاح کر لیتا ہوں۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا راضی ہوگئیں۔ آپ نے تنہا وہ رقم ادا کر دی اور ان سے شادی کر لی۔ ابن سعد نے روایت کی ہے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد نے ان کا زر فدیہ ادا کیا۔ اور جب وہ آزاد ہوگئیں تو حضور ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات)

سوال: حضور اقدس ﷺ سے حضرت جویرہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے بارے میں ایک دوسری روایت کیا ہے؟

جواب: دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا گرفتار ہوئیں تو ان کا رئیس باپ حارث آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا کہ میری بیٹی کنیز نہیں بن سکتی۔ میری شان اس سے بالا تر ہے۔ میں اپنے قبیلے کا سردار اور رئیس عرب ہوں۔ آپ اس کو آزاد کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ خود جویریہ رضی اللہ عنہا کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے۔ حارث نے جا کر اپنی بیٹی جویریہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ محمد ﷺ نے تیری مرضی پر رکھا ہے۔ دیکھنا مجھ کو رسوا نہ کرنا۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہنا پسند کرتی ہوں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ان سے شادی کر لی۔

(اصابہ۔ تاریخ ابن عساکر۔ طبقات۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد کے اسلام لانے کے بارے میں سیرت نگاروں نے کیا لکھا ہے؟

جواب: ابن اثیر کا بیان ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد کو خبر ملی کہ ان کی بیٹی لونڈی بنالی گئی ہے تو وہ بہت سا مال واسباب اونٹوں پر لاد کر بیٹی کی رہائی کے لیے مدینہ کی

۱۵ مسلمان شہید ہوئے۔

(محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ مختصر سیرۃ الرسول ﷺ)

سوال: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کیسے مسلمانوں تک پہنچیں؟

جواب: یہودیوں کی بہت سی عورتیں قیدی بنالی گئیں۔ ان عورتوں میں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی بن اخطب بھی تھیں۔ جو سردار کی بیٹی تھی۔

(ازواج مطہراتؓ۔ سیرت ابن ہشام۔ زادالمعاد)

سوال: ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی رسول اللہ ﷺ کے پاس کیسے آئیں؟

جواب: جب مال غنیمت کی تقسیم ہونے لگی تو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے لیے پسند کیا۔ چونکہ وہ تمام اسیران جنگ میں زیادہ باوقار تھیں اس لیے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! صفیہ رضی اللہ عنہا بنو قریظہ اور بنونضیر کی رئیسہ ہے۔ خاندانی وقار اور شرافت اس کے چہرے سے عیاں ہے۔ وہ ہمارے سردار (یعنی سردار دو عالم ﷺ) کے لیے موزوں ہے۔ حضور ﷺ نے یہ مشورہ قبول فرمالیا۔ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو دوسری لونڈی عطا کر دی اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کردیا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: سید الانبیاء ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی بن اخطب سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''میں تمہیں آزاد کرتا ہوں اور اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم اسے قبول کر لیتی ہو تو میں تمہیں عزت و احترام سے اپنے پاس رکھ لوں گا۔ اگر تم اپنے آبائی مذہب پر قائم رہنا چاہتی ہو تو تمہیں تمہاری قوم میں واپس بھیج دیا جائے گا''۔ آپ نے انہیں سوچنے کا موقعہ دیا۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصابہ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی نے رسول اقدس ﷺ کو کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنے قلب کو اللہ اور رسول ﷺ

پر ایمان کے نور اس سے منور کر لیا ہے اب میرا یہودیت اور اس کے علمبرداروں سے کوئی تعلق نہیں۔‘‘ اور پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

(اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بن حیئی کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کب اور کہاں ہوا؟

جواب: غزوۂ خیبر کے بعد جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کے نکاح میں آنا پسند کیا تو یہ نکاح صہبا کے مقام پر ہوا اور وہیں دعوت ولیمہ بھی ہوئی۔ صہبا سے چلتے وقت حضور ﷺ نے انہیں خود اونٹ پر سوار فرمایا اور اپنی عبا سے پردہ کیا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ البدایہ والنہایہ۔ اصابہ)

سوال: سرکار دو عالم ﷺ سے نکاح کے وقت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی عمر کیا تھی؟

جواب: اس وقت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیئی کی عمر سترہ سال تھی۔ اس نکاح کے بعد یہودی پھر کبھی مسلمانوں کے خلاف نہیں لڑ سکے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیئی کی آنکھ کے اوپر نشان تھا۔ انہوں نے اس کی کیا وجہ بتائی تھی؟

جواب: ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیئی کی آنکھ کے بالائی حصے پر زخم کا نشان تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ کہا تو انہوں نے عرض کی: ’’یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خواب میں دیکھا کہ چاند میری گود میں آ گرا۔ میں نے یہ خواب اپنے خاوند کو بتایا تو اس نے میرے منہ پر زوردار تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا: ’’اس کا مطلب ہے کہ تم یثرب کے بادشاہ کو چاہتی ہو۔‘‘ اشارہ نبی اکرم ﷺ کی طرف تھا۔ ابن کثیر کی کتاب اسد الغابہ میں ہے کہ خواب اپنے باپ کو سنایا تھا۔

(عیون الاثر۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ صحابیات مبشراتؓ۔ تذکار صحابیات۔ طبقات۔ دلائل النبوۃ)

سوال: خیبر کے قیدیوں میں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیئی بھی تھی۔ وہ اپنی پہلی اور بعد کی زندگی کا کیسے موازنہ کرتی تھیں؟

جواب: وہ فرماتی ہیں: ''میں جب ایک قیدی کی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ کے حضور حاضر ہوئی تو آپ سے زیادہ کوئی ناپسندیدہ انسان میری نظر میں نہیں تھا (کیونکہ میرا باپ، خاوند اور کئی دوسرے رشتہ دار قتل ہو چکے تھے''۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے ہمارے ساتھ یہ یہ کیا ہے۔ سیدہ فرماتی ہیں کہ حضور کی شخصیت اور اخلاق کا مجھ پر وہ اثر ہوا کہ جب میں اپنی جگہ سے اٹھی تو آپ سے زیادہ اور کوئی محبوب اور پسندیدہ شخص میری نگاہ میں نہیں تھا۔

(امہات المؤمنینؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ مسند ابو یعلی۔ الطالب العالیہ)

سوال: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حییٰ کو مدینہ میں کون سے مکان میں ٹھہرایا گیا؟

جواب: حضور ﷺ سے نکاح کے بعد جب آپ خیبر سے مدینہ آئیں تو آپ کو حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کے مکان پر ٹھہرایا گیا۔

(اصابہ۔ امہات المؤمنینؓ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پہلی مرتبہ ام المؤمنین سیدہ صفیہ کو دیکھا تو کیا تاثرات ظاہر کیے؟

جواب: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے حسن و جمال کا شہرہ سن کر انصار کی عورتیں دیکھنے کے لیے آئیں۔ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی نقاب اوڑھ کر آئیں۔ لیکن سرکار دو عالم ﷺ نے پہچان لیا جب واپس گئیں تو آپ نے پوچھا، اے عائشہ! کیا دیکھا۔ جواب دیا، ہاں ایک یہودیہ کو دیکھ آئی ہوں۔ آپ نے فرمایا، ایسا مت کہو۔ وہ اسلام لے آئی ہے۔ اور اس کا اسلام نہایت اچھا ہے۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حییٰ نے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کس طرح عزت واحترام کا اظہار کیا؟

جواب: جب وہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی حیثیت سے مدینہ طیبہ میں تشریف لائیں تو سیدہ فاطمہ انہیں دیکھنے کے لیے گئیں۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیش قیمت جھمکے

اپنے کانوں سے اتار کر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دے دیئے اور ان کی ساتھی خواتین کو بھی کچھ نہ کچھ دیا۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ اصابہ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش نے ایک مرتبہ سفر میں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنا اونٹ نہ دیا تو حضور ﷺ نے کس طرح ناراضی کا اظہار فرمایا؟

جواب: ایک مرتبہ سفر کے دوران سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا۔ وہ بے حد غمگین ہوئیں۔ حضور ﷺ انہیں بہت عزیز رکھتے تھے اور دلجوئی فرماتے تھے۔ آپ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا، زینب رضی اللہ عنہا تم صفیہ رضی اللہ عنہا کو ایک اونٹ دے دو۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بہت سخی اور بامروت تھی لیکن نہ جانے اس دن کیوں ان کے منہ سے نکل گیا، یارسول اللہ ﷺ! کیا میں اس یہودیہ کو اپنا اونٹ دے دوں۔ یہ جملہ رسول اللہ ﷺ کو پسند نہ آیا۔ اور آپ ﷺ نے دو تین ماہ تک حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بات تک نہ کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بڑی مشکل سے ان کا قصور معاف کرایا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش فرماتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ناراضی نے مجھے بے حد مایوس کر دیا تھا۔ اور میں نے عہد کیا تھا کہ آئندہ کبھی ایسی بات نہ کہوں گی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ مسند احمد۔ سنن ابوداؤد۔ طبقات۔ تہذیب۔ مجمع الزوائد)

سوال: ایک مرتبہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی رو رہی تھیں۔ رسول اکرم ﷺ نے وجہ پوچھی تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا رو رہی تھیں۔ حضور ﷺ نے وجہ پوچھی تو آپ نے کہا، ''عائشہ رضی اللہ عنہا اور زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم تمام ازواج میں افضل ہیں۔ کیونکہ بیوی ہونے کے علاوہ ہم حضور ﷺ کے قرابت دار بھی ہیں۔ لیکن تم یہودن ہو۔'' رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی دل جوئی کرتے ہوئے فرمایا: ''اگر عائشہ رضی اللہ عنہا اور زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ان کا خاندان نبوت سے تعلق ہے تو

تم نے کیوں نہ کہہ دیا کہ میرے باپ ہارون علیہ السلام اور میرے چچا موسیٰ علیہ السلام اور میرے شوہر محمد ﷺ ہیں۔"

(تذکار صحابیاتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں کیا فرمایا کرتی تھیں؟

جواب: آپ فرماتی ہیں: "میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو حسن اخلاق کا خوگر نہ پایا۔" متعدد موقعوں پر آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔

(ازواج مطہراتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتایئے حضور اقدس ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے نان ونفقہ کی کتنی مقدار مقرر فرمائی؟

جواب: فتح خیبر کے بعد آپ نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما میں سے ہر ایک کے لیے اسی وسق کھجوریں۔ اور بیس وسق جو سالانہ مقرر فرمائے تھے۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے بھی یہی مقدار مقرر فرمائی گئی۔

(ازواج مطہراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما میں سے سب سے لذیذ کھانا کون پکاتی تھیں؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حییؓ امور خانہ داری اور سلیقہ شعاری میں تمام امہات المؤمنین رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر تھیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، عمدہ اور مزیدار کھانا تیار کرنے میں صفیہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر میں نے کسی عورت کو نہیں دیکھا۔"

(امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: سید عالم ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حییؓ سے ناراض ہو گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کس طرح رضا مند کیا؟

جواب: ایک مرتبہ کسی بات پر حضور اقدس ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے ناراض ہو

گئے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور کہا، آپ جانتی ہیں کہ میں اپنی باری کسی چیز کے معاوضے میں نہیں دے سکتی۔ لیکن اگر آپ سرور عالم ﷺ کو مجھ سے راضی کر دیں تو میں اپنی باری کا دن آپ کو دے سکتی ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں تشریف لے گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ تمہاری باری کا دن نہیں۔ بولیں۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ پھر تمام واقعہ حضور ﷺ سے کہہ سنایا۔ حضور ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے راضی ہو گئے۔

(اصابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: ام المؤمنین حضرت صیفہ رضی اللہ عنہا بنت حیئی کا ولیمہ کس انداز سے ہوا تھا؟

جواب: آپ کا ولیمہ خیبر سے ایک منزل پر واقع مقام صہبا میں ہوا تھا۔ یہ ولیمہ بھی عجیب انداز کا تھا۔ چمڑے کا ایک دستر خوان بچھا دیا گیا اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جس کے پاس جو کچھ ہے لے آئے۔ چنانچہ کوئی کھجور لایا، کوئی پنیر اور کوئی ستو اور کوئی گھی لایا۔ جب اس طرح سامان جمع ہو گیا تو سب نے مل کر کھا لیا۔ اس ولیمہ میں گوشت اور روٹی کچھ نہ تھا۔ یہ بھی روایت ہے کہ تین روز تک ولیمہ لوگوں کو کھلایا۔

(امہات المؤمنینؓ۔ مسند ابو یعلی۔ مجمع الزوائد)

سوال: حج کے سفر میں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیئی بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھیں۔ اس سفر میں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کیوں روتی رہیں اور آپ ﷺ نے کیسے چپ کرایا؟

جواب: حج کے اس سفر میں دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں، راستہ میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیٹھ گیا اور وہ سب سے پیچھے رہ گئیں۔ وہ رونے لگیں اتنے میں سرکار دو عالم ﷺ تشریف لائے۔ انہوں نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو روتے دیکھا تو اپنے ہاتھوں اور اپنی ردا مبارک سے آنسو پونچھنے لگے۔ آپ آنسو پونچھتے جاتے اور وہ بے اختیار روتی جاتیں۔ آپ بار بار رونے سے روکتے

رہے لیکن جب ان کا رونا بند نہ ہوا تو حضور ﷺ نے ذرا سختی سے کہا۔

(مسند احمد۔ اسد الغابہ۔ زرقانی)

سوال: بتایئے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حییٔ نے کب اور کتنی عمر میں وفات پائی؟

جواب: آپ نے رمضان المبارک ۵۰ ھ میں وفات پائی۔ بعض سیرت نگاروں کے بقول ۵۲ ھ میں انتقال فرمایا۔ اس وقت سیدہ کی عمر ۶۰ سال تھی۔

(التہذیب۔ طبقات۔ انساب الاشراف۔ فتح الباری۔ صفۃ الصفوۃ)

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حییٔ نے کہاں وفات پائی اور کہاں دفن ہوئیں؟

جواب: آپ نے مدینہ طیبہ میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

(استیعاب۔ عیون الاثر۔ زرقانی۔ طبقات۔ امہات المومنینؓ)

سوال: بتایئے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حییٔ نے کتنا ترکہ چھوڑا؟

جواب: آپ نے ایک لاکھ درہم ترکہ میں چھوڑا جو ایک زمین کی قیمت کا تھا۔ اور ایک تہائی کی اپنے یہودی بھانجے کے لیے وصیت کر گئیں۔ اپنا ذاتی مکان انہوں نے زندگی میں ہی راہِ خدا میں دے دیا تھا۔ (زرقانی۔ طبقات۔ عیون الاثر)

سوال: ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حییٔ کا حلیہ مبارک کیسا تھا؟

جواب: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حییٔ کا قد چھوٹا تھا۔ (حضور ﷺ اونٹ پر سوار کرانے کے لیے اپنا گھٹنا ٹیک دیتے اور وہ اس پر پاؤں رکھ کر سوار ہو جاتیں۔ لیکن آپ کے چہرے سے حسن و جمال جھلکتا تھا۔ (صحیح مسلم۔ امہات المومنینؓ)

سوال: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حییٔ کی کنیز کے چند فضائل بتا دیجیے؟

جواب: دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کی طرح آپ کا گھر بھی علم وعرفان کا مرکز تھا۔ اکثر اوقات عورتیں آپ سے مختلف مسائل پوچھنے آتی تھیں۔ آپ سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔ آپ متحمل مزاج اور حلیم تھیں۔

(مسند احمد بن حنبل۔ امہات المومنینؓ)

سوال: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کیا شکایت کی اور اس کا کیا ردعمل ہوا؟

جواب: ایک مرتبہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حییؓ کی ایک کنیز نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا میں یہودیت کا اثر آج تک باقی ہے۔ وہ یوم السبت کو اچھا سمجھتی ہیں۔ اور یہودیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرتی ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو تحقیق کے لیے ان کے پاس بھیجا۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا جب سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمعہ کا روز عطا فرمایا ہے میں یوم السبت کو بالکل پسند نہیں کرتی۔ البتہ میں یہود کے ساتھ صلہ رحمی کرتی ہوں کیونکہ وہ میرے خویش اور اقارب ہیں۔ اس کے بعد اس لونڈی کو بلا کر پوچھا کہ تم نے عمر رضی اللہ عنہ سے میری شکایت کس کے اکسانے پر کی۔ اس نے کہا. شیطان کے اکسانے پر۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا خاموش ہوگئیں اور پھر بولیں۔ جاؤ تم آزاد ہو۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ استیعاب۔ عیون الاثر۔ سیئر اعلام النبلا۔ اصاب)

سوال: ”کاش آپ کی بیماری مجھے لگ جاتی“ یہ الفاظ حضور اقدس ﷺ کے لیے کس نے کہے تھے؟

جواب: ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حییؓ نے۔ آپ کو حضور ﷺ سے بے حد محبت تھی۔ وفات سے قبل جب آپ ﷺ کی طبیعت ناساز ہوئی تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے نہایت حسرت سے کہا، کاش آپ کی بیماری مجھے لگ جاتی۔ تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا نے سیدہ کی طرف دیکھنا شروع کر دیا حضور ﷺ نے دیکھ کر فرمایا: ”بخدا صفیہ رضی اللہ عنہا سچ کہہ رہی ہے۔“

(نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ امہات المؤمنینؓ۔ زرقانی۔ طبقات۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے قد وقامت کے بارے میں چند جملے کہے تو آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: ایک مرتبہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت

حییٰ کے قد وقامت کے بارے میں چند جملے کہہ دیئے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ناخوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''عائشہ رضی اللہ عنہا! تم نے یہ ایسی بات کہہ دی ہے کہ اگر سمندر میں چھوڑ دی جائے تو اس میں مل جائے یعنی اس کو بھی گدلا کر دے۔''

(امہات المؤمنینؓ۔ ابوداؤد)

سوال: سرورکائنات ﷺ اعتکاف میں تھے تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا آپ سے ملنے تشریف لے گئیں۔ اس دوران کون سا واقعہ پیش آیا؟

جواب: سیدالانبیاء ﷺ ایک مرتبہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد میں اعتکاف فرمارہے تھے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ان سے ملنے کے لیے گئیں۔ انہوں نے تھوڑی دیر آپؐ سے گفتگو کی۔ پھر اٹھ کر گھر آنے لگیں تو آپ انہیں گھر تک چھوڑنے کے لیے اٹھے یہاں تک کہ آپؐ انہیں لے کر مسجد کے دروازے تک پہنچے۔ اس دوران میں انصار کے دو آدمی آپؐ کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے حضور ﷺ کو سلام کیا۔ جواب کے بعد آپؐ نے انہیں فرمایا: ذرا ٹھہرو! اور دیکھ لو یہ میری بیوی صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حییٰ ہے۔ (کہیں کچھ اور نہ سمجھ لینا کہ پیغمبر رات کے اندھیرے میں کس عورت کے ساتھ کھڑا ہے) ان دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کیوں ایسا سمجھیں گے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے۔ اور مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ تم دونوں کے دلوں میں کوئی ایسی بات نہ ڈال دے۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن ابوداؤد۔ مسند احمد)

سوال: سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے محاصرے کے دنوں میں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے ان کی کس طرح مدد کی؟

جواب: ۳۵ھ میں سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا۔ آپ پر ضروریات زندگی ختم کر دی گئیں۔ پانی بند کر دیا گیا اور مکان پر پہرہ بٹھا دیا گیا۔ باہر سے کوئی چیز اندر نہ جا سکے۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا خود خچر پر سوار ہو کر ان کے مکان کی طرف چل

دیں۔ آپ کا غلام کنانہ ساتھ تھا۔ مالک اشتر کی نظر پڑی تو اس نے آ کر خچر کے منہ پر مارنا شروع کر دیا۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے ذلیل ہونے کی ضرورت نہیں، مجھے واپس جانے دو، تم خچر کو چھوڑ دو۔ گھر واپس آ کر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کو اس خدمت پر مامور کیا۔ وہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا اور پانی لے جاتے تھے۔ ایک روایت ہے کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے گھر اور سید عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے درمیان ایک لکڑی رکھ دی جس کے اوپر سے کھانا اور پانی دیا جاتا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ امہات المومنینؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیئی نے رسول اللہ ﷺ سے شادی سے قبل ایک دوسرا خواب بھی دیکھا تھا۔ وہ کیا تھا؟

جواب: آپ نے سب سے پہلے جو خواب دیکھا تھا اس کے بارے میں خود فرماتی ہیں: ''میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں اور وہ شخص جسے لوگ اللہ کا رسول ﷺ کہتے ہیں ایک ساتھ ہیں۔ ایک فرشتہ ہمیں پروں میں چھپائے ہوئے ہے''۔ میں نے اپنے گھر والوں کو یہ خواب سنایا تو انہوں نے مجھے برا بھلا کہا اور سخت لعن طعن کی۔

(ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتائیے کس سفر کے دوران رسول کریم ﷺ اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیئی اونٹ سے گر گئے تھے؟

جواب: فتح خیبر سے واپسی پر تمام مسلمان خوشی سے اونٹ دوڑاتے ہوئے مدینے کی طرف آ رہے تھے رسول اللہ ﷺ اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ایک ہی اونٹ پر سوار تھے اتفاق سے آپ ﷺ کی سواری کا پاؤں پھسل گیا۔ آپ ﷺ اور ام المومنین رضی اللہ عنہا دونوں گر گئے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جو آپ کے پیچھے آ رہے تھے فوراً آپ ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا، یا رسول اللہ ﷺ آپ کو چوٹ تو نہیں آئی؟ آپؐ

نے فرمایا: ''نہیں، عورت (صفیہ رضی اللہ عنہا) کی خبر لو۔'' سیدہ کو بھی کوئی چوٹ نہ آئی۔

(صحیح مسلم۔ ازواج مطہراتؓ۔ مومنا کا قافلہ)

سوال: صہبا کے مقام پر سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو کس صحابیہ رضی اللہ عنہا نے دلہن بنایا تھا؟

جواب: آنحضرت ﷺ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ دلہن کو تیار کرو۔ چنانچہ انہوں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا بناؤ سنگھار کیا اور دلہن بنا دیا۔ ان کے چہرے کی خوبصورتی آنکھوں کو بھلی لگ رہی تھی۔ حتیٰ کہ ام سنان رضی اللہ عنہا نے کہہ دیا کہ اتنا روشن چہرہ انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ (مومنات کا قافلہ)

سوال: خیبر سے واپسی پر صہبا کے مقام پر قیام کیا گیا تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ رات بھر حضور ﷺ کے خیمے کے گرد پہرہ دیتے رہے۔ پوچھنے پر آپ نے کیا وجہ بتائی؟

جواب: حضور ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی سے شادی کے بعد یہاں ولیمہ کیا اور رات یہاں قیام فرمایا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے رات بھر پہرہ دیا حضور ﷺ کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ میں اس لڑکی (صفیہ رضی اللہ عنہا) سے خوفزدہ تھا۔ اس لیے رات بھر خیمے کا پہرہ دیا کہ جس کے باپ، شوہر اور قوم والے قتل ہوئے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کو نقصان پہنچائے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ایوب رضی اللہ عنہ کی اسی طرح حفاظت فرما جس طرح اس نے رات بھر جاگ کر ہماری حفاظت کی ہے۔'' (صحیح مسلم۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حجرے میں ذکر کرتے دیکھ کر سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی نے کیا فرمایا؟

جواب: چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی کے حجرے میں قرآن حکیم کی تلاوت اور نوافل ادا کیے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے انہیں دیکھ کر ارشاد فرمایا: ''تمہارے نوافل، تلاوت اور ذکر الٰہی سب درست ہے لیکن تمہیں خشیت الٰہی سے رونا کیوں نہیں آتا۔'' (حلیۃ الاولیاء۔ صحابیات مبشراتؓ)

ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث

سوال: ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کا اصل نام برہ تھا۔ بتایئے یہ نام کیسے تبدیل ہوا؟

جواب: سرکار دو عالم ﷺ کے نکاح میں آنے کے بعد آپ ﷺ نے برہ کا نام میمونہ رضی اللہ عنہا رکھ دیا تھا۔ (ازواج مطہراتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث قبیلہ قیس بن عیلان سے تھیں۔ والد کی طرف سے آپ کا سلسلۂ نسب کیا تھا؟

جواب: آپ کا سلسلۂ نسب والد کی طرف سے یہ ہے: میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث بن حزن بن بجیر ین بن ہزم بن رویہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن کیر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ خصیفۃ بن قیس بن عیلان بن مضر۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ النساب الاشراف۔ طبقات)

سوال: والدہ کی طرف سے ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب کیا تھا؟

جواب: آپ کی والدہ کا نام ہند بنت عوف بن زہیر بن حارث بن حماطۃ بن جرش تھا اور ان کا تعلق قبیلہ حمیر سے تھا۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ انساب الاشراف۔ طبقات)

سوال: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: آپ کا پہلا نکاح مسعود بن عمرو بن عمیر ثقفی سے ہوا تھا۔ انہوں نے کسی وجہ سے طلاق دے دی تھی۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ عیون الاثر۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتایئے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کا دوسرا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کی دوسری شادی ابو رہم بن عبدالعزیٰ سے ہوئی۔ ۷ ہجری میں وہ وفات پا گئے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں آنے سے پہلے آپ ابو رہم کی بجائے سبرہ بن ابی رہم کے نکاح میں تھیں۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ عیون الاثر۔ استیعاب۔ النساب الاشراف۔ المعارف)

سوال: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: آپ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی حقیقی خالہ تھیں۔ ام الفضل لبابہ الکبریٰ آپ کی بہن تھیں۔ یہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب یعنی حضور ﷺ کے چچا کی اہلیہ تھیں۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور فضل رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ ان کے بیٹے تھے۔

(المعارف۔ انساب الاشراف۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کا حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: آپ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کی بھی خالہ تھیں۔ آپ کی بہن لبابۃ الصغریٰ ولید بن مغیرہ کی بیوی اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کی والدہ تھیں۔

(المعارف۔ انساب الاشراف۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کی بعض دوسری بہنیں کون سی تھیں؟

جواب: عصماء بنت حارث، بعض کے نزدیک لبابہ الصغریٰ کا نام ہی عصماء تھا۔ اور بعض کے نزدیک یہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی الگ بہن تھیں۔ ان کا نکاح ابی بن خلف سے ہوا تھا۔

غرہ بنت الحارث۔ یہ زیاد بن عبداللہ بن مالک الہلالی کی بیوی تھیں۔ یہ سب بہنیں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہنیں تھیں یعنی ماں اور باپ دونوں کی طرف سے۔ کچھ بہنیں صرف ماں کی طرف سے تھیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس۔ ان کا پہلا نکاح سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے ہوا تھا۔ سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت عمیس سید الشہداء، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ سلامہ بنت عمیس عبداللہ بن کعب بن منبہ کے نکاح میں تھیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ (ام المؤمنین) بھی سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی ماں کی طرف سے بہن تھیں۔

(استیعاب۔ انساب الاشراف۔ اصابہ۔ طبقات۔ مغازی الواقدی)

سوال: بتایئے کون سی عورت اپنے دامادوں کے لحاظ سے بزرگ اور خوش قسمت تھی اور کس طرح؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کی والدہ ہند بنت عوف کے بارے میں ابوقتیبہ نے کہا ہے کہ وہ اپنے دامادوں کے لحاظ سے روئے زمین پر بزرگ اور خوش قسمت خاتون تھی۔ کیونکہ:

(۱) رسول اللہ ﷺ اس کے داماد تھے بلکہ طبقات ابن سعد کے مطابق اس کی دو بیٹیاں (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا) یکے بعد دیگرے حضور ﷺ کے نکاح میں تھیں۔

(۲) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اس کے داماد تھے۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی شہادت کے بعد اس خاتون کی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نکاح ہوا۔

(۳) سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب اس کے داماد تھے۔ سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت عمیس حضرت حمزہ کی بیوی تھیں۔

(۴) سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب اس کے داماد تھے۔ ام الفضل لبابۃ الکبریٰ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی بیوی تھیں۔

(۵) سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ طیار اس کے داماد تھے۔ اسماء بنت عمیس کی پہلی شادی ان سے ہوئی تھی۔

(۶) سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اس کے داماد تھے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس سے شادی کی۔

(۷) حضرت شداد رضی اللہ عنہ بن الہاد اس کے داماد تھے۔

(المعارف۔ طبقات۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتایئے سید عالم ﷺ کے ساتھ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کا نکاح کب اور کہاں ہوا؟

جواب: شوال ۷ ہجری میں عمرۃ القضا کے موقعے پر حضور ﷺ کے ساتھ مکہ کے قریب سرف کے مقام پر نکاح ہوا۔ اس بات میں اختلاف ہے کہ اس وقت حضور ﷺ احرام کی حالت میں تھے یا احرام نہ ہونے کی حالت میں۔ (تذکار صحابیات۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کے ساتھ نکاح کی تحریک کس نے پیش کی تھی؟

جواب: حضور ﷺ عمرہ کے لیے مدینہ سے مکے روانہ ہوئے تو آپؐ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لینے کی تحریک پیش کی۔ حضور ﷺ رضا مند ہو گئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے آپ کو حضور ﷺ کے نکاح کے لیے پیش کر دیا۔

(طبقات۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: حضور ﷺ سے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کے نکاح کے وقت رسم عروسی کہاں ادا ہوئی اور کتنا حق مہر مقرر ہوا؟

جواب: عمرہ سے فارغ ہو کر مکہ سے دس میل کے فاصلے پر حضور ﷺ نے قیام فرمایا۔ حضور ﷺ کے غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کو ساتھ لے کر اسی جگہ آ گئے اور یہاں رسم عروسی ادا ہوئی۔ ۴۰۰، ۵۰۰ درہم حق مہر مقرر کیا گیا۔ پھر سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے ساتھ ہی مدینے تشریف لے آئیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر العلام النبلاء)

سوال: بتائیے رسول اللہ ﷺ کی آخری بیوی کون سی تھیں؟

جواب: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث رسول اللہ ﷺ کی آخری بیوی تھیں ان سے نکاح کے بعد حضور ﷺ نے اپنی وفات تک کوئی نکاح نہیں کیا۔

(طبقا۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے سلسلے میں بعض دوسری روایات کیا ہے؟

جواب: ایک روایت ہے کہ سید الانبیاء ﷺ جب خیبر سے فارغ ہوئے تو ۷ھ میں عمرہ کے

لیے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ حبشہ سے سیدنا جعفر بن ابی طالب بھی آ چکے تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ سے نکاح کے لیے میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کو نکاح کا پیغام دیا کیونکہ ان کے ہاں ان کی بہن اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس تھیں۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اس کو قبول کر لیا۔ اور رسول اللہ ﷺ سے نکاح کے لیے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو اپنا اختیار دے دیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو جب نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے اپنا اختیار اپنے شوہر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔

(استیعاب۔ سنن نسائی۔ تہذیب التہذیب۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ ﷺ کو مکہ سے باہر نکاح کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی؟

جواب: ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو جب نکاح کا پیغام بھیجا اس وقت آپ عمرۃ القضا کے لیے گئے ہوئے تھے۔ آپ قریش مکہ سے طے کردہ شرائط کے مطابق تین روز مکہ میں ٹھہرے۔ تیسرے روز حویطب بن عبدالعزیٰ (جو اس وقت ایمان نہیں لائے تھے) قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ آپؐ کی مدت قیام ختم ہو چکی ہے لہٰذا اب آپ مکہ چھوڑ دیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا گر تم مجھے تھوڑا سا وقت قیام کے لیے اور دو تو میں تمہارے سامنے شادی کر لوں اور تمہیں ولیمے کا کھانا بھی کھلاؤں۔ اور تم بھی اس شادی میں شریک ہو جاؤ۔ حویطب اور اس کے ساتھیوں نے کہا، ہمیں آپؐ کے کھانے کی کوئی ضرورت نہیں، لہٰذا آپ مکہ چھوڑ دیں۔ چنانچہ آپ مکہ سے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نکل آئے اور مقام سرف پر آپؐ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ دلائل النبوۃ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: اپنے نکاح کے حوالے سے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کیا فرماتی ہیں؟

جواب: آپ نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے مقام سرف پر نکاح فرمایا۔ اس وقت

ہم دونوں حلال تھے۔ یعنی احرام نہ باندھے ہوئے تھے۔" حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی یہ ہے کہ دونوں بغیر احرام کے تھے۔

(تحفۃ الاشراف۔ سنن ابوداؤد۔ ترمذی۔ سنن ابن ماجہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکاح کے بارے میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کیا ہے؟

جواب: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے محرم ہوتے (یعنی احرام میں) کی حالت میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ تاہم خود سیدہ کی روایت کو معتبر تسلیم کیا جائے گا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ ابن ماجہ۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

سوال: ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ کے سال وفات میں اختلاف ہے۔ ۴۹ھ، ۵۱ھ، ۶۱ھ، ۶۳ھ، اور ۶۶ھ میں بتایا گیا ہے۔ ۵۱ھ پر اکثر مؤرخین کا اتفاق ہے۔ آپ نے سرف کے مقام پر وفات پائی جہاں رسم عروسی ادا ہوئی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر میں اتارا۔

(مجمع الزوائد۔ معجم الکبیر۔ تہذیب۔ تاریخ خلیفہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ انساب الاشراف۔ الاوسط)

سوال: بتایئے سب سے آخر میں کس زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ میمونہ بنت حارث نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما میں سب سے آخر میں وفات پائی۔ (طبقات۔ مجمع الزوائد۔ صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ النساب الاشراف)

سوال: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کے فضائل بیان کر دیجیے؟

جواب: آپ نہایت خدا ترس اور متقی تھیں نبی اکرم ﷺ کے احکام کی تعمیل ہر وقت ان کے پیش نظر رہتی تھی۔ آپ کو غلام آزاد کرنے کا بھی بہت شوق تھا۔

(مسند احمد۔ اصابہ۔ مستدرک حاکم۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا حضور ﷺ سے نکاح ذیقعدہ ۷ ہجری میں ہوا۔ اس وقت

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی عمر کیا تھی؟

جواب: حضور ﷺ سے نکاح کے وقت سیدہ کی عمر تقریباً ۲۷ سال تھی۔ بعض مؤرخین اس سے زیادہ ۵۱ سال بھی بتاتے ہیں۔ (طبقات۔ حیات محمد ﷺ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتائیے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارثؓ کی رہائش اور طعام کا انتظام کیسے ہوا؟

جواب: دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کی طرح سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو بھی رہائش کے لیے مسجد نبوی سے شام کی سمت ایک علیحدہ حجرہ ملا۔ گزر اوقات کے لیے بطور نان و نفقہ ۸۰ وسق کھجور اور ۲۰ وسق جو سالانہ مقرر ہوئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث نے کتنا عرصہ گزارا؟

جواب: ۷ ہجری میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا حضور اقدس ﷺ سے نکاح ہوا۔ سید الانبیاء ﷺ نے ۱۰ ہجری میں وفات پائی۔ اس طرح آپ تین سال حضور ﷺ کی خدمت میں رہیں۔ (ازواج مطہراتؓ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ امہات المومنینؓ)

سوال: بتائیے سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: اموالمومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث سے ۴۶ یا ۷۶، احادیث مروی ہیں جو ایسے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وصحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کی ہیں جن میں سے بعض کا شمار اکابر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہوتا ہے۔

(سنن نسائی۔ تحفۃ الاشراف۔ معجم الکبیر۔ مجمع الزوائد۔ مستدرک حاکم)

﴿ام المؤمنین سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت شمعون﴾

سوال: حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت شمعون کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: ام المؤمنین ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت شمعون یہود کے خاندان بنوقریظہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ بعض بنونضیر سے بھی تعلق بتاتے ہیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ زادالمعاد)

سوال: حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت شمعون کا سلسلۂ نسب بتادیجیے؟

جواب: آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح سے ہے: ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت شمعون بن زید بن خنافہ۔ اس طرح بھی بیان کیا جاتا ہے: ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت زید بن عمر بن خنافہ بن شمعون بن زید۔ تاہم جمہور اہل سیَر کے نزدیک آپ کے والد کا نام شمعون رضی اللہ عنہ بن زید ہی تھا۔ اور یہ صحابی تھے۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت شمعون کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت شمعون کا پہلا نکاح بنوقریظہ کے ایک شخص "حکم" سے ہوا تھا۔ غزوۂ بنوقریظہ کے بعد جن یہودیوں کو قتل کیا گیا تھا ان میں حکم بھی شامل تھا۔ حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا یہودی عورتوں کے ساتھ گرفتار ہوئی تھیں۔

(طبقات۔ ازواج مطہراتؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت شمعون کو کہاں ٹھہرایا تھا؟

جواب: آپ ﷺ نے حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت شمعون کو حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا بنت قیس کے گھر میں ٹھہرایا تھا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت شمعون نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ کے قبول اسلام کے بارے میں دو روایات ہیں۔ ایک یہ کہ حضور ﷺ نے انہیں فرمایا تم چاہو تو اسلام قبول کر لو اور چاہو تو اپنے مذہب پر قائم رہو۔ انہوں نے اپنے مذہب کو ترجیح دی۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا، اگر اسلام قبول کر لو تو میں تمہیں اپنے پاس رکھوں گا۔ لیکن وہ اپنی بات پر قائم رہیں۔ حضور اقدس ﷺ کو اس سے رنج ہوا۔ تاہم آپ نے حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا کو اپنے حال پر چھوڑ دیا۔ ایک دن آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اچانک کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ آپ ﷺ بے حد مسرور ہوئے اور فرمایا، یہ ثعلبہ رضی اللہ عنہ بن سعیہ ہیں جو ریحانہ رضی اللہ عنہا کے اسلام لانے کی خوشخبری لے کر آ رہے ہیں۔ ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا کے اسلام لانے کی اطلاع دی۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت شمعون کے اسلام لانے کی دوسری روایت کیا ہے؟

جواب: ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا اسیر ہو کر آئیں تو حضور ﷺ نے ان سے فرمایا، اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اختیار کرتی ہو تو میں تمہیں اپنے لیے خاص کر لوں گا۔ انہوں نے عرض کیا، میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اختیار کرتی ہوں۔ (طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول رحمت ﷺ کے سایۂ رحمت میں حضرت ریحانہ کب داخل ہوئیں؟

جواب: قبول اسلام کے بعد حضور ﷺ نے انہیں اپنی ملک میں لے لیا۔ یہ بھی روایات ہیں کہ آپ ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا تھا اور پھر ان سے نکاح فرما کر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما میں شامل کر لیا۔ وہ باپردہ رہتی تھیں اور ان کی بھی باری کا دن مقرر تھا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت شمعون کو کہاں ٹھہرایا گیا؟

جواب: قبول اسلام کے اور حضور ﷺ کی ملک میں آنے کے بعد حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا کو مدینہ سے باہر دار قیس بن فہد میں مستقل رہائش دی گئی۔ حضرت ریحانہ نے حضور ﷺ کے وصال سے چند ماہ پہلے اور ایک روایت کے مطابق دس ماہ پہلے وفات پائی۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضور ﷺ کو حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا سے کس قدر محبت تھی؟

جواب: حضور ﷺ کو ان سے بے حد محبت تھی۔ اور آپ ﷺ ان کی ہر فرمائش پوری کرتے تھے۔ (سیرۃ النبی ﷺ۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب)

﴿ام المؤمنین سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا﴾

سوال: اس عظیم خاتون کا نام بتا دیجیے جو آنحضرت ﷺ کی باندی اور آپ کے ایک صاحبزادے کی ماں تھیں؟

جواب: ام المؤمنین حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا بنت شمعون قبطیہ حضور اقدس ﷺ کی باندی اور آپ کے ایک بیٹے کی ماں تھیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ العلام النساء۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کہاں پیدا ہوئیں؟

جواب: حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا مصر میں حفن نامی بستی میں پیدا ہوئیں۔ ان کی والدہ رومی تھیں۔ (ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ اعلام النساء)

سوال: بتایئے حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کا حلیہ کیسا تھا؟

جواب: آپ دراز قد سرخ وسفید رنگ کی خوبصورت خاتون تھیں۔

(مومنات کا قافلہ۔ اعلام النساء۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: سردار انبیاء ﷺ نے اطراف کے حکمرانوں کو اسلام کی دعوت کے خطوط کب لکھے؟

جواب: ٦ ہجری میں صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر سید الانبیاء ﷺ نے گرد و نواح کے حکمرانوں کو اسلام کی دعوت دی۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ اصابہ)

سوال: رسول اکرم ﷺ نے اسکندریہ کے کس بادشاہ کو اسلام کی دعوت دی تھی؟

جواب: آپ ﷺ نے دعوت اسلام کا ایک خط اسکندریہ کے رومی بطریق (Patriarch) کے نام بھی لکھا جسے عرب مقوقس کہتے ہیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: مقوقس کے پاس رسول رحمت ﷺ کا خط کون سے صحابی لے کر گئے تھے؟

جواب: حضور اقدس ﷺ کے ایک مشہور صحابی حضرت حاطب رضی اللہ عنہ بن ابی بلتعہ آپ

کا مکتوب شاہ مقوقس کے پاس لے کر گئے تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استعیاب۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے آنحضرت ﷺ نے شاہ مقوقس کے نام اپنے مکتوب میں کیا لکھا تھا؟

جواب: اس مکتوب نبوی ﷺ میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! یہ خط محمد بن عبداللہ کی طرف سے قبط کے عظیم بادشاہ مقوقس کی طرف ہے۔ سلام ہو اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے۔ اما بعد! میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام لے آؤ بچ جاؤ گے۔ اور اللہ تمہیں دو اجر عطا فرمائے گا۔ اور اگر روگردانی کرو گے تو قبط کا گناہ تجھ پر ہوگا اے اہل کتاب، آؤ اسی بات کی طرف۔ جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے۔ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرائے۔

(مکتوبات نبوی۔ فرامین رسول ﷺ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: شاہ مقوقس نے رسول اقدس ﷺ کے مکتوب کا جواب کیا دیا؟

جواب: شاہ مقوقس نے اسلام تو قبول نہ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ کے قاصد کا اکرام کیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں تحائف بھجوائے۔ اس نے اپنے کاتب کو بلا کر نامہ مبارک کا جواب تحریر کروایا۔ اما بعد! میں نے آپ کا خط پڑھا اور جسے آپ نے ذکر کیا ہے اسے ۔ اور آپ کی دعوت کو سمجھ گیا۔ میری معلومات کے مطابق جو نبی باقی ہے وہ شام سے نکلے گا۔ میں نے آپ کے قاصد کا اکرام کیا ہے اور آپ کے لیے دو باندیاں بھیج رہا ہوں جو قبطیوں میں بڑے مقام ورتبے کی مالک ہیں: کپڑے اور سواری بھی ہے۔ والسلام۔

(مکتوبات نبوی۔ فرامین رسول ﷺ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: شاہ مقوقس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کون سے تحائف ارسال کیے تھے؟

جواب: اس نے آپ کی خدمت میں دو باندیاں، ایک ہزار مثقال سونا۔ بیس مصر کے بنے ہوئے کپڑے اور ایک خوبصورت خچر دلدل نامی بھیجا۔

(اعلام النساء۔ مومنات کا قافلہ۔ امہات المومنینؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شاہ مقوقس نے جو باندیاں بھیجیں ان کا نام کیا تھا؟

جواب: ان دو باندیوں کے نام ماریہ قبطیہ اور سیرین تھے۔ یہ دونوں بہن تھیں۔

(مومنات کا قافلہ۔ امہات المومنینؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیرین رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت حاطب رضی اللہ عنہ دونوں بہنوں ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا اور سیرین رضی اللہ عنہا کو لے کر مدینے روانہ ہوئے۔ راستے میں ان کی تبلیغ سے دونوں بہنیں مسلمان ہو گئیں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ اعلام النساء)

سوال: سید عالم ﷺ حدیبیہ سے واپس تشریف لا چکے تھے۔ آپؐ نے باندیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: آپؐ نے حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس رکھ لیا اور ان کی بہن حضرت سیرین رضی اللہ عنہا کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت کو دے دیا۔

(امہات المومنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ مومنا کا قافلہ)

سوال: حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیرین رضی اللہ عنہا کو کہاں ٹھہرایا گیا؟

جواب: دونوں بہنوں کو مسجد نبوی ﷺ کے قریب حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کے گھر میں ٹھہرا گیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعد میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کو بالا خانے میں ٹھہرایا جس کا نام بعد میں مشربہ ابراہیم پڑ گیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عالیہ نامی جگہ پر رکھا اور حضور ﷺ وہاں آتے جاتے تھے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے کیسا سلوک کرتے تھے؟

جواب: رسول اقدس ﷺ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے بھی دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا جیسا سلوک کرتے تھے انہیں بھی پردہ میں رہنے کا حکم دیا تھا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ امہات المومنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتائیے آنحضرت ﷺ قبطیوں کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے: قبطیوں (مصر کے عیسائیوں) کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اس لیے کہ ان سے عہد اور نسب دونوں کا تعلق ہے۔ ان سے نسب کا تعلق تو یہ ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اور میرے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ (ماریہ) دونوں اسی قوم سے ہیں۔ اور عہد کا تعلق یہ کہ ان سے معاہدہ ہو چکا ہے۔ (یعنی امن اور صلح کا معاہدہ)۔

(تذکار صحابیات ؓ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے حضور ﷺ کی ملک میں آنے سے تاریخ کے کون سے واقع کا تسلسل ہوا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک بیوی سیدہ ہاجرہ علیہ السلام مصر کے شاہی خاندان کی فرد تھیں۔ اس تعلق کی تجدید اور امن واستحکام کے لیے شاہ مقوقس نے اپنی شاہی خاندان کی دو افراد ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا اور سیرین بن قبطیہ رضی اللہ عنہا کو اسی طرح حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں اس دور کے شاہ مصر نے سیدہ ہاجرہ علیہ السلام کو پیش کیا تھا۔

(ازواج مطہرات ؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: سدنا ابراہیم رضی اللہ حضور ﷺ کی آخری اولاد تھی۔ بتائیے یہ صاحبزادے کب پیدا ہوئے؟

جواب: ۶ ہجری میں سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی زوجیت میں آئیں۔ اس کے دوسرے سال یعنی ماہ ذالحجہ ۸ ہجری میں ان کے ہاں ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

(البدایہ والنہایہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیات ؓ)

سوال: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی مرضعہ (دایہ) کون تھیں؟

جواب: ان کی دایہ حضرت ام بردہ رضی اللہ عنہا بنت منذر تھیں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کب اور کیسے ہوا؟

جواب: سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہونے والے اس فرزند کا ساتویں روز عقیقہ کیا گیا۔ عقیقہ میں دو مینڈھے ذبح کیے گئے۔ سر منڈایا گیا اور بالوں کے برابر چاندی تول کر صدقہ کی گئی اور بال زمین میں دفن کیے گئے۔ اس خوبصورت بیٹے کا نام حضور ﷺ نے اپنے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے نام پر ابراہیم رکھا۔

(سیرۃ حلبیہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ سیرۃ النبی ﷺ)

سوال: بتائیے رسول اللہ ﷺ کو صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی پیدائش کی خوشخبری کس نے دی تھی؟

جواب: حضور اقدس ﷺ کے صحابی حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے۔ حضور ﷺ نے اس خوشی میں انہیں ایک غلام انعام میں دیا تھا۔

(امہات المؤمنینؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضور ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی پرورش کہاں اور کس نے کی؟

جواب: عرب کے دستور کے مطابق دایہ ام بردہ رضی اللہ عنہا بنت منذر انصاریہ نے انہیں دودھ پلایا۔ یہ لوہار کی بیوی تھیں۔ ان کے گھر میں بھٹی کا دھواں بھرا رہتا۔ حضور ﷺ اپنے بچے کو دیکھنے کے لیے لوہار کے گھر جاتے اور وہاں دھواں آپ کی آنکھوں اور ناک میں گھستا تھا۔ آپ اس بچے کی خاطر برداشت کرتے۔

(امہات المؤمنینؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہ ﷺ اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ بتائیے ابراہیم رضی اللہ عنہ نے کب وفات پائی؟

جواب: صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ ۱۷ یا ۱۸ ماہ زندہ رہ کر داغ مفارقت دے گئے۔

(امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر حضور اقدس ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا ان کی وفات پر بے اختیار رونے لگیں۔ ابراہیم رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی گود میں تھے۔ حضور ﷺ بھی اشکبار ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا: ”بخدا! ابراہیم رضی اللہ عنہ ہم تمہاری موت سے نہایت غمگین ہیں۔ آنکھ رو رہی ہے اور دل غمزدہ ہے۔ مگر ہم ایسی کوئی بات زبان سے نہیں کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی نہ ہو۔“ (امہات المؤمنینؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: جس روز سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس روز کیا خاص بات ہوئی؟

جواب: جب رسول رحمت ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس روز اتفاق سے سورج گرہن تھا۔ قدیم زمانے سے لوگوں کا اعتقاد تھا کہ یہ سورج گرہن اور چاند گرہن کسی بڑے آدمی کی موت سے ہوا کرتے ہیں۔ اس اعتقاد کے تحت مدینے کے مسلمان بھی کہنے لگے کہ یہ سورج گرہن حضور ﷺ کے صاحبزادے کے انتقال کی وجہ سے ہوا ہے۔ آپ کو یہ بات بہت ناپسند ہوئی۔ آپؐ نے لوگوں کو اکٹھا کر کے فرمایا: ”سورج اور چاند کو کسی انسان کی موت سے گرہن نہیں لگتا۔ بلکہ وہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاؤ“۔ (طبقات۔ استیعاب۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا نے کب وفات پائی اور کہاں دفن ہوئیں؟

جواب: سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں محرم ۱۶ ہجری میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ آپ پانچ سال تک حضور ﷺ کی رفاقت میں رہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

(طبقات۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: جب سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو حضور اقدس ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا: ”ماریہ کو اس کے بیٹے نے آزاد کروالیا۔“

(ازواج مطہراتؓ۔ اعلام النساء)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو کس طرح دلاسہ دیا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابراہیم رضی اللہ عنہ میرا بیٹا ہے۔ اور یہ دودھ پیتا ہوا انتقال کر رہا ہے۔ اس کے لیے دو دایہ ہیں جو جنت میں اس کی مدت رضاعت پوری کریں گی''۔

(مومنات کا قافلہ۔ استیعاب)

سوال: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کس طرح فرماتی ہیں؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے سب سے زیادہ غیرت (رشک) ماریہ پر آتی تھی اور وہ بہت خوبصورت بھی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں پہلے حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں رکھا جو پہلے پڑتا تھا (قریب تھا) جب میں نے اعتراض کیا تو آپ اسے عالیہ نامی جگہ پر لے گئے اور وہاں بھی آنا جانا جاری رکھا۔ یہ میرے لئے اور تکلیف دہ تھا۔ پھر اللہ نے انہیں اولاد دے دی۔

(مومنات کا قافلہ۔ اعلام النساء)

سوال: بتائیے حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کے لئے کون سا غلام مقرر تھا؟

جواب: ایک مصری غلام مابور رضی اللہ عنہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کے لئے وقف تھا۔ یہ غلام حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کے لئے آتا اور انہیں پانی اور ایندھن لا کر دیتا تھا۔ اس مصری غلام نے اسلام قبول کیا اور شرف صحابیت حاصل کیا۔

(مومنات کا قافلہ۔ سیئر اعلام النساء)

سوال: حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد پانچ سال تک زندہ رہیں۔ آپ کا معمول کیا تھا؟

جواب: حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد مکمل طور پر گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی۔ وہ صرف اپنی بہن سیرین رضی اللہ عنہا سے ملتی تھیں۔ یا روضہء اطہر پر حاضری دیتیں یا اپنے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی لحد پر جاتی تھیں۔

(مومنات کا قافلہ۔ سیئر اعلام النساء)

بنات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا الکبریٰ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(مہاجر مدینہ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھیں۔ بتائیے آپ کب پیدا ہوئیں؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بن رسول ﷺ بعثت نبوی سے دس سال پہلے مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ یعنی ۳۰ میلاد نبوی میں آپ کی پیدائش ہوئی۔

(استیعاب۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کا نسب نامہ والد کی طرف سے بتا دیجیے؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم۔

(طبقات۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کا نسب نامہ والدہ کی طرف سے کیا ہے؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خدیجہ الکبریٰ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔

(طبقات۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ محمد ﷺ عربی انسائیکلوپیڈیا۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ پیدا ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ کی اس وقت عمر مبارک کیا تھی؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کی پیدائش کے وقت حضور ﷺ اقدس ﷺ کی عمر مبارک تیس سال تھی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی شادی کب اور کس سے ہوئی؟

جواب: حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شادی بعثت نبوی سے پہلے ہی کم سنی میں ہوگئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شادی دس سال کی عمر میں ان کے خالہ زاد بھائی ابو العاص رضی

اللہ عنہ (لقیط) بن ربیع سے ہوئی۔

(آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے اولادِ رسول ﷺ میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا کون سا نمبر ہے؟

جواب: آپ رسول اللہ ﷺ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ بعض سیرت نگاروں نے مثلاً کلبی نے ان کو آنحضرت ﷺ کی پہلی اولاد بتایا ہے اور لکھا ہے کہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی ولادت ان کے بعد ہوئی۔ علی بن عبدالعزیز جرجانی کے بقول حضرت قاسم رضی اللہ عنہ بڑے تھے اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا چھوٹی۔ تاہم اس پر سب کا اتفاق ہے کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا صاحبزادیوں میں سب سے بڑی تھیں۔

(استیعاب۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا نام کیا تھا؟

جواب: ان کا نام کسی نے لقیط اور کسی نے زبیر بتایا ہے۔ اور کسی نے مہشم، یاسر اور ہیشم لکھا ہے۔ ابوالعاص رضی اللہ عنہ ان کی کنیت تھی۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی کس بہن کے بیٹے تھے؟

جواب: حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے خالہ زاد بھائی تھے۔ وہ ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن ہالہ بنت خویلد کے بیٹے تھے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کا رشتہ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے کس طرح طے پایا؟

جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے بھانجے ابوالعاص کو بیٹے کی طرح عزیز رکھتی تھیں۔ سب سے پہلے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا رشتہ ابوالعاص نے طلب کیا۔ انہوں نے اپنی خالہ سے اس خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے یہ بات نبی مکرم ﷺ کو بتائی اور ابو

العاص نے خود آ کر بھی حضور سید عالم ﷺ سے گزارش کی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ بہترین رشتہ اور جوڑا ہے لیکن میری بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کی مرضی بھی معلوم ہونی چاہیے۔ چنانچہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی مرضی کے مطابق حضرت ابو العاص کو رسول اللہ ﷺ کی دامادی کا شرف حاصل ہو گیا۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ قریشی تھے۔ آپ کا نسب کیا ہے؟

جواب: آپ کا نسب عبد مناف پر جا کر رسول اللہ ﷺ کے نسب سے جا ملتا تھا۔ والد کی طرف سے نسب یہ ہے: ابو العاص بن ربیع بن عبد العزیز بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔ والدہ کی طرف سے نسب اس طرح ہے: ابو العاص بن ہالہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیز بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔

(انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کب اسلام کی نعمت سے سرفراز ہوئیں؟

جواب: جب سید عالم ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا اور اسلام کی دعوت دی تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا فوراً مسلمان ہو گئیں۔ اس وقت ان کے شوہر ابو العاص تجارت کی غرض سے مکے سے باہر گئے ہوئے تھے۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ مومنات کا قافلہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کے شوہر ابو العاص نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ اسلام قبول کیوں نہیں کیا؟

جواب: انہوں نے دوران سفر ہی رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بارے میں خبریں سن لیں تھی۔ مکہ آ کر تصدیق ہو گئی۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے بھی اسلام قبول کر لیا ہے تو وہ شش و پنج میں پڑ گئے۔ انہوں نے کہا، اے زینب رضی اللہ عنہا کیا

تم نے یہ بھی نہ سوچا کہ اگر میں آپ ﷺ پر ایمان نہ لایا تو پھر کیا ہوگا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، میں اپنے صادق اور امین باپ کو کیسے جھٹلا سکتی ہوں؟ خدا کی قسم وہ سچے ہیں اور پھر میری ماں اور بہنیں اور علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور تمہاری قوم میں عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان اور تمہارے ماموں زاد بھائی زبیر بن العوام بھی ایمان لے آئے ہیں اور میرا خیال نہیں ہے کہ تم میرے باپ کو جھٹلاؤ گے۔ اور ان کی نبوت پر ایمان نہیں لاؤ گے۔ ابو العاص نے کہا کہ مجھے تمہارے والد پر کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور نہ میں ان کو جھٹلاتا ہوں۔ بلکہ مجھے تو اس سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں کہ میں تمہارے ساتھ تمہارے طریقے پر چلوں۔ لیکن میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ قوم مجھ پر الزام لگائے گی اور کہے گی کہ میں نے بیوی کی خاطر اپنے آباؤ اجداد کے دین کو چھوڑ دیا۔ چنانچہ انہوں نے اسلام قبول نہ کیا۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کے شوہر تھے۔ بتائیے آپ کیسے انسان تھے؟

جواب: آپ شریف النفس اور امانت دار ہونے کے علاوہ ایک خوشحال تاجر بھی تھے۔ لوگ ان کو بھی امین کہتے تھے۔ آپ اچھی خصلتوں کے ساتھ ساتھ بلند نسب کے بھی حامل تھے۔ مکہ میں ان کی پوزیشن مالداری اور تجارت و امانت کے لحاظ سے بڑی اونچی تھی۔ بعثت سے پہلے بھی حضور اقدس ﷺ کو ان سے گہرا لگاؤ تھا۔ مکہ میں لوگ انہیں اپنا مال تجارت دے کر فروخت کے لیے دوسرے ملکوں میں بھیجا کرتے تھے۔

(اصابہ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے اسلام لانے پر ان سے کیا سلوک کیا؟

جواب: کفار مکہ نے مسلمان پر مظالم ڈھائے۔ حضور ﷺ کی صاحبزادیاں حضرت رقیہ

رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا ابولہب کے دو بیٹوں سے بیاہی ہوئی تھیں مگر رخصتی ابھی نہیں ہوئی تھی۔ دونوں بیٹیوں نے باپ کے کہنے پر دونوں صاحبزادیوں کو طلاق دے دی۔ کفار نے ابو العاص کو بھی بہت اکسایا کہ وہ زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دیں۔ لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے ہمیشہ اچھا سلوک کرتے رہے۔

(استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کے طرز عمل کی کس طرح تعریف فرمائی؟

جواب: آپ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے حسن سلوک کی ہمیشہ تعریف فرمائی۔ آپ نے فرمایا: ابو العاص نے بہترین دامادی کا ثبوت دیا۔

(استیعاب۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: قریش نے ابو العاص رضی اللہ عنہ کو کیا لالچ دیا اور انہوں نے جواب میں کیا کہا؟

جواب: انہوں نے ابو العاص رضی اللہ عنہ سے کہا، تم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کو طلاق دے دو اور قریش سے جو لڑکی تم پسند کرو ہم اسے تمہارے ساتھ بیاہ دیں گے۔ لیکن ابو العاص نے صاف انکار کر دیا اور کہا، خدا کی قسم زینب رضی اللہ عنہا کے عوض مجھے کسی بھی عورت کی ضرورت نہیں اور نہ میں زینب رضی اللہ عنہا کو اپنے سے جدا کر سکتا ہوں۔

(سیر الصحابہؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے ہجرت مدینہ کا حکم دیا تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کیوں ہجرت نہ کر سکیں؟

جواب: ابو العاص رضی اللہ عنہ نے اپنا آبائی مذہب ترک نہ کیا۔ آخر حضور اقدس ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا ان دنوں اپنے سسرال میں تھیں۔ انہوں نے حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ اور سیدہ زینب رضی اللہ

عنہا کو ہجرت نہ کرنے دی۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے مشرکین مکہ کے ہاتھوں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو کون سی پہلی آزمائش کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: قریش نے مسلمانوں پر ظلم وستم شروع کر دیئے جس میں بنو ہاشم کا بائیکاٹ بھی شامل تھا۔ اس طرح سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ اپنی والدہ اور خاندان کے دوسرے افراد کے ساتھ شعب ابی طالب میں آزمائش کے تین سال گزارنے پڑے۔

(طبقات۔ سیرت النبی ﷺ۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو اپنی والدہ اور بہنوں سے کیوں جدا ہونا پڑا؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا شعب ابی طالب کے واقعے کے بعد انتقال فرما گئیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی بہنیں رقیہ، ام کلثوم رضی اللہ عنہما اور فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے حکم سے مدینہ ہجرت کر گئیں۔ اس طرح آپ اپنے شوہر کے گھر میں مکہ میں رہ گئیں۔

(سیرت ابن اسحاق۔ استیعاب۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کے شوہر ابو العاص کس جنگ میں قید ہوئے تھے؟

جواب: رمضان المبارک ۲ ہجری میں حق و باطل کے درمیان پہلا معرکہ بدر کے مقام پر ہوا جس میں مسلمان فتح مند ہوئے۔ بہت سے مشرک مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہوئے۔ ان میں حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ مختصر سیرۃ الرسول ﷺ)

سوال: بتائیے جنگ بدر میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کے شوہر ابو العاص کس صحابی کے ہاتھوں گرفتار ہوئے تھے؟

جواب: حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے۔ وہ جنگ بدر میں

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جبیر کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ استیعاب)

سوال: اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کی رہائی کے لیے کیا کیا؟

جواب: انہوں نے اپنے عزیزوں کی رہائی کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں زرِ فدیہ بھیجا۔ تا کہ اس کے بدلے میں قیدی چھوڑ دیے جائیں۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت سرور عالم ﷺ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر ابو العاص رضی اللہ عنہ کی رہائی کے لیے مکہ سے کیا فدیہ روانہ کیا؟

جواب: آپ نے اپنے دیور عمرو بن ربیع کے ہاتھ یمنی عقیق کا ایک ہار اپنے شوہر کی رہائی کے لیے بھیجا۔ ان کے خیال میں اس وقت اس سے قیمتی چیز اور کوئی نہیں تھی۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت سرور عالم ﷺ)

سوال: بتایئے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کے پاس یمنی عقیق کا ہار کہاں سے آیا تھا؟

جواب: یہ ہار حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ان کی والدہ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے شادی کے وقت جہیز میں دیا تھا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ طبقات۔ زادالمعاوف۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کا بھیجا ہوا ہار دیکھ کر حضور اقدس ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: سردار انبیاء ﷺ کی خدمت میں ہار پیش کیا گیا تو آپ کو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا یاد آ گئیں اور آپ آبدیدہ ہو گئے۔ آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اگر مناسب سمجھو تو یہ ہار زینب رضی اللہ عنہا کو واپس بھیج دو۔ یہ اس کی ماں کی نشانی ہے۔ ابو العاص کا فدیہ یہ ہے کہ وہ مکہ جا کر حضرت

زینب رضی اللہ عنہا کو فوراً مدینہ بھیج دے۔"

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ زاد المعاد)

سوال: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کے ارشاد پر کس رد عمل کا اظہار کیا؟

جواب: تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے ارشاد نبوی کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور حضرت ابو العاص کو رہا کر دیا گیا۔ اور وہ مکے روانہ ہو گئے۔

(تذکار صحابیات۔ سیر الصحابیات۔ مومنا کا قافلہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ لانے کے لیے ابو العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ کس کو بھیجا تھا؟

جواب: آپ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کو ابو العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا اور حکم دیا کہ وہ بطن یا جج کے مقام پر ٹھہر کر انتظار کریں۔ جب زینب رضی اللہ عنہا مکہ سے وہاں پہنچیں تو انہیں لے کر مدینہ آ جائیں۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ہجرت کی غرض سے کس کے ساتھ مکہ سے روانہ ہوئیں؟

جواب: حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ نے وعدے کے مطابق سیدہ زینب رضی اللہ عنہ کو اپنے چھوٹے بھائی کنانہ کے ہمراہ مکہ سے مدینہ کی جانب روانہ کر دیا تھا کہ وہ حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کے ساتھ مدینہ جا سکیں۔ اور خود تجارتی سفر کے لیے شام روانہ ہو گئے۔

(آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ ہجرت کرتے وقت کس آزمائش سے گزرنا پڑا؟

جواب: مشرکین مکہ کو جب خبر ملی کی رسول اللہ ﷺ کی بیٹی مدینہ جا رہی ہے تو انہوں نے کنانہ بن ربیع اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا تعاقب کیا اور مقام ذی طویٰ میں انہیں جا

گھیرا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار تھیں۔ مشرکین میں سے ہبار بن اسود نے انہیں اپنے نیزے سے زمین پر گرا دیا۔ (یا اونٹ کا رخ موڑنے کے لیے اپنا نیزہ گھمایا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا گر پڑیں)۔ وہ حاملہ تھیں۔ انہیں سخت چوٹ آئی اور حمل ساقط ہو گیا۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: ابو العاص رضی اللہ عنہ کے بھائی کنانہ نے مشرکین مکہ سے کیا کہا؟

جواب: کنانہ بن ربیع نے غصے میں اپنے ترکش سے تیر نکالے اور انہیں کمان پر چڑھا کر مشرکین کو للکار کر کہا: ''خبردار! اب تم میں سے کوئی آگے بڑھا تو اسے تیروں سے چھلنی کر دوں گا''۔ کفار رُک گئے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: ابوسفیان نے کنانہ بن ربیع کو لڑائی سے کس طرح باز رکھا؟

جواب: ان مشرکین میں ابوسفیان بھی تھے۔ انہوں نے کنانہ سے کہا، بھتیجے! اپنے تیر روک لو میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ کنانہ نے کہا، کہو کیا بات ہے؟ ابوسفیان نے ان کے کان میں کہا، محمد ﷺ کے ہاتھوں ہمیں جس ذلت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑا ہے، تم اس سے بخوبی آگاہ ہو۔ اگر تم اس کی بیٹی کو اس طرح کھلم کھلا ہمارے سامنے لے جاؤ گے تو ہماری بڑی سبکی ہو گی۔ بہتر یہ ہے کہ تم اس وقت زینب کے ہمراہ مکہ واپس لوٹ چلو۔ اور پھر کسی وقت خفیہ طور پر لے جانا۔

(طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ تہذیب۔ اسوۂ صحابیاتؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کس طرح مکہ سے مدینے پہنچیں؟

جواب: کنانہ نے ابوسفیان کی بات مان لی۔ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو لے کر مکہ واپس چلے گئے۔ چند دن بعد وہ رات کو چپکے سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر بطن یا جج پہنچے اور انہیں حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ (جو ابھی تک وہاں ٹھہرے ہوئے تھے) کے سپرد کر کے مکہ واپس آ گئے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے انہیں مدینہ

پہنچا دیا۔ (زرقانی۔ سیئر الصحابیاتؓ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ''وہ میری سَب سے اچھی بیٹی تھی جو میری محبت میں ستائی گئی۔''

(آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: بتایئے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے کس قدر محبت تھی؟

جواب: انہیں اپنی بیوی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے بے حد محبت تھی۔ کفار کے کہنے پر انہیں طلاق نہیں دی۔ اور حضور ﷺ کے وعدے کے مطابق انہیں مدینہ روانہ کر دیا مگر ان کے جانے کے بعد اداس اور بے چین رہنے لگے۔ ایک مرتبہ جب وہ شام کی طرف سفر کر رہے تھے پر درد شعر پڑھ رہے تھے۔ جن کا ترجمہ ہے: جب میں ارم کے مقام سے گزرا تو زینب کو یاد کیا۔ اور کہا کہ خدا اس شخص کو شاداب رکھے جو حرم میں مقیم ہے۔ امین کی لڑکی کو خدا جزائے خیر دے اور ہر خاوند اسی بات کی تعریف کرتا ہے جس کو وہ خوب جانتا ہے۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: ابوالعاص رضی اللہ عنہ اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو کتنا عرصہ جدا رہنا پڑا؟

جواب: تقریباً ۶ سال دونوں میاں بیوی کو جدائی کے صدمات سہنے پڑے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ استیعاب۔ سیئر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے قافلے پر کب اور کیسے حملہ ہوا؟

جواب: ۶ ہجری میں ابوالعاص رضی اللہ عنہ ایک تجارتی قافلے کے ساتھ شام جا رہے تھے کہ مسلمان مجاہدین نے عیص کے مقام پر قریش کے قافلے پر چھاپہ مارا۔ تمام مال و اسباب قبضے میں لے لیا۔ اور مشرکین کو گرفتار کر لیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ مؤمنات کا قافلہ)

سوال: ابوالعاص رضی اللہ عنہ کب اور کیسے مدینے پہنچے؟

جواب: مسلمانوں نے قافلے کے باقی تمام مشرکین کو گرفتار کر لیا۔ ابوالعاص رضی اللہ عنہ

بھاگ کر مدینے چلے گئے اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی پناہ لی۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: ابوالعاص رضی اللہ عنہ کس وقت حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں پہنچے اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کیا فرمایا؟

جواب: ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے فجر سے پہلے ہی مدینہ پہنچ کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں پناہ لے لی۔ طلوع صبح سے پہلے مسلمانوں نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی آواز سنی۔ ”اے لوگو! میں نے ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو پناہ دے دی ہے۔“

(مومنات کا قافلہ۔ طبقات۔ اعلام النساء۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی آواز پر کیا ردعمل ظاہر کیا؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی آواز رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سنی۔ نماز ختم ہوتے ہی آنحضرت ﷺ تیزی سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں پہنچے۔ اور صورت حال معلوم کی۔

(مومنات کا قافلہ۔ طبقات۔ اعلام النساء۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہا؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے روتے ہوئے کہا: ”یا رسول اللہ ﷺ! ابوالعاص رضی اللہ عنہ اگر قریب ہیں تو چچا کے بیٹے ہیں۔ اگر دور ہیں تو میرے بچوں کے باپ ہیں۔ اس لیے میں نے انہیں پناہ دے دی ہے۔“ (طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو کس طرح رہائی ملی؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی بات سن کر رسول اللہ ﷺ اور تمام مسلمانوں نے بھی ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو پناہ دے دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قافلے کا مال بھی واپس

کر دیا۔ ابو العاص رضی اللہ عنہا نے اپنے بچوں کو پیار کیا۔ اور ان کی ماں کو الوداع کہہ کر مکہ روانہ ہو گئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ نے مکے پہنچ کر سب سے پہلا کام کیا کیا؟

جواب: ابو العاص رضی اللہ عنہ نے مکہ پہنچ کر تمام لوگوں کے واجبات اور حقوق واپس کر دیئے اور کہا، اب کسی کا مجھ پر کوئی حق تو نہیں؟ سب نے کہا، نہیں ہم نے تجھے حق ادا کرنے والا معزز پایا۔ یہ سن کر ابو العاص رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں کلمہ توحید پڑھا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔“

(تذکرہ صحابیاتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ سیئر الصحابہؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ نے مشرکین مکہ کو اپنے اسلام نہ لانے کی کیا وجہ بتائی؟

جواب: آپ نے کفار مکہ سے کہا: ”خدا کی قسم مجھے اسلام لانے سے کوئی چیز مانع نہ تھی۔ سوائے اس خوف کے کہ تم لوگ کہو کہ میں تمہارا مال و دولت ہڑپ کرنا چاہتا ہوں۔ اب جبکہ اللہ نے وہ سب ادا کروا دیئے ہیں اور میں فارغ ہو گیا ہوں۔ اس لیے اسلام کا اعلان کرتا ہوں۔“

(تذکار صحابیاتؓ۔ مومنا کا قافلہ۔ صحابہؓ کرام انسائیکلو پیڈیا۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر ابو العاص رضی اللہ عنہ نے کب مدینہ ہجرت کی اور دوبارہ نکاح ہوا؟

جواب: محرم ۷ ہجری میں حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے۔ چونکہ میاں بیوی میں شرک کی وجہ سے تفریق ہو گئی تھی اس لیے حضور ﷺ نے اب ابو العاص رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے پر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو پہلے حق مہر پر دوبارہ نکاح کر کے حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کے گھر بھیج دیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ دوبارہ نکاح نہیں ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نکاح

ہوا۔ اس کی تاویل یہ کی گئی ہے کہ دوبارہ نکاح کے مہر اور شرائط وغیرہ میں کسی قسم کی تبدیلی نہ ہوئی ہوگی اس لئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اسے نکاح اوّل کہا ہے ورنہ تفریق کے بعد نکاح ثانی ضروری ہے۔

(ترمذی۔ سیرت سرور عالم ﷺ۔ استیعاب۔ اسوۂ صحابیاتؓ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ نے کب وفات پائی؟

جواب: میاں بیوی کی یہ رفاقت زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہی۔ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی ہجرت کے ایک سال بعد ۸ ہجری میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے وفات پائی۔ سیدہ کی ہجرت کے وقت جو سانحہ ہوا تھا اس کی تکلیف مسلسل رہی اور اسی سبب سے آپ نے وفات پائی۔

(آنحضرت کی صاحبزادیاںؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کو کس نے غسل دیا تھا؟

جواب: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا، ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ کی ہدایات کے مطابق سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی میت کو غسل دیا۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ صحیح مسلم)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کے کفن کے لیے کیا چیز عطا فرمائی تھی؟

جواب: جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی میت کو غسل دیا جا چکا تو حضور ﷺ کو اطلاع دی گئی۔ آپ ﷺ نے اپنا تہبند عنایت فرمایا اور ہدایت کی کہ اسے کفن کے اندر پہنا دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ طبقاتؓ)

سوال: حضور ﷺ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے غسل کے لیے کیا ہدایات دیں؟

جواب: غسل کا طریقہ بتلاتے ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا، پہلے ہر عضو کو تین بار یا پانچ بار

غسل دو۔ اور اس کے بعد کافور لگاؤ۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''اے ام عطیہ! میری بیٹی کو اچھی طرح کفن میں لپیٹنا۔ اس کے بالوں کی تین چوٹیاں بنانا۔ اور اسے بہترین خوشبوؤں سے معطر کرنا۔''

(تذکار صحابیاتؓ۔ صحیح بخاری۔ اسوۂ صحابیاتؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور آپ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کی نماز جنازہ خود حضور ﷺ نے پڑھائی، خود قبر میں اترے اور انہیں جنت البقیع میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

(صحیح بخاری ومسلم۔ طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ نے کون سی اولاد اپنے پیچھے چھوڑی؟

جواب: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بن رسول ﷺ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا علی رضی اللہ عنہ اور ایک لڑکی امامہ رضی اللہ عنہا چھوڑی۔ ایک روایت کے مطابق فتح مکہ کے وقت علی رضی اللہ عنہ بن ابو العاص رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے۔ ایک اور روایت کے مطابق انہوں نے جنگ یرموک میں شہادت پائی۔ اور تیسری روایت یہ بھی ہے کہ وہ سن بلوغ کو پہنچنے سے پہلے ہی انتقال کر گئے تھے۔ حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ نے وفات سے پہلے امامہ رضی اللہ عنہا کو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام کی سرپرستی میں دے دیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ تاریخ ابن عساکر۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحیح بخاری۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ مہاجر حبشہ۔ مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری صاحبزادی تھیں۔ آپ کی والدہ کون تھیں؟

جواب: آپ کی والدہ طیبہ طاہرہ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تھیں۔

(سیَر الصحابیاتؓ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیاں۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا والد کی طرف سے نسب بتا دیجیے؟

جواب: آپ والد کی طرف سے اعلیٰ نسب تھیں۔ جو کہ اس طرح ہے: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم۔

(سیرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: والدہ کی طرف سے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نسب کیا تھا؟

جواب: والدہ کی طرف سے آپ کا نسب یہ ہے: سیدہ رقیہ بنت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔

(سیرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ سیَر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کب پیدا ہوئیں؟

جواب: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعثت نبوی سے سات سال پہلے مکہ میں پیدا ہوئیں۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک تینتیس برس تھی۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے تین برس چھوٹی تھیں۔

(سیَر الصحابیاتؓ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیاں۔ اصابہ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: سیدہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: آپ کا پہلا نکاح عتبہ بن ابولہب سے ہوا تھا۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کا بیٹا تھا۔

(سیرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیَر الصحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: ابولہب کے بیٹے عتبہ سے حضرت رقیہ بنت محمد ﷺ کا نکاح کس طرح ہوا؟

جواب: ابو العاص رضی اللہ عنہ بنو عبد العزیٰ بن عبد الشمس بن عبد مناف میں سے تھے۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی بڑی بہن سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی شادی ان سے ہوگئی۔ بنو ہاشم کو خیال آیا کہ حضور ﷺ کی دوسری بیٹیوں سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے نکاح بھی کہیں دوسرے قبیلوں میں نہ ہو جائیں۔ اس لیے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح کے تھوڑا عرصہ بعد بنی عبد المطلب کے کچھ لوگ، حضرت ابو طالب کو ساتھ لے کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جناب ابو طالب نے بات شروع کی: ''اے بھتیجے! آپ نے زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ابو العاص سے کر دیا ہے۔ بے شک وہ اچھا داماد اور شریف انسان ہے۔ مگر آپ کے عم زاد کہتے ہیں کہ جس طرح آپ پر خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ کے بیٹے کا حق ہے اسی طرح آپ پر ہمارا بھی حق ہے۔ اور حسب نسب اور شرافت میں بھی ہم اس سے کم نہیں۔ آپ نے فرمایا: اے چچا! قرابت داری اور رشتہ داری سے تو انکار نہیں لیکن آپ مجھے سوچنے کا موقع دیں۔ آخر حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے مشورے سے اور بیٹیوں کی رضامندی سے یہ نکاح ہو گیا۔

(مومنات کا قافلہ۔ بنات مصطفیٰ ﷺ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب)

سوال: ابولہب کے بیٹے عتبہ نے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کو طلاق کیوں دے دی؟

جواب: ابولہب کی بیوی ام جمیل بہت چرب زبان، بدمزاج، سنگدل اور بداخلاق عورت تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے جب اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو مشرکین نے نہ صرف آپ کی نبوت کا انکار کیا بلکہ آپ اور دیگر مسلمانوں پر ظلم و ستم بھی شروع کر دیئے۔ ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل بھی رسول اللہ ﷺ کو ایذا پہنچانے میں پیش پیش تھے۔ ابولہب کی مذمت میں جب سورۃ لہب نازل ہوئی تو ابولہب نے اپنے دونوں بیٹوں سے کہا: ''جب تک تم محمد ﷺ کی دونوں بیٹیوں کو طلاق نہ دو گے میرا سر تمہارے سر سے جدا

رہے گا۔" چنانچہ دونوں لڑکوں عتبہ اور عتیبہ نے رسول خدا ﷺ کی صاحبزادیوں سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ کلثوم رضی اللہ عنہا کو رخصتی سے پہلے ہی طلاق دے دی۔ اگرچہ بعض روایات میں ہے کہ رخصتی ہو چکی تھی تاہم معتبر روایات یہی ہیں کہ رخصتی نہیں ہوئی تھی کیونکہ لڑکیاں ابھی بالغ نہ تھیں۔

(مومنات کا قافلہ۔ بنات مصطفےٰ ﷺ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے ابولہب کے بیٹے عتبہ کے لیے کیا بددعا فرمائی تھی؟

جواب: حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضور سرور کونین ﷺ نے عتبہ بن ابولہب کے لیے ان الفاظ میں بددعا فرمائی: "اے اللہ تو اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کر دے۔" چنانچہ حضور ﷺ کی دعا قبول ہوئی۔ اسے ایک شیر نے پھاڑ کھایا تھا۔ محققین ومؤرخین کا اس میں اختلاف ہے کہ جس کو شیر نے ہلاک کیا تھا وہ عتبہ تھا یا عتیبہ۔

(نورالابصار۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ مدارج النبوۃ)

سوال: بتایئے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کا دوسرا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان سے ہوا تھا۔

(مومنات کا قافلہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کون تھے اور ان کی مکے میں کیا حیثیت تھی؟

جواب: یہ خاندان قریش کے ایک عالی نسب اور باحیا انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جاہلیت میں بھی عزت عطا فرمائی۔ ان کا نسب رسول اللہ ﷺ سے جا ملتا تھا۔ آپ خوبصورت وخوب سیرت نوجوان تھے اور آپ کا شمار مکے کے امیر ترین لوگوں میں ہوتا تھا۔

(انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: بتایئے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے رشتہ کس طرح ہوا؟

جواب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا۔ وہ نہایت صالح نوجوان تھے۔ حضور ﷺ نے انہیں اپنی دامادی کے لیے منتخب فرمالیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اپنی دلی

خواہش بھی یہی تھی۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے مکہ ہی میں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: رسول رحمت ﷺ کی کس بیٹی نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی؟

جواب: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ وہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے مکے سے حبشہ ہجرت کی۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: رسول اللہ ﷺ کو سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی ہجرت کا علم ہوا تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: آنحضرت ﷺ نے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی ہجرت حبشہ پر فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنی بیوی کے ساتھ ہجرت کی''۔

(مدارج النبوۃ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہجرت کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو کیا پریشانی لاحق ہوئی؟

جواب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کے کئی روز بعد تک سیدہ کی کوئی اطلاع نہ ملی۔ حضور ﷺ بے حد پریشان تھے اور مکہ سے باہر تشریف لے جا کر آنے جانے والے مسافروں سے پوچھتے۔ ایک روز ایک عورت نے کہا میں نے ان کو حبشہ میں دیکھا ہے۔ اس کا جواب سن کر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا۔ اللہ ان کا ساتھی ہے۔

(اسد الغابہ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ حبشہ سے واپس مکہ کب اور کیوں آ گئے؟

جواب: حبشہ میں ایک عرصہ تک قیام کرنے کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ رسول

اللہ ﷺ مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے ہیں۔ چنانچہ آپ اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بعض دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مکہ واپس آ گئے۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے مدینے کب ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دیا تو آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینے ہجرت کر گئیں۔

(مومنات کا قافلہ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مدینے ہجرت کر کے سب سے پہلے کس جگہ ٹھہرے تھے؟

جواب: بنت رسول ﷺ رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مدینے میں حضرت اوس رضی اللہ عنہ بن ثابت کے گھر ٹھہرے۔ کچھ عرصے بعد رسول اللہ ﷺ بھی مدینہ تشریف لے آئے۔ حضرت اوس رضی اللہ عنہ بن ثابت حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت کے بھائی تھے۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کب بیمار ہوئی تھیں؟

جواب: ۲ ہجری میں سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کو چیچک نکل آئی۔ یہ دانے نکلنے سے انہیں شدید تکلیف تھی۔ اسی زمانے میں حضور ﷺ غزوۂ بدر کی تیاریاں کر رہے تھے۔

(صحیح بخاری۔ اصابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شرکت کیوں نہیں کر سکے تھے؟

جواب: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا شدید بیمار تھیں۔ سرکار دو عالم ﷺ غزوہ بدر کے لیے روانہ ہوئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان کی تیمارداری کے لیے چھوڑ دیا۔

(اصابہ۔ طبقات۔ صحیح بخاری۔ سیر الصحابیاتؓ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: سید المرسلین ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے انہیں غزوۂ بدر سے روک دیا اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری کا حکم دیا۔ آپؐ نے فرمایا: ”اس کے عوض اللہ تعالیٰ انہیں جہاد میں شریک ہونے کا اجر بھی دے گا اور مال غنیمت میں سے بھی انہیں حصہ ملے گا۔“

(سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ نے کب اور کتنی عمر میں وفات پائی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ ابھی بدر کے مقام پر ہی تشریف رکھتے تھے کہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے اکیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ عین اس وقت جب قبر پر مٹی ڈالی جا رہی تھی حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ بدر سے فتح کی خبر لے کر مدینے پہنچے۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ حضور ﷺ سیدہ کی قبر پر تشریف لے گئے تو کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ اپنی لخت جگر کی وفات کی اطلاع پا کر بے حد غمگین ہوئے اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ مدینہ واپس تشریف لا کر حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: ”عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون جا چکے۔ اب تم بھی ان سے جا ملو۔“ مہاجرین میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعونؓ پہلے صحابی تھے جنہوں نے مدینہ میں انتقال کیا)۔ بعض مؤرخین اور اہل سیر کے بقول حضور ﷺ نے یہ الفاظ کسی اور موقع پر ارشاد فرمائے تھے۔ کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون نے غزوہ بدر کے بعد وفات پائی تھی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنی بہن حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر تشریف لائیں تو آپ کی کیا کیفیت تھی؟

جواب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن کی قبر پر تشریف لائیں اور قبر کے کنارے بیٹھ کر رونے

لگیں۔ حضور اقدس ﷺ اپنی چادر مبارک سے ان کے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کی اولاد کتنی تھی؟

جواب: حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قیام حبشہ کے دوران ایک لڑکا پیدا ہوا تھا۔ جس کا نام عبداللہ رکھا گیا۔ انہی کے نام سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی کنیت ابو عبداللہ رکھی تھی۔ عبداللہ کے بعد کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

(طبقات۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے عبداللہ ﷺ نے کب اور کیسے وفات پائی؟

جواب: حضرت عبداللہ ﷺ کی عمر ابھی چھ سال تھی کہ ایک دن مرغ نے ان کی آنکھ میں چونچ ماری جس سے تمام چہرہ متورم ہو گیا اور اسی تکلیف کی وجہ سے انہوں نے جمادی الاول ۴ ہجری میں وفات پائی۔ آنحضرت ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت عثمان غنی ﷺ نے قبر میں اتارا۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں۔ اصابہ)

سوال: بتائیے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی محبت کس طرح ضرب المثل تھی؟

جواب: حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ آپس میں بے حد محبت کرتے تھے۔ لوگ ان کے مثالی تعلقات کے بارے میں کہا کرتے تھے: ''رقیہ رضی اللہ عنہا اور عثمان رضی اللہ عنہا سے بہتر میاں بیوی کسی انسان نے نہیں دیکھا۔''

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔)

سوال: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کی ہجرت حبشہ کے بارے میں بعض مؤرخین کی کیا رائے ہے؟

جواب: بعض مؤرخین اور سیرت نگار کہتے ہیں کہ سیدہ رقیہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ حبشہ ہجرت کی اور پھر مکہ آنے کی بجائے مدینہ چلے گئے جبکہ حضور ﷺ پہلے

سے وہاں تشریف لے جا چکے تھے۔ تاہم اکثر اہل سیر کا یہی کہنا ہے کہ آپ نے صرف ایک مرتبہ حبشہ ہجرت کی اور پھر پہلے مکہ آئے اور حضور ﷺ کے حکم سے مدینہ ہجرت کر گئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتائیے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بڑی تھیں یا سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا؟

جواب: ان دونوں میں آپس میں کون سی بڑی تھیں اس میں سیرت نگاروں کا اختلاف ہے۔ بعض نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو بڑی کہا اور بعض نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح مکے میں ہوا تھا۔ بتائیے حضور ﷺ نے اس نکاح کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ میں اپنی کریمہ کا نکاح عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان سے کر دوں۔'' (معجم الطبرانی۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب)

سوال: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا تو یہ جوڑا بہت مشہور ہوا۔ اس نکاح پر حضرت سعدیٰ رضی اللہ عنہا بنت کرز صحابیہ نے کیا کہا تھا؟

جواب: انہوں نے اپنے اشعار میں اس جوڑے کی تعریف کی تھی۔ جس کا ترجمہ ہے: اللہ تعالیٰ نے عثمان رضی اللہ عنہ باصفا کو اپنے اس قول سے (کہ اللہ تعالیٰ حق کی ہدایت دیتا ہے) ہدایت اور رہنمائی بخشی۔ اور حضور ﷺ نے اپنی ایک بیٹی کا نکاح آپ سے کر دیا۔ آپ ایسے چودھویں کے چاند کی طرح تھے جو افق میں سورج کو شرما رہا ہے۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب)

سوال: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کا حلیہ کیا تھا؟

جواب: اللہ کے پیارے محبوب اور حسین و جمیل نبی ﷺ کی بیٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نہایت خوبرو اور موزوں اندام تھیں۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ زرقانی۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتائیے مکہ والے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کی شادی میں کیوں نہیں

شریک ہوئے تھے؟

جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کا نکاح ہوا تو مکہ والے اس اہم شادی میں شریک نہ ہوئے۔ ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل رسول اللہ ﷺ کے خلاف تھے اس لئے وہ پہلے ہی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے بیٹوں سے طلاق دلوا چکے تھے۔ اسلام قبول کرنے پر قریش مکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بھی خلاف تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس بابرکت شادی میں شرکت نہیں کی بلکہ ان دونوں میاں بیوی پر سختیاں شروع کر دیں۔

(طبقات۔ مومنات کا قافلہ۔ سیر اعلام النساء)

سوال: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کی وفات پر عورتوں کو رونے سے منع کیا تو رسول رحمت ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو رونے سے منع کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو کچھ غم آنکھوں اور دل سے جاری ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور رحمت ہے“۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”رونے میں کچھ حرج نہیں۔ لیکن نوحہ اور بین شیطانی حرکت ہے اس سے بچنا چاہیئے“۔

(مومنات کا قافلہ۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النساء۔ سیر الصحابیاتؓ)

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ

(مہاجر مدینہ)

سوال: رسول رحمت ﷺ کی تیسری صاحبزادی کا نام سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا تھا۔ بتایئے آپ کی والدہ کون تھیں؟

جواب: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی والدہ ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تھیں جو حضور ﷺ کی پہلی زوجہ محترمہ تھیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ تاریخ طبری۔ تہذیب التہذیب۔ مدارج النبوۃ)

سوال: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا والد کی طرف سے نسب کیا تھا؟

جواب: آپ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی تھیں۔ ان کا نسب یہ ہے: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم۔

(انساب الاشراف۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اعلام النساء۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نسب والدہ کی طرف سے بتا دیجیے؟

جواب: والدہ کی طرف سے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نسب اس طرح ہے: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔

(انساب الاشراف۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیرت سرور عالم ﷺ)

سوال: بتایئے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کب اور کہاں پیدا ہوئیں؟

جواب: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ بعثت نبوی سے ٦ سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اپنے شفیق باپ سے بے حد محبت کرتی تھیں۔ بتایئے آپ کو سب سے پہلے کس امتحان سے گزرنا پڑا؟

جواب: کفار مکہ نے آنحضرت ﷺ اور دیگر مسلمانوں پر ظلم و ستم شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ خاندان نبوت کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا گیا۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے

سب سے پہلے اپنے والدین اور خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ ڈھائی تین سال تک شعب ابی طالب کی مشکلات کا سامنا کیا۔

(روض الانف۔ اسوۂ صحابیاتؓ۔ سیرۃ کبریٰ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے سیدۂ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کا پہلا نکاح کب اور کس سے ہوا؟

جواب: آپ کا پہلا نکاح نبوت سے قبل ابولہب کے بیٹے عتیبہ سے ہوا تھا۔ ابولہب کے ایک اور بیٹے عتبہ کا نکاح سیدہ رقیہ سے ہوا تھا۔ اس طرح دو بہنیں دو بھائیوں کے نکاح میں تھیں۔ لیکن رخصتی نہیں ہوئی۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح عتیبہ بن ابولہب سے ہوا تھا۔ اس نے سیدہ کو طلاق کیوں دے دی تھی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو تمام مشرکین مکہ کی طرح ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل بھی آنحضرت ﷺ کے دشمن ہو گئے۔ ماں باپ کے کہنے سے عتیبہ نے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔ عتبہ بن ابولہب نے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔ اس طرح دونوں بہنوں کو ایک ہی وقت میں طلاق دی گئی۔

(صابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: ابولہب نے اپنے دونوں بیٹوں سے کیا کہا تھا؟

جواب: ابولہب نے بعثت نبوی اور آپ کے اعلان نبوت کے بعد اپنے دونوں بیٹیوں کو بلایا اور کہا: ”میرا اٹھنا بیٹھنا تمہارے ساتھ حرام ہے اگر تم نے اس محمد (ﷺ) کی بیٹیوں کو طلاق نہ دی۔“ چنانچہ دونوں بیٹیوں نے اپنے والد کا حکم مانا۔ اس طرح انہیں ایک اور مشکل سے گزرنا پڑا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو دوسرا کون سا صدمہ برداشت کرنا پڑا؟

جواب: شعب ابی طالب کی مشقت اور طلاق کی اذیت کے بعد سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو اپنی والدہ کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ رمضان المبارک ۱۰ نبوی میں ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی اور حجون کے قبرستان میں دفن ہوئیں۔

(مومنات کا قافلہ۔ محمد ﷺ عربی انسائیکلو پیڈیا۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: حضور اقدس ﷺ نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو اپنی بیٹیوں کو مکہ میں چھوڑ گئے۔ بتایئے آپ کی صاحبزادیوں نے کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: آپ کے ہجرت کرنے کے تھوڑے ہی دنوں بعد آپ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کو مکہ بھیجا تا کہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا، سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کو مدینہ لے آئیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کا دوسرا نکاح کس سے اور کب ہوا؟

جواب: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کا دوسرا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ۳ ہجری میں ہوا۔ اس سے پہلے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں جو ۲ ہجری میں مدینہ طیبہ میں وفات پا گئی تھیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ استیعاب۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سب سے پہلے نکاح کرنے کے لیے کس نے کہا اور آپ نے کیا جواب دیا؟

جواب: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پہلی زوجہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو انہی دنوں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بھی بیوہ ہو گئیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کچھ عرصہ بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لیں۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خاموشی اختیار کی۔

(طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''میں تم کو حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے عثمان رضی اللہ عنہ سے بہتر شخص کا پتہ دیتا ہوں اور عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے حفصہ سے بہتر رشتہ بتاتا ہوں۔''

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیرت سرور عالم ﷺ۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے نکاح کا کیا بہتر حل بتایا تھا؟

جواب: آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی مجھ سے کر دو۔ اور میں عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں جو رقیہ رضی اللہ عنہا کے فوت ہونے پر غمگین ہیں۔'' چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ راضی ہو گئے اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح سرور کائنات ﷺ سے ہو گیا اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

(ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کے وقت حضور اقدس ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپ ﷺ نے نکاح کے وقت حضرت عثمان سے فرمایا: خداوند تعالیٰ نے جبرائیل امین علیہ السلام کے ذریعے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو اسی حق مہر پر جو رقیہ رضی اللہ عنہا کا تھا تمہارے عقد میں دے دوں۔''

(آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں۔ اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کتنا عرصہ ساتھ رہا اور آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چھ سال تک میاں بیوی کی حیثیت سے خوشگوار زندگی گزاری اور آخر سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بھی شعبان ۹ ہجری میں انتقال فرما گئیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ استیعاب۔ مومنات کا قافلہ۔ طبقات)

سوال: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی میت کو کس نے غسل دیا؟

جواب: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے رسول اللہ ﷺ کی ہدایت کے مطابق سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی میت کو غسل دیا۔ حضور ﷺ نے کفن کے لیے اپنی چادر دی۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ دوبارہ کب مکے گئی تھیں؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کی چھوٹی بہن سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا مکہ میں تھیں اور دونوں نے اپنی والدہ ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی قبر پر حاضری دی۔ پھر یہ مدینہ لوٹ آئیں۔

(مومنات کا قافلہ۔ حلیۃ الاولیا۔ اعلام النساء۔ اصابہ)

سوال: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور آپ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید اور حضرت فضیل بن عباس نے جنت البقیع کے قبرستان میں قبر میں اتارا۔ اس وقت حضور ﷺ کی آنکھوں سے اشک رواں تھے۔

(دائرہ معارف اسلامیہ۔ طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: حضور اقدس ﷺ کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم کی اولاد کے نام بتا دیجیے؟

جواب: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بچپن

میں انتقال کر گئے تھے۔ اس لیے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نسل آگے نہیں چلی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ استیعاب۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام)۔

سوال: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت رسول اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کا پیغام نکاح ایک ساتھ ہی آیا اور دونوں کو ایک ساتھ ہی طلاقیں دی گئیں۔ بتائیے ان کے سسر اور ساس کا قرآن میں کس طرح ذکر آیا ہے؟

جواب: دونوں بہنیں بچپن ہی سے ہمیشہ ایک ساتھ رہیں اور جڑواں بہنوں کی طرح تھیں۔ ابولہب کے بیٹوں نے دونوں بہنوں کو ایک ساتھ طلاقیں دیں۔ قرآن نے ان کے سسر ابولہب کے ہاتھ ٹوٹنے اور بری موت مرنے کی پیش گوئی کی اور اس کی بیوی (بنات رسول کی ساس) ام جمیل کو ایندھن اٹھانے والی کہا ہے اور اسے جہنم کی آگ میں جلنے کی پیش گوئی کی ہے۔ یہ دونوں پیش گوئیاں سورۃ لہب میں کی گئیں اور دونوں میاں بیوی ذلت کی موت مرے تھے۔ (القرآن۔ تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر مظہری۔ تفسیر عزیزی)

سوال: بتائیے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہ بنت رسول ﷺ کو کونسی فتح عظیم دیکھنے کا موقع ملا تھا؟

جواب: مکہ آپ کی زندگی میں فتح ہوا تھا اور اس موقعے پر سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں۔ اس طرح ان دونوں بہنوں کو اس فتح عظیم کو دیکھنے کا موقع ملا۔

(سیرت ابن ہشام۔ مومنات کا قافلہ۔ سیر اعلام النساء)

﴿خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا﴾

(مہاجر مدینہ/ عالمہ وفاضلہ/ جنت کی بشارت)

سوال: رسول کریم ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی کا نام بتا دیں؟

جواب: سیدالانبیاء ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تھیں۔ آپ سرکار دوعالم ﷺ کی چوتھی صاحبزادی تھیں۔

(محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیرت فاطمۃ الزہراؓ)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا والد کی طرف سے نسب بتا دیجیے؟

جواب: آپ کا تعلق قریش کے اعلیٰ ترین خاندان سے تھا۔ آپ کا نسب والد کی طرف سے یہ ہے: خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بنت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن قصی بن کلاب۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ استیعاب)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی والدہ ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تھیں۔ ماں کی طرف سے آپ کا نسب کیا تھا؟

جواب: ماں کی طرف سے خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نسب کچھ اس طرح سے ہے: فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بنت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔

(اصابہ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ محمد ﷺ عربی انسائیکلوپیڈیا۔ سیرۃ النبی ﷺ)

سوال: سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کب اور کہاں پیدا ہوئیں؟

جواب: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی ولادت کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ ایک روایت ہے کہ آپ کی ولادت بعثت نبوی سے پانچ سال پہلے ہوئی جبکہ حضور اقدس ﷺ کی عمر مبارک پینتیس سال تھی۔ ایک اور روایت کے مطابق بعثت سے ایک سال پہلے ہوئی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ ۱ھ بعث نبوی میں پیدا ہوئیں۔ ایک روایت

ہے کہ ان کی ولادت حضور ﷺ کی ولادت کے اکتالیسویں سال ہوئی یعنی جب حضور ﷺ کی عمر مبارک اکتالیس سال تھی۔ ابن اسحاق کے مطابق سیدہ خانہ کعبہ کی تعمیر نو کے وقت پیدا ہوئیں۔ اور یہ واقعہ بعثت نبوی سے ساڑھے سات سال پہلے کا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ بعثت نبوی کے وقت ولادت ہوئی۔ اس پر اکثر کا اتفاق ہے کہ آپ کی ولادت بعثت سے پانچ سال قبل ۲۰ جمادی الآخر کو مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

(محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ طبقات۔ استیعاب۔ سیرت ابن اسحاق۔ کشف الغمہ۔ مقاتل الطالبین)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نام فاطمہ کس نے رکھا تھا؟

جواب: رسول رحمت ﷺ نے اپنی اس صاحبزادی کا نام فاطمہ رضی اللہ عنہا حکم خداوندی سے رکھا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہنم کی آگ سے بچا رکھا ہے۔ (سیرت فاطمۃ الزہراؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضور اقدس ﷺ نے فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نام خود رکھا تھا۔ فاطمہ کے معنی بتا دیجیے؟

جواب: فاطمہ کا لفظ فطم سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہے قطع کرنا۔ اسی سے یہ لفظ ماخوذ ہے۔

(سیرت فاطمۃ الزہراؓ۔ المنجد)

سوال: خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے نام کون کون سے ہیں؟

جواب: سیدہ الانبیاء ﷺ کی لاڈلی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نو نام ہیں: فاطمہ، مبارک، زکیہ، صدیقہ، راضیہ، مرضیہ، محدثہ، زہرا اور طاہرہ۔ آپ کے لیے ام النبی یا ام ابیھا کا لفظ بھی بولا جاتا ہے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیرت فاطمۃ الزہراؓ)

سوال: سیدہ فاطمۃ رضی اللہ عنہا کا ایک نام زہراء بھی ہے اس کے معنی بتا دیجیے؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نام زہرا اس لیے مشہور ہوا کہ آپ زہرۃ المصطفیٰ ﷺ یعنی حضور اکرم ﷺ کا پھول تھیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کو یہ نام ان کی سفید رنگت اور روشن چہرے کی بنا پر دیا گیا تھا۔ (مومنات کا قافلہ۔ سیرت فاطمۃ الزہراؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی چھوٹی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ رضی اللہ عنہا کا لقب بتول بھی

ہے۔ اس کے معنی کیا ہیں؟

جواب: لفظ بتول کی اصل بتلہ بتلا ہے۔ یعنی اس کو قطع کیا ہے بتول باء کے فتح اور تاء کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ آپ بتول کے لقب سے اس لیے مشہور ہوئیں کہ مردوں کے لیے ان میں کوئی خواہش نہیں تھی۔ دوسرا مفہوم یہ لیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوسری خواتین سے حسن و فضل اور شرف و مقام میں جدا کر دیا تھا۔ تیسری وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ آپ اللہ کی عبادت کے لیے ہر شے سے یکسو تھیں۔ (سیرت فاطمۃ الزہراؓ)

سوال: امام طبرانی نے ابن المدینی سے نقل کیا ہے کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی کنیت ام ابیھا بھی ہے۔ یہ بھلا کیوں؟

جواب: رسول اقدس ﷺ اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس قدر پیار کرتے تھے کہ انہیں اُم ابیھا کی کنیت سے پکارتے تھے۔ حضور ﷺ کے والد عبداللہ آپ کی ولادت سے پہلے وفات پا چکے تھے۔ کچھ عرصہ بعد آپ کی والدہ بھی انتقال کر گئیں۔ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کو اماں کہہ کر پکارتے تھے۔ ان کے انتقال پر آپ بے حد غمگین ہوئے اور فرمایا: ''میری ماں کا انتقال ہو گیا۔'' پھر اللہ نے لخت جگر فاطمہ رضی اللہ عنہا دی تو ان کو دیکھتے ہی آپ اماں فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد یاد آ جاتیں۔ (سیرت فاطمۃ الزہراؓ)

سوال: سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی پرورش اور تربیت پر خاص توجہ دیتی تھیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پہلا صدمہ کیا برداشت کرنا پڑا؟

جواب: ۱۰ بعثت میں ام المؤمنین سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے وفات پائی تو سیدہ کو غم کا شدید سامنا کرنا پڑا۔ اس سے پہلے آپ ﷺ کو شعب ابی طالب میں بھی اپنے اہل خانہ کے ساتھ محصور رہ چکی تھیں۔

(سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی والدہ کا انتقال ہوا تو ان کا غم ہلکا کرنے کے لیے کن ہستیوں نے ساتھ دیا؟

جواب: سید المرسلین ﷺ کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ ان کا بے حد خیال رکھتے تھے۔ ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضور ﷺ نے سیدہ کی تربیت اور نگہداشت کے لیے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا۔ حضور ﷺ تبلیغ حق سے فارغ ہو کر سیدہ کے پاس تشریف لاتے۔ انہیں دلاسہ دیتے اور نصیحتیں فرماتے۔ تنہائی کے اوقات میں سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت زبیر رضی اللہ عنہ سیدہ کے پاس آتیں اور ان کی دل جوئی کرتی تھیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتائیے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی رضاعت کے فرائض کن صحابیات رضی اللہ عنہا نے سرانجام دیئے؟

جواب: اس وقت عرب میں رواج تھا کہ بچوں کو کھلی فضا اور صحت مند ماحول کے لیے دایہ کے سپرد کر دیا جاتا تھا جو ان کو دودھ بھی پلاتی اور تربیت بھی کرتی۔ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے اس قدر محبت تھی کہ انہوں نے سیدہ کو کسی دایہ کے سپرد نہیں کیا۔ بلکہ پورے عرصے میں خود دودھ پلایا اور بچپن ہی سے خود تربیت کی۔ آپ ان کی تربیت پر بھرپور توجہ دیتی تھیں۔

(طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیرت فاطمۃ الزہراؓ۔ تاریخ طبری۔ اصابہ)

سوال: مشرکین مکہ حضور اقدس ﷺ کو تکلیفیں پہنچاتے تو سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کس ردعمل کا اظہار کرتیں؟

جواب: کفار مکہ آپ ﷺ کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے۔ کبھی سر اقدس پر خاک ڈال دیتے۔ کبھی راستے میں کانٹے بچھا دیتے۔ کبھی پتھر مارتے۔ جب آپ ﷺ گھر تشریف لاتے تو سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا انہیں تسلی دیتیں۔ کبھی وہ خود بھی اس

حالت پر رونے لگ جاتیں۔

(سیرت فاطمۃ الزہراؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیرت ابن اسحاق۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ)

سوال: سردار عالم ﷺ سیدنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو کن الفاظ میں تسلیاں دیتے؟

جواب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی تکلیف پر پریشان ہوتیں تو سرکار دو عالم ﷺ انہیں تسلی دیتے اور فرماتے: ”میری بچی! گھبراؤ نہیں۔ خدا تمہارے باپ کو تنہا نہیں چھوڑے گا“۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: ایک مشرک نے حضور سرور عالم ﷺ کی گردن مبارک پر سجدے کی حالت میں اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی تو سیدہ نے کیا فرمایا؟

جواب: اس شریر گروہ کا سرغنہ عقبہ بن ابی معیط تھا۔ سیدہ نے دیکھا تو دوڑتی ہوئی کعبہ میں پہنچیں اور حضور ﷺ کی گردن مبارک سے اوجھڑی ہٹا دی۔ شریر لوگ ہنستے اور تالیاں بجاتے رہے۔ سیدہ نے فرمایا: ”شریرو! احکم الحاکمین تمہیں ان شرارتوں کی ضرور سزا دے گا۔“ چند سال بعد یہ سب مشرکین غزوہ بدر میں ذلت کی موت مارے گئے۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: سید الانبیاء ﷺ مدینہ طیبہ ہجرت کر گئے۔ بتایئے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کب اور کیسے مدینے پہنچیں؟

جواب: ۱۳ بعد بعثت میں حضور ﷺ نے ہجرت کی۔ کچھ دن بعد حضور ﷺ نے اپنے غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کو مکہ بھیجا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا، ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا، اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے ان کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں۔ سیرت فاطمۃ الزہراؓ)

سوال: بتایئے مکہ میں کس بدبخت نے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے طمانچہ مارا تھا اور اسکا نتیجہ کیا ہوا؟

جواب: ایک دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابوجہل بن ہشام کے پاس سے گزریں تو اس بد بخت نے انہیں زور دار طمانچہ مارا۔ آپ نے قریش کے سردار ابوسفیان سے ابوجہل کی شکایت کی۔ وہ غصے میں اٹھا، اور فاطمہؓ کو ساتھ لیا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پر مارا اور پھر یہ واقعہ سرکار دو عالم ﷺ کو سنایا۔ حضور اقدس ﷺ ابوسفیان کے رویے سے خوش ہوئے اور اس کے لیے ہدایت کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ میں ابوسفیانؓ کو مسلمان ہونے کی سعادت نصیب کی۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ طبقات۔ مجمع الزوائد۔ تہذیب التہذیب۔ عیون الاثر)

سوال: شعب ابی طالب کا محاصرہ تین سال تک جاری رہا۔ اس وقت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر کیا تھی؟

جواب: جب سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے خاندان کے ساتھ تین سال اس اذیت میں گزارے تو اس وقت سیدہ کی عمر صرف بارہ سال تھی۔ نازوں پلی اس بچی نے اس عمر میں بھوک پیاس برداشت کیا جس سے جسم لاغر ہو گیا اور اس کے اثرات ساری عمر رہے۔

(طبقات۔ صحابیات مبشراتؓ۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ اسوۂ صحابیاتؓ۔ صفوۃ الصفہ)

سوال: اعلان نبوت کے دسویں سال سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی والدہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔ اس وقت سیدہ کی عمر کیا تھی؟

جواب: جب ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو اس وقت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر تقریباً پندرہ سال تھی۔ (صحابیات مبشراتؓ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اقدس ﷺ طائف سے زخمی حالت میں واپس مکہ آئے تو لاڈلی بیٹیاں سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کے آنسو صاف کیے اور انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا: ''بیٹا گھبراؤ نہیں! اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد کرے گا اور اپنے نبی کو غالب

کرے گا۔ تنگی کے بعد آسانی کے دن آنے والے ہیں۔''

(استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ دلائل النبوۃ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور ہجرت کر کے جانے والے دوسرے لوگوں کو مشرکین نے کس طرح روکا؟

جواب: مدینہ ہجرت کرنے والے خاندان نبوت کے ان افراد کو مشرکین مکہ نے روکنے کی کوشش کی ان میں شیطان صفت حویرث بن نقید بھی تھا۔ جس اونٹ پر سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سوار تھیں اسے کچوکا دیا تو وہ اچھل پڑا اور دونوں صاحبزادیاں اونٹ سے گر کر زخمی ہو گئیں۔ حویرث بھاگ گیا۔ فتح مکہ کے روز حضور ﷺ نے اس کے قتل کا بھی حکم دیا تھا۔ وہ مکہ چھوڑ کر دوڑ گیا لیکن حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے تعاقب کر کے پکڑا اور اسے قتل کر دیا۔

(زاد المعاد۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے چند اور القاب بتا دیجیے؟

جواب: آپ کے اور القاب یہ ہیں: سیدۃ نساء العلمین، عذرا، خاتون جنت، بضعت الرسول، سیدہ، زاہدہ، طیبہ، راکعہ، ساجدہ، صالحۃ، عاصمہ، جیدہ، کاملہ، حامدہ، شاکرہ۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ سیرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سن بلوغت کو پہنچیں تو آپ سے نکاح کے لیے پہلے کس نے پیغام بھیجے؟

جواب: پہلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدہ سے نکاح کے لیے پیغامات بھیجے۔

(سیرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا۔ تذکار صحابیاتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ سیاۃ امیر المؤمنینؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا تو آپ ﷺ خاموش رہے۔ یا

بعض روایات کے مطابق آپ نے فرمایا: ''جو خدا کا حکم ہوگا۔'' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام بھیجا تو آپ نے انہیں بھی یہی جواب دیا۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سرور عالم ﷺ نے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح کس ہستی سے کیا؟

جواب: سرور عالم ﷺ نے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی نسبت شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کر دی۔ جو کہ آپ کے چچازاد بھائی بھی تھے۔

(اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اسوۂ صحابہؓ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: سیدنا فاطمۃ رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی کے بارے میں ایک روایت کیا ہے؟

جواب: پہلی روایت یہ ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص نے مشورہ کیا کہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لیے کئی پیغامات آئے ہیں لیکن حضور ﷺ نے کسی پر بھی رضامندی کا اظہار نہیں فرمایا۔ اب علی رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے ہیں۔ ممکن ہے وہ اپنی تنگدستی کی وجہ سے پیغام نہ بھیجتے ہوں۔ انہیں ترغیب دی جائے اور ضرورت ہو تو ان کی مدد کی جائے۔ تینوں حضرات نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ترغیب دی۔ وہ اپنی بے سروسامانی کی وجہ سے خاموش تھے۔ ان حضرات نے انہیں آمادہ کرلیا۔ ان کی بھی دلی خواہش تو تھی لیکن فطری حیا مانع تھی۔ اب انہوں نے پیغام بھیجا تو حضور ﷺ نے ان کی استدعا قبول کرلی۔ پھر آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا تو انہوں نے خاموشی کی زبان سے اپنی رضامندی ظاہر کر دی۔

(حیاۃ المومنینؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ مومنات کا قافلہ۔ سیرت فاطمۃ الزہراؓ)

سوال: حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے حوالے سے ایک دوسری روایت کیا ہے؟

جواب: ایک دوسری روایت میں ہے کہ بعض انصار صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ

عنہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لیے پیغام بھیجنے کی ترغیب دی حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور مدعا بیان کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اھلاً وَ مَرْحَبًا اور پھر خاموش ہو گئے۔ انصار باہر انتظار کر رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں حضور ﷺ کا جواب سنایا تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مبارک باد دی کہ حضور ﷺ نے ان کا پیغام منظور فرما لیا۔

(حیاۃ صحابہؓ۔ سیرت فاطمۃ الزہراؓ۔ طبرانی۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شادی کے بارے میں ایک تیسری روایت بھی ہے۔ وہ کیا ہے؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک آزاد کردہ لونڈی نے ایک دن ان سے پوچھا، کیا فاطمہ رضی اللہ عنہا کا پیغام حضور ﷺ کو کسی نے بھیجا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے معلوم نہیں؟ اس نے کہا، آپ کیوں پیغام نہیں بھیجتے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرے پاس کیا چیز ہے کہ میں عقد کروں؟ اس لونڈی نے مجبور کر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کے پاس بھیجا۔ آپ ﷺ نے یہ رشتہ منظور فرما لیا۔

(کنز العمال۔ تذکرہ صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مہر کا کیسے بندوبست کیا؟

جواب: آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تمہارے پاس مہر ادا کرنے کے لیے بھی کچھ ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں جو زرہ دی تھی، وہی مہر میں دے دو''۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے پوچھا، تمہارے پاس حطمی ڈھال تھی میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تمہارا نکاح کر دیا وہ زرہ (ڈھال) بطور مہر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دو۔ یہ بھی روایت ہے کہ عقد نکاح اسی زرہ پر ہوا تھا پھر حضور ﷺ نے زرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو واپس کر دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ زرہ فروخت کرنے کے لیے بازار کی طرف گئے تو

راستے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ملے انہوں نے چار سو اسی درہم پر وہ خرید لی اور پھر یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بطور ہدیہ واپس کر دی۔ زرہ کی قیمت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو تہائی خوشبو پر صرف کر دو اور تہائی سامان شادی اور دیگر اشیائے خانہ داری پر صرف کرو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ بھی فروخت کیا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ کنز العمال۔ دلائل النبوۃ)

سوال: رسول اللہ نے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نکاح پڑھایا۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر کیا فرمایا؟

جواب: حضور ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جاؤ ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف اور دیگر مہاجرین و انصار کو بلاؤ۔ سب جمع ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا: ''اے گروہ مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہ ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس اطلاع لے کر آئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المعمور میں فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کا نکاح اپنے بندۂ خاص علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے کر دیا۔ اور مجھے حکم ہوا ہے کہ عقد نکاح کی تجدید کر کے گواہان کے روبرو ایجاب وقبول کراؤں۔''

(کتاب التخلیق۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا مہر کتنا مقرر ہوا تھا؟

جواب: حضور ﷺ نے خطبۂ نکاح پڑھنے کے بعد علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''میں نے چار سو مثقال چاندی مہر پر فاطمہ رضی اللہ عنہ کو تیرے نکاح میں دیا۔ کیا تجھے منظور ہے''؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا بسر وچشم۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیرت فاطمۃ الزہرا۔ طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بعد سرکار دو عالم ﷺ نے کیا دعا مانگی؟

جواب: آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ''خدا تم دونوں کو منور رکھے اور تمہاری سعی مشکور ہو۔ تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم سے پاک اولاد پیدا ہو۔'' پھر سب نے دعا مانگی اور

حضور ﷺ نے ایک طبق چھوہارے حاضرین پر لٹا دیئے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ سیرت فاطمۃ الزہراؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے اخراجات کی رقم کس طرح تقسیم فرمائی تھی؟

جواب: بعض مؤرخین اور سیرت نگار کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ رقم اس طرح تقسیم فرمائی: ۱۶۰ درہم عطریات کی خریداری کے لیے، ۱۶۰ درہم کپڑوں کی خریداری کے لیے، ۶۶ درہم گھر کے سامان کے لیے، ۹۶ درہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس رکھنے کے لیے دیئے تاکہ بوقت ضرورت کام آ سکیں۔

(سیرت فاطمۃ الزہراؓ۔ طبقات۔ اسد الغابۃ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی کے موقع پر خریداری کس کے ذمے تھی؟

جواب: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ذمے عطریات کی خریداری تھی۔ گھر کے سامان اور کپڑوں کی خریداری کی ذمہ داری ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ پر ڈالی گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کمرے میں نرم پتھر بچھائے۔ مینڈھے کی کھال اور کھجور کی چھال کا تکیہ تیار کیا اور اس کو زمین پر بچھایا۔ پانی کا ایک مشکیزہ اور آٹا چھاننے کے لیے ایک چھلنی بھی تیار کی۔

(مسند احمد بن حنبل۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیرت فاطمۃ الزہراؓ۔ دلائل النبوۃ)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا جہیز کیا تھا؟

جواب: سید عالم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو جہیز دیا اس میں بان کی چار پائی، چمڑے کا گدا جس میں کھجور کے پتے بھرے تھے۔ ایک مشکیزہ، مٹی کے دو گھڑے۔ ایک مشک اور دو چکیاں تھیں۔ نہانے کے لیے ایک برتن بھی بتایا گیا ہے۔ دو چادریں۔ دو بازو بند نقرئی۔ ایک جائے نماز بھی روایات میں آتا ہے۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ سیرت فاطمۃ الزہراؓ۔ آنحضرت کی صاحبزادیاں)

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح کا دوسرا خطبہ کس نے پڑھا تھا؟

جواب: تمام صحابہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنے نکاح کا خطبہ تم خود پڑھو۔ چنانچہ آپ نے حکم کی تعمیل میں فرمایا: ''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اس کی نعمتوں اور احسانات کے شکر بجالاتے ہوئے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایسی گواہی جو اس تک پہنچتی ہے اور اس کی رضا کا باعث بنتی ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی میرے ساتھ کی ہے اور مہر چار سو درہم مقرر کیا ہے۔ اب آپ ﷺ جو ارشاد فرمائیں۔ حاضرین اسے سنیں اور گواہ رہیں۔''

(صحابیات مبشراتؓ۔ اصابہ۔ کنز العمال۔ مجمع الزوائد۔ استیعاب)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نکاح کب ہوا تھا؟

جواب: سیدہ کے زمانۂ نکاح کے بارے میں مؤرخین وسیرت نگاروں میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک صفر ۲ ہجری میں اور بعض کے نزدیک محرم یا رجب ۲ ہجری میں ہوا۔ ایک اور روایت کے مطابق یہ نکاح شوال ۳ ہجری میں ہوا۔ بعض مؤرخین کے بقول یہ نکاح جنگ احد کے بعد اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے ساڑھے چار ماہ بعد ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ رمضان ۲ ہجری میں ہوا۔ بعض کہتے ہیں غزوہ بدر کے بعد ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ عقد نکاح کے چار ماہ یا چھ ماہ بعد رخصتی ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پہلے کسی سے نکاح کیا نہ سیدہ کے ہوتے ہوئے کسی سے نکاح کیا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ طبرانی۔ جمع الجوامع۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: دختر رسول سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بارے میں حضور ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: نبی اکرم ﷺ نے سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اللہ کے حکم سے کیا تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ

تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح علی رضی اللہ عنہ سے کر دوں۔

(جمع الجوامع۔ طبرانی۔ سیرت فاطمۃ الزہرؓ)

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ولیمے کے انتظامات کیسے کیے گئے؟

جواب: شادی کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مہر ادا کرنے کے بعد جو رقم بچ گئی اس سے ولیمے کا انتظام کیا۔ دسترخوان پر پنیر، کھجور، نانِ جو اور گوشت تھا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ یہ اس زمانے کا بہترین ولیمہ تھا۔ یہ روایت بھی ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب نے اپنے بھتیجے علی رضی اللہ عنہ کی شادی کی خوشی میں ولیمے کا اہتمام کیا اور اس موقعے پر ایک اونٹ ذبح کیا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ مواہب الدینہ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: شادی کے بعد سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کس گھر میں رہائش پذیر ہوئیں؟

جواب: رہائش کے لیے آپ کو جو گھر ملا وہ مسجد نبوی اور کاشانۂ نبوی سے دور تھا۔ آنے جانے میں تکلیف ہوتی تھی۔ حضور ﷺ کی خواہش تھی کہ قریب گھر ہو۔ ایک دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس ﷺ سے کہا کہ حضور ﷺ کے قریب حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کے بہت سے مکانات ہیں آپ ان سے فرمائیے وہ کوئی نہ کوئی مکان خالی کر دیں گے۔ حارثہ بن نعمان متولی انصاری تھے۔ ان کے کئی مکانات تھے۔ انہوں نے اپنے مکان یکے بعد دیگرے حضور ﷺ کی نذر کر دیئے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا، میری لختِ جگر! حارثہ سے اب کوئی مکان مانگتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ کیونکہ وہ پہلے ہی اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی خوشنودی کے لیے کئی مکان دے چکے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان تک یہ خبر پہنچی تو حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کسی قریبی مکان میں لانا چاہتے ہیں۔ یہ مکان جو آپ کے حجرے کے متصل ہے میں خالی کیے دیتا ہوں۔ آپ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلا لیجیے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی

اللہ عنہ کو حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمانؓ کے مکان میں منتقل کرا دیا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رخصت ہو کر اپنے نئے گھر گئیں تو حضور ﷺ نے کس طرح ان کی حوصلہ افزائی کی؟

جواب: شادی کے روز جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رخصت ہو کر اپنے نئے گھر چلی گئیں تو حضور اقدس ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت مانگی۔ پھر اندر داخل ہوئے۔ ایک برتن میں پانی منگوایا۔ اپنے دست مبارک اس میں ڈالے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینہ اور بازوؤں پر پانی چھڑکا۔ پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلایا اور ان پر بھی پانی چھڑکا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے فاطمہ رضی اللہ عنہا میں نے تمہاری شادی اپنے خاندان کے بہترین شخص سے کی ہے۔''

(صحیح بخاری۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات۔ مواہب۔ اصابہ)

سوال: بتائیے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی حضور پرنور ﷺ سے کیا مماثلت تھی؟

جواب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رفتار و گفتار اور عادات و خصائل میں رسول کریم ﷺ کا بہترین نمونہ تھیں۔ (صحیح بخاری۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عادات و خصائل کے بارے میں بتا دیجیے؟

جواب: آپ گھر کا تمام کام خود کرتی تھیں۔ چکی پیستے پیستے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے تھے۔ گھر میں جھاڑو دیتی تھیں۔ چولہا پھونکتی تھیں۔ کپڑے خود دھوتیں۔ گھر کے کاموں کے علاوہ عبادت بھی کثرت سے کرتی تھیں۔ مشک میں پانی بھر کر لاتیں۔

(سنن ابوداؤد۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت فاطمۃ الزہراؓ۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ)

سوال: حضور ﷺ کی نور چشم سیدہ فاطمۃ رضی اللہ عنہا نے گھر کے کام کاج کے لیے لونڈی مانگی تو سید عالم ﷺ نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: ''جان پدر! بدر کے یتیم تم سے پہلے اس کے مستحق ہیں۔'' یہ بھی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم کو کوئی قیدی خدمت کے لیے نہیں دے

سکتا۔ ابھی اصحاب صفہ کی خورد ونوش کا تسلی بخش انتظام مجھے کرنا ہے۔ میں ان لوگوں کو کیسے بھول جاؤں جنہوں نے اپنے گھر بار چھوڑ کر خدا اور خدا کے رسول ﷺ کی خوشنودی کی خاطر فقر و فاقہ اختیار کیا ہے۔''

(مسند ابوداؤد۔ سیر الصحابیات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کیا وظیفہ بتایا تھا؟

جواب: لونڈی مانگنے پر رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''میں تمہیں بہتر چیز عطا کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ رات کو سونے سے پہلے ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد اللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ اس سے دن بھر کی تھکاوٹ دور ہو جائے گی۔

(مستدرک حاکم۔ صحیح مسلم۔ اصابہ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیرت فاطمۃ الزہراؓ۔ طبقات)

سوال: بتایئے شادی کے وقت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عمریں کیا تھیں؟

جواب: بیشتر اہل سیَر کے نزدیک حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر شادی کے وقت تقریباً پندرہ سال اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر تقریباً اکیس سال تھی۔ ایک دوسرے قول کے مطابق سیدہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۱۶ سال، تیسرے قول کے مطابق ۱۸ سال اور چوتھے قول کے مطابق اکیس سال بھی بتائی جاتی ہے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیرت فاطمۃ الزہراؓ۔ مواہب الدینہ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: بتایئے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کن جنگوں میں خدمات انجام دیں؟

جواب: آپ نے غزوۂ احد میں سب سے پہلے دیگر صحابیات رضی اللہ عنہا کے ساتھ مل کر زخمیوں کی مرہم پٹی اور زخمی مجاہدین کو پانی پلانے کی خدمات سرانجام دیں۔ اس جنگ میں رسول اقدس ﷺ بھی زخمی ہوئے۔ آپ ﷺ کے زخموں کو سیدہ نے پانی سے صاف کیا اور ان پر کپڑا جلا کر راکھ سے پٹی کی۔ جس سے خون نکلنا بند ہو گیا۔ غزوۂ خندق، غزوہ خیبر اور غزوۂ فتح مکہ میں بھی خدمات سرانجام دیں۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ صحابیات مبشراتؓ۔ اصابہ)

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی غورا سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو حضور اقدس ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو اس بات کی خبر ہوئی تو حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ عرض کیا، ابا جان! آپ کی قوم سمجھتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے معاملے میں کسی سے ناراض نہیں ہوتے۔ یہ دیکھیں علی رضی اللہ عنہ ابوجہل کی بیٹی سے شادی کر رہے ہیں۔ رسول اقدس ﷺ بے چین ہو گئے اور ارشاد فرمایا: ''فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جو بات اسے ناپسند ہے۔ وہ بات مجھے بھی اچھی نہیں لگتی۔ اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں'' یہ فرمان سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ارادہ بدل لیا۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ صحیح بخاری۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر ۲۹ سال تھی کہ سردار دو جہان ﷺ نے رحلت فرمائی۔ آپ ﷺ نے وفات سے پہلے سیدہ سے کیا فرمایا تھا؟

جواب: ایک دن علالت کے دوران حضور ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجا۔ پھر ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ رونے لگیں۔ پھر بلا کر کان میں کچھ کہا تو ہنسنے لگیں۔ سیدہ رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ کے انتقال کے بعد اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے بتایا کہ پہلے نبی کل جہان ﷺ نے کان میں اپنی رحلت کی اطلاع دی تھی جسے سن کر وہ رونے لگیں۔ پھر آپ ﷺ نے دوبارہ کان میں بتایا کہ میں سب سے پہلے ان سے ملوں گی تو میں ہنسنے لگی۔ چنانچہ حضور پرنور ﷺ کی رحلت کے چھ ماہ بعد ہی سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا انتقال فرما گئیں۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیر الصحابیاتؓ۔ مواہب اللدنیہ۔ اسد الغابہ)

سوال: نبی اکرم ﷺ کی علالت کے دوران سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کس طرح دکھ کا اظہار کیا اور رسول رحمت ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: وفات سے پہلے آپ ﷺ پر غشی طاری ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ

دیکھ کر بولیں، ہائے میرے باپ کی بے چینی! آپ ﷺ نے فرمایا، تمہارا باپ آج کے بعد بے چین نہ ہوگا۔

(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات ابن سعد۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے سرکار دو عالم ﷺ کی رحلت کا کس قدر اثر لیا؟

جواب: آپ انتہائی غمگین رہتی تھیں۔ روایات میں ہے کہ آپ جب تک زندہ رہیں کبھی تبسم نہیں فرمایا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضور اقدس ﷺ کی تدفین کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم واپس آئے تو سیدہ نے کیا کہا؟

جواب: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے جسد مبارک کو دفن کر کے واپس آئے تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم کو رسول اللہ ﷺ پر خاک ڈالتے اچھا معلوم ہوا؟ بعض روایتوں میں ان سے ایک مرثیہ بھی منسوب ہے۔

(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کب وفات پائی؟

جواب: آنحضرت ﷺ کے وصال کو ۶ ماہ گزرے تھے کہ ۳ رمضان ۱۱ ہجری میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انتقال فرمایا اور اسی طرح حضور ﷺ کی پیش گوئی پوری ہوئی یہ منگل کا دن اور رمضان کی تین تاریخ تھی۔ بعض نے لکھا ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے بعد ستر روز زندہ رہیں۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے وفات کے وقت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر کیا تھی؟

جواب: وفات کے وقت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۲۹ سال تھی۔ بعض نے ۳۰ سال کی اور بعض نے ۳۵ سال عمر بھی بتائی ہے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں۔ اصابہ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: حضور ﷺ کے وصال کے بعد حضور ﷺ کی میراث کا مسئلہ پیدا ہوا تو سیدہ نے کیا مطالبہ کیا؟

جواب: سیدہ کو بعض لوگوں نے بتایا کہ فدک نبی کریم ﷺ کی ذاتی ملک تھا اور آپ اس کی وارث ہیں۔ فدک ایک موضع تھا جو حضور ﷺ نے بعض لوگوں کو اس شرط پر دیا تھا کہ جو پیداوار ہو نصف وہ رکھیں اور نصف حضور ﷺ کو بھیج دیا کریں۔ حضور ﷺ اپنے حصے میں سے کچھ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے اور باقی مسافروں، غرباء اور مساکین پر صرف کر دیتے۔ سیدہ رضی اللہ عنہا نے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس فدک کی وراثت کا دعویٰ کر دیا۔

(زادالمعاد۔ اصابہ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ کو وراثت کے مسئلے پر کیا جواب دیا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ''اے فاطمہؓ میں رسول اللہ ﷺ کے عزیزوں کو اپنے عزیزوں سے زیادہ احترام دیتا ہوں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام جو ترکہ چھوڑتے ہیں وہ کل کا کل صدقہ ہوتا ہے۔ اس میں وراثت جاری نہیں ہوتی۔ اس لیے میں اس جائیداد کو تقسیم نہیں کر سکتا۔ البتہ حضور ﷺ کی حیات اقدس میں اہل بیت اس سے جو استفادہ کرتے تھے وہ اب بھی کر سکتے ہیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت سرور عالم ﷺ۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جواب پر کس ردعمل کا اظہار کیا؟

جواب: حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو اس جواب سے بہت رنج پہنچا اور وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئیں۔ اور اپنی وفات تک ان سے نہ بولیں۔ ابن سعد کے بقول حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے راضی ہو گئیں تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ سیدہ بیمار ہوئیں تو حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ سیدہ نے مکان کے اندر آنے کی اجازت دے دی اور اپنی رنجش دور کردی۔

(صحیح بخاری۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات ابن سعد)

سوال: بتایئے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی میت کو کس نے غسل دیا تھا؟

جواب: حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بن عمیس اور سلمٰی رضی اللہ عنہا ام رافع نے سیدہ کی میت کو غسل دیا اور کفن پہنایا۔

(اصابہ۔ مجمع الزوائد۔ تہذیب التہذیب۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور کس نے قبر میں اتارا؟

جواب: خاتون جنت کی نماز جنازہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے لحد میں اتارا۔ (صحابیات مبشراتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ استیعاب۔ اصابہ۔ کنز العمال)

سوال: بتایئے خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: اکثر مؤرخین اور سیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ آپ کو دار عقیل کے ایک گوشے میں دفن کیا گیا۔ تاہم اس معاملے میں بھی اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ جنت البقیع میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مزار کے پاس مدفون ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ خاص اپنے مکان میں دفن کی گئیں۔ اکثریت کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ دار عقیل میں مدفون ہیں۔ (سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے جنازے پر پردہ کس طرح کیا گیا؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے سیدہ کو بتایا کہ حبش میں جنازے پر پردے کے لیے درخت کی شاخوں پر کپڑا تانا جاتا۔ چنانچہ خرمہ کی شاخیں جنازے کے اردگرد لگا کر کپڑا تانا گیا اور سیدہ کے جنازے پر پردہ کیا گیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے

بعد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا جنازہ بھی اسی طرح اٹھایا گیا۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیوں میں صرف سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو یہ شرف حاصل ہے کہ ان سے آپ ﷺ کی نسل باقی رہی۔ بتایئے آپ کی اولاد کتنی تھی؟

جواب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پانچ اولادیں تھیں۔ تین بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت محسن رضی اللہ عنہ۔ بیٹیوں میں سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں۔ محسن بچپن میں ہی انتقال کر گئے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا تاریخ میں بہت سے اہم واقعات کی وجہ سے مشہور ہوئے۔

(محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ مستدرک حاکم۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: حضور ﷺ کی تمام بیٹیوں میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا عالمہ و فاضلہ تھیں۔ آپ سے کتنی احادیث منقول ہیں؟

جواب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کتب احادیث میں ۱۸ روایات ملتی ہیں۔ جن کے راویوں میں بڑے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

(صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ صحیح ترمذی)

سوال: رسول اللہ ﷺ کو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے زیادہ محبت تھی یا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے؟

جواب: باپ ہونے کے ناطے سے آپ ﷺ بیٹی سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ تاہم آپ کو دونوں بے حد عزیز تھے۔ ایک مرتبہ حضرت علی ﷺ نے رسول اقدس ﷺ سے پوچھا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم دونوں میں آپ کو کون زیادہ پیارا ہے؟ آپ نے فرمایا، فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہے اور تو مجھے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ عزیز ہے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے چند فضائل ومناقب بیان کر دیجیے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

☆ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا جگر گوشہ ہے۔ جس نے اسے ناراض کیا اس نے یقیناً مجھے ناراض کیا۔ (صحیح بخاری۔ جمع الجوامع)

☆ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا لخت جگر ہے۔ جس بات سے اس کو خوشی ہوتی ہے اس سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے۔ جس سے وہ غمزدہ ہوتی ہے اس سے میں بھی غمزدہ ہوتا ہوں اور قیامت کے روز میرے نسب کے سوا سب نسب ختم ہو جائیں گے۔

(مسند احمد۔ مستدرک حاکم۔ طبرانی)

☆ فاطمہ رضی اللہ عنہا تو میرے گوشت کا ٹکڑا ہے جو اس کو اذیت دے گا یقیناً وہ مجھے اذیت دے گا۔ (ترمذی۔ مستدرک حاکم)

☆ بے شک فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی۔ یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں پاکدامنی کی وجہ سے اور ان کی اولاد کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اس کی اولاد پر جہنم حرام کر دی۔

(مستدرک حاکم۔ طبرانی۔ جمع الجوامع)

☆ فاطمہ رضی اللہ عنہا، علی رضی اللہ عنہ اور حسین وحسین رضی اللہ عنہم جنت میں سفید خیموں میں ہوں گے جس کی چھت عرش رحمٰن کی ہے۔ (ابن عساکر۔ صحیح بخاری)

☆ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ تیرے راضی ہونے پر راضی ہوتا ہے اور تیرے ناراض ہونے پر ناراض ہوتا ہے۔“ (طبرانی)

☆ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا تیرا خاوند دنیا میں سید اور آخرت میں نیک لوگوں میں سے ہوگا۔

(مسند الفردوس۔ جمع الجوامع)

☆ اے اہل بیت تم پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ وہ ذات بڑی حمد والی اور بزرگی والی ہے۔ (طبرانی)

☆ اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سوا تمام اولاد آدم اپنے عصبہ کی طرف منسوب ہوگی۔ میں

ان کا ولی ہوں اور میں ان کا عصبہ ہوں۔ (طبرانی)

- ☆ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم دنیا جہان کی عورتوں اور مومن عورتوں کی سردار ہو جاؤ۔ اور اس امت کی عورتوں کی سردار ہو جاؤ کے الفاظ بھی ہیں۔
(مستدرک حاکم)

- ☆ جب قیامت کا دن ہو گا تو پردوں کے پیچھے سے ایک منادی یہ اعلان کرے گا، لوگو! فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کے گزرنے تک اپنی نگاہیں نیچی کر لو۔ یہ بھی الفاظ ہیں کہ گزر کر جنت میں نہ پہنچ جائیں یہ بھی ہے کہ پل صراط سے گزر جائیں۔
(طبرانی۔ مستدرک حاکم)

- ☆ جنت میں سب سے پہلے علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا داخل ہوں گے۔
(طبقات)

- ☆ میں علم کا میزان ہوں، علی رضی اللہ عنہ اس میزان کے دو پلڑے ہیں اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم اس کے دھاگے ہیں۔ اور میری امت کے آئمہ اس ترازو کا ستون ہیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اس ترازو کی ڈنڈی ہیں۔ اس ترازو میں ہم سے محبت رکھنے والوں اور بغض رکھنے والیوں کے اعمال تولے جائیں گے۔ (مسند الفردوس۔ للدیلمی)

- ☆ عورتوں میں بہترین خاتون مریم ہیں اور عورتوں میں بہترین خاتون فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ (ترمذی)

- ☆ مریم اپنے زمانے کی عورتوں میں سے بہترین عورت ہیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے زمانے کی عورتوں میں سے بہترین عورت ہیں۔ (مستدرک حاکم)

- ☆ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہے، سوائے اس کی فضیلت کے جو مریم علیہ السلام بنت عمران کو ہے۔ (مستدرک حاکم)

- ☆ مریم علیہ السلام بنت عمران کے بعد اہل جنت کی سردار خواتین یہ ہیں: فاطمہ رضی اللہ عنہا، خدیجہ رضی اللہ عنہا پھر بنتِ مزاحم (آسیہ زوجہ فرعون)

(الکبیر الاوسط۔ جمع الجوامع)

سوال۱: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ کی نظر میں کیا مقام تھا؟

جواب: آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں دو نفل ادا فرماتے پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے اور پھر اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لے جاتے۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ ﷺ سفر پر تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے اور واپس آ کر سب سے پہلے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے۔

(طبرانی۔ ابونعیم۔ مستدرک۔ احمد۔ بیہقی)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی لاڈلی بیٹی تھیں۔ آپ ﷺ ان کا کس طرح استقبال کرتے تھے؟

جواب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب آتیں، رسول اللہ ﷺ ان کی خاطر کھڑے ہو جاتے اور ان کو بوسہ دیتے۔ اور ان کو مرحبا کہتے۔ اور ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو اپنی جائے نشست پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آنحضرت ﷺ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے استقبال کے لیے کھڑی ہو جاتیں، آپ ﷺ کو چومتیں اور آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیرت فاطمۃ الزہراؓ)

دیگر رشتہ دار صحابیاتؓ

حضرت اروی رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب

(پھوپھی/سابقون الاولون/شاعرہ)

سوال: حضرت اروی بنت عبدالمطلب رسول اللہ ﷺ کی حقیقی پھوپھی تھیں۔ ان کا نسب بتا دیجیے؟

جواب: حضور اقدس ﷺ کے والد حضرت عبداللہ کی حقیقی بہن حضرت اروی کا نسب اس طرح ہے: اروی بنت عبدالمطلب بن ہاشم بن قصی بن کلاب۔

(زاد المعاد۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب)

سوال: بتائیے حضرت اروی بنت عبدالمطلب نے کب اسلام قبول کیا تھا؟

جواب: آپ سابقون الاولون میں سے ہیں۔ آپ کے بیٹے طلیب رضی اللہ عنہ نے اسلام کے ابتدائی دنوں میں اسلام قبول کیا۔ پھر بیٹے کی تلقین سے حضرت اروی رضی اللہ عنہا بھی رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آئیں۔ اس وقت آپ ﷺ دار ارقم میں تشریف فرما تھے۔ یہ واقعہ ۳ نبوی کی دوسری ششماہی کا ہے۔

(زاد المعاد۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضرت طلیب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ انہوں نے حضرت اروی رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب کو اسلام کی طرف کیسے مائل کیا؟

جواب: حضرت طلیب رضی اللہ عنہ دار ارقم سے مسلمان ہو کر گھر آئے اور والدہ سے کہا، اماں جان میں اپنے ماموں زاد بھائی محمد ﷺ پر سچے دل سے ایمان لے آیا ہوں، وہ اللہ کے سچے رسول ﷺ ہیں۔ حضرت اروی رضی اللہ عنہا نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا مگر وہ حضور ﷺ سے ہمدردی رکھتی تھیں۔ انہوں نے اپنے فرزند سے کہا، بیٹے! تمہارے بھائی کی مخالفت بہت ہو رہی ہے۔ وہ مجبور اور مظلوم ہے اور واقعی تمہاری مدد کا مستحق ہے۔ اے کاش مجھ میں مردوں جیسی قوت ہوتی تو اپنے یتیم بھتیجے کو ظالموں کی سختیوں سے بچاتی۔ حضرت طلیب رضی اللہ عنہ نے کہا، اماں پھر تو آپ بھی اسلام قبول

کرلیں، ماں نے کہا، مجھے دوسری بہنوں کا انتظار ہے (کہ وہ کب اسلام لاتی ہیں)۔ حضرت طلیب رضی اللہ عنہ نے کہا، اماں اب انتظار کا وقت نہیں، خدا کے لیے میرے ساتھ بھائی کے پاس چلیں اور اسلام قبول کریں۔ اس طرح حضرت اروی رضی اللہ عنہا ایمان لائیں۔

(استیعاب۔ زاد المعاد۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت اروىٰ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب نے کس طرح اسلام کی خدمت کی؟

جواب: وہ اسلام لانے سے قبل ہی حضور اقدس ﷺ اور دین حق کی مددگار تھیں۔ مسلمان ہونے کے بعد ہمیشہ اپنے بیٹے حضرت طلیب رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کی مدد کرنے کی ترغیب دیتی رہیں۔ ماں کی حوصلہ افزائی سے حضرت طلیب رضی اللہ عنہ ہر وقت حضور ﷺ کی حفاظت اور مدد کے لیے تیار رہتے۔

(طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ)

سوال: حضرت اروىٰ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب کے بیٹے حضرت طلیب رضی اللہ عنہ نے ایک مشرک کو کیوں زخمی کر دیا تھا؟

جواب: ایک مرتبہ ایک مشرک عوف بن صبرہ سہمی نے حضرت طلیب رضی اللہ عنہ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی شان میں کچھ گستاخانہ کلمات کہے۔ حضرت طلیب رضی اللہ عنہ نے غصے میں آ کر اس کو اونٹ کے کلے کی ہڈی مار کر زخمی کر دیا۔ عوف نے اروىٰ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی تو انہوں نے ایک شعر کی صورت میں فوراً جواب دیا: طلیب رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں کے بیٹے کی مدد کی ہے اور اس کے خون اور اس کے مال کی حفاظت کی ہے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: ابولہب نے حضرت طلیب رضی اللہ عنہ کی ان کی والدہ سے کیوں شکایت کی اور والدہ نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت اروىٰ رضی اللہ عنہا کا بھائی ابوجہل رسول اللہ ﷺ اور اسلام کا سخت دشمن تھا۔ ایک دفعہ اس نے چند مسلمانوں کو اسلام لانے کے جرم مین قید کر دیا۔ حضرت طلیب رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں کو خوب مارا۔ ابولہب کے ساتھیوں نے حضرت

طلیب کو پکڑ کر باندھ دیا۔ لیکن پھر چھوڑ دیا۔ ابولہب نے حضرت اروی رضی اللہ عنہا سے شکایت کی۔ انہوں نے جواب دیا۔ طلیب رضی اللہ عنہ کی زندگی کا بہترین وقت وہی ہے جب وہ محمد ﷺ کی مدد کرے۔

(اصابہ۔ طبقات۔ سیئر الصحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضرت اروی رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت طلیب رضی اللہ عنہ نے ایک مشرک کو قتل کر دیا تھا۔ حضرت اروی نے کیوں خوشی کا اظہار کیا تھا؟

جواب: حضرت طلیب رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ ابو اہاب بن عزز ارمی نے حضور ﷺ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ انہوں نے چپکے سے جا کر اسے قتل کر دیا۔ حضرت اروی رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا تو انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیئر الصحابہؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت اروی رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی وفات تک حیات تھیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے وصال پر کس طرح دکھ کا اظہار کیا؟

جواب: وہ شعر و شاعری میں اچھا درک رکھتی تھیں۔ انہوں نے حضور ﷺ کے وصال پر درد انگیز اشعار بھی کہے تھے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضور اقدس ﷺ کی پھوپھی حضرت اروی رضی اللہ عنہا بنت عبد المطلب کے کس بیٹے نے اسلام قبول کیا اور حبشہ ہجرت کی؟

جواب: حضرت طلیب رضی اللہ عنہ بن عمیر نے اسلام قبول کیا اور حبشہ ہجرت کی۔ حضرت اروی نے بیٹے کی جدائی کو ہمت سے برداشت کیا۔

(محمد ﷺ عربی انسائیکلوپیڈیا۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیئر الصحابہؓ)

حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت عبد المطلب

(پھوپھی/ شاعرہ)

سوال: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت عبد المطلب کا حضور ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: آپ حضور اقدس ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ آپ حضور ﷺ کے والد جناب عبداللہ کی حقیقی بہن تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضور ﷺ کی ان پھوپھی کا نام بتا دیں جنہوں نے خواب میں غزوۂ بدر میں قتل ہونے والے کفار کی قتل گاہوں کو دیکھ لیا تھا؟

جواب: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب نے خواب میں مشرکین کی قتل گاہوں کو دیکھا تھا۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ مختصر سیرۃ الرسول ﷺ۔ طبقات۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: بتایئے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب نے غزوۂ بدر سے پہلے کیا خواب دیکھا تھا؟

جواب: انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو خواب بتایا: ”میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک شتر سوار آیا اور ابطح وادی میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے بلند آواز سے چیخ کر کہا، اے دھوکا باز و اپنی قتل گاہوں کی طرف تین دن کے اندر اندر دوڑ کر آؤ۔ میں نے دیکھا کہ لوگ اس اونٹ سوار کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر وہ مسجد میں داخل ہوا۔ لوگ اس کے پیچھے پیچھے تھے۔ پھر میں نے دیکھا، کہ اس کا اونٹ کعبہ کی چھت پر کھڑا ہے۔ اس شخص نے وہی نعرہ بلند کیا۔ پھر میں نے اس اونٹ کو جبل ابی قیس کے اوپر کھڑا ہوا دیکھا۔ وہاں پھر اس اونٹ سوار نے وہی نعرہ لگایا اور ایک بھاری بھرکم چٹان نیچے لڑھکا دی۔ وہ لڑھکتی ہوئی نیچے پہنچی تو اچانک پھٹ گئی۔ مکہ کا کوئی ایسا گھر نہیں تھا۔ جس میں اس چٹان کا کوئی ٹکڑا نہ گرا ہو۔ خواب سن کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن عاتکہ سے کہا کہ کسی کو نہ بتائے۔ لیکن انہوں نے خود یہ خواب اپنے دوست ولید بن عتبہ کو بتا دیا۔ ولید نے اپنے باپ عتبہ کو بتایا۔ اسی طرح راز افشاں ہو گیا۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کا خواب سن کر ابوجہل نے کیا کہا؟

جواب: خواب سن کر ابوجہل نے کہا، اگر تین دن کے اندر یہ خواب سچا نہ ہوا تو ہم یہ لکھا کر ہر

جگہ لگا دیں گے کہ عرب میں تمہارا گھرانہ سب سے چھوٹا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، اے بزدل! جھوٹا تو تیرا خاندان ہے۔ (نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: بتائیے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کا خواب کیسے سچ ثابت ہوا؟

جواب: اسی دوران غزوۂ بدر پیش آیا۔ کفار کو مسلمانوں کے ہاتھوں شکست ہوئی۔ بہت سے مشرک سردار مارے گئے۔ خواب کے تین دن بعد ضمضم غفاری اپنے اونٹ کی ناک اور کان کاٹ کر اور کجاوہ الٹا کر کے اپنی قمیص کو آگے پیچھے سے پھاڑ کر چلا آ رہا تھا۔ وہ چلا کہ کہہ رہا تھا، قافلے کو بچاؤ محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں نے حملہ کر دیا ہے۔ لوگ خواب کا سن کر پہلے ہی ڈرے ہوئے تھے۔ بدر کی طرف روانہ ہوئے تو ان کا دل خوفزدہ تھا۔ (نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: شعب ابی طالب کا بائیکاٹ ختم کرانے میں حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کے کس بیٹے نے اہم کردار ادا کیا؟

جواب: زبیر بن ابی امیہ بھی عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔ انہوں نے ہاشام بن عمرو، مطعم بن عدی، ابو البختری اور زمعہ بن الاسود کو قائل کیا کہ شعب ابی طالب کے بائیکاٹ کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: نبی کریم ﷺ کے وصال پر حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب نے کس طرح دکھ کا اظہار کیا؟

جواب: مؤرخین کے بقول عاتکہ ایک قادر الکلام شاعرہ تھیں۔ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کے وصال پر پر درد مرثیہ کہا تھا۔ (نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب نے کب وفات پائی؟

جواب: اگرچہ ان کے سن وفات کا علم نہیں ہو سکا تاہم مؤرخین کا کہنا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد وفات پائی۔ بہت سے مؤرخین کہتے ہیں کہ نبی کریم

ﷺ کی پھوپھی عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب کا ایمان کی حالت میں انتقال ہوا۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب

(پھوپھی، سابقون الاولون، مہاجر مدینہ، شاعرہ، مبشرہ، خالہ زاد بہن)

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب حضور ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ وہ جناب عبداللہ کی کون سی بہن تھیں؟

جواب: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے والد جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ کی باپ شریک بہن تھیں۔ دونوں کی ماں الگ الگ تھیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عبدالمطلب کی ایک دوسری بیوی فاطمہ بنت عمرو کے بطن سے تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ انساب الاشراف۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب کا والد کی طرف سے نسب نامہ بتا دیجیے؟

جواب: حضور ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا والد کی طرف سے نسب اس طرح ہے: صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب بن ہاشم بن قصی بن کلاب۔

(نسب قریش۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا نسب نامہ ماں کی طرف سے کیا تھا؟

جواب: حضرت عبدالمطلب کی بیٹی صفیہ رضی اللہ عنہا کا نسب ماں کی طرف سے یہ ہے: صفیہ رضی اللہ عنہا بنت ہالہ بنت وہیب (ہا اہیب) یا وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ۔ ماں کا تعلق بنی زہرہ سے تھا۔

(سیر اعلام النبلاء۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا حضور اقدس ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ سید الانبیاء ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا بنت وہب بن

عبد مناف کی چچا زاد بہن تھیں۔ اس لحاظ سے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی خالہ زاد بہن بھی ہوتی تھیں۔

(اصابہ۔ طبقات۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: شیر خدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا حضرت صفیہ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی تھے۔

(استیعاب۔ سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبد المطلب کو عمۃ النبی کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: آپ چونکہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ اس لیے آپ کو عمۃ النبی کہا جاتا ہے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبد المطلب کب اسلام لائیں تھیں؟

جواب: آپ اسلام کے ابتدائی دور میں ایمان لائیں اور اس طرح سابقون الاولون کی اس جماعت میں شامل ہوئیں جیسے اللہ تعالیٰ نے جنت کی بشارت دی ہے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبد المطلب کب اور کہاں پیدا ہوئیں؟

جواب: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا رسول ﷺ کی ولادت کے زمانے میں مکہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ حضور ﷺ کی ہم سن تھیں اور عمروں میں تھوڑا فرق تھا۔

(سیر اعلام النبلاء۔ طبقات۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضور ﷺ کی کونسی پھوپھیاں مسلمان ہوئیں؟

جواب: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبد المطلب کے بارے میں تمام سیرت نگاروں کا اتفاق ہے کہ وہ مسلمان ہوئیں: اروی اور عاتکہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابن سعد اور ابن القیم نے مسلمان کہا۔ ام حکیم بیضا، امیہ اور برہ مسلمان نہیں ہوئیں۔

(نبی کریم ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ رحمۃ اللعالمین ﷺ۔ سیرت رسول عربی ﷺ۔ اسوۃ الرسول ﷺ)

سوال: حضور ﷺ کی کون سی پھوپھی نے اسلام قبول کیا تھا اور غزوۂ خندق میں ایک یہودی کو قتل کر دیا تھا؟

جواب: جناب عبدالمطلب کی بیٹی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے غزوۂ خندق کے دوران اس وقت ایک یہودی کو قتل کیا جب وہ عورتوں کے قلعے کے گرد چکر لگا رہا تھا۔

(اسدالغابہ۔ سیرت سرور عالم ﷺ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ کی کون سی پھوپھی بہت اچھی شاعرہ تھیں؟

جواب: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب بہت اچھی شاعرہ تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال پر انہوں نے ایک دلسوز مرثیہ کہا تھا۔

(اسدالغابہ۔ استیعاب۔ سیر اصحابیاتؓ۔ صحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: آپ کا پہلا نکاح حارث بن حرب اموی سے ہوا تھا۔ جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔

(محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب کا دوسرا نکاح کس سے ہوا؟

جواب: حضور ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح حارث کی وفات کے بعد عوام بن خویلد سے ہوا۔ یہ قرشی الاسدی تھے اور ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے۔ حواریٔ رسول حضرت زبیر رضی اللہ عنہ انہی سے پیدا ہوئے۔

(اسدالغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابہ۔ عشرہ مبشرہ۔ حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بن عبدالمطلب کے اس صاحبزادے کا نام بتا دیں جس نے بدر، خندق اور یمامہ کی جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت سائب رضی اللہ عنہ بن العوام نے ان جنگوں میں شرکت کی۔ وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام کے بھائی تھے۔

(اسوۂ صحابہ۔ استیعاب۔ رحمۃ اللعالمین ﷺ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے شوہر عوام بن خویلد وفات پا گئے اور وہ جوانی میں بیوہ ہو گئیں۔ بتائیے انہوں نے کب اور کس کے ساتھ مدینہ ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کے حکم سے آپ نے مدینہ ہجرت کی۔ آپ کے بیٹے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔

(تہذیب الاسماء۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ عشرہ مبشرہؓ)

سوال: ”رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر چل دیئے؟“ یہ الفاظ کس نے کب کہے تھے؟

جواب: غزوۂ احد میں جب مسلمانوں نے شکست کھائی تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا مدینہ سے نکلیں اور غصے میں صحابہؓ سے یہ الفاظ کہے۔

(طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ درِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: جنگ احد میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بھائی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو انہوں نے کس عزم ہمت اور صبر کا مظاہرہ کیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو ان کے بیٹے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا صفیہ رضی اللہ عنہا حمزہ کی لاش نہ دیکھنے پائے۔ (کیونکہ دشمن نے ان کی لاش کا مثلہ کیا تھا)۔ بیٹے نے حضور ﷺ کا پیغام سنایا تو بولیں، میں اپنے بھائی کا ماجرا سن چکی ہوں۔ خدا کی راہ میں یہ کوئی بڑی قربانی نہیں۔ حضور ﷺ نے اجازت دی تو لاش پر گئیں اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر خاموش ہو گئیں۔ اور مغفرت کی دعا کی۔ ایک مرثیہ بھی کہا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت رسول عربی ﷺ)

سوال: حضور ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب نے غزوۂ خندق میں ایک یہودی کو کیسے قتل کیا تھا؟

جواب: انصار کے قلعوں فارع نام کا قلعہ سب سے مضبوط تھا۔ اس میں عورتیں تھیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت کو نگرانی کے لیے متعین کیا گیا تھا۔ یہود نے یہ دیکھا کہ

تمام مسلمان مرد حضور ﷺ کے ساتھ ہیں تو قلعہ پر حملہ کر دیا۔ ایک یہودی قلعے کے پھاٹک تک آ گیا اور حملہ کرنے کا موقع ڈھونڈنے لگا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے دیکھ لیا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اتر کر اسے قتل کر دو۔ تا کہ جا کر دوسروں کو نہ بتائے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے معذوری ظاہر کی۔ صفیہ رضی اللہ عنہا نے خیمہ کی چوب اکھاڑ لی اور اتر کر یہودی کے سر پر اس زور سے ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا۔ پھر انہوں نے یہودی کا سر کاٹ کر قلعے کے نیچے پھینک دیا۔ یہودیوں کو یقین ہو گیا کہ قلعے میں فوج بھی ہے۔ اس لیے حملہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

(طبقات۔ اُسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ تاریخ اسلام۔ سیَر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب کے کس بیٹے نے حبشہ ہجرت کی تھی؟

جواب: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام نے اسلام قبول کیا تو چچا نوفل بن خویلدان پر ظلم کرتا۔ حضور ﷺ کے ایما پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ۵ نبوی میں بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ ہجرت کی۔ شوال ۵ نبوی میں تین مہینے بعد ہی واپس آ گئے اور زمعہ بن اسود کی پناہ حاصل کی۔ (سیرت حلبیہ۔ سیرت دخلانیہ۔ زادالمعاد۔ استیعاب)

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے کس بیٹے کی شادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کی بیٹی سے ہوئی؟

جواب: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام کی شادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔

(سیرۃ النبی ﷺ۔ اسوہ صحابہؓ۔ عشرہ مبشرہ۔ سیَر الصحابیاتؓ)

سوال: مدینہ ہجرت کرنے کے بعد مہاجرین کے ہاں سب سے پہلے کس بچے کی پیدائش ہوئی؟

جواب: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پوتے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی۔ کئی ماہ تک کسی مہاجرین کے ہاں اولاد نہ ہوئی تو یہود مدینہ نے مشہور کر دیا کہ ہم نے مسلمانوں پر جادو کر دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی پیدائش پر

مسلمانوں نے خوشی کا اظہار کیا۔

(سیرت سرور عالم ﷺ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت رسول عربی ﷺ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب کی چند خوبیاں بتا دیجیے؟

جواب: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب نہایت عقلمند، دور اندیش، بہادر اور صابر خاتون تھیں۔ حسب ونسب کے اعتبار سے بھی بلند مقام رکھتی تھیں۔ شاعری میں بھی کمال حاصل تھا۔ کتب سیرت میں ان کے کہے ہوئے بعض مرثیے ملتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا کلام فصیح و بلیغ تھا۔ انہوں نے اپنے والد عبدالمطلب کی وفات پر، بھائی حضرت حمزہ کی شہادت پر اور سرکار دو عالم ﷺ کے وصال پر پُر درد مرثیے کہے۔

(شاعرات العرب۔ اصابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب نے کب وفات پائی؟ اور کہاں دفن ہوئیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب نے ۷۳ سال کی عمر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ (نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)۔

سوال: رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب سے کتنی اولادیں ہوئیں؟

جواب: عوام بن خویلد سے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تین بیٹے ہوئے۔ زبیر رضی اللہ عنہ، سائب رضی اللہ عنہ اور عبدالکعبہ۔ (سیر اعلام النبلا۔ طبقات۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: اس پہلی مسلمان خاتون کا نام بتا دیجیے جس نے ایک یہودی کو قتل کیا؟

جواب: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب نے غزوۂ خندق میں ایک یہودی کو قتل کیا۔

(البدایہ والنہایہ۔ تاریخ اسلام۔ اصابہ۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: بتایئے کون سی صحابیہ رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے کو اشعار گا کر سناتی تھیں؟

جواب: حضور اقدس ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب۔ وہ ہاشمیہ

خواتین کی شاعرہ تھیں۔ (سیَر العلام النبلاء۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد

(چچی/ منہ بولی ماں/ شاعرہ/ سابقون الاولون/ مہاجر مدینہ)

سوال: فاطمہ رضی اللہ عنہا نام اور اسد بن ہاشم کی بیٹی تھیں۔ رسول کریم ﷺ سے رشتہ بتا دیجیے؟

جواب: آپ حضور اقدس ﷺ کی چچی اور منہ بولی ماں تھیں۔ حضور ﷺ کے چچا جناب ابو طالب کی زوجہ محترمہ تھیں۔

(عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اسد الغابہ۔ سیَر الصحابیاتؓ۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد حضور ﷺ کے دادا جناب عبدالمطلب کی بھتیجی تھیں۔ بتایئے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ کا کیا تعلق تھا؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ تھیں۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ انساب الاشراف۔ استیعاب)

سوال: سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد جناب عبدالمطلب کی بھتیجی اور بہو تھیں۔ بتایئے آپ کا ہاشم سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ قریش کے سردار ہاشم بن عبد مناف کی پوتی تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے والد اسد بن ہاشم حضور ﷺ کے دادا جناب عبدالمطلب بن ہاشم کے سوتیلے بھائی تھے۔ اسد کی والدہ کا نام قیلہ بنت عامر تھا اور جناب عبدالمطلب، سلمیٰ بنت عمرو بن زید نجاری کے بطن سے تھے۔ اس طرح ان سے دوہرا رشتہ تھا۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد حضور پر نور ﷺ کے کس چچا کی بیوی تھیں؟

جواب: آپ حضور ﷺ کے چچا عبد مناف کی بیوی تھیں۔ ان کی کنیت ابو طالب تھی۔ آپ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی دادی تھیں۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو کچھ ہی عرصہ بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں۔ اس طرح وہ سابقون الاولون میں شمار ہوتی ہیں۔ آپ کی اولاد بھی ایمان لائی۔ جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نمایاں ہیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کی اولاد کے نام کیا ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کو جناب ابو طالب سے چار بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کیں۔ لڑکوں کے نام طالب، عقیل، جعفر اور علی ہیں اور بیٹیاں جمانہ، ریطہ اور ام ہانی (فاختہ، ہند یا فاطمہ) تھیں۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابیہؓ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد نے کس طرح حضور ﷺ کی خدمت کی؟

جواب: جناب عبدالمطلب کی وفات کے بعد جناب ابو طالب حضور اقدس ﷺ کے کفیل بنے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد آپ ﷺ کی والدہ کے بعد دوسری والدہ بن گئیں۔ آپ کی ہر لحاظ سے نگہبانی کرتیں۔ گو ان کے شوہر ابو طالب ایمان نہیں لائے لیکن وہ اور ان کی اولاد مشرف بہ اسلام ہوئی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جناب ابو طالب کی وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ کی دست و بازو بن گئیں۔ آپ کے شوہر جناب ابو طالب نے کبھی آپ ﷺ کے راستے میں رکاوٹ نہیں ڈالی بلکہ ہر موقع پر بھرپور ساتھ دیا۔ دشمنوں کے مقابلے میں حضور ﷺ کے لئے ڈھال بنے رہے۔

(اسد الغابہ۔ تاریخ اسلام۔ سیر اعلام النبلا۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کو احادیث یاد، سننے اور روایت کرنے کا بڑا شوق تھا۔ بتایئے آپ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: چھیالیس احادیث آپ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمائیں۔ انہوں نے احادیث حفظ بھی کیں۔ جنہیں اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتائیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کے کس بیٹے نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی؟

جواب: کفار مکہ نے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا تو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کے فرزند حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور ان کی اہلیہ اسماء بنت عمیس نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ بعض مؤرخین پہلی ہجرت حبشہ (۵ نبوی) بتاتے ہیں اور بعد دوسری (۶ ہجری)۔

(اصابہ۔ طبقات۔ مغازی۔ سیر الصحابہؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: جناب ابو طالب نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عبادت میں مشغول دیکھا تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کیا کہا؟

جواب: ایک دن رسول رحمت ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ عبادت میں مشغول تھے۔ جناب ابو طالب نے دیکھا تو اپنے بیٹے جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا: ''بیٹے تم بھی اپنے ابن عم کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔'' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ انہیں عبادت میں ایسا لطف آیا کہ حضور ﷺ کے دارِ ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی اسلام لے آئے۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے شعب ابی طالب کی محصوری کے دوران حضور ﷺ کی کون سی چچی آپؐ کے ساتھ تھیں؟

جواب: بنو ہاشم اور بنو مطلب نے تین سال تک شعیب ابی طالب میں محصور رہ کر دکھ اٹھائے۔ ان محصورین میں حضور ﷺ کی چچی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد بھی تھیں

انہوں نے اپنے خاندان کے ساتھ مکمل استقامت اور صبر و برداشت کا مظاہرہ کیا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: انہوں نے تیرہ نبوی میں رسول اللہ ﷺ کے حکم سے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مدینہ طیبہ ہجرت کی۔ ان کے شوہر ابو طالب انتقال کر چکے تھے۔

(استیعاب۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: حضور ﷺ نے ہجرت مدینہ کے موقع پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کے کس بیٹے کو اپنے بستر پر لٹایا تھا؟

جواب: ہجرت مدینہ کے وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کے بیٹے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے اپنے بستر پر سلایا تھا۔

(مختصر سیرۃ الرسول ﷺ۔ زاد المعاد۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت دحلانیہ)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے شادی کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ آتی ہیں۔ میں پانی بھروں گا۔ اور باہر کے کام کروں گا۔ اور وہ چکی پیسنے اور آٹا گوندھنے میں آپ کی مدد کریں گی۔“ دونوں میاں بیوی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کی۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی چچی اور منہ بولی ماں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد نے کب وفات پائی اور کہاں دفن ہوئیں؟

جواب: ہجرت کے چند سال بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد نے وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ کو مدینہ منورہ کے مقام روحاء میں دفن کیا گیا۔ اکثر سیرت نگار جنت البقیع بتاتے ہیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ البدایہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول رحمت ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کی وفات پر کس درد مندی کا اظہار کیا تھا؟

جواب: آپ ﷺ نے ان کی وفات کو شدت سے محسوس کیا۔ اپنی قمیص مبارک اتار کر کفن دیا اور تدفین سے پہلے قبر میں اتر کر لیٹ گئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کی تدفین کے وقت حضور اقدس ﷺ نے کیا دعا فرمائی؟

جواب: آپؐ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ وہ ذات وزندگی بخشتا ہے اور موت دیتا ہے اور خود ہمیشہ زندہ ہے۔ کبھی نہ وفات پائے گا۔ اے اللہ میری والدہ ماجدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کی مغفرت فرما اور ان کو فرشتوں کے جواب کی تلقین فرما۔ اور ان پر ان کی قبر کو وسیع اور کشادہ فرما۔ اپنے نبی ﷺ کے وسیلے اور سابقہ انبیاء علیہ السلام کے وسیلے سے جو گزر چکے ہیں۔ بیشک آپ الرحم الراحمین ہیں۔'' پھر چار تکبیروں سے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(استیعاب۔ سیر العلام النبلا۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کس کی مدد سے لحد میں اتارا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مدد سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کو قبر میں اتارا۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی۔ مجمع الزوائد۔ وفاء الوفا۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضور ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کی قبر میں لیٹے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پوچھنے پر آپ نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ''ابو طالب کے بعد ان سے زیادہ کسی نے میرے ساتھ مہربانی نہیں کی۔ میں نے اپنی قمیص ان کو اس لیے پہنائی کہ جنت میں انہیں حلّہ ملے۔ اور قبر میں

اس لیے لیٹا کہ قبر کی سختی میں آسانی ہو۔"

(استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

﴿حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا﴾

(چچی/ منہ بولی ماں/ سالی/ سابقون الاولون/ فقیہہ/ مہاجر مدینہ/ شاعرہ)

سوال: حضرت لبابہ رضی اللہ عنہا بنت حارث ایک جلیل القدر صحابیہ تھیں۔ ان کی کنیت اور لقب بتا دیجیے؟

جواب: ان کی کنیت ام الفضل تھی اور لقب کبریٰ۔ آپ لبابۃ الکبریٰ کے نام سے بھی مشہور ہوئیں تاہم کنیت ام الفضل غالب رہی۔

(استیعاب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے کیا تھا؟

جواب: ان کا تعلق بنو ہلال سے تھا۔ سلسلۂ نسب یہ ہے: ام الفضل لبابۃ الکبریٰ بنت حارث بن حزن بن بجیر بن الحرام بن روبیہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ۔

(تہذیب الاسماء۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا بنت حارث والدہ کی طرف سے کس سلسلۂ نسب سے تھیں؟

جواب: ان کی والدہ بنو کنانہ یا حمیر سے تھیں۔ ان کا نام ہند یا خولہ بنت عوف تھا۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کا رسول اللہ ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: آپ حضور اقدس ﷺ کی چچی بھی تھیں اور منہ بولی ماں بھی۔ اس کے علاوہ آپ حضور ﷺ کی سالی بھی تھیں۔

(المعارف۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا بنت حارث حضور اقدس ﷺ کے کس چچا کی بیوی تھیں؟

جواب: آپ رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی بیوی تھیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے حقیقی چچا اور جلیل القدر صحابی تھے۔

(سیر الصحابیات ؓ۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: نبی کریم ﷺ کی ایک سالی حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ بتایئے ان کی کس بہن سے حضور ﷺ کا نکاح ہوا تھا؟

جواب: حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا بنت حارث، ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کی حقیقی بہن تھیں۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ سیر العلام النبلا۔ سیر الصحابیات ؓ)

سوال: حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کی حقیقی اور اخیافی کئی بہنیں تھیں۔ بتایئے ان کی شادیاں کن جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہوئیں؟

جواب: ان کی کئی بہنیں خاندان ہاشم اور قریش میں بیاہی ہوئی تھیں۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے۔ حضرت لبابہ رضی اللہ عنہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے (جو حضور ﷺ کے چچا تھے)۔ حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے۔ (یہ بھی حضور ﷺ کے چچا تھے)۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے (یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے)۔

(سیر الصحابیات ؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے لوگ حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا بنت حارث پر کیوں رشک کرتے تھے؟

جواب: لوگ حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کی والدہ ہند بنت عوف پر اس لیے رشک کرتے تھے کہ سمدھیانے کے لحاظ سے قریش کی کوئی عورت ان کے ہم پلہ

نہیں تھی بلکہ ان کی نسبت یہ مشہور تھا کہ سسرالی قرابت میں ان کی کوئی نظیر نہیں۔

(طبقات۔ سیر العلام النبلا۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی چچی حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا نے کن چھ بیٹوں کو جنم دیا تھا؟

جواب: حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے جن چھ بچوں کو جنم دیا تھا ان کے نام فضل، عبداللہ، معبد، عبیداللہ، قثم، عبدالرحمٰن ہیں۔

(دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اسد الغابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: حضور اکرم ﷺ کی چچی حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا بنت حارث سابقون الاولون میں سے تھیں۔ انہوں نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: انہوں نے اعلان نبوت کے ابتدائی دنوں میں اسلام قبول کیا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد ایمان لانے والوں میں شمار ہوتی ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایمان لانے والوں میں ان کا نمبر ساتواں تھا۔

(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ استیعاب۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت ام الفضل کے بیٹے کن کن علاقوں میں پہنچے تھے؟

جواب: یہ ایک ہی شہر میں پیدا ہوئے لیکن قبریں ایک دوسرے سے بہت دور ہوئیں۔ حضرت فضل شام کے علاقے اجنادین میں شہید ہوئے۔ عبداللہ طائف میں، عبیداللہ یمن میں اور معبد وعبدالرحمٰن افریقہ میں اور قثم سمرقند میں۔

(طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو کن خواتین نے غسل دیا تھا؟

جواب: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں تو حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا اور حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ان کو غسل دیا اور حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا رنج وغم کے اس موقع پر بھی حضور ﷺ کی ڈھارس بندھاتی رہیں۔

(طبقات۔ البدایہ۔ والنہایہ۔ استیعاب۔ تہذیب التہذیب۔ سیرت حلبیہ)

سوال: بتایئے کس صحابیہ رضی اللہ عنہا نے غزوۂ بدر کے فوراً بعد دشمن رسول ابولہب کو زخمی کر دیا تھا؟

جواب: حضور ﷺ کی چچی حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا اور چچا عباس رضی اللہ عنہ مکہ میں تھے۔ ایک شخص ابورافع جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح کی خبر لایا۔ ابولہب نے غصے میں ابورافع کو زور دار طمانچہ مارا۔ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے ڈنڈے سے ابولہب کو مار مار کر زخمی کر دیا۔ (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ سیئر العلام النبلاء)

سوال: حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا کی شاعری کے بارے میں مؤرخین و سیرت نگاروں نے کیا کہا تھا؟

جواب: تمام مؤرخین کا اسی بات پر اتفاق ہے کہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا قریش کی فصیح اور شیریں گو خاتون تھیں۔ مختلف موقعوں پر کہے گئے ان کے مرثیے فصاحت اور شیریں بیانی کا نمونہ ہیں۔ (طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ شاعرات عرب)

سوال: بتایئے حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے کب مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی؟

جواب: حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت عباس رضی اللہ عنہا کے اسلام کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ رسول اللہ ﷺ ان کی زیارت کے لیے تشریف لے جاتے اور ان کے گھر اکثر آتے جاتے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اسلام کے بارے میں بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ وہ بہت پہلے اسلام لے آئے تھے لیکن انہوں نے اپنا اسلام خفیہ رکھا ہوا تھا اور حضور ﷺ کے حکم سے مکہ میں ٹھہرے ہوئے تھے تاکہ مکہ والوں کی خبریں حضور ﷺ تک پہنچاتے رہیں۔

(طبقات۔ سیرتِ ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا کے اسلام و ایمان کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

جواب: آپ نہ صرف ابتدا میں اسلام لانے والوں میں سے تھیں بلکہ ایمان و تقویٰ جیسی صفات کی بھی مالک تھیں۔ آپ بہت نماز اور روزہ والی خاتون تھیں۔ ابن جوزی کے بقول آپ ہر پیر اور جمعرات کو روزے رکھتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ سے بے پناہ

محبت تھی۔ دوپہر کے وقت حضور ﷺ آرام فرماتے تو وہ حضور ﷺ کا سر اقدس گود میں لے کر کنگی کرتی تھیں۔

(زادالمعاد۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: رسول رحمت ﷺ کی چچی حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا نے کیا خواب دیکھا تھا؟ حضور ﷺ نے اس خواب کی کیا تعبیر بتائی؟

جواب: ایک مرتبہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے خواب دیکھا اور حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں خواب میں دیکھتی ہوں کہ آپ کے اعضاء میں سے ایک عضو میرے گھر میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، تو نے بہتر خواب دیکھا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک لڑکا جنے گی اور تو اس کو اپنے بیٹے قثم کے ساتھ دودھ پلائے گی۔

(طبقات۔ زادالمعاد۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ سیَر اعلام النبلا)

سوال: بتایئے ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کون سے بیٹے کی رضاعی ماں ہیں؟

جواب: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بیٹے سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا تھا۔ اس طرح حضرت قثم رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ رضاعی بھائی ہیں۔

(دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ سیَر اعلام النبلا)

سوال: حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا ایک راویہ اور فقیہہ بھی تھیں۔ انہوں نے کتنی احادیث روایت کیں؟

جواب: انہوں نے تیس احادیث روایت کی ہیں۔ اور ان کے راویوں میں جلیل القدر صحابہ اور تابعین شامل ہیں۔ (البدایہ والنہایہ۔ سیرت اعلام النبلا۔ دلائل نبوت۔ اسد الغابہ۔ زادالمعاد)

سوال: بتایئے حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ نے اپنے شوہر حضرت عباس رضی اللہ عنہا سے پہلے خلافت عثمانی میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کے سات

بیٹے اور ایک بیٹی ام حبیبہ تھی۔

(زادالمعاد۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں عرفہ کے دن کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب: عرفہ کے دن بعض لوگوں نے خیال کیا کہ حضور ﷺ روزہ سے ہیں۔ جب حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کو ان لوگوں کا یہ خیال معلوم ہوا تو انہوں نے دودھ کا ایک پیالہ حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ نے دودھ پی لیا۔ اس سے لوگوں کا شک دور ہو گیا۔ اس طرح ان کی فراست سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رہنمائی ملی۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیات۔ سیر الصحابیات۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے دودھ پلایا تھا۔ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو جھڑکا تو حضور اقدس ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: ایک دن حضرت ام الفضل حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں لئے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے اپنے نواسے حسین رضی اللہ عنہ کو ان کی گود سے لے لیا اور پیار کرنے لگے۔ ننھے حسین رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہ نے انہیں فوراً حضور ﷺ کی گود سے لے لیا اور جھڑک کر کہا: ''ارے ننھے یہ تو نے کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا''۔ رسول رحمت ﷺ کو حضرت ام الفضل کا اتنا جھڑکنا بھی گوارا نہ ہوا اور آپ نے فرمایا: ''ام الفضل تو نے میرے بچے کو یونہی جھڑکا جس سے مجھے تکلیف ہوئی''۔ پھر آپ نے پانی منگوا کر لباس کا پیشاب والا حصہ دھلوایا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا عابدہ اور زاہدہ تھیں۔ بتائیے وہ کس دن روزہ رکھتی تھیں؟

جواب: وہ ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو روزہ رکھتی تھیں۔ (خلاصہ، تہذیب۔ سیر الصحابیاتؓ)

حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت عمیس

(چچی/ سابقون الاولون مکی/ مہاجر مدینہ)

سوال: بتایئے حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت عمیس کون تھیں؟

جواب: آپ حضور اقدس ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی اہلیہ تھیں۔ اس نسبت سے حضور ﷺ کی چچی ہوتی تھیں۔ (اصابہ۔ اسدللغابہ۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی چچی حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت عمیس کا سلسلۂ نسب بتا دیجیے؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ خثعم سے تھا۔ سلسلۂ نسب یہ ہے: سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت عمیس بن معد بن حارث بن تیم بن کعب بن مالک بن قحافہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن معاویہ بن زید بن مالک بن بشر بن وہب بن شہران بن عفرس بن خلف بن اقیل (خثعم)

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی اہلیہ حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت عمیس کی ماں کون تھیں؟

جواب: ان کی ماں کا نام ہند (خولہ) بنت عوف تھا اور ان کا تعلق قبیلہ کنانہ سے تھا۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: عظیم صحابیہ رضی اللہ عنہا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کا حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا سے کیا تعلق تھا؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن تھیں۔ ان کا نکاح پہلے حضرت جعفر بن ابی طالب سے، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے، پھر حضرت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث اور حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا ان کی اخیافی بہنیں تھیں۔

(اصابہ۔ اسدالغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت عمیس کی اولاد کتنی تھی؟

جواب: حضور ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا کی ایک بیٹی اُمامہ رضی اللہ عنہا بنت حمزہ رضی اللہ عنہ تھیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا کا نکاح شداد بن اسامہ الہادی سے ہوا۔ ان سے دو بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا نام بتا دیجیے؟

جواب: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی اہلیہ کا نام حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت عمیس تھا۔ اس طرح یہ آنحضرت ﷺ کی چچی تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت عمیس کا ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث اور حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث اور حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہ بنت عمیس کی اخیافی بہنیں تھیں۔ ام الفضل رضی اللہ عنہا بنت حارث حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی بیوی تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے رسول اللہ ﷺ نے کن تین بہنوں کی تعریف فرماتے ہوئے انہیں مومنات کے نام سے یاد فرمایا ہے؟

جواب: آپ نے فرمایا، یہ بہنیں مومنات ہیں۔ اور یہ مومنہ بہنیں ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس اور حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت عمیس ہیں۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ استیعاب۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے اسلام کے ابتدائی دور میں اپنی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت عمیس رسول اللہ ﷺ کی چچی تھیں۔ بتایئے حضور ﷺ سے ان کا اور کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی کی بیوی بھی تھیں۔۔ حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت عمیس اس لحاظ سے رسول اللہ ﷺ کی بھاوج بھی ہوئیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ دونوں نے حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا تھا۔

(طبقات۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا اور کب ہجرت کی؟

جواب: حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی ہجرت مدینہ سے کچھ عرصہ پہلے اسلام قبول کیا۔ اور پھر رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے مدینہ منورہ ہجرت کی۔ (طبقات۔ تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت حلبیہ۔ سیرۃ النبی ﷺ)

سوال: میاں بیوی نے ہر موقعے پر اسلام کی سر بلندی کے لیے کام کیا۔ بتایئے حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت عمیس کے شوہر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۳ ہجری میں مسلمانوں اور مشرکین مکہ کے درمیان ایک بڑا معرکہ غزوۂ احد ہوا۔ سیدنا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسی غزوے میں بہادری سے لڑتے ہوئے شہادت پائی۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تاریخ اسلام۔ سیرت ابن اسحاق۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: سیدنا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی شہادت کے بعد حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت عمیس کا نکاح کس صحابی سے ہوا؟

جواب: ان کی عدت پوری ہونے کے بعد صحابی رسول ﷺ حضرت شداد رضی اللہ عنہ بن ہاد لیثی سے نکاح ہوا۔ ان کا نام شداد بن اسامہ الہادی بھی آیا ہے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ معارف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: ۷ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے عمرۃ القضا ادا فرمایا۔ اس موقع پر کس صحابیہ کی بیٹی نے حضور ﷺ کے ساتھ جانے کی ضد کی تھی؟

جواب: حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت عمیس کی ایک بیٹی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے پیدا ہوئی

تھی۔ اس کا نام امامہ (عمارہ) بنت حمزہ تھا۔ حضور ﷺ مکہ مکرمہ سے واپس مدینہ طیبہ جانے لگے تو یہ بچی اے چچا، اے چچا کہتی ہوئی حضور ﷺ کے پیچھے لگ گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بچی کو اٹھالیا اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے سپرد کیا اور کہا کہ یہ آپ کے ذمے ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے گود میں لے لیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے درمیان اس بچی کے بارے میں جھگڑا ہونے لگا۔

(طبقات۔ سیرت حلبیہ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ۔ صحاب کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے درمیان امامہ یا عمارہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جھگڑا کیوں ہوا؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں نے ہی اس بچی کو اٹھایا ہے اور یہ میرے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور میری چچازاد بہن ہے۔ اس لیے اس پر میرا زیادہ حق ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ میرے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور میری چچازاد بہن ہے۔ اس لیے اس پر میرا زیادہ حق ہے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا، یہ میرے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے اس کی خالہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس میرے گھر ہے۔ اس لیے اس پر میرا زیادہ حق ہے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے (کیونکہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ کرادیا تھا) اس لیے اس پر میرا زیادہ حق ہے۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ صحابہ کرام انسائیکلو پیڈیا۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت امامہ رضی اللہ عنہا، (عمارہ) بنت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا، خالہ ماں کے برابر ہوتی ہے۔ اس لیے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا اس پر زیادہ حق ہے۔ پھر حضرت امامہ رضی اللہ عنہا (عمارہ) بنت حمزہ نے اپنی خالہ حضرت

اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کے پاس پرورش پائی۔

(طبقات۔ دلائل النبوۃ۔ تاریخ اسلام۔ المغازی۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت عمیس کے ہاں کتنی اولاد ہوئی؟

جواب: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے ان کے ہاں حضرت امامہ رضی اللہ عنہا (یا عمارہ) پیدا ہوئیں۔ بعض سیرت نگاروں نے ایک اور بیٹی حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بنت حمزہ رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کو بھی شرف صحابیت حاصل تھا۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ سے حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت عمیس کے دو بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس

سوال: بتایئے کون سی صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی اکرم ﷺ قرض لے لیا کرتے تھے؟

جواب: صحابیہ حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس سے حضور اقدس ﷺ بوقت ضرورت قرض لے لیا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ آسودہ حال تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ ابن ماجہ مسند بزار)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس مدینہ کی رہنے والی تھیں۔ ان کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس کا تعلق خزرج کے خاندان بنو نجار سے تھا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے صحابیہ حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس کا نکاح کس جلیل القدر صحابی اور حضور ﷺ کے چچا سے ہوا تھا؟

جواب: زمانہ جاہلیت میں حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس کا نکاح رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا۔ اس طرح یہ حضور ﷺ کی چچی

تھیں۔ (طبقات۔ صحابہ کرامؓ۔ انسائیکلوپیڈیا۔ اسدالغابہ۔ اصابہ)

سوال: رسول اکرم ﷺ کی چچی حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس نے کب اسلام قبول کیا اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضور اقدس ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۶ نبوی میں اسلام قبول کیا۔ سیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس نے بھی ان کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا اور پھر چند سال بعد ان کے ساتھ ہی مدینہ منورہ ہجرت کی۔

(طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۳ ہجری میں غزوۂ احد میں شہید ہوئے ان کی شہادت کے بعد حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس نے کس سے نکاح کیا؟

جواب: سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس نے حضرت نعمان بن عجلان انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کرلیا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس سے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتنی اولاد ہوئی؟

جواب: حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس کے بطن سے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک صاحبزادے عمارہ پیدا ہوئے۔ انہی کے نام کی نسبت سے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوعمارہ تھی۔ (طبقات۔ اصابہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اسدالغابہ)

حضرت اروی رضی اللہ عنہا بنت کریز

(پھوپھی زاد بہن/مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت اروی رضی اللہ عنہا بنت کریز کا تعلق خاندان بنوعبدشمس سے تھا۔ ان کا سلسلۂ نسب کیا ہے؟

جواب: حضرت اروی رضی اللہ عنہا بنت کریز کا سلسلۂ نسب یہ ہے: اروی رضی اللہ عنہا بنت

کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔

(انساب قریش۔ جمہرۃ النساب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت اروی رضی اللہ عنہا بنت کریز کا حضور ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت اروی رضی اللہ عنہا کی والدہ ام حکیم بیضاء بنت عبد المطلب حضور ﷺ کی حقیقی پھوپھی تھیں۔ اس نسبت سے حضرت اروی رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت اروی رضی اللہ عنہا بنت کریز کی پہلی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: آپ پہلے عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس کے نکاح میں تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت اروی رضی اللہ عنہا بنت کریز کی دوسری شادی کس سے ہوئی؟

جواب: عفان کی وفات کے بعد حضرت اروی رضی اللہ عنہا بنت کریز کی دوسری شادی عقبہ بن ابی معیط سے ہوئی۔ عقبہ قریش کے معززین میں سے تھا لیکن اسلام کی نعمت سے محروم رہا۔ جبکہ حضرت اروی رضی اللہ عنہا بنت کریز ہجرت سے پہلے ہی مسلمان ہوگئیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی زاد بہن حضرت اروی رضی اللہ عنہا بنت کریز سے کتنی اولاد ہوئی؟

جواب: عفان سے ایک بیٹے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان اور ایک بیٹی آمنہ پیدا ہوئیں۔ عقبہ سے مشہور صحابیہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ ان کے ساتھ ہی حضرت اروی رضی اللہ عنہا نے مدینے ہجرت کی تھی اور اپنے بیٹے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت اروی رضی اللہ عنہا بنت کریز کا خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کیا تعلق تھا؟

جواب: حضرت اروی رضی اللہ عنہا بنت کریز حضرت عثمان غنی (عثمان بن عفان) کی والدہ تھیں۔

(خلفائے راشدینؓ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے حضرت ارویٰ رضی اللہ عنہا بنت کریز نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: انہوں نے ہجرت سے پہلے ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ بعض روایتوں کے مطابق انہوں نے بعثت نبوی کے ابتدائی تین برسوں میں اسلام قبول کیا۔ ان کے فرزند حضرت عثمان بن عفان بھی اسی زمانے میں ایمان لائے تھے۔

(سیئر اعلام النبلاء۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت سعدیٰ رضی اللہ عنہا بنت کریز

(رشتہ دار/ شاعرہ/ سابقون الاولون)

سوال: حضرت سعدیٰ رضی اللہ عنہا بنت کریز کا حسب ونسب کیا تھا؟

جواب: وہ حضرت ارویٰ بنت کریز کی بہن تھیں ان کا نسب یہ ہے: سعدیٰ رضی اللہ عنہا بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔

(انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت سعدیٰ رضی اللہ عنہا بنت کریز کہانت کا شوق بھی رکھتی تھیں اور شعر وشاعری کا بھی۔ بتایئے انہوں نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: دعوت اسلام کے ابتدائی دور میں ہی انہوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے ہی سب سے پہلے اپنے بھانجے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کو اسلام کی طرف راغب کیا تھا۔

(انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش

(پھوپھی زاد بہن/ مہاجر مدینہ/ سابقون الاولون)

سوال: حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش قریش کے خاندان اسد بن خزیمہ سے تھیں۔ ان کا سلسلہ نسب بتا دیجیے؟

جواب: ان کا نسب نامہ یہ ہے: حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش بن رئاب بن یعمر بن صبرۃ بن مرہ

بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔

(نسب قریش۔ انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش کی والدہ کون تھیں؟

جواب: ان کی والدہ کا نام امیہ بنت عبدالمطلب تھا جو سرور عالم ﷺ کی حقیقی پھوپھی تھیں۔ اس نسبت سے حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ (نسب قریش۔ انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش کا ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی حقیقی بہن تھیں۔ سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بنت جحش ان کے حقیقی بھائی تھے۔

(نسب قریش۔ انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے اعلان حق فرمایا تو حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش بھی بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں ہی مسلمان ہوگئیں۔ اور سابقون الاولون میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت کا نکاح کس جلیل القدر صحابی سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش کا نکاح جلیل القدر صحابی حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر سے ہوا تھا۔ (طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش نے کب مدینہ منورہ ہجرت کی اور کب حضور ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش نے اپنے خاوند حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر کے ساتھ مدینہ منورہ ہجرت کی۔ اور مہاجرین و انصار کی چند خواتین کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ سیر اعلام النبلا۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش کے شوہر حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۳ ہجری میں غزوۂ احد پیش آیا۔ حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش اس غزوے میں دوسری خواتین کے ساتھ زخمیوں کو پانی پلانے اور تیمارداری اور علاج کا کام سرانجام دیتی تھیں۔ اسی غزوے میں ان کے شوہر حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر نے شہادت پائی۔ (المغازی۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: واقعۂ افک میں حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بن جحش سے کیا غلطی ہوئی تھی؟

جواب: حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت اور حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہ بھی منافقین کے فریب میں آ گئی تھیں۔ آیات برأت نازل ہونے کے بعد انہوں نے توبہ کی اور سخت پشیمان ہوئیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ سیرۃ النبی ﷺ)

سوال: بتایئے حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش نے کب وفات پائی؟

جواب: اہل سیرت نے ان کے سن وفات کا ذکر نہیں کیا۔ تاہم بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے ۲۰ ہجری کے بعد کسی وقت انتقال کیا۔ انؓ سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(تہذیب الاسماء واللغات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش کے ہاں کتنی اولادیں ہوئیں؟

جواب: حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر سے ان کے ہاں ایک لڑکی زینب پیدا ہوئی۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ سے دو لڑکے محمد رضی اللہ عنہ (سجاد) اور عمران رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ (جمہرۃ الانساب العرب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر کی شہادت کے بعد حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش کا دوسرا نکاح کس سے ہوا؟

جواب: حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش کا دوسرا نکاح حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ سے ہوا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ۔ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے کس صحابیہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کو مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کا سفیر ہونے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش کے شوہر حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر مدینہ منورہ میں اسلام کے سب سے پہلے مبلغ اور رسول اللہ ﷺ کے سفیر تھے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیرت سرور عالم ﷺ۔ سیرت رسول عربی ﷺ۔ سیرۃ النبی ﷺ)

حضرت اُم حبیبہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(سابقون الاوّلون/مہاجر مدینہ/پھوپھی زاد بہن)

سوال: بتائیے حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کا ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: آپ ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کی حقیقی بہن تھیں۔

(اصابہ۔ سیرت۔ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کا رسول اللہ ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں۔ اس طرح یہ آپؐ کی پھوپھی زاد بہن ہوتی تھیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کے علاوہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کے دو اور بہن بھائیوں کو بھی اسلام لانے کا شرف حاصل ہوا۔ وہ کون تھے؟

جواب: حضرت حمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش اور شہید احد حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المجدع فی اللہ۔ گوش بریدۂ راہ خدا) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کے بہن بھائی تھے۔ یہ دونوں بھی اسلام لائے اور صحابہؓ کے گروہ میں شامل ہوئے۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ نے دعوت اسلام کے ابتدائی زمانے میں ہی اسلام قبول کیا اور راہ حق میں تکلیفیں اٹھائیں۔ ان کا شمار سابقون الاوّلون میں ہوتا ہے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ہجرت کرنے کا حکم دیا تو آپ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ چلی گئیں۔

(سیرت ابن اسحاق۔ زاد المعاد۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کا نکاح کس صحابی سے ہوا؟

جواب: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کا نکاح عظیم صحابی اور جنت کی خوشخبری پانے والے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

(سیرت ابن ہشام۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت جحش کو اپنی بہن ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش سے کس قدر محبت تھی؟

جواب: آپ کو اپنی بہن ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش سے بے حد محبت تھی اور یہ ان کے گھر دن میں کئی مرتبہ آیا کرتی تھیں۔ (صحیح مسلم۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا بنت زبیرؓ

(چچازاد بہن/ مہاجر مدینہ)

سوال: بتایئے حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا بنت زبیر رضی اللہ عنہ کون تھیں؟

جواب: یہ حضور اقدس ﷺ کی چچازاد بہن تھیں۔ ان کا شمار صحابیات رضی اللہ عنہا میں ہوتا ہے۔

(طبقات۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضور ﷺ کی چچازاد بہن حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام بتا دیجیے؟

جواب: حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب تھا جو حضور ﷺ کے چچا تھے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت ابی وہب بتایا جاتا ہے۔ ابو وہب عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم کے بیٹے تھے۔

(طبقات۔ انساب الاشراف۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: حضور ﷺ کی چچازاد بہن حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا بنت زبیر رضی اللہ عنہا کا نکاح مشہور صحابی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بن عمرو الاسود سے ہوا تھا۔ یہ نکاح حضور ﷺ نے خود کروایا تھا۔ مقداد، اسود بن عبد یغوث زہری کے حلیف تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا بنت زبیر رضی اللہ عنہ کی شادی کا دلچسپ واقعہ کیا ہے؟

جواب: حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بن عمرو سے ایک مرتبہ ایک صحابی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف نے کہا کہ تم شادی کیوں نہیں کرتے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے سادگی سے کہا، ''تم اپنی لڑکی سے بیاہ دو'' اس پر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف سخت ناراض ہوئے اور انہیں سخت سست کہا۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے دربار نبوت میں شکایت کی تو حضور ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی کو تمہیں بیٹی دینے سے انکار ہے تو ہونے دو۔ میں تمہیں اپنی بنت عم (چچازاد بہن) سے بیاہ دوں گا۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا بنت زبیر رضی اللہ عنہ کے کتنے بچے تھے؟

جواب: حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بن عمرو سے ان کے دو بچے عبداللہ رضی اللہ عنہ اور کریمہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ عبداللہ جنگ جمل میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عنہا کے ساتھ تھے اور اسی لڑائی میں شہید ہوئے۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی کھجوروں میں سے حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا بنت زبیر کو کتنی کھجوریں عطا فرمائیں؟

جواب: حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا بنت زبیر رضی اللہ عنہ کو حضور سرور عالم ﷺ نے خیبر کی کھجوروں میں سے چالیس وسق کھجوریں عنایت فرمائیں۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

حضرت ام الحکم یا ام حکیم رضی اللہ عنہا بنت زبیر

(چچازاد بہن)

سوال: بتایئے حضور ﷺ کے کس چچا کی بیٹی کا نام ام الحکم یا ام حکیم تھا؟

جواب: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی بیٹی کا نام ام الحکم یا ام حکیم تھا۔ وہ حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا بنت زبیر رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔

(اصابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا بنت زبیر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی چچازاد بہن تھیں۔ ان کی والدہ کا نام بتا دیجیے؟

جواب: حضرت ام حکیم یا ام الحکم بنت زبیرؓ کی والدہ کا نام عاتکہ بنت ابی وہب بن عمرو تھا۔

(اصابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: بتایئے حضرت ام الحکیمؓ بنت زبیر کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت ام حکیم یا ام الحکم رضی اللہ عنہا بنت زبیر رضی اللہ عنہ سے ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب نے نکاح کیا تھا۔

(اصابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا بنت زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاں کتنی اولادیں ہوئیں؟

جواب: حضور اقدس ﷺ کی اس چچا زاد بہن کے ہاں محمد، عبداللہ، عباس، حارث، عبدشمس، عبدالمطلب اور امیہ سات بیٹے ہوئے اور ایک بیٹی اروی کبریٰ پیدا ہوئی۔

(اصابہ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: حضور ﷺ نے اپنی چچا زاد بہن حضرت ام الحکم کو خیبر کی کھجوروں سے کتنی کھجوریں دیں؟

جواب: آپ نے ان کو خیبر کی کھجوروں میں سے تیس وسق کھجوریں عنایت فرمائیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

حضرت درّہ رضی اللہ عنہا بنت ابولہب

(چچا زاد بہن/مہاجر مدینہ/محدثہ/شاعرہ)

سوال: قرآن حکیم میں کن صحابیہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام لے کر مذمت کی گئی ہے اور وہ حضور ﷺ کی رشتہ دار بھی تھیں؟

جواب: حضرت درہ رضی اللہ عنہا۔ ان کا والد ابولہب اسلام اور رسول پاک ﷺ کا سخت دشمن تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے نام سے قرآن پاک میں سورۃ ''الھب'' نازل فرمائی جس میں ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل کی مذمت کی گئی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر۔ استیعاب۔ القرآن۔ قرآن حکیم انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ)

سوال: رسول رحمت ﷺ کی چچا زاد بہن حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابولہب کا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابولہب کا نکاح حضور ﷺ کے چچا زاد بھائی نوفل رضی اللہ عنہ بن حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے حارث رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابولہب نے کہاں ہجرت کی تھی؟

جواب: حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابولہب نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور وہ مدینہ

میں حضرت رافع بن معلّٰی زرقی کے گھر ٹھہریں ان کے خسر حضرت نوفل رضی اللہ عنہ بن حارث نے بھی ہجرت کی لیکن شوہر حارث رضی اللہ عنہ بن نوفل ہجرت نہ کر سکے۔ بعض مؤرخین حضرت درہ بنت ابی لہب کو مہاجرین مدینہ میں شمار نہیں کرتے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے شوہر نے اسلام قبول نہیں کیا اور وہ جنگ بدر میں مشرک ہی قتل ہوئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابولہب کے ساتھ مدینہ میں کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب: آپ مدینہ میں حضرت رافع بن معلّٰی زرقی کے گھر ٹھہریں تو بنو زریق کی عورتیں ان سے ملنے آئیں اور کہا: ''تم اسی ابولہب کی بیٹی ہو جس کے بارے میں تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی۔ تم کو ہجرت کا کیا ثواب ملے گا۔''

(حیاۃ الصحابہؓ۔ سیر اعلام النبلاء۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول رحمت ﷺ نے اپنے مہاجر رشتے داروں کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت درہ بنت ابولہب کو بنو زریق کی عورتوں کی باتیں سن کر دکھ ہوا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو تسلی دی اور کچھ دیر ٹھہرنے کا حکم دیا۔ پھر ظہر کی نماز پڑھ کر منبر پر رونق افروز ہوئے اور لوگوں سے فرمایا: ''لوگو تم میں سے بعض میرے خاندان کے بارے میں میری دل آزاری کرتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میرے اقربا کو میری شفاعت ضرور پہنچے گی۔ یہاں تک صدحکم اور سہلب کے قبائل (ان سے حضور ﷺ کی دور کی قرابت داری تھی) بھی اس سے مستفید ہوں گے۔ (حیات الصحابہؓ۔ سیر اعلام النبلا۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضور اقدس ﷺ کی چچازاد بہن حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابولہب سے کئی احادیث بھی مروی ہیں۔ آپ فطرتاً کیسی تھیں؟

جواب: آپ نیک خصلت اور نرم دل تھیں۔ نہایت فیاض تھیں اور مسلمانوں کو کھانا کھلایا کرتی تھیں۔ (سیر اعلام النبلا۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابولہب کی دوسری شادی کب اور کس سے ہوئی؟

جواب: مدینہ طیبہ میں حضرت درہ بنت ابولہب کی دوسری شادی صحابی حضرت دحیہ کلبی سے ہوئی۔

(تہذیب الاسماء واللغات۔ سیر اعلام النبلا۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابولہب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے علم فقہ حاصل کرتی تھیں۔ حضور ﷺ نے ان سے کیا فرمایا؟

جواب: ایک مرتبہ حضرت درہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کو وضو کا پانی لا کر وضو کروایا۔ اس موقعہ پر آپؐ نے فرمایا: ''تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔''

(دار الصحابہ بقول شوکانی۔ امام احمد۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: روایت حدیث اور حفظ حدیث میں حضرت درہ کو کمال حاصل تھا۔ مؤرخین نے ان کی شاعری کا تذکرہ کس طرح کیا ہے؟

جواب: انہیں اشعار کی نظم میں بھی کمال حاصل تھا عمدہ معانی والی شاعری کرتی تھیں جنگ فجار کے موقع پر بھی انہوں نے عمدہ نظم کہی۔

(اعلام النبلا۔ شاعرات العرب۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابولہب نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت دُرّہ رضی اللہ عنہا بنت ابولہب نے ۲۰ ہجری میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا

(چچازاد بہن/شاعرہ)

سوال: ام ہانی رضی اللہ عنہا کون تھیں؟

جواب: صحابیہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے چچا جناب ابو طالب کی بیٹی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بہن تھیں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب۔ المعارف لابن قتیبہ)

سوال: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب والد کی طرف سے بتا دیجیے؟

جواب: آپ کا سلسلۂ نسب والد کی طرف سے یہ ہے: ام ہانی رضی اللہ عنہا بنت ابو طالب عبدمناف بن عبدالمطلب بن ہاشم بن قصی بن کلاب۔

(نسب قریش۔ سیر العلام النبلا۔ جہرۃ انساب العرب۔ المعارف)

سوال: والدہ کی طرف سے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب کیا تھا؟

جواب: آپ حضور ﷺ کی چچی اور منہ بولی ماں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کی بیٹی تھیں۔ ماں کی طرف سے آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد بن ہاشم بن قصی بن کلاب۔

(طبقات۔ نسب قریش۔ سیر اعلام النبلا۔ جہرۃ النساب العرب۔ المعارف)

سوال: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا نام فاختہ بتایا گیا ہے۔ بعض مؤرخین نے ہند بھی لکھا ہے۔ ام ہانی ان کی کنیت تھی۔ ان کا نام فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی آیا ہے۔ تاہم کنیت ام ہانی پر سب متفق ہیں۔ (اصابہ۔ اعلام النبلاء۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے کون سے حقیقی بھائی بھی صحابی رسول تھے؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ، اور عقیل رضی اللہ عنہ بھی ان کے حقیقی بھائی تھے جو اسلام لائے اور صحابی رسول کہلائے۔ البتہ ان کے ایک حقیقی بھائی طالب مسلمان نہیں ہوئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی چچا زاد بہن اور جناب علی المرتضٰی رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن حضرات ام ہانی رضی اللہ عنہا کا نکاح ہبیرہ بن وہب بن عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم سے ہوا تھا۔ ہبیرہ بن ابی وہب اسلام نہیں لایا اور فتح مکہ کے وقت حالت شرک میں

نجران کی طرف بھاگ گیا۔ نجران سے واپسی اور قبول اسلام کی کوئی تصدیق نہیں ہوتی۔

(اصابہ۔ تاریخ طبری۔ سیرت ابن ہشام۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ کی چچا زاد بہن حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ان کے اسلام لانے پر تمام مؤرخین و سیرت نگار متفق ہیں لیکن زمانہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ وہ سابقون الاولون میں سے تھیں اور اپنا ایمان چھپایا ہوا تھا۔ بعض نے لکھا ہے کہ وہ فتح مکہ کے وقت اسلام لائیں۔ تاہم فتح مکہ کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی سے مسلمان ہو چکی تھیں اور رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتی تھیں۔ انہوں نے کبھی اسلام کی راہ میں رکاوٹ پیدا نہیں کی۔

(زاد المعاد۔ اصابہ۔ تاریخ اسلام۔ استیعاب۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا ایک قادر الکلام شاعرہ بھی تھیں۔ بتایئے ان کی شاعری کیسی تھی؟

جواب: شیریں کلامی اور فصاحت و بلاغت ان کو اپنے والد جناب ابو طالب سے ورثے میں ملی تھی۔

(شاعرات عرب۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے کس کے گھر میں غسل فرمایا اور شکرانے کے نوافل ادا فرمائے؟

جواب: رسول رحمت ﷺ فتح مکہ کے بعد سب سے پہلے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے اور غسل فرما کر شکرانے کے نوافل ادا فرمائے۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی اور وہ چاشت کا وقت تھا۔

(زاد المعاد۔ سیرت ابن ہشام۔ دلائل النبوۃ۔ اسد الغابہ۔ زاد المعاد)

سوال: فتح مکہ کے روز سید الانبیاء ﷺ نے کس کے ہاں سے کھانا کھایا اور یہ کیسا کھانا تھا؟

جواب: روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چچا زاد بہن حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر میں کھانا کھایا۔ یہ کھانا روٹی کے سوکھے ٹکڑے تھے جو پانی میں بھگو کر

کھائے اور سالن کی جگہ سرکہ ٹکڑوں پر چھڑک لیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ دلائل النبوۃ۔ زاد المعاد)

سوال: فتح مکہ کے دن حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے ہاں کس نے پناہ لی تھی؟

جواب: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے اپنے دو سسرالی عزیزوں کو پناہ دی جن کے قتل کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ یہ دو آدمی عبداللہ بن ابی ربیعہ (یا زہیر بن الجامیہ) اور حارث بن ہشام تھے۔ یہ دونوں مخزومی تھے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ سیرت حلبیہ۔ المغازی۔ جامع السیَر)

سوال: سرکار دو عالم ﷺ نے فتح مکہ کے روز حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر میں پناہ لینے والوں کے بارے میں کیا حکم دیا؟

جواب: آپ نے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی تکریم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے ام ہانی بے شک ہم نے اس کو پناہ دی جس کو تو نے پناہ دی۔ اور ہم نے اس کو امن دیا جس کو تو نے امن دیا۔ چنانچہ وہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) ان کو قتل نہ کریں''۔

(سیرت حلبیہ۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ سیرت ابن ہشام۔ المغازی۔ جوامع السیَر۔ زاد المعاد۔ عیون الاثر)

سوال: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا عالمہ و فاضلہ اور احادیث کی راویہ تھیں۔ ان سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے چھیالیس احادیث مروی ہیں اور وہ صحاح ستہ میں ہیں ان کے بیٹے اور بڑے بڑے تابعین ان احادیث کے راوی ہیں۔

(تاریخ طبری۔ روض الانف۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضور اقدس ﷺ کی چچازاد بہن حضرت ام ہانی کو کون سی عظیم فضیلت حاصل تھی؟

جواب: جہاں آپ کے بہت سے دوسرے فضائل و مناقب ہیں وہاں یہ بھی فضیلت حاصل ہے کہ حضور ﷺ معراج کی رات مکہ میں ان کے گھر آرام فرماتے تھے وہیں سے معراج و اسراء کے لیے تشریف لے گئے۔

(ترمذی۔ احمد بن حنبل۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ تاریخ اسلام)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے اپنی چچا زاد بہن حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضور ﷺ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے عرض کیا: ''میں بچوں والی عورت ہوں اور مجھے پسند نہیں ہے کہ بچے آپ کو تکلیف پہنچائیں۔'' آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کر لی۔ (دورنبوت کی برگزیدہ خواتین۔ البدایہ والنہایہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ صحیح مسلم)

سوال: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانۂ حکومت میں وفات پائی۔ (اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضور ﷺ کی چچا زاد بہن حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی اولاد کا نام بتا دیجیے؟

جواب: ان کی اولاد میں سے عمرو، ہانی، یوسف اور جعدہ زیادہ مشہور ہوئے۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دورنبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کس جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں؟

جواب: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا حضور اقدس ﷺ کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شریک ہوئیں۔ حضور ﷺ نے ان کو چالیس اونٹوں کے بوجھ جتنا غلہ عنایت فرمایا۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دورنبوت کی برگزیدہ خواتین)

دیگر چچا زاد بہنیں

سوال: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی بعض دوسری بیٹیوں کا نام بتا دیجیے جن کو شرف صحابیت حاصل ہوا؟

جواب: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب اور عاتکہ کی بیٹی تھیں۔ آپ کو بھی رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی کھجوروں میں سے چالیس وسق کھجوریں دی تھیں۔ حضرت ام الزبیر رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی ایک اور چچا زاد بیٹی ہیں جن کے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب اور والدہ عاتکہ تھیں۔ ان کو بھی

چالیس وسق کھجوریں عنایت فرمائی گئیں۔

(رحمۃ اللعالمین ﷺ۔ سیرت ابن اسحاق۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت جمانہ حضور اقدس ﷺ کی چچا زاد بہن تھیں۔ ان کے والد اور والدہ کا نام بتا دیں؟

جواب: آپ کے والد کا نام جناب ابو طالب اور والدہ کا نام حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد تھا۔

(رحمۃ اللعالمین ﷺ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت جمانہ رضی اللہ عنہا بنت ابو طالب کے شوہر کا نام بتا دیجیے؟

جواب: حضور ﷺ کی چچا زاد بہن حضرت جمانہ رضی اللہ عنہا بنت ابو طالب سے ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب نے نکاح کیا۔ جن سے جعفر بن ابی سفیان پیدا ہوئے۔

(رحمۃ اللعالمین ﷺ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جمانہ رضی اللہ عنہا بنت ابو طالب کو کتنی کھجوریں عنایت فرمائیں؟

جواب: حضرت جمانہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب کو حضور ﷺ نے خیبر کی کھجوروں میں سے تیس وسق کھجوریں عنایت فرمائیں۔

(رحمۃ اللعالمین ﷺ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: بتائیے حضور ﷺ کی چچا زاد بہن حضرت ام حبیب رضی اللہ عنہا کس چچا کی بیٹی تھیں؟

جواب: آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی بیٹی تھیں۔ والدہ کا نام ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا بنت حارث تھا۔

(رحمۃ اللعالمین ﷺ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت ام حبیب رضی اللہ عنہا بنت عباس رضی اللہ عنہ کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: آپ کی شادی اسود بن سفیان بن عبدالاسود بن ہلال بن عبداللہ مخزومی سے ہوئی۔

جن سے دو بچے زرقا اور لبابہ پیدا ہوئے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: ایک صحابیہ ہند رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی چچازاد بہن بھی تھیں۔ ان کے والد اور والدہ کون تھے؟

جواب: ان کے والد کا نام مقوم بن عبدالمطلب اور والدہ قلابتہ بنت عمرو بن جعونہ تھیں۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: حضور ﷺ کی چچازاد بہن ہند سے کس نے نکاح کیا تھا؟

جواب: آپ سے ابوعمرہ بشیر بن عمرو بن محُصین بن عرو بن تمشک بن عمر بن الحارث بن مالک بن نجار انصاری نے نکاح کیا جن سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔

(اصابہ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: مقوم وقلابہ کی دو دوسری صاحبزادیاں بھی تھیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ مسلمان ہوئیں۔ وہ کون تھیں؟

جواب: مقوم بن عبدالمطلب اور قلابہ بنت عمرو بن جعونہ کی ایک صاحبزادی ارویٰ تھیں جن سے ابومسروح بن یعمر جو عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے نے شادی کی۔ ان سے عبداللہ بن ابی مسردح پیدا ہوئے۔ دوسری صاحبزادی ام عمرہ تھیں۔ ان سے مسعود بن معتب ثقفی نے شادی کی جن سے عبداللہ بن مسعود پیدا ہوئے۔ پھر آپ سے ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب نے نکاح کیا جن سے عاتکہ بنت ابی سفیان پیدا ہوئیں۔

(طبقات۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: حضور ﷺ کے چچا حارث بن عبدالمطلب کی بیٹی ارویٰ بنت حارث کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: آپ کی شادی ابو داعہ سے ہوئی۔ ان سے پانچ بچے پیدا ہوئے جن کے نام ہیں: مطلب، ابوسفیان، ام جمیل، ام حکیم اور ربیقہ۔

(طبقات۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقاب)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے چچا ابوجہل کی تین بیٹیوں کا ذکر کتب سیرت میں ملتا ہے۔ ان

میں زیادہ کون مشہور ہوئیں؟

جواب: ابولہب بن عبدالمطلب اور ام جمیل کی تین بیٹیوں درہ، عزہ اور خالدہ کا نام آتا ہے تاہم درہ سے حارث بن عامر نے شادی کی۔ (طبقات۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

﴿حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد﴾

(رشتہ دار سالی اور سمدھن)

سوال: حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کون تھیں اور ان کا حضور ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: یہ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن تھیں۔ اس لحاظ سے یہ حضور ﷺ کی سالی تھیں۔ یہ آپ ﷺ کی سمدھن بھی تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کا سلسلۂ نسب کیا ہے؟

جواب: حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کا سلسلۂ نسب یہ ہے: ہالہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔

(انساب الاشراف۔ سیر اعلام النبلا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بہن حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: جمہور سیرت نگاروں کا بیان ہے کہ انہیں شرف اسلام حاصل ہوا اور وہ ابتدائی دور میں اسلام لانے والوں میں سے تھیں۔ وہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد تک زندہ رہیں۔ تاہم انہوں نے مدینہ منورہ ہجرت نہیں کی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کا نکاح ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس بن عبد

مناف بن قصی سے ہوا تھا۔ ربیع بن عبدالعزیٰ کو قریش میں نمایاں مقام حاصل تھا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کے اس بیٹے کا نام بتا دیجیے جو حضور ﷺ کے داماد تھے؟

جواب: حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہا بن ربیع حضور ﷺ کے داماد تھے۔ آپ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کی شادی ان سے ہوئی تھی۔ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ان سے بے حد محبت کرتی تھیں۔

(اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: بتایئے ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے کس صحابیہ رضی اللہ عنہا کی آواز ملتی تھی؟

جواب: ان کی بہن حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کی۔ ایک مرتبہ وہ حضور ﷺ سے ملنے مکہ سے مدینہ آئیں۔ آستانۂ نبوی پر پہنچ کر انہوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ حضور ﷺ کے سمع مبارک تک ان کی آواز پہنچی تو آپ ﷺ کو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا یاد آ گئیں۔ اور آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ”(خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن) ہالہ رضی اللہ عنہا ہوں گی۔“ پھر وہ اندر آئیں تو حضور ﷺ نے ان کو بے حد احترام دیا۔ (استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کے ایک دوسرے بیٹے کون تھے؟

جواب: کنانہ حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی اور حضرت ہالہ رضی اللہ عنہ بنت خویلد کے بیٹے تھے۔ ان کے ساتھ ہجرت مدینہ کے وقت حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول کو مدینہ بھیجا تھا۔ انہوں نے بطن یاجج میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کے سپرد کیا۔ وہ مدینہ لائے۔

(طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ زرقانی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسیاں

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت علیؓ

(نواسی)

سوال: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی نواسی تھیں آپ کے والد اور والدہ کا نام کیا تھا؟

جواب: آپ کے والد شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے اور والدہ خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تھیں۔ یہ سیدہ زہرہ رضی اللہ عنہا کی بڑی صاحبزادی تھیں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کا والد کی طرف سے نسب کیا تھا؟

جواب: سیدہ ام کلثوم کا والد کی طرف سے نسب یہ ہے: ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ بن جناب ابو طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن قصی۔

(انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: والدہ کی طرف سے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کا نسب کیا تھا؟

جواب: آپ سیدالنساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں۔ نسب اس طرح ہے: ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن قصی۔ (انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کب اور کہاں پیدا ہوئی تھیں؟

جواب: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کی ولادت ۹ ہجری میں مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ (نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ دلائل النبوۃ)

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کا پہلا نکاح خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ آنحضرت کی صاحبزادیاں)

سوال: بتائیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی عمر ابھی کچھ کم تھی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں رشتہ کے لیے پیغام بھیجا۔ جس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''ام کلثوم رضی اللہ عنہا ابھی کم عمر ہیں۔ وہ شادی کے قابل نہیں۔'' یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عمر پچپن چھپن برس تھی۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوبارہ نکاح کے لیے پیغام بھیجا تو کیا فرمایا؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوسری بار پیغام بھیجا تو اس میں کہا: ''مجھے ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کی طرف بشری ضرورت نہیں بلکہ نبی پاک ﷺ کے اس فرمان نے مائل کیا کہ قیامت کے دن میرے علاوہ سب کے حسب نسب قطع کر دیئے جائیں گے۔ لہٰذا میں تو نکاح کے ذریعے صرف آپ سے ایک نسبت قائم کرنا چاہتا ہوں''۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نکاح کے لیے آمادہ ہو گئے۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے ہاں کتنی اولاد ہوئی؟

جواب: روایت ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک بیٹا زید اور ایک بیٹی رقیہ پیدا ہوئی۔ اکثر مؤرخین یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہ کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

(المواہب۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: بتائیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد سید ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عون بن جعفر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ ان سے بھی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ یہ بھی کہا

جاتا ہے کہ عون بن جعفر کی وفات کے بعد ان کے بھائی محمد بن جعفر سے نکاح ہوا۔ ان سے ایک صاحبزادی ہوئی جو بچپن میں فوت ہوگئی۔ محمد بن جعفر کے انتقال کے بعد ان کے بھائی عبداللہ بن جعفر سے نکاح ہوا۔ ان سے بھی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ انہی کے نکاح میں سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے وفات پائی۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علیؓ

(نواسی، عالمہ وفاضلہ، خطیبہ)

سوال: رسول اقدس ﷺ کی اس نواسی کا نام بتا دیجیے جو اپنی کنیت ام المصائب کے نام سے مشہور ہوئیں؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی نواسی تھیں جو دکھوں اور مصائب و آلام کی وجہ سے ام المصائب کے نام سے مشہور ہوئیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کب اور کہاں پیدا ہوئیں؟

جواب: اکثر مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ سیدہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ ۵ جمادی الاول ۶ ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئیں۔ تاہم مستند روایات کے مطابق آپ جمادی الاول ۵ ہجری میں پیدا ہوئیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ طبقات ابن سعد)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کا نسب والد کی طرف سے کیا تھا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی نواسی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کا نسب والد کی طرف سے یہ ہے: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بن علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بن

عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بن ہاشمؓ۔

(انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بن علی رضی اللہ عنہ کا نسب والدہ کی طرف سے بتا دیجیے؟

جواب: آپ خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی ہیں۔ والدہ کی طرف سے نسب اس طرح سے ہے: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشمؓ۔

(انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتائیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے کب اور کہاں دیکھا تھا؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا مدینے میں جب پیدا ہوئیں تو سرکار دو عالم ﷺ اس وقت مدینے سے باہر تھے۔ تین دن بعد آپ تشریف لائے تو سب سے پہلے سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر گئے اس بچی کو گود میں لیا۔ پھر دہن مبارک میں کھجور چبائی اور لعاب مبارک بچی کے منہ میں ڈالا۔

(تذکار صحابیات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی نواسی تھیں ان کے دادا اور دادی کون تھے؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کے دادا جناب ابو طالب اور دادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد تھیں۔

(زاد المعاد۔ طبقات۔ آنحضرت ﷺ کے عزیز و اقارب۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کا نام کس نے رکھا تھا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے اس بچی کو پیدائش کے تیسرے روز گود میں لے کر پیار کیا اور اس کا نام زینب رضی اللہ عنہا رکھا۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: سید الانبیاء ﷺ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کو گود میں لے کر کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے اپنی نواسی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کو گود میں لے کر فرمایا: ''یہ ہم شبیہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہے۔'' یعنی اس کی شکل اپنی نانی ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے مشابہ ہے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: یہ بتایئے کہ زینب رضی اللہ عنہا بنت کبریٰ کون تھیں؟

جواب: آپ رسول اللہ ﷺ کی نواسی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں۔ ان کی کنیت ام المصائب تھی۔ روایت ہے کہ ان کی کنیت ام الحسن یا ام کلثوم تھی۔ واقعہ کربلا کے بعد ام المصائب مشہور ہوگئی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ تاریخ طبری)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کے چند مشہور القاب بتا دیجیے؟

جواب: ام المصائب سیدہ زینب کبریٰ رضی اللہ عنہا کے چند القاب یہ ہیں: نائبۃ الزہرا، راضیہ بالقدر والقضا، فصیحہ، بلیغہ، زاہدہ وفاضلہ، عالمہ وعابدہ، عاقلہ کاملہ شریکۃ الحسین، ناموس الکبریٰ، صدیقۃ الصغریٰ، شجاعہ، محبوبۃ المصطفیٰ، موثقہ، ولیۃ اللہ، کعبۃ الرزایا، قرۃ عین المرتضیٰ، امینۃ اللہ اور خاتون کربلا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کے بھائیوں کا نام بتا دیجیے جو رسول اللہ ﷺ کو بے حد عزیز تھے؟

جواب: جوانان جنت کے سردار سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ شہید کربلا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کے حقیقی بڑے بھائی تھے۔

(سیرت حلبیہ۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ سیر الصحابیات۔ اسوۂ صحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اور سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ حضور ﷺ کی اور کون سی نواسی آپ کے کندھوں پر سوار ہوتی تھیں؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ بھی رسول رحمت ﷺ کو بہت پیاری

تھیں۔ کئی مرتبہ حضرات حسین رضی اللہ عنہم کی طرح وہ بھی حضور ﷺ کے دوش مبارک پر سوار ہوئیں۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حجۃ الوداع کے موقع پر کون سی نواسی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور ﷺ کے ساتھ تھیں۔ اس وقت ان کی عمر پانچ سال تھی اور یہ مکے کی طرف آپ کا پہلا سفر تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو سیدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی تھی؟

جواب: ۱۱ ہجری میں سردار دو جہاں ﷺ کے وصال کے وقت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کی عمر چھ سال تھی۔ وصال کے وقت حضور ﷺ نے اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اپنے بچوں کو بلاؤ۔ وہ بچوں کو حضور ﷺ کے پاس لے گئیں۔ بچوں نے نانا کو بے چین دیکھا تو رونے لگے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے سینے مبارک کر سر رکھ کر رونے لگیں۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ان کی پیشانی چومی اور دلاسہ دیا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے انتقال سے پہلے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو کس کے سپرد کیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے چھ ماہ بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو گیا۔ انتقال سے پہلے آپ نے دونوں بہنوں سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو ان کے بھائیوں (حسین رضی اللہ عنہ جو خود ابھی بچے تھے) اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے بچپن آنحضرت ﷺ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی

آغوش تربیت میں گزارا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کیا انتظام کیا؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بچوں کی تربیت کا کام خود سنبھالا اور پھر کچھ عرصے کے بعد ان کی نگرانی کے لیے ام البنین بنت حزام کلابیہ سے نکاح کر لیا اور یہ ذمہ داری ان کو سونپ دی۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے لیے سب سے پہلے کس نے نکاح کا پیغام بھیجا تھا؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کے لیے سب سے پہلے قبیلہ کندہ کے رئیس اشعث بن قیس نے نکاح کا پیغام بیجا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی وجہ سے انکار کر دیا۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابیہؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کے لیے دوسری مرتبہ نکاح کا پیغام کس نے دیا تھا؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھتیجے اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ بن ابو طالب کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا علی رضی اللہ عنہ سے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی درخواست قبول فرمائی۔ سرور عالم ﷺ نے خود حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی تربیت اور پرورش فرمائی تھی۔ (اور حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے نگران وسرپرست تھے)۔

(طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح کب اور کیسے ہوا؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح ہوا۔ خاندان کے چند بزرگ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو لے کر مسجد میں آ گئے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ زینب رضی اللہ

عنہا سے نکاح پڑھا دیا۔ (اصابہ۔ اسدالغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے نکاح کے وقت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کی عمر کیا تھی؟

جواب: اس وقت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کی عمر بہ اختلافِ روایات گیارہ یا تیرہ سال تھی۔ نکاح کے بعد خاندان کی عورتیں انہیں خود حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچا کر آئیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کا مہر کتنا مقرر کیا گیا تھا؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے مہر کے بارے میں مؤرخین وسیرت نگاروں میں اختلاف ہے۔ بعض نے ۴۸۰ درہم بتائے ہیں اور بعض نے چالیس ہزار۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جعفر رضی اللہ عنہ تاجر تھے اور ان کی مالی حیثیت بہت اچھی تھی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ سیدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہا تھا؟

جواب: انہوں نے کہا تھا: ”زینب رضی اللہ عنہا بہترین گھر والی ہے۔“ سیدہ اپنے شوہر کی بے حد خدمت کرتی تھیں۔ گھر میں لونڈیاں اور خادم تھے مگر گھر کا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں۔ (اصابہ۔ طبقات۔ اسدالغابہ۔ استیعاب)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کے چند خصائل بیان کر دیجیے؟

جواب: آپ علم وفضل میں نہ صرف بنو ہاشم بلکہ تمام قریش میں بے مثل تھیں۔ زہد وتقویٰ، فہم و فراست، حق گوئی، عصمت وعفت، عبادت و ریاضت میں بلند مقام رکھتی تھیں۔ فصاحت و بلاغت اور زور بیان سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ورثے میں ملا تھا۔ دراز قد اور متناسب جسم کے ساتھ خوبصورت خاتون تھیں۔ نانا ﷺ کی طرح جلال چہرے سے جھلکتا تھا اور چال ڈھال میں وقار حیدری تھا۔ جود وسخا اور نرمی وشفقت طبیعت ا

خاص تھی۔ صبر وقناعت، سادگی اور محنت ومشقت کی عادی تھیں۔

(اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابیات ؓ۔ تذکار صحابیات ؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بن علی رضی اللہ عنہ ایک بڑی عالمہ و فاضلہ تھیں۔ آپ نے درس وتدریس کا کام کہاں سے شروع کیا؟

جواب: ۳۷ ہجری میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے دارالخلافہ مدینہ سے کوفہ منتقل کیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جعفر اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ بھی مدینے سے کوفہ آ گئے۔ یہاں آپ نے درس وتدریس اور وعظ ونصیحت کے کام کا آغاز کیا۔

(تاریخ طبری۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کو نوجوانی میں سب سے پہلا صدمہ کیا برداشت کرنا پڑا؟

جواب: رمضان المبارک ۴۰ ہجری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ کی مسجد میں حالت نماز میں شدید زخمی کر دیئے گئے۔ ۲۱ رمضان المبارک کو آپ نے شہادت پائی۔ یہ سیدہ کے لیے بہت بڑا صدمہ تھا۔ آپ کو عبدالرحمٰن بن ملجم نے شہید کیا تھا۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ صحابہ کرام ؓ انسائیکلو پیڈیا۔ سیر الصحابہ ؓ۔ خلفائے راشدین ؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کے لیے دوسرا بڑا صدمہ کون سا تھا؟

جواب: والد کی شہادت کے بعد ۴۹ یا ۵۰ ہجری میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو اپنے حقیقی بڑے بھائی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دکھ بھی برداشت کرنا پڑا اس دوران سیدہ اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ مدینہ منورہ میں رہائش پذیر تھیں۔

(تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ استیعاب۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے سدہ زینب رضی اللہ عنہا کے اہل خانہ میں سے کون ان کے ساتھ کوفے گئے؟

جواب: حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے دو کم سن فرزند عون رضی اللہ عنہ اور محمد رضی اللہ عنہ سیدہ کے ساتھ تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جعفر اگرچہ ساتھ نہیں گئے لیکن انہوں

نے سیدہ اور بچوں کو جانے کی اجازت دے دی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: واقعہ کربلا کب پیش آیا اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کے خاندان کے کون سے افراد اس میں شہید ہوئے؟

جواب: واقعہ کربلا ۱۰ محرم ۶۱ ہجری میں پیش آیا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھائی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے علاوہ ان کے بھتیجے اور بیٹے اور بہت سے دوسرے ساتھی شہید ہو گئے۔

(تاریخ اسلام۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: ۹ اور ۱۰ محرم کی رات سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے چند عبرت انگیز اشعار پڑھے تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کیا فرمایا؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ پر رقت طاری ہو گئی اور فرمایا: ''اے کاش آج کا دن دیکھنے کے لیے میں زندہ نہ ہوتی۔ ہائے میرے نانا ﷺ، میری ماں رضی اللہ عنہا، میرے باپ رضی اللہ عنہ اور میرے بھائی حسن رضی اللہ عنہ سب مجھ کو چھوڑ گئے، اے بھائی اللہ کے بعد ہمارا سہارا آپ ہی ہیں۔ ہم آپ کے بغیر کیسے زندہ رہیں گے۔''

(طبقات۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے سیدہ زینب کو صبر کی تلقین کی تو آپ نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپ نے روتے ہوئے عرض کی: ''میرے ماں جائے، آپ کے بدلے میں اپنی جان دینا چاہتی ہوں۔'' (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

سوال: سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کی دلدوز باتیں سن کر کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے بہن سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: ''اے بہن صبر کرو، خدا سے تسکین حاصل کرو۔ سوائے خدا کی ذات کے ساری کائنات فانی ہے۔ ہمارے لیے ہمارے نانا خیر الخلائق کی ذات اقدس بہترین نمونہ ہے۔ تم انہیں کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنا۔ اے بہن! تمہیں خدا کی قسم ہے اگر میں راہ حق میں

کام آ جاؤں تو میرے ماتم میں گریبان نہ پھاڑنا۔ چہرے کو نہ نوچنا۔ اور بین نہ کرنا۔''

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ تاریخ اسلام)

سوال: ۱۰ محرم کو اہل بیت کے کون کون سے فرزندان کرام شہید ہوئے؟

جواب: حضرت علی اکبر بن حسین رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ، احمد بن حسن رضی اللہ عنہ، ابوبکر عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ، جعفر بن عقیل رضی اللہ عنہ، عمر بن علی رضی اللہ عنہ، عثمان بن علی رضی اللہ عنہ، پھر سیدہ زینب کے نوخیز فرزندوں عون اور محمد نے جام شہادت نوش کیا۔ عباس رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور آخر میں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے شہادت عظمیٰ قبول کر کے جنت مکانی کی۔ چند بچے اور خواتین کے علاوہ حضرت زین العابدین علی رضی اللہ عنہ بن حسین رضی اللہ عنہ جو بیمار تھے زندہ بچے۔ ان کو شامی فوج نے اسیر کر لیا۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا جسم گھوڑوں کے سموں تلے روند دیا گیا۔

(تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: ۱۲ محرم ۶۱ ہجری کو پس ماندگان کو کوفہ روانہ کیا گیا۔ جب اسیروں کا یہ قافلہ شہدائے کربلا کے قریب سے گزرا تو سیدہ نے فرط غم سے نڈھال ہو کر کیا فرمایا؟

جواب: اے محمد ﷺ آیئے، دیکھئے آپ کے حسین رضی اللہ عنہ کا خون آلود لاشہ چٹیل میدان میں پڑا ہے۔ اس کا جسم ٹکڑے کر دیا گیا ہے۔ آپ کے گھرانے کی لڑکیاں رسیوں میں جکڑی ہوئی ہیں۔ آپ کی ذریت قتل کر کے ریت پر بچھا دی گئی ہے۔ اور اس پر خاک اڑ رہی ہے۔ اے میرے نانا! یہ آپ کی اولاد ہے جسے ہنکایا جا رہا ہے۔ ذرا حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھئے۔ اس کا سر کاٹ لیا گیا ہے۔ اس کا عمامہ اور چادر چھین لی گئی ہے۔

(تاریخ طبری۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: جب سیدہ کا قافلہ کوفہ پہنچا تو آپ نے لوگوں سے کیا فرمایا؟

جواب: اسیروں کا لٹا ہوا قافلہ کوفہ پہنچا تو ہزاروں کوفی انہیں دیکھنے کے لیے اکٹھے ہو گئے۔ ہجوم کو دیکھ کر شیر خدا کی بیٹی نے کہا: ''لوگو! اپنی نظریں نیچی رکھو، یہ محمد الرسول اللہ ﷺ کی لٹی

ہوئی اولاد ہے۔'' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد عبرت انگیز خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

''اے کوفیو! اے مکارو۔ اے عہد شکنو' اپنی زبان سے پھر جانے والو۔ خدا کرے تمہاری آنکھیں ہمیشہ روتی رہیں۔ تمہاری مثال ان عورتوں کی سی ہے جو خود ہی سوت کاتتی اور پھر خود ہی ٹکڑے کر دیتی ہیں۔ تم نے خود ہی میرے بھائی سے رشتۂ بیعت جوڑا اور خود ہی توڑ دیا۔ تمہارے دلوں میں کھوٹ اور کینہ ہے۔ تمہاری فطرت میں جھوٹ اور دغا ہے۔ خوشامد، شیخی خوری اور عہد شکنی تمہارے خمیر میں ہے۔ تم نے جو کچھ آگے بھیجا ہے وہ بہت برا ہے۔ تم نے خیر البشر کے فرزند کو جو نوجوانوں کے سردار ہیں قتل کیا ہے، خدا کا قہر تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ آہ اے کوفہ والو! تم نے ایک بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ جو منہ بگاڑنے والا اور مصیبت میں مبتلا کر دینے والا ہے۔ یاد رکھو تمہارا رب نافرمانوں کی طاق میں ہے۔ اس کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔

(تاریخ طبری۔ تاریخ ابن خلدون۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: دوسرے دن اسیران اہل بیعت کو کوفہ کے گورنر ابن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا اور پھر دمشق یزید کے دربار میں بھیج دیا گیا۔ سیدہ رضی اللہ عنہا نے یزید اور اس کے درباریوں کے سامنے کیا خطبہ دیا؟

جواب: اللہ کی حمد وثناء کے بعد سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''اے یزید! حالات وآفات زمانے نے مجھے تم سے مخاطب ہونے پر مجبور کر دیا۔ یاد رکھ رب العزت ہم کو زیادہ دیر اس حال میں نہ رکھے گا۔ ہمارے مقاصد کو ضائع نہ کرے گا۔ تو نے ہمیں نقصان نہیں پہنچایا اپنے آپ کو پہنچایا ہے۔ آہ تیرے آدمیوں نے دوش رسول ﷺ کے سوار اور اس کے بھائیوں اور فرزندوں اور ساتھیوں کو نہایت بے دردی سے ذبح کر دیا ہے۔ انہوں نے اہل بیت کی پردہ نشین عورتوں کی بے حرمتی کی۔ اے کاش تو اس وقت شہیدان کربلا کو دیکھ سکتا تو اپنی ساری دولت وحشمت کے بدلے ان کے پہلو میں کھڑا ہونا پسند کرتا۔ ہم عنقریب اپنے نانا کی خدمت میں حاضر ہو کر ان مصائب کو بیان کریں گے جو تیرے بے درد ہاتھوں سے ہمیں پہنچے ہیں اور یہ اس جگہ ہوگا جہاں اولاد

رسول ﷺ اور اس کے ساتھی جمع ہوں گے۔ ان کے چہروں کا خون اور جسموں کی خاک کی صاف کی جائے گی۔ وہاں ظالموں سے بدلہ لیا جائے گا حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی مرے ہیں اپنے خالق کے پاس زندہ ہیں۔ اور وہی ان کے لیے کافی ہیں۔ وہ عادل حقیقی، نبی کی اولاد اور ان کے ساتھیوں کو قتل کرنے والوں سے ضرور بدلہ لے گا۔ وہی ہماری امید گاہ ہے اور اسی سے ہم فریاد کرتے ہیں۔"

(نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ استیعاب)

سوال: بتایئے یزید نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اور دوسرے اہل بیت کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: اسے ڈر تھا کہ کہیں لوگ خاندان نبوت کی حمایت میں نہ اٹھ کھڑے ہوں۔ اس نے اہل بیت کو اپنے خاص حرم سرا میں ٹھہرایا اور ان کی دل جوئی کی۔ چند دن بعد اس نے قافلۂ اہل بیت کو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ کی حفاظت میں مدینہ روانہ کر دیا۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر انصاری نے راستے میں ان کا ہر طرح سے خیال رکھا۔

(صحابۂ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: مدینہ پہنچے تو اہل بیت نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر کو کیا پیش کش کی؟

جواب: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر انصاری کے حسن سلوک پر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنی چوڑیاں اتار کر پیش کیں اور معذرت کی کہ اس وقت ہمارے پاس اور کچھ نہیں کہ آپ کی خدمت کا معاوضہ دے سکیں۔ انہوں نے چوڑیاں واپس کر دیں۔

(صحابۂ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے نانا جان کے روضۂ اقدس پر حاضری دے کر کیا فریاد کی؟

جواب: روضۂ اقدس پر حاضر ہوئیں تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے آنسوؤں کی زبان میں عرض کی: "اے میرے پیارے نانا جان! میں آپ کے فرزند اور اپنے بھائی کی شہادت کی خبر لائی ہوں۔ آپ کی اولاد کو رسیوں سے باندھ کر کوفہ اور دمشق کی گلیوں میں پھیرایا گیا۔" پھر وہ اپنی والدہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی قبر پر گئیں بڑے دکھ سے کیفیت بیان کی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

سوال: واقعہ کربلا کے بعد سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کس انداز سے زندگی گزاری؟

جواب: آپ نے خاندان کے دوسرے لوگوں سے مل کر داستان غم سنائی اور انہیں صبر کی تلقین کی۔ کہا جاتا ہے کہ کربلا سے واپس آنے کے بعد کسی نے ان کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں دیکھی۔ (طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: انہوں نے ۱۵ رجب ۶۲ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ دوسری روایت کے مطابق اپنے شوہر حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام چلی گئی تھیں۔ دمشق کے پاس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی کچھ زمینیں تھیں۔ وہیں بیمار ہوئیں اور انتقال فرمایا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ سیدہ مدینہ میں اپنے غم اور کربلا کے مصائب لوگوں کو دردانگیز انداز سے سناتی تھیں۔ لوگ متاثر ہوتے اور اولاد رسول ﷺ کی حمایت کے جذبات پیدا ہوتے گئے۔ عامل مدینہ نے اس کی اطلاع یزید کو دی۔ اس نے حکم دیا کہ زینب رضی اللہ عنہا کو کسی دوسرے شہر بھیج دو۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا پہلے تو رضامند نہ ہوئیں پھر خیرخواہوں کے سمجھانے پر مان گئیں۔ حضرت سکینہ رضی اللہ عنہا و فاطمہ رضی اللہ عنہا و بنات حسینؓ اور کچھ دوسرے عزیزوں کے ہمراہ مصر چلی گئیں۔ وہاں کے والی حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہا بن مخلد انصاری نے عزت وتکریم سے دارالاقامہ میں ٹھہرایا۔ تقریباً ایک سال بعد ۶۳ ہجری میں سیدہ نے وہیں انتقال فرمایا۔ دمشق اور قاہرہ دونوں جگہوں پر ان کے مزارات موجود ہیں۔ (اصابہ۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ اسد الغابہ)

سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابی العاصؓ

(نواسی، مہاجر مدینہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی اس نواسی کا نام بتا دیجیے جو آپ کو بے حد عزیز تھی؟

جواب: سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابی العاص رضی اللہ عنہ۔ اپنے نواسوں سیدنا حسن رضی اللہ

عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی طرح اس نواسی سے بھی بے حد پیار کرتے تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: نبی رحمت ﷺ کی نواسی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کا والد کی طرف سے نسب کیا تھا؟

جواب: آپ حضور ﷺ کے داماد حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ نسب اس طرح ہے: امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابی العاص رضی اللہ عنہ بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔ حضرت ابوالعاص ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھانجے تھے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا والدہ کی طرف سے نسب بتا دیجیے؟

جواب: آپ سرکار دو عالم ﷺ کی سب سے بڑی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھیں۔ والدہ کی طرف سے نسب اس طرح ہے: سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا بنت زینب بنت محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم۔

(انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ طبقات۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی نانی کا نام بتا دیجیے؟

جواب: سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کی نانی ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ اور نانا سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ ہیں۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ بنات النبی ﷺ)

سوال: سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی دادی کون تھیں؟

جواب: آپ کی دادی ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن ہالہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد ہیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: آنحضرت ﷺ کو اپنی نواسی امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے کس قدر محبت تھی؟

جواب: آپ سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا سے بے حد پیار کرتے تھے۔ آپ ان کو نماز کے اوقات میں بھی جدا نہ کرتے۔ انہیں کندھے پر بٹھا لیتے۔ اپنے سینہ مبارک پر لٹاتے۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ طبقات۔ تہذیب الاسماء۔ صحیح بخاری ومسلم۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ نے ۸ ہجری میں وفات پائی۔ ان کے بعد سیدہ کی بیٹی امامہ رضی اللہ عنہا کی سرپرستی کس نے کی؟

جواب: حضور اقدس ﷺ ننھی امامہ رضی اللہ عنہا سے بچپن ہی سے بہت محبت کرتے تھے۔ جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے وفات پائی تو حضرت امامہ رضی اللہ عنہا اپنے نانا کی سرپرستی اور نگرانی میں آ گئیں۔ حضور ﷺ کے وصال کے وقت سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا سن شعور کو پہنچ چکی تھیں۔ (طبقات۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سرکار دو عالم ﷺ کو حبشہ کے نجاشی نے ایک انگوٹھی تحفۃً بھجوائی تھی۔ بتائیے آپ نے وہ انگوٹھی کسے دی تھی؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ انگوٹھی میں اسے دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔'' لوگوں کا خیال تھا کہ یہ انگوٹھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ملے گی لیکن آپ نے سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور انگوٹھی اُن کی انگلی میں پہنا دی۔ بعض روایات میں زریں ہار کا ذکر ہے جو حضور ﷺ نے امامہ رضی اللہ عنہا کے گلے میں پہنا دیا۔

(طبقات۔ مسند احمد بن حنبل۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے وفات کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ میرے بعد میری بھانجی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لیں۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ مدارج النبوت)

سوال: سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ ۱۲ ہجری میں انتقال کر

گئے۔ انہوں نے سیدہ امامہ کو کس کے سپرد کیا؟

جواب: حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ نے آخری وقت اپنی بیٹی امامہ رضی اللہ عنہا کے متعلق اپنے ماموں زاد بھائی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام کو وصیت کی اور ان کی نگرانی میں دے دیا تھا۔ کہ وہ ان کی شادی وغیرہ کا بندوبست کریں۔

(آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ مدارج النبوت)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی نواسی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابو العاص رضی اللہ عنہ کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی وصیت کے مطابق وفات کے بعد امامہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح ۱۱ ہجری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ یہ تقریب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام کی مرضی سے ہوئی اور نکاح بھی انہی سے پڑھایا تھا۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ۴۰ ہجری میں شہادت پائی۔ بتایئے اس کے بعد سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس سے ہوا؟

جواب: سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بن نوفل رضی اللہ عنہ بن حارث نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے اجازت لے کر حضرت امامہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی امامہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔ اور انہوں نے نکاح کا پیغام بھی بھیجا تھا۔ لیکن سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہا کو اطلاع دی۔

(عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وفات سے پہلے سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا سے کیا فرمایا تھا؟

جواب: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے حضرت امامہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، اگر آپ میرے بعد شادی کرنا چاہیں تو میں آپ کے لیے حضرت مغیرہ بن

نوفل کے بارے میں راضی ہوں۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ اسد الغابہ۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتائیے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بن نوفل کون تھے؟

جواب: سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کے دوسرے شوہر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے چچا حارث کے پوتے تھے۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابی العاص رضی اللہ عنہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: نواسئی رسول ﷺ سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابی العاص رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بن نوفل کے گھر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

(استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتائیے سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابی العاص رضی اللہ عنہ کی اولاد کتنی تھی؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سیدہ امامہ رضی اللہ عنہ کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ایک روایت ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بن نوفل رضی اللہ عنہ سے حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کا ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام یحییٰ تھا۔ بعض سیرت نگاروں کے بقول دونوں شوہروں سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: رسول اقدس ﷺ کی اس نواسی کا نام بتا دیجیے جسے آپ ﷺ نے کندھے پر بٹھا کر اور گود میں لے کر نماز ادا کی تھی؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابی العاص رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کندھے پر اٹھا کر مسجد نبوی میں تشریف لائے اور کبھی کندھے پر بٹھا کر اور کبھی گود میں بٹھا کر نماز ادا فرمائی۔

(صحیح بخاری۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ سیر الصحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب)

رضاعی مائیں
اور رضاعی رشتے دار

﴿سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا﴾

(رضاعی ماں)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ کو سب سے پہلے کس نے دودھ پلایا تھا؟

جواب: آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی پیدائش کے بعد آپ کو سب سے پہلے دودھ پلایا۔

(سیرت دحلانیہ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ حضور ﷺ کے والدین۔ سیرت رسول عربی ﷺ)

سوال: حضور اقدس ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام بتا دیجیے؟

جواب: سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام وہب بن عبد مناف تھا جو بنی زہرہ کے سردار تھے۔ آپ کی والدہ کا نام مہرہ (یا برہ تھا)۔

(ہادیٔ کونین ﷺ۔ شجرۂ رسول مقبول ﷺ۔ سیرت دحلانیہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضور ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی شادی کس سے اور کب ہوئی؟

جواب: حضور ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے جمادی الآخر کی پہلی تاریخ کو دوشنبے (پیر) کے دن ہوئی۔

(سیرت رسول عربی ﷺ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ سیرت دحلانیہ۔ معارج النبوۃ)

سوال: حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کو کتنے دن دودھ پلایا؟

جواب: آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو کتنے دن دودھ پلایا اس کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ تین چار دن، سات دن یا کئی روز تک۔

(سیرت رسول عربی ﷺ۔ سیرت المصطفٰے ﷺ۔ رسالتمآب ﷺ۔ محمد رسول اللہ ﷺ)

سوال: سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے چند خصائل وفضائل بتا دیجئے؟

جواب: آپ کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ آپ سید الانبیاء ﷺ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ آپ کی نمایاں خوبیاں یہ ہیں: آپ رحم دل اور فیاض، پاکیزہ وطیب، پرہیز گار اور خدا پرست، حسن و جمال میں یکتا، فصاحت و بلاغت میں باکمال۔ نیک اور پارسا تھیں۔

(معارج النبوۃ۔ تاجدارِ دو عالم ﷺ کے والدین۔ شجرہ رسول مقبول ﷺ۔ سیرت دحلانیہ)

سوال: رسول رحمت ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ نے بیس سال کی عمر میں مدینہ منورہ کے قریب ابواء کے مقام پر وفات پائی۔

(حیات محمد ﷺ۔ سیرت دحلانیہ۔ سیرت حلبیہ۔ سیرۃ النبی ﷺ)

سوال: بتائیے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کتنی تھی؟

جواب: حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت حضور ﷺ کی عمر مبارک چھ سال تھی۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ تاریخ اسلام۔ حیات محمد ﷺ)

سوال: سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا ایک بہترین شاعرہ بھی تھیں۔ اس بات کا پتہ کیسے چلتا ہے؟

جواب: عربی شاعری اور تاریخ و سیرت کی کتابوں میں حضور ﷺ کی والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی شاعری کے خوبصورت نمونے موجود ہیں۔ ان کی شاعری کا اظہار خاص طور پر دو موقعوں پر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر مرثیہ کہا اور اپنی وفات کے وقت حضور اقدس ﷺ کے چہرۂ اقدس کی طرف دیکھ کر اشعار کہے تھے۔ اسی طرح آپ نے حضور ﷺ کو حضرت حلیمہ سعدیہ کے سپرد کرتے وقت بھی اشعار کہے تھے جو فصاحت و بلاغت کا عمدہ نمونہ ہیں۔

(اسد الغابہ۔ دلائل النبوت۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا)

حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا

(رضاعی ماں، منہ بولی ماں)

سوال: بتایئے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضور ﷺ کو کس نے دودھ پلایا؟

جواب: سرکار دو عالم ﷺ کی پیدائش کے بعد حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو دودھ پلایا۔ روایات کے مطابق ان کے بعد کچھ دن تک حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کو دودھ پلایا۔

(طبقات۔ سیرت احمد مجتبیٰ ﷺ۔ سیرۃ دحلانیہ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کو کتنا عرصہ تک دودھ پلایا؟

جواب: انہوں نے آپ کو ایک ہفتے دو ہفتے، سات ماہ یا چند دن تک دودھ پلایا۔

(نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب۔ سیرت سرور عالم ﷺ۔ اسوۃ الرسول ﷺ۔ خاتم النبیین ﷺ)

سوال: بتایئے حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کون تھیں؟

جواب: آپ ابولہب کی لونڈی تھیں۔ پھر حضور ﷺ کی رضاعی ماں، منہ بولی ماں اور دایہ کا شرف بھی آپ کو حاصل ہوا۔

(محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ سیرت رسول عربی ﷺ۔ سیرت دحلانیہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضور اقدس ﷺ کی ولادت کے وقت کس خاتون کو آزادی ملی؟

جواب: ابولہب کی لونڈی حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کو۔ انہوں نے ابولہب کو بھتیجے محمد ﷺ کی ولادت کی خبر دی تو اسی خوشی میں ابولہب نے انہیں آزاد کر دیا۔

(رحمۃ اللعالمین ﷺ۔ سیرت مصطفےٰ ﷺ۔ معارج النبوۃ۔ سیرت دحلانیہ)

سوال: حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کی نسبت سے حضور ﷺ کے رضاعی بھائی کون سے تھے؟

جواب: حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی دودھ پلایا۔ حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے مسروح۔ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا۔

(سیرت سرور عالم ﷺ۔ معارن النبوۃ۔ اسوۃ الرسول ﷺ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی رضاعی ماں تھیں۔ بتایئے حضور ﷺ ان کا کس قدر احترام کرتے تھے؟

جواب: حضور ﷺ ان کا بے حد احترام کرتے تھے اور ان کو انعام و اکرام سے نوازتے تھے۔ مدینہ طیبہ سے ان کے لیے تحائف بھجواتے تھے۔

(معارج النبوۃ۔ الوفاء۔ مدارج النبوۃ۔ سیرت المصطفیٰ ﷺ۔ اصابہ)

سوال: ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیسا رویہ تھا؟

جواب: ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بھی حضور ﷺ کی رضاعی ماں حضرت ثویبہ کا بے حد احترام کرتی تھیں۔ اور ان کے ساتھ احترام کا برتاؤ کرتی تھیں۔

(اسوۃ الرسول ﷺ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیرت سرور عالم ﷺ۔ اسد الغابہ)

سوال: کیا حضور ﷺ کی رضاعی ماں حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا تھا؟

جواب: تمام سیرت نگار متفق ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی رضاعی ماں حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا اور شرف صحابیت حاصل کیا۔

(طبقات۔ اصح السیر۔ سیرت سرور عالم ﷺ۔ سیرت محمد ﷺ۔ سیرت رسول عربی ﷺ)

سوال: بتایئے حضور اقدس ﷺ کی رضاعی ماں حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے ۷ ہجری میں مکہ میں وفات پائی اور جنت المعلیٰ میں دفن ہوئیں۔ ان کا ایک ہی بیٹا مسروح تھا جو ان کی زندگی میں ہی انتقال کر گیا۔

(معارج النبوۃ۔ حیات محمد ﷺ۔ سیرت محمد ﷺ۔ ضیاء النبی ﷺ۔ سیرت دحلانیہ)

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

(رضاعی ماں/ دایہ)

سوال: اس خاتون کا نام بتا دیجیے جسے حضور ﷺ کو سب سے زیادہ اپنی گود میں کھلانے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: رسول رحمت ﷺ کی رضاعی ماں اور دایہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کو سب سے زیادہ اپنی گود میں رکھا۔

(رحمۃ اللعالمین ﷺ۔ ضیاء النبی ﷺ۔ سیرت سرور عالم ﷺ۔ سیرت رسول عربی ﷺ)

سوال: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کون تھیں اور ان کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: یہ حضور ﷺ کی رضاعی ماں اور دایہ تھیں۔ ان کا تعلق عرب کے ایک مشہور قبیلے بنو سعد سے تھا۔

(المعارف۔ رحمۃ اللعالمین ﷺ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ سیرت سرور عالم ﷺ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی ایک رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ ان کی کنیت بتا دیجیے؟

جواب: حضور ﷺ کی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام کبشہ تھی۔

(المعارف۔ رحمۃ اللعالمین ﷺ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرۃ النبی ﷺ)

سوال: بتائیے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے والد کا کیا نام تھا؟

جواب: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے والد کا اصل نام عبداللہ بن حارث اور کنیت ابو ذوہیب تھی۔ یہ بھی قبیلے بنو سعد سے تعلق رکھتے تھے۔

(المعارف۔ نبی رحمت ﷺ۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی چند خاص خوبیاں بتا دیجیے؟

جواب: آپ حلیم و باوقار اور سعادو والی تھیں۔ شریف اور قوم کی باعزت خاتون تھیں۔ حرص و طمع

سے پاک، قناعت پسند اور ملنسار وشفیق تھیں۔

(سیرۃ المصطفےٰ ﷺ۔ سیرت رسول عربی ﷺ۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی ابتدائی حالت کیا تھی اور حضور ﷺ کو گود میں لینے کے بعد کیا تبدیلی آئی؟

جواب: آپ کی اونٹنی مکہ کی طرف آتے وقت سب سے پیچھے تھی۔ جانوروں اور خود حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے دودھ میں کمی تھی۔ ان کا علاقہ قحط زدہ تھا۔ حضور ﷺ کو گود میں لینے کے بعد ان کی اونٹنی سب سے آگے نکل گئی۔ جانوروں کے خشک تھنوں میں دودھ آ گیا۔ قحط زدہ علاقے سے خشک سالی ختم ہوئی اور بہار آ گئی۔

(حرا کا آفتاب ﷺ۔ سیرت رسول عربی ﷺ۔ حبیب خدا ﷺ۔ نبی رحمت ﷺ۔ سیرت محمدیہ)

سوال: بتایئے حضور ﷺ کی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کو کیا لوری دیا کرتی تھیں؟

جواب: آپ لوری دیتے ہوئے کہتی تھیں: ''اے میرے رب! جب تو نے محمد ﷺ کو ہمیں دیا ہے تو آپ ﷺ کو باقی رکھ۔ یعنی زندگی دے اور لمبی عمر عطا کر اور آپ کے مراتب کو بلند کر۔ اور آپ کے دشمن جو باطل باتیں اور باطل خیال کریں ان کو مٹا دے۔''

(ضیاء النبی ﷺ۔ حبیب خدا ﷺ۔ نبی رحمت ﷺ۔ سیرت محمدیہ۔ سیرت رسول عربی ﷺ)

سوال: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی نسبت سے حضور ﷺ کے کتنے رضاعی بہن بھائی تھے؟

جواب: عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ، انیسہ بنت حارث رضی اللہ عنہا، شیما بنت حارث رضی اللہ عنہا اور حدیقہ بنت حارث رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی نسبت سے رضاعی بہن بھائی تھے۔

(الخصائص الکبریٰ۔ الوفا۔ الرحیق المختوم۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کو گود میں لیا تو اس وقت ان کی گود میں شیر خوار بچہ کون تھا؟

جواب: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ، وہ حضور ﷺ کا دودھ شریک بھائی تھا۔

(سیرت المصطفیٰ ﷺ۔ حضور ﷺ کا بچپن۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا ننھے حضور ﷺ کو کتنی مدت بعد واپس مکہ لائیں؟

جواب: وہ دو سال بعد واپس مکہ لائیں اور حضور ﷺ کی والدہ سے ملوا کر دوبارہ ساتھ لے گئیں۔

(سیرت رسول عربی ﷺ۔ ضیاء النبی ﷺ۔ رحمۃ اللعالمین ﷺ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ کتنا عرصہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے؟

جواب: آپ تقریباً پانچ سال تک اپنی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے اور وہیں ان کے قبیلے بنو سعد میں پرورش پائی۔

(فروغ ہدایت۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضور ﷺ اپنی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا کس قدر احترام کرتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا بے حد احترام کرتے تھے۔ وہ آتیں تو ان کے لیے اپنی چادر بچھا دیتے تھے اور انہیں تحائف دیتے تھے۔

(حیات محمد ﷺ۔ ولادت سے نزول وحی تک۔ سیرت المصطفیٰ ﷺ)

سوال: ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیسے پیش آتی تھیں؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ محبت واحترام سے پیش آتیں۔ اور مالی تعاون کے ساتھ ساتھ انہیں اونٹ اور بکریاں بھی دیتی تھیں۔

(سیرت دحلانیہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ روض الانف۔ اسوۃ الرسول ﷺ)

سوال: کیا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر اسلام لائے تھے؟

جواب: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر حارث مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔

تاہم ان کے اسلام لانے کا زمانہ متعین نہیں ہو سکا۔

(سیرت حلبیہ۔ الشفا۔ محمد رسول اللہ ﷺ۔ سیرت دحلانیہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے پاس قبیلہ بنو سعد میں پرورش پائی آپ نے بنو سعد کی کس طرح تعریف فرمائی؟

جواب: آپ ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرماتے تھے: ”میں تم میں سب سے زیادہ شیریں و بہتر کلام کرنے والا ہوں۔ اور قریشی خاندان سے ہوں اور میں نے بنو سعد قبیلہ میں دودھ پیا ہے۔“ آپ کی پرورش بھی اسی قبیلے میں ہوئی۔

(سیرۃ حلبیہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضور اقدس ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کن دو وجوہ سے آپ کے دودھ شریک بھائی ہیں؟

جواب: حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو بھی بچپن میں دودھ پلایا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھی۔ اس طرح حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے بھی رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھی۔

(استیعاب۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے چوتھے یا پانچویں سال حضور ﷺ کے شق صدر کا واقعہ کہاں ہوا تھا؟

جواب: اس وقت رسول اللہ ﷺ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قبیلہ بنو سعد میں پرورش پا رہے تھے۔ اپنے رضاعی بہن بھائیوں کے ساتھ کھیل رہے تھے جب یہ واقعہ ہوا۔

(طبقات۔ الشفاء۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرۃ حلبیہ۔ تہذیب)

سوال: کیا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے احادیث روایت کی ہیں؟

جواب: انہوں نے آپ ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں اور ان سے عبداللہ بن جعفر نے روایت کی ہے۔ تاہم ان کی روایات بہت کم ہیں۔

(استیعاب۔ دلائل النبوۃ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: یہ بتایئے کہ کیا حضرت حلیمہ نے ہجرت کی تھی؟

جواب: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ ہجرت نہیں کی بعض کہتے ہیں کہ ہجرت کی۔ تاہم وہ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد وہ کبھی کبھار آپ کی خدمت میں حاضر ہوتی رہیں۔ (اصابہ۔ طبقات۔ روض الانف۔ سیرت دحلانیہ)

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا

(رضاعی ماں/ سابقون الاولون/ مہاجر حبشہ/ مہاجر مدینہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ حضرت ام ایمن کو اے ماں کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔ بتایئے ام ایمن رضی اللہ عنہا کون تھیں؟

جواب: حضرت ام ایمن حبشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی رضاعی ماں اور باندی تھیں۔ انہوں نے آپ کی پرورش فرمائی تھی۔

(طبقات۔ انساب الاشراف۔ سیر اعلام النبلاء۔ اصابہ)

سوال: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا اصل نام کیا تھا؟ کنیت اور لقب بھی بتا دیجیے؟

جواب: ان کا نام برکتہ بنت ثعلبہ بن عمرو تھا۔ آپ کی کنیت ام ایمن رضی اللہ عنہا جبکہ لقب ام الظباء تھا۔ (طبقات۔ انساب الاشراف۔ سیر اعلام النبلا۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا باندی کے طور پر کیسے آئی تھیں؟

جواب: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ کو اپنے والد سے میراث میں ملی تھیں۔ ان کے ساتھ پانچ اونٹ اور بکریاں بھی تھیں۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضور ﷺ نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو کب آزاد کر دیا تھا؟

جواب: جب آپ ﷺ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو اس وقت ان کو آزاد فرما دیا۔ (سیر اعلام النبلا۔ طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے مدینہ طیبہ کی طرف سفر کیا تو ان کے ہمراہ کون سی خاتون تھیں؟

جواب: حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے بچپن میں چھ سال کی عمر میں انہیں ساتھ لے کر اپنے عزیزوں سے ملنے مدینہ تشریف لے گئیں۔ اس سفر میں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا ان کے ساتھ تھیں۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ استعیاب۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: مدینہ طیبہ سے واپسی پر ابواء کے مقام پر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا انتقال فرما گئیں۔ آپ ﷺ کس کے ساتھ مدینے واپس آئے؟

جواب: حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا مکہ کی طرف آنے لگیں تو ابواء کے مقام پر انتقال فرما گئیں۔ رسول اللہ ﷺ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ساتھ مکہ واپس آئے۔

(معجم البلدان۔ طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ تہذیب الاسماء)

سوال: رسول اللہ ﷺ اپنی رضاعی ماں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو دیکھتے تو کیا فرماتے تھے؟

جواب: آپ فرماتے: ''یہ میرے اہل بیت کی بقیہ خاتون ہیں۔'' بلکہ ان کو ہمیشہ اہل بیت کے مرتبے پر رکھا۔ یعنی ان کو اہل بیت میں شمار کیا۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ طبقات۔ اصابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: بتایئے حضرت ام ایمن کی پہلی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: ان سے مکہ میں ہی عبید بن زید خزرجی نے شادی کی۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا تو عبید نے ان کو طلاق دے دی۔ یہ بھی روایت ہے کہ عبید کا انتقال ہوا اور ام ایمن بیوہ ہو گئیں۔ عبید بن زید کے اسلام لانے کا ذکر نہیں ملتا۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی عبید بن زید خزرجی سے ہوئی بتایئے ان سے کتنی اولادیں ہوئیں؟

جواب: عبید بن زید خزرجی سے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت ایمن رضی اللہ عنہ بن عبید پیدا ہوئے۔

(دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ استیعاب)

سوال: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی دوسری شادی کس صحابی سے ہوئی تھی؟

جواب: ان کی دوسری شادی رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہا بن حارثہ سے کی۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب رسول اکرم ﷺ کو نبوت ملی۔

(استیعاب۔ سیرۃ حلبیہ۔ انساب الاشراف)

سوال: اللہ کے رسول ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضور اقدس ﷺ نے اسلام کی دعوت دی تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے اہل بیت نبوی کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا۔ اِس لیے آپ سابقون الاولون میں سے تھیں۔ اور اسلام کی خاطر تکلیفیں برداشت کیں۔

(سیرۃ حلبیہ۔ انساب الاشراف۔ تاریخ ابن کثیر۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتائیے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہاں ہجرت کی تھی؟

جواب: آپ نے دونوں ہجرتیں کیں۔ پہلے ہجرت حبشہ اور پھر ہجرت مدینہ۔ آپ حبشہ سے ہجرت کر کے مدینے آئی تھیں۔

(طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا ایک مجاہدہ بھی تھیں۔ بتائیے آپ نے غزوۂ احد میں کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: آپ غزوۂ احد میں شریک تھیں اور مجاہدین کو پانی پلانا آپ کے ذمے تھا۔ زخمیوں کی دوا اور علاج میں بھی آپ مصروف رہیں۔ جب ایک موقع پر مسلمان شکست کھا کر بھاگنے لگے تو وہ ان کے چہروں پر مٹی پھینکنے لگیں اور کہہ رہی تھیں: ”یوں تم اپنی عورتوں سے باتیں کرو گے؟ اٹھاؤ اپنی تلوار“ کبھی کہتیں: ”سوت لے لے اور چرخہ کات، تلوار

پھینک دے۔'' اس طرح ان کو غیرت دلاتیں اور ہمت بڑھاتیں۔

(دلائل النبوۃ۔ انساب الاشراف۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ المغازی)

سوال: غزوۂ خیبر میں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کس بہادری کا ثبوت دیا؟

جواب: آپ غزوۂ خیبر میں شریک ہوئیں تو عورتوں کی ایک جماعت بھی آپ کے ساتھ تھی۔ مجاہدین کے حوصلے بڑھانا۔ پانی پلانا اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا ان صحابیات رضی اللہ عنہا کے ذمے تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو بھی مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔

(طبقات۔ المغازی۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ انساب الاشراف)

سوال: جنگ حنین میں بھی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے بے مثال ہمت و جرأت کا ثبوت دیا۔ وہ کیا تھا؟

جواب: اس میں اپنے دونوں بیٹوں ایمن رضی اللہ عنہ اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر مجاہدین میں شامل ہو گئیں۔ ان کے دونوں بیٹے بھی ان سو جوانوں میں شامل تھے جو آپ ﷺ کے گرد و پیش ثابت قدم رہے۔ اسی دوران حضرت ایمن رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ اس کے باوجود ام ایمن رضی اللہ عنہا اور دوسرے بیٹے اسامہ رضی اللہ عنہ ثابت قدم رہے۔ اور والدہ کے ساتھ مل کر دشمن کا مقابلہ کیا۔

(تفسیر قرطبی۔ فتح الباری۔ طبقات۔ انساب الاشراف)

سوال: رسول رحمت ﷺ نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے شادی کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ''جو جنتی خاتون سے شادی کرنا چاہے وہ ام ایمن رضی اللہ عنہا سے شادی کرے۔'' اس طرح حضور ﷺ نے ان کے جنتی ہونے کی تصدیق فرما دی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی دوسری شادی کس سے ہوئی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سن کر حضرت زید بن حارثہ نے ان سے شادی کر لی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا صحیح طریقے سے کیوں نہیں بول پاتی تھیں؟

جواب: آپ بعض الفاظ کی ادائیگی صحیح طریقے سے نہیں کر پاتی تھیں اس لیے بعض سیرت نگاروں اور مؤرخین کا کہنا ہے کہ آپ کی زبان میں لکنت تھی۔

(طبقات۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ تاریخ اسلام ذہبی)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے وصال پر حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کس طرح دکھ کا اظہار کیا تھا؟

جواب: جب آنحضرت ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ام ایمن کھڑی ہو گئیں۔ دکھ اور رنج کی وجہ سے آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ آپ نے رقت قلبی سے ایک قصیدہ کہا جو کتب سیرت میں موجود ہے۔ اور عربی شاعری کا شاہکار سمجھا جاتا ہے۔

(طبقات۔ نخ الدرج۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ کو کس بات نے رلایا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کو گئے تو وہ رو پڑیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کس چیز نے آپ کو رلایا۔ جو اللہ کے ہاں ہے وہ آپ ﷺ کے لیے زیادہ بہتر ہے“۔ آپ نے فرمایا، اس پر نہیں رو رہی۔ واقعی جو اللہ کے پاس ہے وہ آپ ﷺ کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں تو اس پر رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اس پر وہ دونوں بھی آپ کے ساتھ رونے لگے۔

(صفۃ الصفوۃ۔ اصابہ۔ صحیح مسلم۔ الحلبیہ۔ سنن ابن ماجہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے پانچ احادیث روایت کی ہیں۔ بتائیے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: علامہ ذہبی اور ابن حجر کے بقول حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی وفات

کے پانچ ماہ بعد انتقال فرما گئیں۔ بعض روایات دور عثمانی بتاتی ہیں۔

(تہذیب الاسماء واللغات۔ تاریخ اسلام ذہبی۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: جناب عبدالمطلب حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ کے بارے میں کیا نصیحت کیا کرتے تھے؟

جواب: آپ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اکثر یہ نصیحت کرتے: ''میرے اس بچے کی طرف سے غفلت نہ برتنا۔ میں نے اسے بچوں کے ساتھ بیری کے درخت کے پاس دیکھا ہے۔ اہل کتاب کو امید ہے کہ میرا یہ بیٹا اس امت کا نبی بنے گا۔''

(طبقات۔ مواہب اللدنیہ۔ عیون الاثر۔ سیرت حلبیہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ اپنے دادا جناب عبدالمطلب کی وفات پر پریشان تھے۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی اس پریشانی کا کس طرح ذکر کیا ہے؟

جواب: آپ کہتی ہیں کہ میں نے جناب عبدالمطلب کی وفات پر رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ وہ اپنے دادا کے سرہانے ان کی وفات پر رو رہے تھے۔

(طبقات۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے بچپن کی برکات کس طرح بیان کرتی ہیں؟

جواب: آپ فرماتی ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھوک یا پیاس کی شکایت کرتے نہیں دیکھا۔ جب وہ صبح اٹھتے تو زم زم کا پانی پیتے اور کبھی تو ایسا ہوتا کہ ہم انہیں ناشتہ دیتے تو وہ فرماتے کہ مجھے خواہش نہیں، میرا پیٹ بھرا ہوا ہے۔

(دلائل النبوۃ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتینؓ)

سوال: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا رنگ کالا تھا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کا رنگ صاف اور سفید۔ منافقین حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح فیصلہ فرمایا؟

جواب: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا رنگ والد کی طرح سفید تھا۔ جبکہ ان کی والدہ حضرت ام

ایمن رضی اللہ عنہا کا رنگ کالا تھا۔ منافقین حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید کی نسبت کہتے کہ یہ زید کا بیٹا نہیں ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کو ان باتوں سے سخت تکلیف پہنچتی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج مجزز مدلجی (ایک ماہر النساب شخص) میرے پاس آیا اور اس نے اسامہ رضی اللہ عنہا اور زید رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ وہ دونوں لیٹے ہوئے تھے انہوں نے اپنے سر پر صرف ایک چادر ڈالی ہوئی تھی اور صرف پاؤں نظر آ رہے تھے۔ تو اس نے کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے کا حصہ ہیں یعنی ان کا نسب ونسل ایک ہے۔

(سیرت حلبیہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: رسول اللہ ﷺ اپنی کس رضاعی ماں سے مزاح فرمالیا کرتے تھے؟

جواب: آپ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے کبھی کبھی مزاح بھی فرمالیا کرتے تھے۔ مثلاً ایک مرتبہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں اور عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ مجھے سواری عطا فرمائیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم آپ کو اونٹنی کا ایک بچہ دیں گے، انہوں نے عرض کیا اونٹنی کا بچہ میرا بوجھ کیا اٹھائے گا۔ میں نہیں لوں گی، آپ ﷺ نے فرمایا: ہم تو وہی دیں گے۔ آنحضرت ﷺ ان سے خوش طبعی فرما رہے تھے اور آپ کے مزاح میں بھی سچ بات ہوتی تھی۔ آپ نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اونٹ عطا فرمایا اور مسکرا کر فرمانے لگے: ''سارے اونٹ کسی اونٹنی ہی کی اولاد (بچے) تو ہیں''۔ تب وہ حضور ﷺ کے مزاح کو سمجھ پائیں۔

(طبقات ابن سعد۔ رسول اللہ ﷺ کی مسکراہٹیں)

سوال: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی دیکھ بھال کی۔ بتائیے انہوں نے اولاد نبی کا کس طرح خیال رکھا؟

جواب: آپ بیت رسول ﷺ کے معاملات اور ان کی خوشی وغم میں برابر کی شریک تھیں۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نکاح کے دن سے

ان کے معاملات میں معاون رہیں۔ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کا انتقال ہوا تو انہیں غسل دینے والی خواتین میں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو بھی مکہ میں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا۔ حضرت اسماء بنت عمیس کے معاملات میں بھی معاون تھیں۔

(انساب الاشراف۔ سیر العلام النبلا۔ اسد الغابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ طبقات)

سوال: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید کو رسول اللہ ﷺ نے جہاد کے لیے روانہ فرمایا تھا۔ بتایئے انہیں کس نے واپس بلایا؟

جواب: حضرت اسامہ آنحضرت ﷺ سے رخصت ہو کر گھوڑے پر سوار ہو رہے تھے کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے پیغام بھیجا کہ آنحضرت ﷺ پر نزع کا عالم طاری ہو گیا ہے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے۔

(طبقات۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہ کے پہلے شوہر عبید کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: سعید انصاری کے بقول آپ کے پہلے شوہر عبید یثرب کے خاندان حارث بن خزرج سے تھے لیکن ابن سعد اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا نسب اس طرح تھا: عبید بن زید بن عمرو بن بلال بن ابی الحرباء بن قیس بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج۔

(طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضور ﷺ نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہ کو کون سا نخلستان عطا کیا تھا؟

جواب: آپ نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو پہلے ایک نخلستان دیا تھا جو انصار کے دیئے ہوئے نخلستانوں میں سے تھا۔ جب بنو قریظہ اور بنو نضیر پر غلبہ ہوا تو حضور ﷺ نے انصار کو ان کے نخلستان واپس کرنے شروع کیئے۔ حضرت امن ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا نخلستان تھا۔ انہوں نے واپس مانگا تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا واپس نہیں کرنا چاہتی تھیں۔ حضور

ﷺ نے ان کو ان باغات سے دس گنا زیادہ عطا فرمایا۔

(صحیح بخاری۔ اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ)

حضرت شیما رضی اللہ عنہا بنت حارث

(رضاعی بہن)

سوال: حضرت شیما رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی رضاعی بہن تھیں آپ کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: حضرت شیماء رضی اللہ عنہا بنت حارث رضی اللہ عنہا کا نام حذاقہ یا جدامہ تھا اور عرف شیماء رضی اللہ عنہا تھا۔ وہ حضور ﷺ کی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ دلائل نبوۃ)

سوال: والد کی طرف سے حضرت شیماء رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب کیا تھا؟

جواب: ان کے باپ کا نام حارث بن عبدالعزیٰ بن رضاعہ تھا۔ جو حضور ﷺ کی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت بنت حارث رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے پاس قیدی بن کر آئی تھیں۔ وہ کس طرح؟

جواب: ۸ ہجری میں قبیلہ بنی ہوازن اور بنی ثقیف نے طائف کی جاگیروں کے لالچ میں چار ہزار سپاہیوں کے ساتھ مکہ پر حملے کا ارادہ کیا۔ دوسری طرف حضور ﷺ اپنے جاں نثاروں کے ساتھ مکہ سے نکل کر وادیٔ حنین میں اترے۔ خونریز جنگ کے بعد دشمنوں کو شکست ہوئی اور انہوں نے امان طلب کی حضور ﷺ نے انہیں معافی دے دی اور تمام قیدی رہا کر دیئے۔ ان قیدیوں میں حضرت شیماء رضی اللہ عنہا بنت حارث بھی تھیں۔ انہیں حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیرت حلبیہ۔ سیرت ابن اسحٰق)

سوال: حضرت شیما بنت حارث رسول رحمت ﷺ کے بچپن میں انہیں کیا لوریاں سنایا کرتی تھیں؟

جواب: جب سیدنا الانبیاء ﷺ بچے تھے اور حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی نگرانی میں پرورش پا رہے تھے حضرت شیماء رضی اللہ عنہا ننھے حضور ﷺ کو گود میں لے کر لوریاں دیا کرتی تھیں:

یا اللہ! محمد ﷺ کو زندہ رکھ۔ یہاں تک کہ ہم ان کو جوان دیکھیں۔
پھر ہم ان کو ایک صاحب عزت سردار دیکھیں۔ اس حال میں کہ ان سے حسد کرنے والے دشمن مغلوب ہوں، اے اللہ محمد ﷺ کو دائمی عزت عطا کر۔"

تاہم ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اپنی تالیف رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی میں اس سے اتفاق نہیں کیا کہ ایک بدوی نوعمر لڑکی ایسی لوری سنا سکتی ہے۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ)

سوال: جب حضرت شیماء رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے پاس قیدیوں کے ساتھ لائی گئیں تو انہوں نے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے عرض کی: "یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کی رضاعی بہن ہوں۔" اس کے بعد انہوں نے ایک ایسا نشان بتایا کہ ان کی بات میں شک وشبہ نہ رہا۔ بعض روایات میں ہے کہ حضور ﷺ کے بچپن میں ایک دن حضرت شیماء رضی اللہ عنہا ننھے حضور ﷺ کو کھلا رہی تھیں کہ کسی بات سے ناراض ہو کر ننھے حضور ﷺ نے شیماء رضی اللہ عنہا کے کندھے یا پشت پر اس [illegible] زر سے کاٹا کہ عمر بھر اس کا نشان رہ گیا۔ اس موقع پر حضرت شیماء رضی اللہ عنہا نے [illegible] نشان حضور ﷺ کو دکھایا تھا۔

(جمہرہ [illegible] ساب العرب۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: رسول اقدس ﷺ نے حضرت شیماء رضی اللہ عنہا کی کس انداز سے تکریم فرمائی؟

جواب: حضور سرور عالم ﷺ کو اپنا بچپن یاد آ گیا۔ آپ آبدیدہ ہو گئے۔ اور اپنی ردائے مبارک بچھا کر حضرت شیماء رضی اللہ عنہا کو نہایت عزت سے بٹھایا۔ پھر ان سے فرمایا:

"بہن! اگر تم میرے پاس رہنا چاہو تو نہایت آرام سے رہو۔ اور اگر تم اپنے قبیلے مین واپس جانا چاہو تو تمہیں اختیار ہے۔" حضرت شیماء رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کرلیا اور اپنے قبیلے میں واپس جانا ہی پسند کیا۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: نبی اکرم ﷺ نے حضرت شیماء رضی اللہ عنہا کو رخصت کرتے وقت کیا عنایت فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے اپنی رضاعی بہن کو کچھ رقم، ایک بکری، تین غلام اور ایک لونڈی عنایت فرمائی اور عزت واحترام سے اپنے قبیلے میں واپس بھیج دیا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے تمام قبیلے والوں سے بہتر سلوک کیا۔

(البدایہ والنہایہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: ایک مرتبہ حضرت شیماء رضی اللہ عنہا دھوپ میں بیٹھی ننھے حضور ﷺ کے لئے اشعار گارہی تھیں تو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو انہوں نے کیا بتایا؟

جواب: حضور ﷺ کی رضاعی بہن حضرت شیماء رضی اللہ عنہا ایک دن چلچلاتی دھوپ میں بیٹھی حضور ﷺ کے لئے لوری گارہی تھیں: "یہ میرے بھائی ہیں...... ان کو میری ماں نے نہیں جنا۔ اور یہ نہیں ہیں میرے والد اور چچا کی نسل ہے...... پس اے پروردگار تو ان کی پرورش فرما جن چیزوں میں تو پرورش فرماتا ہے"۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو بیٹھی کو غصے میں ڈانٹا کہ اتنی گرمی میں حضور ﷺ کو لیے بیٹھی ہے۔ انہوں نے جواب: اے امی جان! میرے بھائی کو گرمی بالکل نہیں پہنچی۔ میں نے دیکھا بادل ان پر مسلسل سایہ کئے ہوئے تھا۔ جب میرا بھائی ٹھہر جاتا تو وہ بھی ٹھہر جاتا۔ جب بھائی چل پڑتے تو وہ بھی چل پڑتا۔ پھر ہم یہاں آگئے۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے تعجب سے پوچھا، میری بچی کیا یہ سچ ہے۔ شیماء رضی اللہ عنہا نے کہا، جی ہاں اللہ کی قسم، جی ہاں اللہ کی قسم۔

(سیرت حلبیہ۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سابقون الاوّلون مکیؓ

حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا بنت عامر

(خوش دامن/ سابقون الاولون/ مہاجر مدینہ/ جنت کی خوشخبری)

سوال: حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کا اصل نام زینب تھا۔ ان کا سلسلۂ نسب کیا ہے؟

جواب: ام رومان بنت عامر بن عویمر بن عبد شمس بن عتاب بن اذینہ الکنانیہ۔ بعض مؤرخین نے ان کا نام رعد بھی لکھا ہے۔

(طبقات۔ سیر اعلام النبلاء۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ اصابہ)

سوال: حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا ایک عظیم صحابیہ تھیں۔ ان کی سب سے بڑی فضیلت کیا تھی؟

جواب: ان کی بہت بڑی فضیلت یہ تھی رسول اللہ ﷺ ان کے داماد تھے۔ اور نبی کریم ﷺ کے دل میں ان کی بڑی قدر و منزلت تھی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتائیے خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کا کیا تعلق تھا؟

جواب: سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرتِ ام رومان رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے۔

(انساب الاشراف۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ طبقات۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کی کس صاحبزادی کو ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بننے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حبیبۂ رسول اللہ ﷺ بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ام المؤمنین بننے کا شرف حاصل ہوا۔

(سیرت سرور عالم ﷺ۔ سیرت رسول عربی ﷺ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کب ایمان لائیں؟

جواب: آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی دعوت اسلام کے آغاز میں اسلام لائیں۔ اس طرح آپ کا شمار رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والے سابقون الاولون میں ہوتا ہے۔

(سیر اعلام النبلا۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ النساب الاشراف)

سوال: حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں۔ بتائیے ان کی نشو ونما کہاں ہوئی؟

جواب: جزیرۂ عرب کی بستی السراۃ میں حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا بنت عامر کی نشو ونما ہوئی۔ ان کے والدین کا قیام عرب کے اسی علاقے میں تھا۔

(معجم البلدان۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: بتائیے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: آپ کا پہلا نکاح عبداللہ بن حارث بن سنجرہ الذردی سے ہوا۔ بعض روایات میں شوہر کا نام طفیل بن سنجرہ بتایا گیا ہے اور بیٹے کا نام عبداللہ۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ معجم البلدان۔ سیر الصحابیاتؓ۔ النساب الاشراف)

سوال: عبداللہ بن حارث سے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کا ایک بیٹا طفیل تھا۔ بتائیے یہ خاندان مکہ کب آیا؟

جواب: حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کے شوہر عبداللہ بن حارث مکہ میں رہنا چاہتے تھے۔ وہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا اور بیٹے طفیل بن عبداللہ کو ساتھ لے کر مکہ آ گئے۔

(معجم البلدان۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ اصابہ)

سوال: مکہ میں حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کا خاندان کس کا حلیف تھا؟

جواب: اس زمانے میں عرب میں رواج تھا کہ باہر سے آنے والا خاندان کسی کا حلیف بن کر مکے میں رہتا تھا۔ چنانچہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کا خاندان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حلیف بن کر مکے میں رہنے لگا۔

(معجم البلدان۔ النساب الاشراف۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا سے کب نکاح کیا؟

جواب: عبداللہ بن حارث نے وفات پائی تو چند ماہ بعد حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نکاح کرلیا۔

(اصابہ۔ سیئر الصحابیاتؓ۔ سیئر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا نے کب اور کیسے مدینہ ہجرت کی؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے اہل وعیال کو مکہ چھوڑ کر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ ہجرت کر گئے تھے۔ بعد میں جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کو اپنے اہل وعیال لانے کے لیے بھیجا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی ان کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن اریقط کو اپنے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام خط دے کر بھیجا کہ وہ بھی ان کے اہل وعیال کو لے آئیں۔ چنانچہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا اپنی بیٹیوں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ مدینے لے آئیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیئر الصحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: مدینہ منورہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اہل وعیال نے کہاں قیام کیا؟

جواب: حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا اور دونوں بیٹیوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بنو حارث بن خزرج کے محلے میں قیام کیا۔ جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مکان لے رکھا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیئر الصحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کی کس بیٹی پر تہمت لگی تھی اور قرآن نے ان کی صفائی پیش کی؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر مشرکین نے تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے

ان کی برأت کے لیے آیات نازل فرمائیں۔

(القرآن۔ تفسیر ابن کثیر۔ سیرت حلبیہ۔ استیعاب۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کی وفات کے بارے میں مؤرخین کیا کہتے تھے؟

جواب: ان کے سالِ وفات کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے ۴ ہجری لکھا تو کسی نے ۵ ہجری۔ اور بعض نے ۶ ہجری اور ۷ ہجری ذوالحجہ کا مہینہ اور ۹ ہجری بیان کیا ہے۔ امام بخاری کے بقول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انتقال کیا۔ سید سلیمان ندوی کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک زندہ تھیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ تاریخ صغیر۔ سیرۃ عائشہؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ”جو شخص عورتوں میں حور عین کو دیکھنا چاہے، وہ ام رومان کو دیکھے۔“ یہ الفاظ کس نے کب فرمائے تھے؟

جواب: حضور ﷺ نے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کی وفات پر جب انہیں قبر میں اتارا تو یہ فرمان ان کی شان میں فرمائے تھے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا: ”اے اللہ! آپ سے پوشیدہ نہیں جو ام رومان رضی اللہ عنہا کو تکلیف پہنچی آپ کے اور آپ کے رسول ﷺ کے بارے میں۔“ مشرکین مکہ نے اسلام لانے پر ان کو بھی تنگ کیا تھا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کے ہاں کتنی اولادیں ہوئیں؟

جواب: ان سے دو اولادیں حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

(تاریخ اسلام۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کی تدفین کے وقت حضور ﷺ نے ان کو کیا اعزاز بخشا؟

جواب: علامہ سہودی کہتے ہیں کہ تدفین کے وقت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ان کی قبر میں اترے اور ان کے لیے دعائے مغفرت بھی فرمائی۔ (وفاء الوفا۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے والدین کے ایمان کے بارے میں کیا فرماتی تھیں؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا ابتدا میں ایمان لانے والوں میں سے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں:

''میں ابھی ناسمجھ ہی تھی مگر میرے والدین دین پر کاربند تھے۔''

(تہذیب الاسماء واللغات۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: بتایئے رسول اکرم ﷺ نے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کو نصیحت فرماتے کہ ام رومان رضی اللہ عنہا! عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔''

(ازواج مطہراتؓ۔ امہات المومنینؓ۔ طبقات ابن سعد۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا نے مدینہ میں وفات پائی۔ بتایئے ان کو کہاں دفن کیا تھا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ اور خوشدامن حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ (جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا نے اسلام کی سربلندی کے لئے کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: وہ مشرکین کے سرداروں کی طرف سے مسلمانوں پر آنے والی تکلیفوں سے پریشان ہو جاتیں۔ اپنے شوہر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے خوش تھیں کہ وہ ضعیف اور کمزور مسلمانوں کی مدد کرتے ہیں اور غلاموں کو آزاد کراتے ہیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا بنت خباط

(پہلی شہیدہ/ سابقون الاولون)

سوال: اسلام کی پہلی شہیدہ کا نام بتا دیجیے؟

جواب: راہ حق میں شہید ہونے والی سب سے پہلی شہیدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا بنت خباط تھیں۔ ان کا شمار نہایت بلند پایہ صحابیاتؓ میں ہوتا ہے۔

(سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ سیرت سرور عالم ﷺ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: اسلام کی سب سے پہلی شہید حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا بنت خباط کے آباؤ اجداد کون تھے؟

جواب: ان کے آباؤ اجداد میں صرف ان کے والد کے نام کا کتب سیرت میں ذکر ہے۔ صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ وہ ایام جاہلیت میں بعثت نبوی سے تقریباً پینتالیس سال پہلے مکہ کے ایک رئیس ابوحذیفہ بن المغیرہ مخزومی کی کنیز تھیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا بنت خباط کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: یمن سے ایک قحطانی النسل شخص یاسر بن عامر اپنے بھائی کی تلاش میں مکہ آیا اور یہیں آباد ہو گیا۔ وہ ابوحذیفہ بن المغیرہ کا حلیف بن گیا۔ اس نے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کی شادی یاسر رضی اللہ عنہ بن عامر سے کر دی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ انساب الاشراف۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: بتایئے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر حضرت یاسر رضی اللہ عنہا کے سامنے حضور اقدس ﷺ کا بچپن اور جوانی گزرا۔ آپؐ نے جب اعلان نبوت فرمایا تو دونوں میاں بیوی نے اسلام قبول کر لیا۔ یہ ان سات افراد میں سے تھیں جنہوں نے شروع

میں اسلام قبول کیا۔ اس طرح وہ سابقون الاولون میں شامل ہو گئے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: مشرکین مکہ نے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کو کس طرح ظلم و ستم کا نشانہ بنایا؟

جواب: حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر اس وقت ضعیف تھے۔ ان کا بیٹا عمار رضی اللہ عنہ ابھی نوجوان تھا۔ ابو حذیفہ بن المغیرہ اگرچہ فوت ہو چکا تھا تاہم ابھی تک حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا ان کے وارثوں کی غلامی میں تھیں۔ مشرکین مکہ نے اس خاندان کے مسلمان ہونے پر تمام افراد کو طرح طرح کی تکلیفیں دیں اور شرک اختیار کرنے پر مجبور کرتے رہے۔ ان کو لوہے کی زرہیں پہنا کر مکہ کی تپتی ریت پر لٹا دیا جاتا۔ ان کی پشت کو آگ کے دہکتے انگاروں سے داغا جاتا۔ اکثر پانی میں غوطے دیئے جاتے۔ لیکن قوت ایمانی کی وجہ سے ان کے صبر و استقلال میں فرق نہیں آیا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی پیدائش پر ابو حذیفہ نے حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کو آزاد قرار دے دیا تھا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ صحابہ کرام ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے ان مظلوموں پر ظلم ہوتے دیکھا تو کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے ان افراد سے فرمایا: ”صبر کرو اے آل یاسر! تمہارے لیے جنت کا وعدہ ہے۔“ ایک اور روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”صبر کرو...... الٰہی! آل یاسر رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرما دے اور تو نے ان کی مغفرت کر ہی دی۔“

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا بنت خباط کو کس نے اور کیسے شہید کیا؟

جواب: روایت ہے کہ ایک دن حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا دن بھر کی سختیاں برداشت کرنے کے بعد شام کو گھر آئیں تو ابو جہل نے ان کو گالیاں دیں۔ پھر غصے میں آ کر اپنا برچھا

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو مارا جس سے وہ شہید ہو گئیں۔ ایک اور روایت ہے کہ ابو جہل نے تیر مار کر حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت عبداللہ کو شہید کر دیا۔ ان کے شوہر حضرت یاسر رضی اللہ عنہ بڑھاپے میں ظلم و ستم سہتے ہوئے پہلے ہی وفات پا چکے تھے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو اپنی والدہ کی موت کا سخت رنج ہوا تو حضور ﷺ کی خدمت میں فریاد کی۔ ''یارسول اللہ ﷺ! اب تو ظلم کی انتہا ہو گئی۔'' حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ''صبر کرو۔'' پھر دعا فرمائی: ''اے اللہ! آل یاسر کو دوزخ سے بچا۔'' وہ ۷ نبوی میں ہجرت سے پہلے شہید ہوئیں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر میں ابو جہل کے قتل ہونے پر کیا فرمایا؟

جواب: جنگ بدر میں ابو جہل قتل ہوا تو حضور ﷺ کو حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا یاد آ گئیں۔ آپ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: ''اللہ نے تمہاری ماں کے قتل کا بدلہ لیا۔''

(استیعاب۔ طبقات۔ تاریخ اسلام۔ زاد المعاد۔ تذکر صحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا بنت خباط کی اولاد کتنی تھی؟

جواب: حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت یاسر رضی اللہ عنہا کے تین بیٹے حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حریث تھے۔ حریث کو قبل از اسلام کسی نے قتل کر دیا تھا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب لوگوں میں اختلاف رونما ہوگا تو ابن سمیہ رضی اللہ عنہا حق کا ساتھ دے گا۔''

(صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ صحابیات مبشراتؓ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب

(سابقون الاولون مکہ/مہاجر مدینہ/ عالمہ وفاضلہ)

سوال: بتایئے جلیل القدر صحابیہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب کون تھیں؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب کی کنیت ام جمیل تھی۔ آپ کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب قریش کے خاندان بنو عدی سے تعلق رکھتی تھیں۔ جو مکہ میں بہتر حیثیت اور مقام رکھتا تھا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابیاتؓ)

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب کا سلسلۂ نسب بتا دیجیے؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب کا سلسلۂ نسب یہ ہے: فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب بن نُفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوئی بن فہر بن مالک۔ کعب بن لوئی پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب کا سلسلۂ نسب حضور ﷺ سے جا ملتا ہے۔

(انساب الاشراف۔ استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیات)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب کی شادی اصحاب عشرہ مبشرہ میں سے ایک صحابی سے ہوئی۔ نام بتا دیجیے؟

جواب: ان کا نام حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید بن عمرو بن نفیل ہے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان

کی چچازاد بہن ہیں۔

(مسند احمد۔ عشرہ مبشرہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: بعثت نبوی کے ابتدائی دنوں میں دونوں میاں بیوی نے اسلام قبول کیا۔ اس طرح وہ سابقون الاولون میں شمار ہوئے۔

(مسند احمد۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ سیر اعلام النبلا۔ طبقات)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب کی والدہ کا نام ونسب بتادیں؟

جواب: ان کی والدہ کا نام ضحہ تھا۔ سلسلۂ نسب ہے: ضحہ بنت ہاشم بن مغیرہ قریشیہ مخزومیہ۔

(سیر اعلام النبلا۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے اسلام لانے والوں میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب کا کون سا نمبر ہے؟

جواب: بعض روایات کے مطابق حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب سے پہلے صرف چھبیس افراد ایمان لائے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب ستائیسویں مسلمان تھیں اور حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید اٹھائیسویں۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں اسلام کے سخت دشمن تھے۔ بتایئے وہ کس صحابیہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے مسلمان ہوئے؟

جواب: اپنی بہن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب کی وجہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

(سیرت سرور عالم ﷺ۔ خلفائے راشدین۔ عمر فاروقؓ۔ الفاروقؓ)

سوال: ۶ ہجری میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ بتایئے ان کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا کس طرح ان کے اسلام لانے کا باعث بنیں؟

جواب: حضرت عمر فاروق ابھی ایمان نہیں لائے تھے۔ ایک صبح وہ ہاتھ میں برہنہ تلوار لیے (نعوذ باللہ) رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ کیونکہ وہ مسلمانوں پر پانچ سال تک سختیاں کرنے کے باوجود انہیں دین سے برگشتہ نہیں کر سکے تھے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر ابو جہل نے اعلان کیا کہ جو شخص محمد ﷺ کو قتل کرے گا اسے سو سرخ اونٹوں کا تحفہ اور چالیس ہزار درہم دیئے جائیں گے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انعام کا لالچ نہیں تھا مگر اپنی بہادری اور طاقت پر ناز تھا اس لیے وہ اس ارادے سے نکلے۔ راستے میں ان کے قبیلے کے ایک شخص حضرت نعیم بن عبداللہ النحام مل گئے۔ ان کے پوچھنے پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ارادے سے آگاہ کر دیا۔ حضرت نعیم بن عبداللہ نے ان سے کہا پہلے اپنے گھر والوں کی تو خبر لو۔ تمہاری بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بہنوئی سعید رضی اللہ عنہ بن زید دونوں مسلمان ہو چکے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ غصے میں بہن کے گھر پہنچے۔ وہاں اس وقت حضرت خباب رضی اللہ عنہ بن الارت بہن اور بہنوئی کو قرآنی آیات کی تعلیم دے رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی آواز سن لی اور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سمجھ گئیں یہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو گھر کے پچھلے حصے میں چھپا دیا قرآن پاک کے اجزا کو بھی کہیں چھپا دیا۔ دروازہ کھولا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غصے سے پوچھا کیا پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے کہا کچھ نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں سن چکا ہوں کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔ پھر وہ اپنے بہنوئی سعید رضی اللہ عنہ سے لپٹ گئے۔ ان کے لمبے بال پکڑ کر زمین پر گرایا اور بے تحاشا پیٹنا شروع کر دیا۔ حضرت فاطمہ شوہر کو بچانے کے لیے اٹھیں تو انہیں بھی مارا۔ اور لکڑی سے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو مارنے لگے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیچ میں آ گئیں۔ لکڑی ان کے سر پر لگی اور خون کا فوارہ بہہ نکلا۔ اسی حالت میں دونوں نے کہا: ''ہاں! ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے۔

اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان لے آئے ہیں۔ تم جو کر سکتے ہو کر لو۔ دین حق کو ہم کبھی نہیں چھوڑ سکتے'' ایک روایت میں یہ بھی ہے: ''اب دین حق دل سے نہیں نکل سکتا۔ ہمارا خاتمہ دین محمد ﷺ پر ہی ہوگا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ حیران و پریشان ہو گئے۔ غصہ ندامت میں بدل گیا۔ تھوڑی دیر خاموش بیٹھے پھر فرمایا، اچھا تو جو کچھ تم پڑھ رہے تھے مجھے بھی دکھاؤ۔ انہوں نے کہا جب تک تم غسل کر کے پاک نہ ہو جاؤ اس صحیفے کو نہیں پڑھ سکتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے صحیفہ ان کے ہاتھ میں دے دیا۔ انہوں نے سورۃ طٰہٰ کا ابتدائی حصہ ہی پڑھا تھا کہ دل کی دنیا بدل گئی۔ ان پر رقت طاری ہوگئی اور زبان سے بے اختیار نکلا: ''کتنا پیارا کلام ہے۔'' حضرت خباب رضی اللہ عنہ بھی مکان کے پچھلے حصے سے نکل آئے اور کہا: ''اے عمر رضی اللہ عنہ مبارک ہو! ابھی کل ہی حضور اقدس ﷺ نے دعا مانگی تھی کہ الٰہی عمرو بن ہشام اور عمر رضی اللہ عنہا بن خطاب میں سے جس کو تو چاہے اسلام میں داخل کر۔ حضور ﷺ کی یہ دعا تمہارے حق میں قبول ہوگئی۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہنے پر سورۃ طٰہٰ کی تلاوت کی تھی۔ وہ زار و قطار رونے لگے۔ پھر بہنوئی اور بہن سے معافی مانگی اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ایمان لائے یہ بھی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے اسلام سے آگاہ تھے اور ان دونوں کو باندھ دیا کرتے تھے۔

(الفاروق۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ خلفائے راشدینؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ صحیح بخاری)

سوال: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب اور ان کے شوہر کہاں تھے؟

جواب: اس زمانے میں ان دونوں میاں بیوی کا قیام کوفہ میں تھا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سخت صدمہ ہوا۔

(صفۃ الصفوۃ۔ طبقات۔ سیر اعلام النبلا۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب نے کب مدینہ منورہ ہجرت کی؟

جواب: ۱۳ نبوی میں حضور ﷺ کی اجازت سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید اور اولین مہاجرین کے ساتھ مدینے پہنچے۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: مدینہ منورہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب اور حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید نے کہاں قیام کیا؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب اور حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ انصاری کے گھر قیام فرمایا۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب نے کب وفات پائی؟

جواب: اکثر سیرت نگاروں نے ان کے سن وفات کا ذکر نہیں کیا۔ بعض روایات کے مطابق انہوں نے اپنے بھائی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

(درمنثور۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب کی اولاد کتنی تھی؟

جواب: ابن اثیر نے کہا ہے کہ ایک لڑکا تھا جس کا نام عبدالرحمٰن تھا۔ حافظ ابن عبدالبر نے لکھا ہے کہ چار بیٹے تھے۔ عبداللہ، عبدالرحمٰن، زید اور اسود۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب کے علم وفضل کے بارے میں سیرت نگار کیا کہتے ہیں؟

جواب: بعض سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ علم وفضل میں بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب کا مقام بلند تھا۔ وہ نہایت عقلمند تھیں اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابیاتؓ)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس

(سابقون الاولون/مہاجر حبشہ/و مدینہ/عالمہ وفاضلہ/تعبیر الرویاء کی ماہر)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کس صحابی کی بیوی تھیں؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کی پہلی شادی حضرت جعفر رضی اللہ عنہا بن ابی طالب سے ہوئی تھی۔ جو جعفر طیار کے نام سے مشہور تھے۔ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دس برس بڑے تھے۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ سیر اعلام النبلا۔ اسوۂ صحابیہؓ)

سوال: ”وہ تم سے زیادہ میرے مستحق نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے۔ اور تم اہل کشتی کی دو ہجرتیں“۔ یہ الفاظ حضور ﷺ نے کس سے فرمائے تھے؟

جواب: یہ الفاظ حضور ﷺ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہے تھے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ صحیح بخاری)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس خثعم سے تھی۔ ان کا سلسلۂ نسب بتا دیں؟

جواب: ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے: اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس بن حارث بن تیم بن کعب بن مالک بن قحافہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن معاویہ بن زید بن مالک بن بشیر بن وہب بن شہران بن عفرس بن خلف بن اقبل (خثعم)۔ کسی نے عمیس کے والد کا نام معبد بن تمیم لکھا ہے اور کسی نے معد بن حارث۔

(نسب قریش۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کی والدہ کا کیا نام تھا اور وہ کس قبیلے سے تھیں؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ہند یا خولہ بنت عوف تھا اور وہ قبیلہ کنانہ سے

تھیں۔ ان کے اسلام لانے کا ذکر نہیں ملتا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کا ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کی اخیافی بہن تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ اسلام کے ابتدائی دنوں میں مسلمان ہوئیں۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضور ﷺ کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اسلام قبول کر چکی تھیں۔ ان کے شوہر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے انہی دنوں اسلام قبول کیا۔ دونوں میاں بیوی سابقون الاولون میں سے تھے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیرت نبویہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: جب حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس اسلام لائیں تو اس وقت کتنے افراد مسلمان ہوئے؟

جواب: اس وقت تک مکہ میں صرف تیس افراد نے اسلام قبول کیا تھا۔ اس طرح حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس سابقون الاولون میں سے تھیں۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: مکہ میں مشرکین کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ ہجری میں دونوں میاں بیوی نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور ۸۰ سے زیادہ مردوں اور ۱۹ خواتین کے قافلے میں شامل ہوئے۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: کن صحابیہ رضی اللہ عنہا کے شوہر نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے دربار میں مسلمانوں کی ترجمانی کی؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کے شوہر حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے نجاشی کے دربار میں تقریر کی اور اسلام اور پیغمبر اسلام کے اوصاف بیان کیے۔

(سیرت حلبیہ - سیرۃ النبی ﷺ - مختصر سیرۃ الرسول ﷺ - محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس اور ان کے شوہر حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے حبشہ میں کتنا عرصہ گزارا اور کب واپس آئے؟

جواب: ان میاں بیوی نے تقریباً ۱۴ سال حبشہ میں گزرے۔ اس دوران حضور ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تھے۔ فتح خیبر کے وقت دوسرے مسلمانوں کے ساتھ یہ میاں بیوی بھی مدینے آ گئے۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا - سیرت ابن ہشام - طبقات - اسد الغابہ)

سوال: رسول اکرم ﷺ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی مدینہ آمد پر کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”میں نہیں جانتا کہ مجھ کو جعفر کے آنے سے زیادہ خوشی ہوئی ہے یا خیبر کی فتح سے۔“

(سیرۃ النبی ﷺ - سیرت ابن اسحاق - سیرت ابن ہشام - اصابہ - مختصر سیرۃ الرسول ﷺ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کو کون سی دو ہجرتوں کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: انہوں نے پہلے مکہ سے حبشہ ہجرت کی اور پھر حبشہ سے مدینہ ہجرت کی۔ اس طرح ان میاں بیوی نے دو مرتبہ ہجرت کی۔

(سیر اعلام النبلاء - محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا - سیرت حلبیہ - [illegible])

سوال: بتایئے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کے شوہر حضرت طیار رضی اللہ عنہ کب اور کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ ۸ ہجری میں غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے آپ تین ہزار

مجاہدین کے لشکر کی قیادت کر رہے تھے۔

(المغازی۔ سیرت حلبیہ۔ سیَر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ سیَر الصحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے جنگ موتہ میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا نقشہ کس طرح بیان فرمایا؟

جواب: جس وقت لڑائی زوروں پر تھی۔ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مسجد نبوی میں جنگ کا نقشہ بتا رہے تھے۔ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے دونوں بازو شہید ہو گئے۔ اور پھر خود بھی جام شہادتِ نوش کر گئے تو آپ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا: ’’میں جنت میں جعفر رضی اللہ عنہ کو دو نئے بازوؤں کے ساتھ پرواز کرتے دیکھ رہا ہوں۔‘‘ حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ذوالجناحین کے لقب سے مشہور ہوئے۔

(المغازی۔ سیرت حلبیہ۔ سیَر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہ۔ سیَر الصحابیاتؓ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا بتایا؟

جواب: آپ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ اور انہیں بتایا کہ جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت حلبیہ۔ مختصر سیرۃ الرسول ﷺ۔ سیَر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی آہ وزاری سن کر پڑوس کی عورتیں جمع ہو گئیں تو آپ نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ واپس تشریف لے گئے اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ آل جعفر کا خیال رکھیں وہ اپنے ہوش میں نہیں ہیں۔ انہیں سینہ کوبی اور بین کرنے سے منع کرنا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنے چچا جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت پر روتی ہوئی دربار نبوت میں حاضر ہوئیں تو حضور ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”فاطمہ رضی اللہ عنہا جعفر کے بچوں کے لیے کھانا تیار کرو۔ کیونکہ اسماء رضی اللہ عنہا آج سخت غمزدہ ہے۔“ (تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت پر زبان رسالت سے کیا الفاظ ادا ہوئے؟

جواب: آپ ﷺ نے اس موقعے پر پڑوس کی عورتوں کو روتے ہوئے سنا تو فرمایا: ”بے شک جعفر جیسے شخص پر رونے والیوں کو رونا چاہیے۔“

(تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کا دوسرا نکاح کب اور کس سے ہوا؟

جواب: حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چھ ماہ بعد ۸ ہجری میں حضور اقدس ﷺ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کا نکاح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ خلفائے راشدین۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کب پیدا ہوئے؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حج کے لیے مکہ آئی ہوئی تھیں کہ ذوالحلیفہ میں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیر اعلام النبلا۔ استیعاب)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس سے کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپ نے وفات سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت عمیس کو بلایا اور فرمایا: ”میرا جنازہ لے جاتے وقت اور تدفین کے وقت پردہ کا پورا پورا لحاظ رکھنا۔ اور سوائے میرے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کسی سے میرے غسل میں مدد نہ لینا۔“

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو وفات سے پہلے کیا بتایا تھا؟

جواب: جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردے کا کہا تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بتایا: ''یا بنت رسول اللہ ﷺ میں نے حبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولے کی صورت بنالیتے ہیں اور اس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔'' انہوں نے شاخیں منگوا کر اور کپڑا ڈال کر سیدہ کو بتایا۔ انہوں نے اسے پسند کیا۔

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی میت کو غسل کس نے دیا تھا؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بن عمیس اور حضرت سلمٰی ام رافع رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی میت کو غسل دیا۔

(تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ۱۳ ہجری میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔ انہوں نے کیا نصیحت فرمائی تھی؟

جواب: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ ان کی میت کو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس غسل دیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ خلفائے راشدین۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کا نکاح کس سے ہوا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے نکاح میں آئیں۔ اس وقت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی عمر تقریباً تین سال تھی۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۴۰ ہجری میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے شہات پائی۔ یہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے یکے بعد دیگرے تیسرے شوہر تھے۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے کب انتقال کیا؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جلد ہی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس بھی وفات پا گئیں۔ ۶۰ ہجری اور ۴۰ ہجری بھی بتایا گیا ہے۔

(تاریخ اسلام۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کی اولادیں کتنی تھیں؟

جواب: ان کے پانچ لڑکے تھے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے عبداللہ رضی اللہ عنہ، محمد اور عون اور یحییٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صلب سے۔ بعض سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ حضرت جعفر کی صلب سے ان کے ہاں دو لڑکیاں بھی ہوئی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محمد بن ابوبکر پیدا ہوئے۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کے بیٹے عبداللہ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ''الٰہی! عبداللہ کو جعفر کے گھر کا صحیح جانشین بنا۔ ان کی بیعت میں برکت عطا فرما اور میں دنیا اور آخرت دونوں میں آل جعفر کا والی ہوں۔''

(صحابۂ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کا حضور اقدس ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: چچازاد بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی اہلیہ ہونے کی وجہ سے آپ کی بھاوج تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیوی ہونے کی وجہ سے بھی بھاوج ہوتی تھیں۔

(صحابۂ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضور ﷺ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اور ان کے بچوں سے کس قدر محبت کرتے تھے؟

جواب: نبی رحمت ﷺ ان پر بڑی شفقت فرماتے تھے اور حضور ﷺ کو ان سے اور ان کے بچوں سے بے حد محبت تھی۔ ان کے فرزند حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جعفر رضی

اللہ عنہ کو اٹھا کر اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیتے تھے۔

(مستدرک۔ مسند احمد۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسوہ صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے قرآن وحدیث کا علم کس سے حاصل کیا تھا؟

جواب: حضرت اسماء بنت عمیس نے براہ راست حضور ﷺ سے فیض حاصل کیا۔ ان سے ساٹھ حدیثیں مروی ہیں۔ جن کے راوی بعض اکابر صحابہ ہیں۔

(مسند احمد۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیات)

سوال: بتایئے قرآن وحدیث کے علاوہ حضرت اسماء کون سے علم سے واقفیت رکھتی تھیں؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس تعبیر رؤیاء (خواب کی تعبیر بتانے) میں بھی مہارت رکھتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر ان سے خوابوں کی تعبیر پوچھتے تھے۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت عمیس

(سابقون الاولون/ مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کا والد کی طرف سے سلسلۂ نسب بتا دیجیے؟

جواب: ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے: فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس بن خالد اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر۔ (سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کی والدہ کون تھیں؟

جواب: ان کی والدہ کا نام امیمہ بنت ربیعہ تھا جو بنی کنانہ سے تھیں۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کا نکاح ابو عمرو رضی اللہ عنہ بن حفص بن مغیرہ سے ہوا تھا۔ (سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: نبی اکرم ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو کتنے عرصے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

بنت قیس ایمان لے آئیں؟

جواب: آپ دعوت حق کے ابتدائی دنوں میں ہی اسلام قبول کر چکی تھیں۔ اور اس طرح سابقون الاولون کی صف میں شامل ہوئیں۔ (سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس مہاجرین میں سے تھیں۔ بتایئے آپ نے کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: آپ ہجرت کے ابتدائی دور میں ہی دوسری خواتین کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئیں۔ (سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اقدس ﷺ نے یمن کی طرف کب لشکر روانہ کیا تھا؟

جواب: ۱۰ ہجری میں آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں یمن روانہ کیا۔

(المغازی۔ تذکار صحابیاتؓ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کے شوہر حضرت ابوعمرو رضی اللہ عنہ حفص کب یمن گئے تھے؟

جواب: ۱۰ ہجری میں یمن جانے والے لشکر میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بن قیس کے شوہر حضرت ابوعمرو رضی اللہ عنہ حفص بھی شامل تھے۔

(المغازی۔ سیرت ابن ہشام۔ تذکار صحابیاتؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کے شوہر حضرت ابوعمرو رضی اللہ عنہ حفص نے انہیں کب طلاق دی؟

جواب: یمن روانگی کے وقت انہوں نے حضرت عیاش بن ابی ربیعہ کی معرفت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کو طلاق دے دی۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بن قیس نے اپنی عدت کا زمانہ کہاں گزارا تھا؟

جواب: انہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم عدت کا زمانہ ام شریک کے ہاں گزارو۔“ لیکن حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں ان کے عزیز و اقارب اور مہمان آتے تھے اس

لیے آپ ﷺ نے اپنے حکم میں ترمیم فرما کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کو مشورہ دیا کہ عدت کا زمانہ اپنے ابن عم ابن ام مکتوم کے ہاں گزارو۔

(طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کی عدت کا زمانہ پورا ہوا تو کن صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رشتے کے لیے پیغام بھجوائے؟

جواب: عدت پوری ہونے کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نکاح کے لیے پیغام بھجوائے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: نکاح کا پیغام دینے والوں کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس نے کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے ان حضرات کو کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی اختیار کی۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ خود انہیں شرف ازدواج بخشیں گے لیکن اس میں خدا کی مرضی شامل نہیں تھی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ سدالغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس نے نکاح ثانی کے بارے میں مشورہ کیا تو آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے فرمایا: ’’معاویہ رضی اللہ عنہ مفلس ہے، ابوجہم رضی اللہ عنہ سخت مزاج ہے۔ تم اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کرلو۔‘‘

(تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس نے حضور اقدس ﷺ کے مشورے پر کچھ تامل کیا تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ’’تمہیں کیوں عذر ہے۔ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔‘‘ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس

نے حضور ﷺ کے ارشاد کی تعمیل کی اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کرلیا۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کے بعد لوگوں کے نزدیک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس قابل رشک کیوں بن گئیں؟

جواب: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ بڑے جلیل القدر صحابی تھے۔ حضور ﷺ انہیں بہت عزیز رکھتے تھے اور وہ حب النبی ﷺ (نبی ﷺ کے محبوب) کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے۔ اس لیے ان سے شادی کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس لوگوں کے نزدیک قابل رشک بن گئیں۔

(صحیح مسلم۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مجلس شوریٰ کے اجلاس کس صحابیہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہوئے تھے؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کے گھر میں مجلس شوریٰ کے اجلاس ہوئے تھے۔ کیونکہ وہ صاحب الرائے، نہایت زیرک اور معاملہ فہم تھیں۔ اس لیے مجلس شوریٰ کے ارکان ان سے مشورہ لینا مناسب سمجھتے تھے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس اپنے بھائی حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بن قیس کے پاس کب اور کیوں رہنے لگی تھیں؟

جواب: ۵۴ ہجری میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید نے وفات پائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس اپنے بھائی حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ کے پاس رہنے لگیں۔ اس کے بعد انہوں نے تا زندگی نکاح نہیں کیا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس نے کوفے میں کیوں سکونت اختیار کی؟

جواب: یزید بن معاویہ نے جب حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بن قیس کو عراق کا گورنر مقرر کیا تو

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس ان کے پاس کوفہ چلی گئیں اور وہاں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: صحابیہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: سیرت نگاروں نے ان کے سالِ وفات کا ذکر نہیں کیا تاہم بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت مکہ کے زمانے تک زندہ تھیں۔ (صحیح مسلم۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کے خصائل وفضائل کیا ہیں؟

جواب: وہ صورت اور سیرت ہر لحاظ سے بہتر تھیں۔ ذی علم اور معاملہ فہم تھیں۔ مہمانوں کی تواضع کرنے میں ان کو دلی راحت ہوتی تھی اس لیے بے حد مہمان نواز تھیں۔

(صحیح مسلم۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: علم وفضل کی حامل صحابیہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے چونتیس احادیث مروی ہیں ان کے راویانِ حدیث میں اکابر تابعین بھی شامل ہیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت خلف

(سابقون الاولون/ مہاجر حبشہ ومدینہ)

سوال: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت خلف کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: بعض نے ان کا نام اُمینہ اور بعض نے ہمینہ لکھا ہے۔ بعض امیمہ کہتے ہیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت خلف کا حسب ونسب بتا دیں؟

جواب: ان کا تعلق بنو خزاعہ سے تھا۔ یہ امیہ بنت خلف بن اسعد خزاعیہ کہلاتی تھیں۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت امیہ رضی اللہ عنہا بنت خلف کے شوہر کا نام کیا تھا؟

جواب: آپ کا نکاح جلیل القدر صحابی حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید بن عاص اموی سے ہوا۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتائیے حضرت امیہ رضی اللہ عنہا بنت خلف اور ان کے شوہر حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید کب مسلمان ہوئے؟

جواب: ان کے شوہر حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید پہلے ایمان لا چکے تھے۔ جب حضرت خالد بن سعید بن عاص اموی نے اپنے اسلام لانے اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنے کا بتایا تو یہ بھی اسلام لے آئیں اور آپ کی تصدیق کی۔

(استیعاب۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: اسلام لانے پر حضرت امیہ رضی اللہ عنہا بنت خلف اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید پر کیا ظلم وستم کیے گئے؟

جواب: حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید اپنے بھائیوں میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے جس کے نتیجے میں ان کے والد سعید بن العاص غصے کی آگ میں بھڑک اٹھے۔ وہ انہیں دردناک تکالیف دیتے اور سختیاں کرتے۔ گالیاں دیتے اور مارتے پیٹتے تھے۔ بھائیوں کو ان سے بات کرنے سے منع کر دیا۔ پھر انہیں اور ان کی بیوی کو گھر سے نکال دیا اور کھانا پانی بند کر دیا۔ آپ نے اپنے والد اور بھائیوں سے کہا: ”اگر آپ رزق روک دیں گے تو جب تک میں زندہ ہوں اللہ ہی روزی دے گا“۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیرت حلبیہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: مشرکین کے ظلم وستم سے تنگ آ کر حضرت امیہ رضی اللہ عنہا بنت خلف اور ان کے شوہر نے کب حبشہ ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کے حکم سے حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت خلف اور ان کے شوہر حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید ۶ نبوی میں حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ تذکار صحابیاتؓ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیرت حلبیہ)

سوال: بتایئے حبشہ میں حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت خلف کے ہاں کون سی اولاد ہوئی؟

جواب: حبشہ میں حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت خلف کے ہاں ایک صاحبزادہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن خالد اور ایک صاحبزادی حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ ان دونوں کو بھی شرف صحابیت حاصل ہے۔

(تہذیب الاسماء واللغات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت خلف نے حبشہ میں کتنا عرصہ قیام کیا اور کب واپس آئیں؟

جواب: انہوں نے تقریباً دس سال حبشہ میں قیام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سفیر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن امیہ ضمری کو شاہ نجاشی کے پاس بھیجا۔ اس نے تمام مہاجرین حبشہ کو جہاز پر سوار کرا کے مدینہ روانہ کر دیا۔ ان میں حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت خلف ان کے شوہر اور بچے بھی تھے۔ یہ لوگ فتح خیبر کے موقع پر مدینہ پہنچے۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت حلبیہ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید کو کہاں کا گورنر مقرر فرمایا تھا؟

جواب: آپ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری ایام میں حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنایا تھا۔ (صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: بتایئے حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت خلف کے شوہر حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید کب اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فتوحات شام کے دوران آپ نے شہادت پائی۔ (طبقات۔ سیر اعلام النبلا۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ تاریخ اسلام)

﴿حضرت ام الخیر سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت صخر﴾

(سابقون الاولون)

سوال: حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا صخر کی کنیت ام الخیر تھی۔ اور وہ اسی نام سے مشہور تھیں۔ ان کا حسب ونسب بتادیجیے؟

جواب: حضرت ام الخیر سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت صخر قریش (بنو ہاشم) کے خاندان بنو تیم سے تھیں۔ ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔

(جمہرۃ انساب الاشراف۔ انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ طبقات۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت صخر کی شادی اپنے ابن عم ابو قحافہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تھی۔ بتائیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ان سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ ام الخیر سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت صخر ان کی والدہ تھیں۔

(معارف۔ سیرت صدیق۔ طبقات۔ خلفائے راشدینؓ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت صخر کا کیا تعلق تھا؟

جواب: حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت صخر ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دادی تھیں۔ ان کے شوہر حضرت ابو قحافہ عثمان رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دادا تھے۔

(معارف۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت ام الخیر سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت صخر نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا لیکن ان کی والدہ اور والد ابھی تک دولت اسلام سے محروم تھے۔ ان کے والد حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کیا لیکن حضرت ام الخیر سلمیٰ رضی اللہ

عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بعد کچھ عرصہ اپنے آبائی مذہب پر قائم رہنے کے بعد اسلام قبول کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ کی بیعت بھی کی ہے۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ ریاض النضرۃ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: کون سا واقعہ حضرت ام الخیر سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت صخر کے اسلام لانے کا باعث بنا؟

جواب: ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اور مشرکین کو اسلام کی دعوت دی۔ وہ لوگ مشتعل ہو گئے اور سید عالم ﷺ کو تو پیچھے دھکیل دیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بے تحاشہ پیٹنا شروع کر دیا۔ اتنا مارا کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔ بنو تیم کے کچھ لوگ وہاں پہنچے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر گھر لے گئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو سب سے پہلے پوچھا: ''رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟'' گھر والوں نے ملامت کی (وہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے) کہ اس حال میں اپنے ساتھی کا خیال ہے اپنی کچھ فکر نہیں۔ لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ برابر یہی کہتے رہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے، مجھے ان کی خبر لا دو۔

(سیرت حلبیہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ خلفائے راشدینؓ۔ طبقات۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت ام الخیر سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت صخر کے بیٹے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سردار انبیاء ﷺ کی خبر کیسے ملی؟

جواب: ایک روایت کے مطابق رات کو سرور عالم ﷺ خود حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لئے۔ انہیں اس حال میں دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے اور فرط محبت سے ان کی پیشانی چوم لی۔ بعض روایتوں میں ہے کہ رات کو حضرت ام جمیل فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خبر گیری کے لیے آئیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ دارِ ارقم میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے درخواست کی کہ مجھے وہاں لے چلیں۔ رات گئے حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا اور

حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کی خدمت میں دار ارقم لے گئیں۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور دعائے خیر کی۔

(طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ سیرت ابن اسحاق۔ خلفائے راشدین۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ام الخیر سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے کب اور کہاں اسلام قبول کیا۔ انہوں نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: ایک روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خبر گیری کے لیے ان کے گھر تشریف لے گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ یہ میری والدہ ہیں۔ ان کے لیے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعمت اسلام سے بہرہ یاب کرے۔ اور عذاب دوزخ سے محفوظ رکھے۔'' حضور اقدس ﷺ نے حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا کے لیے دعا فرمائی جو قبول ہوئی۔ اور وہ اسی وقت اسلام لے آئیں۔ بعض دوسری روایت میں ہے کہ جب حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا اور حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کو لے کر دار ارقم میں گئی تھیں تو اس وقت حضور ﷺ نے دعا فرمائی تھی اور حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا نے دار ارقم میں اسلام قبول کیا تھا۔ انہوں نے مدینہ طیبہ ہجرت بھی کی۔

(دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ البدایہ والنہایہ۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت ام الخیر سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا نے طویل عمر پائی۔ اپنے شوہر حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے ان کا انتقال ہوا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات تک دونوں زندہ تھے۔ قیاس ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں کسی وقت وفات پائی۔

(اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات)

حضرت ام المنذر سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت قیس

(سابقون الاوّلون/ انصاریہ/ مجاہدہ)

سوال: حضرت ام المنذر سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت قیس کا رسول اللہ ﷺ سے کیا تعلق تھا؟

جواب: وہ ایک عظیم صحابیہ ہونے کے ساتھ ساتھ رشتے میں رسول اللہ ﷺ کی خالہ تھیں۔

(سنن ابوداؤد۔ صحابیات مبشراتؓ۔ اسد الغابہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی)

سوال: حضرت سلمیٰ بنت قیس کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: وہ انصار کے قبیلے بنو عدی بن نجار سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کا نسب اس طرح سے ہے:

سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت قیس بن عمرو بن عبید بن عدی بن نجار۔

(سنن ابوداؤد۔ صحابیات مبشراتؓ۔ طبقات۔ جنت کی خوشخبری پانے والی)

سوال: بتایئے حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت قیس نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: انہوں نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر کی تبلیغ سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ اس طرح وہ سابقون الاولون انصار میں سے تھیں۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اصابہ)

سوال: حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت قیس کو کیا خاص شرف حاصل ہوا؟

جواب: وہ حضور ﷺ کی رشتے میں خالہ تھیں اور انہوں نے آپ کے ساتھ دونوں قبلوں (بیت المقدس اور بیت اللہ) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تھی۔ وہ حدیث نبوی کی راویہ بھی ہیں۔

(اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت قیس کے اس بھائی کا نام بتادیں جو معرکۂ جسر میں شہید ہوئے؟

جواب: ان کے بھائی حضرت سلیط رضی اللہ عنہ بن قیس ۱۴ ہجری میں معرکۂ جسر میں شہید

ہوئے۔ یہ معرکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں ہوا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ المغازی۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت قیس کی کون سی دو بہنیں بھی اسلام لائیں؟

جواب: ان کی دو بہنیں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا بنت قیس اور حضرت عمیرہ رضی اللہ عنہا بنت قیس بھی اسلام لائیں اور حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

(طبقات ابن سعد۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: بتائیے حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت قیس نے کب رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی؟

جواب: رسول اقدس ﷺ کی مدینہ طیبہ میں تشریف آوری کے بعد بنو نجار کے جن مردوں اور عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ان میں حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت قیس بھی شامل تھیں۔ دوسری بیعت صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت رضوان تھی۔ اس طرح آپ دو بیعت کرنے والی صحابیات میں سے تھیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: عظیم صحابیہ حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت قیس کے شوہر کا نام بتا دیجیے؟

جواب: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت قیس کے شوہر کا نام قیس ابن صعصہ بن وہب نجاّری تھا۔ جن سے منذر بن قیس پیدا ہوئے۔

(طبقات۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: مختلف معرکوں میں حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت قیس نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: ان کے ذمے غزوات میں مریضوں کی خدمت کرنا اور زخمیوں کا علاج معالجہ کرنا تھا۔ یہ دوسری خواتین کے ساتھ مل کر پانی پلانے کی خدمت بھی سرانجام دیتی تھیں۔

(سیرت حلبیہ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استبصار۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ کا محاصرہ کیا۔ جب بنو قریظہ کے مردوں کو قتل کیا جانے

لگا تو حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت قیس نے کس شخص کو پناہ دی؟

جواب: ایک شخص رفاعہ بن سموال قرظی کے حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا کے بھائی سلیط رضی اللہ عنہ بن قیس سے تعلقات تھے۔ گھریلو تعلقات کی بنا پر اس نے حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت قیس کو پیغام بھیجا کہ حضور ﷺ سے میرے بارے میں سفارش کرو۔ چنانچہ حضور ﷺ نے حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بن قیس کا اکرام کرتے ہوئے رفاعہ کو ان کے حوالے کر دیا۔ پھر رفاعہ نے اسلام قبول کر لیا۔ رفاعہ بن سموال قرظی ام المؤمنین رضی اللہ عنہا حضرت صفیہ کے ماموں تھے۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام المنذر سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت قیس کے گھر ایک شادی کی تھی۔ کس سے؟

جواب: سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت قیس کو یہ شرف حاصل ہے کہ ان کے گھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت عمرو سے شادی کی تھی۔

(طبقات۔ عیون الاثر۔ سیرت حلبیہ۔ سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے کون سی صحابیہ رضی اللہ عنہا ہر جمعرات کو جو اور چقندر پکا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کھلاتی تھیں؟

جواب: حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت قیس ہر جمعرات کو جو اور چقندر پکا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کھلایا کرتی تھیں۔

(حیاۃ الصحابہؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت المنذر سلمی رضی اللہ عنہا بنت قیس کو ایک خصوصی سعادت کیا حاصل ہوئی تھی؟

جواب: آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو قبلوں (بیت المقدس اور بیت اللہ) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔

حضرت حوا رضی اللہ عنہا بنت یزید

(انصاریہ/سابقون الاولون انصار)

سوال: حضرت حوا رضی اللہ عنہا بنت یزید مدینے کی رہنے والی تھیں۔ ان کا حسب و نسب بتا دیجیے؟

جواب: وہ اوس کے خاندان بنو عبدالاشہل سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کا نسب نامہ یہ ہے:
حضرت حوا رضی اللہ عنہا بنت یزید بن سنان بن کرز بن زعورا بن عبدالاشہل۔

(طبقات۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے حضرت حوا رضی اللہ عنہا بنت یزید کی والدہ کون تھیں؟

جواب: حضرت حوا رضی اللہ عنہا بنت یزید کی والدہ عقرب بنت معاذ تھیں جو جلیل القدر صحابی حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کی بہن تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: جلیل القدر صحابی حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کا حضرت حوا رضی اللہ عنہا بنت یزید سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ حضرت حوا بنت یزید کی والدہ عقرب بنت معاذ کے بھائی اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے ماموں تھے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بدری صحابی حضرت رافع رضی اللہ عنہ بن یزید کا حضرت حوا رضی اللہ عنہا بنت یزید سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: مشہور جلیل القدر بدری صحابی حضرت رافع رضی اللہ عنہ بن یزید حضرت حوا بنت یزید کے بھائی تھے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے حضرت حوا رضی اللہ عنہا بنت یزید کب اسلام لائیں اور کب حضور اقدس ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: حضرت حوا رضی اللہ عنہا بنت یزید ہجرت نبوی سے پہلے ہی اسلام لا چکی تھیں اور

سابقون الاولون انصار میں شامل ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ کی مدینہ تشریف آوری پر سب سے پہلے بیعت کا شرف حاصل کرنے والی خواتین میں حضرت حوا رضی اللہ عنہا بنت یزید بھی تھیں۔ (طبقات۔ اصابہ۔ تذکار صحابیات۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: حضرت حوا رضی اللہ عنہا بنت یزید کے شوہر قیس مشرک تھے۔ وہ حضرت حوا رضی اللہ عنہا سے کیا سلوک کرتے تھے؟

جواب: ان کے شوہر انہیں بہت تنگ کرتے اور تکلیف پہنچاتے۔ وہ ان کے اسلام لانے پر سخت ناراض تھے۔ ان کو طرح طرح سے ستاتے تھے۔ نماز پڑھنے لگتیں تو ان کو روکتے۔ سجدہ کرنے لگتیں تو گرا دیتے یہاں تک کہ زدوکوب سے بھی گریز نہ کرتے۔

(تذکار صحابیات۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کو حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی پریشانی کا کس طرح علم ہوا؟

جواب: آپ ﷺ ابھی مکہ ہی میں تھے کہ آپ کو بعض اہل حق کی زبانی حضرت حوا رضی اللہ عنہا پر ان کے شوہر کے ظلم و ستم کا علم ہوا۔ آپ بہت آزردہ خاطر ہوئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ تذکار صحابیات۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت حوا رضی اللہ عنہا بنت یزید کے شوہر کو رسول رحمت ﷺ نے کس طرح سمجھایا؟

جواب: اتفاق سے انہی دنوں حضرت حوا رضی اللہ عنہا کا مشرک شوہر کسی ضرورت سے مکہ میں آیا۔ ذی المجاز کے بازار میں حضور ﷺ سے اس کی ملاقات ہوگئی۔ آپ نے اسلام کی دعوت دی۔ کوشش کے باوجود جب وہ ایمان نہ لایا تو آپ نے فرمایا: ”بے شک تم خوب غور کرلو لیکن اپنی بیوی پر اسلام لانے کی وجہ سے ظلم نہ کرو۔ اور اس سے اچھا سلوک کرو۔“ (طبقات۔ دلائل النبوۃ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حوا رضی اللہ عنہا بنت یزید کے شوہر نے کس طرح وعدہ ایفا کیا اور حضور ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے شوہر قیس نے رسول اللہ ﷺ سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا،

حضرت حوا رضی اللہ عنہا پر ظلم وستم بند کر دیا اور اب وہ اطمینان سے عبادت الٰہی میں مصروف ہوگئی۔ حضور ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے مسرت کا اظہار فرمایا: ''قیس نے وفاداری کی۔'' مدینہ منورہ میں تشریف آوری کے بعد بھی رسول اللہ ﷺ نے حضرت حوا رضی اللہ عنہا سے ان کے حالات دریافت کیے۔ حضرت حوا کے دو بیٹے یزید اور ثابت تھے۔ دونوں کو شرف صحابیت حاصل ہوا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ دلائل النبوۃ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل انصاریہ

(انصاریہ/ سابقون الاولون)

سوال: حضرت حبیبہ بنت سہل کا حسب ونسب بیان کر دیں؟

جواب: آپ انصار کے قبیلے بنونجار سے تعلق رکھتی تھیں۔ پورا نام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل بن ثعلبہ انصاریہ ہے۔

(طبقات۔ اعلام النبلا۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل انصاریہ کی والدہ کون تھیں؟

جواب: حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل کی والدہ عمرہ بنت مسعود بن قیس نجاریہ انصاریہ تھیں۔ ان کی ایک بہن رغیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل بھی تھیں وہ بھی اسلام لائیں۔

(طبقات۔ اعلام۔ تہذیب التہذیب۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: جب سے مدینہ منورہ میں حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام کی شمع روشن ہوئی حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر جب سرکار دو عالم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو انہوں نے آقا حضور کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔

(طبقات۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل انصاریہ کا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے نکاح کرنے کا ارادہ فرمایا تھا مگر کسی وجہ سے نہ کیا۔ پھر ان کی شادی حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس سے ہوئی۔

(طبقات۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل انصاریہ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس سے خلع کیوں لے لیا تھا؟

جواب: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس عظیم صحابہ رضی اللہ عنہ میں شمار ہوتے ہیں۔ لیکن وہ کوتاہ قد اور کالے رنگ کے تھے۔ حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل ان کو دل سے تسلیم نہ کر سکیں اس لیے انہوں نے خلع لے لیا اور یہ اسلام میں پہلا خلع تھا۔

(طبقات۔ نسائی۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ زاد المعاد۔ سیئر اعلام النبلا)

سوال: بتایئے حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل انصاریہ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس سے خلع لینے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا فرمایا؟

جواب: انہوں نے اپنے شوہر حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس کی شکایت کی: ”اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں ثابت پر اس کے دین اور اخلاق میں کوئی عیب نہیں لگاتی۔ لیکن میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں اور میں اس کے بغض کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔“ یعنی میں یہ نہیں کر سکتی کہ دل سے اسے تسلیم نہ کروں اور اس کی بیوی بن کر رہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کیا تو اس کا باغ اس کو واپس لوٹا سکتی ہے۔ عرض کیا، جی ہاں۔ تو انہوں نے باغ واپس دے دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی۔

(تفسیر قرطبی۔ تفسیر خازن۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیئر اعلام النبلا)

سوال: عدت پوری ہونے پر حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل نے کس صحابی سے شادی کی؟

جواب: حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل نے عدت پوری ہونے پر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت کعب رضی اللہ عنہ (ابی بن کعب) سے شادی کر لی۔

(تہذیب الاسماء واللغات۔ سیئر اعلام النبلا۔ تہذیب التہذیب۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمرو انصاریہ

(انصاریہ/ سابقون الاولون/ جنتی)

سوال: حضرت ام منیع انصاریہ رضی اللہ عنہا کنیت تھی پورا نام بتا دیں؟

جواب: حضرت ام منیع رضی اللہ عنہا اسماء بنت عمرو انصاریہ۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ انساب الاشراف۔ استیعاب۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: ام منیع اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمرو انصاریہ کا حسب ونسب بتا دیجیے؟

جواب: وہ خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ نام اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمرو بن عدی انصاریہ تھا۔

(استیعاب۔ انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ام منیع اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمرو انصاریہ کب اسلام لائیں اور کب حضور اقدس ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: آپ ہجرت نبوی ﷺ سے پہلے اسلام لائیں۔ اور سابقون الاولون انصار میں شامل ہوئیں۔ ۱۳ بعثت نبوی میں بیعت عقبہ ثانی ہوئی جس میں تہتر مردوں اور دو خواتین نے شمولیت اختیار کی۔ ان میں حضرت ام منیع اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمرو بھی تھیں۔ اس سفر میں ان کے شوہر بھی ان کے ساتھ تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت ام منیع اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمرو انصاریہ کی شادی کس صحابی سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمرو انصاریہ کی شادی ہجرت سے پہلے ہی غزیہ بن عمرو سے ہو چکی تھی۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت حلبیہ۔ طبقات۔ اصابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ ثانی کے موقعے پر کس انصاریہ نے بچے کو جنم دیا تھا؟

جواب: لیلۃ العقبہ کے موقع پر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمرو نے بچے کو جنم دیا جن کا نام شاب بن خدیج پڑا۔ (انساب الاشراف۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے حضرت ام منیع اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمرو انصاریہ کس غزوے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھیں؟

جواب: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ خیبر کے لیے روانہ ہوئے تو حضرت ام منیع اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمرو نے بچے کو جنم دیا جن کا نام شاب بن خدیج پڑا۔

(انساب الاشراف۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے حضرت ام منیع اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمرو انصاریہ کس غزوے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھیں؟

جواب۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ خیبر کے لیے روانہ ہوئے تو حضرت ام منیع اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمرو انصاریہ بھی ساتھ تھیں۔

(سیرت حلبیہ۔ المغازی۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: غزوہ خیبر کے علاوہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمرو انصاریہ کس موقعے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھیں؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمرو انصاریہ صلح حدیبیہ کے موقعے پر بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ اور اس طرح انہیں بیعت رضوان کا بھی شرف حاصل ہوا۔

(طبقات۔ المغازی۔ سیرت حلبیہ۔ تہذیب الاسماء واللغات)

مہاجراتِ حبشہ

﴿حضرت ام خالد رضی اللہ عنہ بنت سعید﴾

(سابقون مکی/مہاجر حبشہ/مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا کا اصل نام امۃ تھا۔ ان کا حسب ونسب بتادیجیے؟

جواب: ام خالد رضی اللہ عنہا قریش کے خاندان بنوامیہ سے تھیں۔ سلسلۂ نسب یہ ہے: ام خالد امۃ بنت خالد رضی اللہ عنہا بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔

(انساب الاشراف۔ سیر اعلام النبلا۔ اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا کی والدہ کون تھیں؟

جواب: ان کی والدہ کا نام امینہ رضی اللہ عنہا یا ہمینہ بنت خلف بن اسعد بن عامر تھا۔ وہ بنو خزاعہ سے تعلق رکھتی تھیں۔

(اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلا۔ تہذیب التہذیب۔ اصابہ۔ تذکار صحابیات ؓ)

سوال: حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا بنت خالد رضی اللہ عنہ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ کے والد حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید بن العاص اور والدہ حضرت امینہ رضی اللہ عنہا نے اعلان حق کے ابتدائی زمانے میں ہی اسلام قبول کرلیا تھا۔ اس لحاظ سے حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا پیدائشی مسلمان تھیں۔

(اصابہ۔ سیر اعلام النبلا۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اصابہ۔ تذکار صحابیات ؓ)

سوال: بتایئے حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا کی پیدائش کہاں ہوئی تھی؟

جواب: آپ کے والدین مشرکین مکہ کے مظالم سے تنگ آکر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ دوسرے مہاجرین حبشہ کے ساتھ یہ بھی دس سال تک وہاں رہے۔ ان کے قیام حبشہ کے دوران ہی حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا بنت خالد رضی اللہ عنہ پیدا ہوئیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ تذکار صحابیات ؓ۔ اصابہ۔ تہذیب التہذیب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا بنت خالد رضی اللہ عنہ کے کون سے چچا ہجرت حبشہ میں

بھی ان کے ساتھ تھے؟

جواب: ان کے والد حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید کے بھائی حضرت عمرو بن سعید بن العاص بھی ہجرت حبشہ میں ان کے ساتھ تھے۔ پھر انہوں نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اسی طرح وہ دو ہجرتوں والے کہلائے۔

(سیرت ابن ہشام۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: ہجرت حبشہ کے دوران حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا کے کون سے بھائی پیدا ہوئے تھے اور پھر مدینہ ہجرت کی؟

جواب: قیام حبشہ کے دوران حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا کے بھائی حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن خالد بھی وہیں پیدا ہوئے۔ انہیں بھی شرف صحابیت حاصل ہوا۔

(طبقات۔ سیر اعلام النبلا۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا دس سال حبشہ میں گزار کر کب مدینہ واپس آئیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہا بن امیہ ضمری کو شاہ حبشہ نجاشی کے پاس بھیجا کہ وہ تمام مہاجرین کو واپس بھیج دے۔ چنانچہ اس نے تمام مسلمانوں کو ایک جہاز پر سوار کر کے مدینہ روانہ کر دیا۔ ان میں حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا، ان کے بھائی سعید رضی اللہ عنہ بن خالد رضی اللہ عنہ اور والدین بھی شامل تھے۔ یہ لوگ ۷ ہجری میں غزوۂ خیبر کے موقع پر مدینے پہنچے۔ حضور ﷺ کے لیے ان سب کے ہاتھ نجاشی نے تحائف بھیجے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔

(طبقات۔ سیر اعلام النبلاء۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا کی شادی کس عظیم المرتبت صحابی سے ہوئی تھی؟

جواب: مدینہ منورہ آنے کے بعد حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا کی شادی حضور اقدس ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی اور حواری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام سے ہوئی جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ ان سے دو بیٹے خالد اور عمرو اور تین بیٹیاں حبیبہ، سودہ اور ہند پیدا ہوئیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیر اعلام النبلا۔ طبقات۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ اصابہ)

سوال: حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ نے کیا چیز تحفے میں عطا فرمائی تھی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کو حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا سے بے حد محبت تھی۔ آپ نے انہیں ایک موقع پر ایک خوبصورت چادر عنایت فرمائی تھی اور انہیں خوش کرنے کے لیے سنہ سنہ یعنی خوبصورت کے الفاظ استعمال کیے تھے۔ یہ حبشی زبان کے الفاظ تھے اور حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا حبشی زبان جانتی تھیں۔

(طبقات۔ سیر اعلام النبلا۔ اصابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا نے کب وفات پائی؟ ان سے کتنی احادیث مروی تھیں؟

جواب: انہوں نے طویل عمر پائی اور ہجرت مدینہ کے بعد بھی نوے سال تک زندہ رہیں چند احادیث بھی مروی ہیں۔ (سیر اعلام النبلا۔ اصابہ۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا کو سرخ کرتہ پہنے دیکھ کر حضور ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: ایک مرتبہ وہ اپنے والد کے ہمراہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس وقت انہوں نے سرخ کرتہ پہن رکھا تھا۔ حضور ﷺ نے اسے دیکھ کر خوش طبعی سے فرمایا۔ سنہ سنہ یعنی بہت خوبصورت ہے، بہت خوبصورت ہے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ سیر اعلام النبلا)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان

(سابقون الاولون/ مہاجر حبشہ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان قبیلہ بنو کنانہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان کا نکاح کس صحابی سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان کا نکاح حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن سعید العاص اموی سے ہوا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان اور ان کے شوہر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن سعید العاص اموی کب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے؟

جواب: دونوں میاں بیوی بعد بعثت کے ابتدائی سالوں میں سعادت اندوز اسلام ہوئے اور سابقین الاولون کی صف میں شامل ہو گئے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: مشرکین مکہ نے مسلمانوں پر ظلم وستم کیے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: مشرکین نے اسلام لانے کے جرم میں حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن سعید کو چین نہ لینے دیا تو وہ اپنی اہلیہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان کے ساتھ ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کر گئے۔ (سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان کب حبشہ سے واپس آئیں؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان کا قیام حبشہ کے دوران ہی انتقال ہو گیا۔ اور وہ حبشہ میں ہی دفن ہوئیں۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

﴿حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت ابی حثمہ (ام عبداللہ)﴾

(سابقون الاولون/ مہاجر حبشہ/ مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت حثمہ کی کنیت ام عبداللہ تھی۔ ان کا حسب ونسب کیا تھا؟

جواب: ان کا تعلق قریش کے خاندان بنو عدی سے تھا۔ سلسلۂ نسب یہ ہے۔ لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت ابی حثمہ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوئی۔

(انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ جمہرۃ انساب العرب۔ طبقات۔ اصابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: بتائیے حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت ابی حثمہ کا نکاح کس صحابی سے ہوا تھا؟

جواب: صحابی رسول ﷺ حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن ربیعۃ العنزی سے حضرت لیلیٰ رضی اللہ

عنہا بنت ابی حثمہ کا نکاح ہوا۔ وہ بنی غزبن وائل میں سے تھے اور بنو عدی کے حلیف تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے والد خطاب نے انہیں اپنا بیٹا بنا رکھا تھا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیئر الصحابہؓ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت ابی حثمہ اور ان کے شوہر حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن ربیعہ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: دونوں میاں بیوی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے راستے کھول دیے اور وہ اعلان حق کے ابتدائی دور میں ہی اسلام لے آئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیئر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: مشرکین مکہ کے ظلم وتشدد سے تنگ آ کر حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت ابی حثمہ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: جب کفار مکہ کا ظلم حد سے بڑھ گیا تو رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت ابی حثمہ اور ان کے شوہر حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن ربیعہ نے ۵ نبوی میں حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

(سیرت ابن اسحاق۔ سیرت حلبیہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حبشہ روانگی کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت ابی حثمہ کی کیا بات چیت ہوئی؟

جواب: حبشہ روانگی کے وقت حضرت عمرؓ وہاں آ گئے۔ وہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، ام عبداللہ کدھر کا ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا، تم لوگوں نے ہمیں بہت ستایا ہے۔ ہم گھر بار چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے کوئی بہتر صورت پیدا نہ کر دے ہم وطن سے دور ہی رہیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان ترس آ گیا اور بولے، اللہ تمہارے ساتھ ہو۔ تھوڑی دیر میں ان کے شوہر حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن ربیعہ بھی آ پہنچے۔ انہوں نے واقعہ بتایا تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے کہا عمر اس وقت تک مسلمان نہ ہوں گے

جب تک خطاب کا گدھا ایمان نہ لائے۔ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا ناممکن ہے۔ حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا نے کہا، مجھے دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رقت طاری ہوگئی تھی۔ کیا خبر اللہ ان کے دل پھیر دے۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا تم چاہتی ہو کہ عمر رضی اللہ عنہ ایمان لے آئیں۔ انہوں نے کہا، ہاں۔ اللہ نے حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہ کی تمنا پوری کر دی۔ اور حضور ﷺ کی دعا قبول ہوئی اور اگلے ہی سال عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے۔

(اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تاریخ اسلام)

سوال: حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت ابی حثمہ کب حبشہ سے واپس آئی تھیں؟

جواب: ان میاں بیوی کو حبشہ گئے ابھی تین مہینے ہی ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکین مکہ کے درمیان مصالحت کی خبر مشہور ہوگئی۔ مہاجرین حبشہ نے یہ خبر سنی تو ایک گروہ شوال ۵ نبوی میں واپس مکہ آ گیا۔ ان میں حضرت لیلیٰ بنت ابی حثمہ اور ان کے شوہر بھی تھے۔ (سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: مکہ میں حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت ابی حثمہ اور ان کے شوہر حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن ربیعہ نے کسی کی پناہ لی؟

جواب: مکہ پہنچ کر مہاجرین حبشہ کو معلوم ہوا کہ مصالحت کی خبر غلط ہے تو انہوں نے واپس جانا مناسب نہ سمجھا۔ کسی نہ کسی کی پناہ لے لی۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن ربیعہ اور حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت حثمہ نے عاص بن وائل سہمی کی پناہ حاصل کی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت ابی حثمہ نے دوبارہ کب حبشہ ہجرت کی؟

جواب: مسلمانوں پر کفار کے ظلم وستم میں شدت آ گئی تو حضور اقدس ﷺ نے انہیں دوبارہ حبشہ ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ ۶ نبوی میں تقریباً ایک سو مسلمانوں کا قافلہ حبشہ روانہ ہوا۔ ان میں حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت حثمہ اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت حثمہ اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ کب حبشہ سے واپس آئے اور کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: یہ میاں بیوی کچھ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے مکہ آئے۔ اور پھر چند دن بعد حکم نبوی سے مدینہ مستقل ہجرت کر گئے۔ کہا جاتا ہے کہ ہجرت کے موقع پر یہ پہلی بیوی ہیں جو مدینہ میں داخل ہوئیں۔

(انساب۔ الاشراف۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت حلبیہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت سلامہ

(سابقون الاولون/مہاجر حبشہ/مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت سلامہ کا تعلق بنو تمیم سے تھا۔ بتایئے وہ کب اسلام لائیں؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت سلامہ دعوت حق کے ابتدائی دور میں مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ اور سابقون الاولون کی جماعت میں شامل ہوئیں۔ ان کا نام اسماء رضی اللہ عنہا بنت مسلمہ بھی آیا ہے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ جمہرۃ انساب العرب)

سوال: بتایئے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت سلامہ کا نکاح ابوجہل کے کس بھائی سے ہوا تھا؟

جواب: دشمن اسلام ابوجہل کے ایک بھائی حضرت عیاش رضی اللہ عنہ بن ابی ربیعہ بھی تھے جو بعثت نبوی کے ابتدائی دنوں میں اس وقت مسلمان ہوئے۔ جب حضور ﷺ حضرت ارقم کے گھر نہیں آئے تھے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت سلامہ کا نکاح ان سے ہوا تھا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ جمہرۃ انساب العرب)

سوال: ابوجہل اور دوسرے مشرکین مکہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت سلامہ اور ان کے شوہر کو اذیتیں دیں تو وہ کہاں ہجرت کر گئے تھے؟

جواب: ابوجہل اور اس کے ساتھیوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت سلامہ اور ان کے شوہر

حضرت عیاش رضی اللہ عنہ بن ابی ربیعہ کو اسلام لانے کے جرم میں اذیتیں دینی شروع کر دیں۔ دونوں میاں بیوی رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ۶ نبوی میں مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت سلامہ اور ان کے شوہر کب حبشہ سے واپس آئے اور مدینہ ہجرت کی؟

جواب: دونوں میاں بیوی ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے مکہ واپس آ گئے۔ حضرت عیاش رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی اجازت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینے ہجرت کی اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت سلامہ حضور ﷺ کی ہجرت کے بعد مدینہ آ گئیں۔

(صحابہؓ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عیاش رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت سلامہ نے کس سے نکاح کیا؟

جواب: حضرت عیاش رضی اللہ عنہ بن ربیعہ کی وفات کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت سلامہ نے حضرت عبد الرحمٰنؓ بن عوف سے نکاح کیا۔

(سیر اعلام النبلاء۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت سلامہ کی کنیت ام عبد اللہ ہے۔ ان کے ہاں کتنی اولاد ہوئی؟

جواب: حضرت عیاش رضی اللہ عنہ بن ربیعہ سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت سلامہ کے ہاں حبشہ میں ایک بیٹا عبد اللہ ہوا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت سلامہ نے حضور ﷺ سے حدیث روایت فرمائی اور ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ نے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل

(سابقون الاولون/مہاجر حبشہ/مہاجر مدینہ)

سوال: قریش کے خاندان بنی عامر بن لوئی سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت سہلہ بنت سہیل کا حسب ونسب بتادیں؟

جواب: حضرت سہلہ بنت سہیل کا نسب نامہ یہ ہے: سہلہ بنت سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ جمہرۃ انساب العرب۔ نسب قریش)

سوال: قریش کے ایک رئیس خطیب قریش کے لقب سے مشہور تھے۔ بتایئے وہ کون تھے؟

جواب: حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل کے والد سہیل بن عمرو کا شمار قریش کے رئیسوں میں ہوتا تھا۔ انہیں خطابت اور زور بیان پر اتنا عبور حاصل تھا کہ وہ خطیب قریش کے لقب سے مشہور ہوئے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل کے والد اسلام دشمنی میں پیش پیش تھے۔ ان کی اولاد میں کون لوگ مسلمان ہوئے؟

جواب: سہیل بن عمرو کی دو بیٹیاں سہلہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور دو بیٹے عبداللہ اور ابو جندل عاص بن رحمت ﷺ پر ایمان لائے۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت حلبیہ۔ مختصر سیرۃ الرسول ﷺ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے حضرت سہلہ بنت سہیل کی شادی کس سے صحابی ہوئی تھی؟

جواب: حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل کی شادی رئیس قریش عتبہ بن ربیعہ کے بیٹے ابو حذیفہ ہشیم سے ہوئی۔ یہ بھی سابقون الاولون میں سے تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ زاد المعاد۔ سیرت الصحابہؓ)

سوال: حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل نے کب حبشہ کی طرف ہجرت کی؟

جواب: حضرت سہلہ بنت سہیل اور ان کے شوہر ابو حذیفہ ہیثم نے مشرکین مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر حضور ﷺ کے حکم سے ۵ نبوی میں حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

(زادالمعاد۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل نے دوسری مرتبہ کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: یہ دونوں میاں بیوی حبشہ میں تھے کہ چند ماہ بعد مشرکین اور حضور ﷺ کے درمیان معاہدے کی غلط خبر ملی تو واپس مکہ آ گئے۔ واپس جانا مناسب نہ سمجھا اور امیہ بن خلف کی حمایت حاصل کر لی۔ پھر ہجرت نبوی کے موقعے پر مدینے ہجرت کر گئے۔ ابن اسحاق اور بعض دوسرے سیرت نگاروں کے مطابق انہوں نے ۶ نبوی میں دوبارہ بھی حبشہ ہجرت کی تھی۔ پھر ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے مکہ آئے اور پھر مدینہ ہجرت کر گئے۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرت حلبیہ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت سہلہ بنت سہیل کا منہ بولا بیٹا کون تھا؟

جواب: ان کے شوہر حضرت ابو حذیفہ ہیثم نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔ وہ لوگوں میں سالم رضی اللہ عنہ بن ابو حذیفہ پکارے جاتے پھر جب یہ حکم نازل ہوا کہ لوگوں کو اپنے اصل باپوں کی نسبت پکارو تو لوگ حضرت سالم کو مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ابو حذیفہ کہنے لگے۔ اس حکم کے بعد حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کو حضرت سالم رضی اللہ عنہ کا گھر میں آنا ناگوار گزرنے لگا۔ حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا کو اس منہ بولے بیٹے سے پیار تھا۔ وہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور بچپن سے ہمارے گھر آتا تھا۔ لیکن اب ابو حذیفہ کو اس کا گھر میں آنا ناگوار گزرتا ہے۔“ آپ نے ارشاد فرمایا، اس کو اپنا دودھ پلا دو تو وہ تمہارا محرم ہو جائے گا۔ اس طرح حضرت سالم رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ کے رضاعی بیٹے بن گئے۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ حکم صرف سالم رضی اللہ عنہ کے لیے مخصوص تھا۔

(مسند ابی داؤد۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل کے شوہر بدری صحابی حضرت ابو حذیفہ ہشیم رضی اللہ عنہ نے کب شہادت پائی؟

جواب: حضرت ابو حذیفہ ہشیم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں ۱۲ ہجری میں شہادت پائی۔

(صحابۂ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اسد الغابہ۔ خلفائے راشدینؓ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت ابو حذیفہ ہشیم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل نے کس سے شادی کی؟

جواب: حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ ہشیم کی شہادت کے کچھ عرصہ بعد حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف سے نکاح کر لیا۔

(صحابۂ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: کتب سیرت میں حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل کی اور کن شادیوں کا ذکر ملتا ہے؟

جواب: حضرت سہلہ بنت سہیل نے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن اسود اور حضرت شماخ رضی اللہ عنہ بن سعد اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف سے بھی مختلف وجوہات کی بنا پر شادیاں کیں۔

(استیعاب۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل کے ہاں کتنی اولادیں ہوئیں؟

جواب: حضرت زبیر بن بکار کے بقول حضرت سہلہ کے ہاں حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے محمد بن حذیفہ پیدا ہوئے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن اسود سے سلیط رضی اللہ عنہ بن عبداللہ پیدا ہوئے۔ شماخ رضی اللہ عنہ بن سعد سے بکیر بن شماخ اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف سے سالم رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔

(استیعاب۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے صلح حدیبیہ میں کافروں کی طرف سے صلح کا نمائندہ بن کر کون آیا تھا؟

جواب: حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل کے والد سہیل بن عمرو مشرکین مکہ کی طرف سے نمائندہ بن کر آئے تھے تاکہ مسلمانوں کو قائل کر سکیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے ہجرت مدینہ کے بعد حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل کے شوہر حضرت ابوہیثم رضی اللہ عنہ کا بھائی چارہ کس صحابی سے کرایا؟

جواب: آپ ﷺ نے ہجرت کے بعد ان کے شوہر حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عباد بن بشر انصاری کے درمیان بھائی چارہ فرما دیا تھا۔

(طبقات۔ سیر اعلام النبلا۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت سہلہ بنت سہیل کے والد خطیب قریش نے کب تک اسلام دشمنی کی اور کب مسلمان ہوئے؟

جواب: وہ اپنی پر جوش اور ولولہ انگیز تقریروں سے بڑے بڑے مجمعوں کو متحرک کر دیتے تھے۔ لیکن ان کا زور خطابت اور زور بیاں، اسلام کے خلاف ہی استعمال ہوا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی اور فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہو گئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت اب اسحاق)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت مجلل

(سابقون الاولون/مہاجر حبشہ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت مجلل کا حسب و نسب بتا دیجیے؟

جواب: قریش کے قبیلے عامریہ سے تعلق رکھنے والی اس صحابیہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام مجلل بن عبداللہ تھا۔ وہ قریشی عامری کہلاتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتائیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت مجلل کا نکاح کس صحابی سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت مجلل کی شادی حضرت حاطب رضی اللہ عنہ بن حارث

بن معمر جمحی سے ہوئی تھی۔ ان کا تعلق بھی قریش مکہ سے تھا۔

(صحابہ کرام ؓ انسائیکلو پیڈیا۔ تذکار صحابیات ؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت مجلل نے کب دین حق قبول کیا؟

جواب: دعوت اسلام کے ابتدائی تین برسوں میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت مجلل اور ان کے شوہر نے اسلام قبول کیا اور سابقون الاولون کی جماعت میں شامل ہوئے۔

(تذکار صحابیات ؓ۔ طبقات۔ صحابہ کرام ؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت مجلل نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت مجلل اور ان کے شوہر حضرت حاطب رضی اللہ عنہ بن حارث ؓ نے اسلام قبول کیا تو قریش مکہ نے ان پر ظلم وتشدد شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دے دیا تو دونوں میاں بیوی دوسری ہجرت حبشہ کے موقع پر حبشہ چلے گئے۔

(طبقات۔ تذکار صحابیات ؓ۔ صحابہ کرام ؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت مجلل کے دو بیٹوں نے بھی ہجرت حبشہ کی تھی؟

جواب: بعض سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اور حضرت حاطب رضی اللہ عنہ بن حارث کے دو بیٹے محمد رضی اللہ عنہ بن حاطب اور حارث رضی اللہ عنہ بن حاطب بھی ہجرت حبشہ کے موقعے پر اپنے والدین کے ساتھ تھے۔ جبکہ بعض سیرت نگاروں کے بقول یہ دونوں بیٹے حبشہ میں پیدا ہوئے۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صحابیات ؓ۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت مجلل کب مدینہ آئیں؟

جواب: قیام حبشہ کے دوران ہی حضرت حاطب رضی اللہ عنہ بن حارث کا انتقال ہو گیا۔ تاہم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت مجلل نے بڑے صبر اور ہمت سے دونوں بیٹوں کی

پرورش کی اور پھر ۷ ہجری میں دوسرے مہاجرین حبشہ کے ساتھ مدینے آ گئیں۔

(تہذیب الاسماء واللغات۔ اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت مجلل کے کس بیٹے کا ہاتھ جل گیا تھا اور وہ کیسے ٹھیک ہوا؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا و بنت مجلل دوسرے مہاجرین کے ساتھ مدینہ آ رہی تھیں تو راستے میں ایک جگہ پڑاؤ ہوا تو اپنے بچوں کے لیے کھانا تیار کیا۔ لکڑیاں ختم ہو گئیں تو مزید چننے کے لیے گئیں۔ ان کے بیٹے محمد رضی اللہ عنہ بن حاطب نے ہانڈی کو پکڑ لیا۔ وہ الٹ گئی اور ہاتھ جل گیا۔ مدینے پہنچ کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ دعا کی درخواست کی اور بیٹے کے ہاتھ کا بتایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں دعا کے بعد بیٹے کے ہاتھ پر دم کیا تو وہ اسی وقت ٹھیک ہو گیا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ دلائل النبوہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

﴿حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت السعدی﴾

(سابقون الاوّلون رمہاجر حبشہ)

سوال: حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت السعدی مہاجرات حبشہ میں سے ہیں۔ ان کا اوّل نام کیا ہے؟

جواب: ان کا نام بعض روایتوں میں عمیرہ بھی آیا ہے اور بعض میں عمرہ آیا ہے۔ تاہم عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام سے زیادہ مشہور ہوئیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت السعدی کا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت زمعہ کے حقیقی بھائی حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زمعہ سے ہوا۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت السعدی نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے اعلان حق فرمایا تو حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے شوہر حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابتدائی برسوں میں ہی اسلام قبول کرلیا اور سابقون الاولون کی جماعت میں شامل ہوگئے۔

(اصابہ۔ اسدالغابہ۔ طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ تہذیب التہذیب)

سوال: بتایئے حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت السعدی اور ان کے شوہر نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: دین اسلام قبول کرتے ہی ان دونوں میاں بیوی کو دوسرے مسلمانوں کی طرح مشرکین مکہ کے ظلم وتشدد کا نشانہ بننا پڑا۔ آخر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے یہ بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ۵ نبوی میں حبشہ ہجرت کرگئے۔

(سیرت ابن ہشام۔ اسدالغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کب حبشہ سے مدینے آئیں؟

جواب: حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شوہر حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زمعہ کے ہمراہ غزوہ خیبر کے موقع پر حبشہ سے مدینے واپس آئیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(سابقون الاولون رمہاجر حبشہ رمہاجر مدینہ)

سوال: عظیم جرنیل اور جلیل القدر صحابی حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حسنہ کی والدہ کا نام بتادیجئے؟

جواب: حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حسنہ کی والدہ کا نام حسنہ تھا۔ یعنی وہ اپنی والدہ کی نسبت سے مشہور ہوئے۔ (اصابہ۔ اسدالغابہ۔ جرنیل صحابہؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضرت حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: زمانہ جاہلیت میں حضرت حسنہ کا نکاح عبداللہ بن عمرو بن مطاع کندی سے ہوا تھا۔ اس سے حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ سیر اعلام النبلا۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: بتایئے حضرت حسنہ اپنے وطن سے کب مکہ آئیں؟ اور کب دوسری شادی کی؟

جواب: حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی کم سن ہی تھے کہ والد عبداللہ کا انتقال ہو گیا۔ ان کی والدہ حسنہ ان کو ساتھ لے کر مکہ آئیں اور بنو جمح کے ایک صاحب سفیان بن معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلا۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماں کی نسبت سے کیوں پکارے جاتے تھے؟

جواب: بعثت نبوی سے پچیس تیس سال پہلے حضرت حسنہ مکہ آئی تھیں۔ اہل مکہ کو ان کے آباؤ اجداد کے بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا اس لئے انہوں نے حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ماں کی نسبت سے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا شروع کر دیا۔

(استیعاب۔ سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت حسنہ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے بعثت کے بعد دعوت اسلام کا کام شروع کیا تو یہ پورا کنبہ بغیر کسی تامل کے مسلمان ہو گیا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو کفار کے مظالم سے بچنے کے لئے حبشہ جانے کا حکم دیا۔ ٦ نبوی میں حضرت حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اپنے شوہر اور بیٹوں کے ہمراہ حبشہ ہجرت کر گئیں۔ اس طرح اسلام میں سبقت کرنے والے اس گھرانے نے حبشہ کی طرف بھی اکٹھے ہجرت کی۔

(سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حبشہ سے کب مدینے آئیں؟

جواب: حبشہ میں تیرہ سال گزارنے کے بعد حضرت حسنہ غزوہ خیبر کے موقع پر اپنے اہل خانہ کے ہمراہ مدینہ منورہ واپس آئیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کتنی تھی؟

جواب: عبداللہ بن عمرو سے ان کے ہاں صرف ایک بیٹا حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوا۔ حضرت سفیان بن معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے ہاں دو بیٹے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ تینوں بیٹوں کو بھی شرف صحابیت حاصل ہوا۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

﴿حضرت اُم حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عبد الاسود﴾

(سابقون الاوّلون/مہاجر حبشہ)

سوال: بنو خزاعہ سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت ام حرملہ بنت عبداللہ کی شادی کس صحابی سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت ام حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عبد الاسود کی شادی حضرت جہم بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ یہ بنو عبد الدار بن قصی سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت ام حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام بعض روایتوں میں حریملہ بھی آیا ہے۔

(نسب قریش۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ام حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کب دولت اسلام سے بہرور ہوئیں؟

جواب: دونوں میاں بیوی اچھی فطرت کے مالک تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے بعث کے بعد اعلان نبوت فرمایا تو دونوں نے دعوت اسلام کے آغاز میں ہی اسلام قبول کرلیا اور سابقون الاولون میں شامل ہوئے۔

(نسب قریش۔ سیر اعلام النبلا۔ طبقات۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت ام حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں کون سے فرزند پیدا ہوئے؟

جواب: حضرت جہم بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت ام حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں دو فرزند عمرو بن جہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خزیمہ بن جہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت ام حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت ام حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے شوہر حضرت جہم بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹوں کے ساتھ ٦ نبوی میں حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

(سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ زاد المعاد۔ اصابہ)

سوال: حضرت ام حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت ام حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قیام حبشہ ہی کے دوران وفات پاگئیں اور وہیں دفن ہوئیں۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

حضرت برکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یسار

(سابقون الاولون/مہاجر حبشہ)

سوال: حضرت برکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یسار کون تھیں؟

جواب: حضرت برکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یسار ابوسفیان کی آزاد کردہ لونڈی تھیں انہیں رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت برکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یسار کب دولت اسلام سے بہرور ہوئیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی دعوت توحید کے ابتدائی دور میں ہی حضرت برکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے شوہر کو اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت برکہ بنت یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کس صحابی

سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت برکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یسار کی شادی حضرت قیس بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی تھی۔ قبیلے بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھتے تھے اور سابقون الاولون میں سے تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلے شوہر عبیداللہ بن جحش کے خدمت گار تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت برکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یسار نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت برکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یسار نے قریش مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے دوسری ہجرت حبشہ کا شرف حاصل کیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت برکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یسار نے کتنا عرصہ حبشہ کی غریب الوطنی میں گزارا؟

جواب: دونوں میاں بیوی غزوۂ خیبر کے موقع پر دوسرے مہاجرین حبشہ کے ساتھ مدینہ طیبہ واپس آئے۔ عبیداللہ بن جحش نے حبشہ میں عیسائیت اختیار کر لی تھی جبکہ یہ دونوں دین اسلام پر قائم رہے۔

(سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت برکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کون سی بیٹی ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دایہ تھی؟

جواب: روایت ہے کہ حضرت برکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یسار کی بیٹی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابوسفیان کی دایہ تھیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

حضرت فُکیہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یسار

(سابقون الاوّلون رمہاجر حبشہ)

سوال: صحابیہ حضرت فکیہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یسار نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت فکیہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یسار قدیم الاسلام ہیں۔ انہوں نے بعثت نبوی کے ابتدائی تین برسوں میں اسلام قبول کیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر طبقات۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: حضرت فکیہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یسار کا نکاح کس صحابی سے ہوا تھا؟

جواب: ان کا نکاح حضرت حطاب (یا خطاب) بن حارث جمحی سے ہوا تھا۔ ان کا شمار بھی سابقون الاولون میں ہوتا ہے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: بتایئے حضرت فکیہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یسار نے کب اور کہاں ہجرت کی تھی؟

جواب: حضرت فکیہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یسار اوران کے شوہر حضرت حطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریش مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر رسول اللہ ﷺ کے حکم پر حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ وہ ٦ نبوی میں مہاجرین حبشہ کے دوسرے قافلے میں شامل تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت فکیہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حبشہ سے کب واپس مدینے آئیں؟

جواب: حضرت فکیہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غزوۂ خیبر کے موقعہ پر مدینہ منورو واپس آئیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت فکیہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر حضرت حطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کب اور کہاں انتقال ہوا؟

جواب: حضرت حطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کے سلسلے میں دو روایات ہیں۔ ایک یہ کہ ان کا انتقال قیام حبشہ کے دوران میں ہی ہوا۔ اور حضرت فکیہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکیلی ہی واپس آئی تھیں۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت حطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اہلیہ کے ساتھ ہی واپس مدینہ آئے تھے اور انہوں نے حضرت عمر فاروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلاف میں کسی وقت وفات پائی۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تہذیب التہذیب)

﴿ حضرت یُقظہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت علقمہ ﴾

(سابقون الاولون رمہاجر حبشہ)

سوال: بتایئے حضرت یقظہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت علقمہ کون تھیں؟

جواب: حضرت یقظہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت علقمہ رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ تھیں۔ کتب سیرت میں ان کا نام فاطمہ بنت علقمہ اور بعض میں ام یقظہ بھی آیا ہے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: حضرت یقظہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت علقمہ کا شمار سابقین اولین میں ہوتا ہے۔ بتایئے انہوں نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت یقظہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت علقمہ نے بعثت نبوی کے بالکل ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر اعلام النبلا۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت یقظہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت علقمہ کے شوہر بھی صحابی رسول تھے۔ بتایئے وہ کون تھے؟

جواب: حضرت یقظہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت علقمہ کے شوہر کا نام حضرت سلیط بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ ان کا تعلق قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھا اور وہ بھی قدیم الاسلام تھے۔

(سیر الصحابہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: مشرکین مکہ نے مسلمانوں کا جینا حرام کر دیا تو بہت سے مسلمان حبشہ ہجرت کر گئے۔ حضرت یقظہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت علقمہ نے کب حبشہ ہجرت کی؟

جواب: حضرت یقظہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت علقمہ اور ان کے شوہر حضرت سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ ۶ نبوی میں مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔

(سیرت ابن ہشام۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت یقظہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت علقمہ حبشہ میں کتنا عرصہ گزار کر مدینہ واپس آئیں؟

جواب: انہوں نے تقریباً تیرہ سال حبشہ میں گزارے اور پھر غزوۂ خیبر کے موقع پر دوسرے مسلمانوں کے ہمراہ مدینہ منورہ واپس آ گئیں۔ ان کے صرف ایک لڑکے کا ذکر کتب سیرت میں ملتا ہے۔ (سیرت ابن ہشام۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ربیعہ

(سابقون الاولون رمہاجر حبشہ رمہاجر مدینہ)

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ربیعہ قریش کے معزز خاندان بنو عبد شمس سے تھیں۔ ان کا حسب ونسب بتادیں؟

جواب: حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ربیعہ کا نسب یہ ہے: صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔ قریش کے رئیس عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ ان کے بھائی تھے۔ (نسب قریش۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ربیعہ کا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: صحابیہ رسول ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ربیعہ کا نکاح عثمان بن الشرید مخزومی سے ہوا تھا۔ ان سے ایک بیٹا حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوا۔ عثمان بن الشرید بعثت نبوی سے پہلے ہی انتقال کر گیا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ ان کی پرورش کس نے کی؟

جواب: عثمان بن الشرید کی وفات کے بعد حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش ان کے ماموں عتبہ بن ربیعہ نے کی اور اپنے بچوں کی طرح پالا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ربیعہ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: بعثت نبوی کے ابتدائی برسوں میں ہی حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ بیٹے کے ساتھ ہی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ربیعہ بھی مشرف بہ اسلام ہوگئیں۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ صحابیؓ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ربیعہ نے پہلی مرتبہ کہاں ہجرت کی؟

جواب: انہوں نے اپنے بیٹے حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ۵ یا ۶ نبوی میں حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ (سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے صحابیہ رسول ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ربیعہ نے دوسری مرتبہ کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ربیعہ کچھ عرصہ حبشہ میں گزار کر اپنے بیٹے کے ساتھ ہی مکہ واپس آ گئیں اور پھر مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی۔ حضرت مبشر بن عبدالمنذر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنے ہاں ٹھہرایا۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ربیعہ کے بیٹے حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت شماس بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدری صحابی ہیں۔ غزوہ بدر کے بعد انہوں نے جنگ احد میں بھی شرکت کی۔ جنگ کے دوران شدید زخمی ہوگئے اور دوسرے روز انتقال کر گئے۔ (المغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

﴿حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عوف﴾

(سابقون الاوّلون رمہاجر حبشہ)

سوال: جلیل القدر صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن تھیں۔ نام و نسب بتادیجئے؟

جواب: حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عوف نام تھا اور تعلق قریش کے خاندان بنوزہرہ سے تھا۔ ان کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ عاتکہ بنت عوف بن عبد جوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ۔ (نسب قریش۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اصابہ۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عوف کی شادی کس سے ہوئی؟

جواب: مخرمہ بن نوفل ان کے ہم جد تھے۔ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عوف کی شادی ان سے ہوئی۔ (اصابہ۔ اسدالغابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: مخرمہ بن نوفل کے اسلام لانے کا ذکر نہیں ملتا۔ بتایئے حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت عاتکہ بنت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دعوت اسلام کے ابتدائی دنوں میں اسلام قبول کیا اور سابقین الاوّلین کی صرف میں شامل ہوگئیں۔

(اصابہ۔ اسدالغابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عوف نے کب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی؟

جواب: سیرت نگاروں کے بقول آپ نے فتح مکہ کے بعد مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔

(تذکرصحابیاتؓ۔ طبقات۔ اسدالغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عوف کے ہاں کتنی اولاد ہوئی؟

جواب: مخرمہ بن نوفل سے ان کے ہاں مشہور صحابی حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ وہ ۲ ہجری میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور ۶ سال کی عمر میں فتح مکہ کے بعد والدہ کے ساتھ مدینہ آئے۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ اسدالغابہ۔ اصابہ۔ سیرالصحابہؓ)

حضرت ریطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث

(سابقون الاوّلون / مہاجر حبشہ)

سوال: حضرت ریطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث کا حسب ونسب بتادیں؟

جواب: بنوتیم سے حضرت ریطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث کا تعلق تھا اور ان کا قبیلہ مکہ میں

بھی آباد تھا۔ (اصابہ۔ سیر اعلام النبلا۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تہذیب التہذیب)

سوال: بتایئے حضرت ریطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث کا نکاح کس صحابی سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت ریطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث کا نکاح سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماموں زاد بھائی حضرت حارث بن خالد تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا۔ (اصابہ۔ سیر اعلام النبلا۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت ریطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول رحمت ﷺ نے دعوت حق دی تو حضرت ریطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث اور ان کے شوہر حضرت حارث بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتدائی زمانے میں ہی اسلام لے آئے۔ اس طرح وہ سابقون الاوّلون کی جماعت میں شامل ہوئے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: حضرت ریطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: اسلام لانے پر مشرکین مکہ نے دوسرے مسلمانوں کی طرح ان دونوں کو بھی ظلم وستم کا نشانہ بنایا شروع کردیا۔ آخر دونوں میاں بیوی حضور اقدس ﷺ کے حکم پر دوسری ہجرت حبشہ کرنے والوں میں شامل ہوگئے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت ریطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث کب حبشہ سے مدینے آئیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی ہجرت مدینہ کے کچھ عرصہ بعد حضرت ریطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے شوہر اپنے چار بچوں کے ساتھ حبشہ سے مدینہ روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک جگہ اس خاندان نے پانی پیا۔ وہ زہریلا تھا چنانچہ حضرت ریطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث اور چاروں بچے اس پانی کے اثر سے ہلاک ہوگئے۔ حضرت حارث بچ گئے۔ چنانچہ وہ بیوی اور بچوں کو وہیں دفنا کر مدینہ پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر داستان غم سنائی۔ آپؐ نے ان کو صبر کی تلقین کی اور ان کی شادی ایک دوسری جگہ کردی۔ (اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلا۔ تہذیب الاسماء واللغات)

مہاجرات مدینہ

حضرت صعبہ رضی اللہ عنہا الحضرمی

(سابقون الاولون/مہاجر مدینہ)

سوال: عشرہ مبشرہ میں سے ایک صحابی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ کی والدہ کا نام بتا دیجیے؟

جواب: حضرت صعبہ رضی اللہ عنہا بنت الحضرمی۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ کی والدہ تھیں۔ جو عشرہ مبشرہ صحابہ مین سے ایک تھے۔ مشہور صحابی حضرت علاء بن الحضرمی حضرت صعبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ سیئر الصحابہؓ۔ عشرہ مبشرہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت صعبہ رضی اللہ عنہا بنت حضرمی کا نسب بتا دیں؟

جواب: وہ نسلاً حضرمی اور وطناً یمنی تھیں۔ ان کے والد حرب بن امیہ کے حلیف بن کر مکہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے: صعبہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ حضرمی بن ضماد بن سلمی بن اکبر۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیئر اعلام النبلا۔ اصابہ)

سوال: حضرت صعبہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: ام طلحہ صعبہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ حضرمی کی پہلی شادی ابوسفیان سے ہوئی تھی۔ ہند بنت عتبہ ان کی سوکن تھیں۔

(عیون الاخبار۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: ابوسفیان نے حضرت صعبہ رضی اللہ عنہا کو طلاق کیوں دے دی تھی؟

جواب: حضرت صعبہ رضی اللہ عنہا حسن وخوبصورتی میں بے مثال تھیں۔ ان کی سوکن ہند بنت عتبہ کو اس سے حسد پیدا ہونے لگا۔ وہ ابوسفیان سے اصرار کرنے لگیں کہ وہ صعبہ کو طلاق دے دیں۔ انہوں نے ابوسفیان کو اس قدر تنگ کیا کہ وہ طلاق دینے پر مجبور ہو گئے۔ تاہم وہ حضرت صعبہ کی جدائی سے پریشان رہتے اور ان کی یاد کو دل سے لگائے رکھتے۔

(دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ المعارف۔ عیون الاخبار۔ الروض الانف۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: ابوسفیان سے علیحدگی کے بعد حضرت صعبہ رضی اللہ عنہا بنت حضرمی کا نکاح کس سے ہوا؟

جواب: حضرت صعبہ رضی اللہ عنہا بنت حضرمی نے عبید اللہ بن عثمان تیمی سے نکاح کرلیا۔

(دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ المعارف۔ عیون الاخبار۔ الروض الانف۔ اصابہ)

سوال: حضرت صعبہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے والدہ سے پہلے اسلام قبول کیا۔ بتایئے والدہ ان کے ساتھ کیا سلوک کرتی تھیں؟

جواب: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ کی والدہ اسلام لانے کی وجہ سے بیٹے کے ساتھ نہایت برا سلوک کرتی تھیں۔ وہ اس وقت خود مشرک تھیں اور انہوں نے اپنے بیٹے کے راستے میں تمام ممکنہ وسائل سے رکاوٹ پیدا کی۔ انہیں مار پیٹ کرنا اور سختی کرنا ان کا معمول تھا۔ (المعارف۔ عیون الاخبار۔ الروض الانف۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت صعبہ رضی اللہ عنہا بنت حضرمی نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت صعبہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پہلے اسلام لا چکے تھے۔ کچھ ہی عرصہ بعد وہ خود بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوگئیں۔ ان کے شوہر عبید اللہ بن عثمان پہلے ہی وفات پا چکے تھے۔ اس طرح حضرت صعبہ رضی اللہ عنہا نے ہجرت مدینہ سے بہت پہلے اسلام قبول کیا۔

(صفۃ الصفوۃ۔ اصابہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ تاریخ صغیر)

سوال: حضرت صعبہ رضی اللہ عنہا بنت حضرمی مہاجرہ بھی تھیں۔ بتایئے انہوں نے کہاں ہجرت کی تھی؟

جواب: حضرت صعبہ رضی اللہ عنہا بنت حضرمی نے اپنے بیٹے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی۔

(طبقات۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: ام طلحہ رضی اللہ عنہا حضرت صعبہ رضی اللہ عنہا بنت حضرمی نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک زندہ تھیں۔ قیاس ہے کہ انہوں نے اسی برس سے زیادہ عمر پائی۔

(اصابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ طبقات۔ تذکار صابیاتؓ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محاصرے کے دوران حضرت صعبہ بنت حضرمی نے کس طرح حالات بہتر بنانے کی کوشش کی تھی؟

جواب: جب انہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کے محاصرے کی اطلاع ملی تو بے تابی سے اپنے گھر سے نکلیں اور اپنے صاحبزادے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ اپنے اثر ورسوخ سے کام لے کر فسادیوں کو واپس جانے پر آمادہ کریں، لیکن ایسا نہ ہوسکا۔ (تاریخ الصغیر۔ تذکار صحابیاتؓ)

﴿حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم﴾

(شاعرہ/مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم کی کنیت ام شریک تھی۔ ان کا حسب ونسب بتا دیجیے؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ بنو سلیم سے تھا۔ سلسلۂ نسب یہ ہے: خولہ بنت حکیم بن امیہ بن حارثہ بن اوقص بن مہرہ بن ہلال بن فالح بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم۔ آنحضرت ﷺ کی خالہ ہوتی تھیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضور اقدس ﷺ کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون تھے۔ بتایئے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم کا ان سے کیا تعلق تھا؟

جواب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون حضرت خولہ رضی اللہ عنہا حکیم کے شوہر تھے۔ انہیں عبادت الٰہی سے بے حد شغف تھا۔

(سیر اعلام النبلا۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون اپنا زیادہ وقت عبادت میں گزارتے تھے۔ اہل خانہ پر کم توجہ کرتے تھے۔ حضور ﷺ تک شکایت پہنچی تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کے جذبات نبی اکرم ﷺ تک پہنچے تو آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون سے فرمایا: ''عثمان رضی اللہ عنہ ہمارے لیے رہبانیت کا حکم نہیں ہے۔ میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں، نمازیں بھی پڑھتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں اور اہل خانہ کے حقوق بھی ادا کرتا ہوں۔ تم پر بھی تمہاری آنکھ، جسم اور اہل وعیال سب کا حق ہے۔ نمازیں پڑھو، روزے رکھو لیکن اہل وعیال کا حق ادا کرو۔''

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم نے کب اسلام قبول کیا اور کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم نے ہجرت مدینہ سے تھوڑا عرصہ قبل اسلام قبول کیا اور پھر ۱۳ بعثت نبوی میں اپنے شوہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون کے ساتھ مدینہ ہجرت کر گئیں۔

(سیر اعلام النبلاء۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: صحابیہ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم کے شوہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون نے کب وفات پائی؟

جواب: ۲ ہجری میں غزوۂ بدر کے فوراً بعد حضرت خولہ رضی اللہ عنہ بنت حکیم کے شوہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون نے مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ صحیح بخاری میں روایت آئی ہے کہ انہوں نے خود کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تھا اور چاہتی تھیں ازواج مطہرات میں شامل ہوں مگر حضور ﷺ نے کسی وجہ سے منظور نہ فرمایا۔

(صحیح بخاری۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم نے اپنے شوہر کی وفات پر کس طرح اظہار غم کیا تھا؟

جواب: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم شاعرہ بھی تھیں۔ انہوں نے اپنے شوہر کی وفات پر ایک پردرد مرثیہ کہا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: صحابیہ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم سے پندرہ احادیث مروی ہیں۔ راویوں میں بعض اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ اللہ نے اپنے کلام مقدس میں ان کو مومنہ کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم کو ابتدا میں زیور کا شوق تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا عرض کی؟

جواب: انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: ''اگر طائف فتح ہو تو آپ مجھ کو بادیہ بنت غیلان یا فارعہ بنت عقیل کا زیور دے دیں۔'' آپ نے فرمایا: ''اگر خدا اس کی اجازت نہ دے تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔'' (اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا بے حد خیال رکھتی تھیں۔ ان کی وفات کے بعد حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم نے حضور اقدس ﷺ سے کیا کہا؟

جواب: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ غمزدہ اور پریشان ہیں۔ آپ تنہا ہیں۔ کیا میں کسی کو شادی کے لیے پیغام دوں۔

(ازواج مطہراتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ طبقات۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے شادی کا پیغام کس صحابیہ رضی اللہ عنہا نے دیا تھا؟

جواب: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم نے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون کی

اہلیہ تھیں۔

(سیرۃ النبی ﷺ۔ سیرت ابن اسحاق۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المومنینؓ)

﴿حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت عقبہ﴾

(مہاجر مدینہ)

سوال: دشمن اسلام عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی تھی۔ مسلمان ہوئیں۔ نام ونسب بتادیں؟

جواب: نام ام کلثوم بنت عقبہ تھا۔ نسب یہ ہے: ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ والدہ کا نام اروی بنت کریز تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اخیافی بہن بھائی ہیں۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت عقبہ کب اسلام لائیں اور کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: ہجرت مدینہ سے بہت پہلے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت عقبہ نے اسلام قبول کیا۔ ۷ ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد مکہ سے مدینہ کے لیے گھر سے پاپیادہ خزاعہ کے ایک شخص کے ہمراہ مکہ سے روانہ ہوئیں گھر سے بھاگ نکلی تھیں اس لیے ان کے بھائی پیچھے آئے۔ مدینہ پہنچیں تو دوسرے دن وہ بھی پہنچ گئے۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کیا فریاد کی اور آپ نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت عقبہ نے رسول اللہ ﷺ سے فریاد کی: ''یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اپنے در سے نہ دھتکاریئے۔ مجھ کو اپنے ایمان کا خوف ہے، میں عورت ہوں اور عورتیں کمزور ہوتی ہیں۔'' صلح نامہ حدیبیہ میں یہ شرط بھی تھی کہ کوئی شخص قریش کا اگر مدینہ جائے گا تو اسے واپس کردیا جائے گا۔ اس لیے آپ کو فکر لاحق ہوئی۔ لیکن چونکہ اس میں عورتیں داخل نہ تھیں اس لیے اللہ کی طرف سے سورۃ الممتحنہ کی آیت نازل

ہوئی۔ اور آپ نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

(القرآن۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت عقبہ کا نکاح کس سے ہوا؟

جواب: صحابی رسول ﷺ حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ سے آپ کا نکاح ہوا۔ جب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے غزوۂ موتہ میں شہادت پائی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام نے نکاح ہوا۔ لیکن انہوں نے طلاق دے دی اور پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف کے نکاح میں آئیں۔ ان کی وفات کے بعد حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص سے نکاح کیا۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت عقبہ نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص سے نکاح کے ایک مہینے بعد وفات پائی۔ اس وقت حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص والی مصر تھے۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے چند حدیثیں بھی مروی ہیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت عقبہ کی اولاد کتنی تھی؟

جواب: حضرت زید رضی اللہ عنہا اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہا بن العاص سے ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے زینب اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف سے ابراہیم، حمید، محمد اور اسماعیل پیدا ہوئے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بن عقبہ بھاگ کر مکہ سے مدینہ پہنچیں تو ان کے کون سے بھائی انہیں واپس لینے آئے تھے؟

جواب: ان کے دو بھائی ولید بن عقبہ اور عمارہ بن عقبہ انہیں واپس لینے کے لیے مدینہ آئے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت رقیقہ

(سابقون الاوّلون......مکی/مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بہن کی بیٹی تھیں۔ ان کا حسب ونسب کیا ہے؟

جواب: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا کا والد کی طرف سے نسب نامہ یہ ہے: امیمہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ بن بجاد۔ قبیلہ بنی یم بن مرہ ہے۔ امیمہ رضی اللہ عنہا بنت رقیقہ اپنی والدہ کی طرف منسوب تھیں۔ ان کی والدہ کا نام رقیقہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی تھا۔
(استیعاب۔ دورنبوت کی برگزیدہ خواتین۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت رقیقہ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ نے اعلان حق کے ساتھ ہی اسلام قبول کرلیا اور اس طرح وہ سابقون الاولون کی جماعت میں شامل ہوگئیں۔ اور مشرکین کے ظلم وستم کا نشانہ بنیں۔

(طبقات استیعاب۔ دورنبوت کی برگزیدہ خواتین۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت رقیقہ نے حضور ﷺ کے دست مبارک پر کس طرح بیعت کی؟

جواب: وہ حضور ﷺ کی خدمت میں بیعت کا شرف حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئیں۔ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا، میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، چوری نہ کرنا، بدکاری نہ کرنا، اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا، غیر کی اولاد کو اپنی اولاد نہ بتانا، نوحہ نہ کرنا اور بے پردہ باہر نہ نکلنا۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دورنبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت رقیقہ کا سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت رقیقہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خالہ زاد بہن تھیں۔
(استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دورنبوت کی برگزیدہ خواتین۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت رقیقہ نے کس جنگ میں شرکت کی تھی؟

جواب: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت رقیقہ نے جنگ موتہ میں شرکت کی۔ بقیہ زندگی مدینے میں بسر کی اور حضور ﷺ کے وصال تک وہیں رہیں۔

(دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ تاریخ ابن عساکر)

سوال: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت رقیقہ کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بھانجی حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت رقیقہ کی شادی حبیب بن کعب بن عمر ثقفی سے ہوئی تھی۔

(طبقات۔ سیر اعلام النبلا۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: نبی اکرم ﷺ کے وصال تک حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت رقیقہ مدینے میں رہیں۔ اس کے بعد آپ کہاں منتقل ہو گئیں؟

جواب: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت کے بعد تک زندہ رہیں۔ وہ فتوحات اسلامیہ میں حاضر ہوتی رہیں۔ اور جب دارالحکومت شام منتقل ہوا تو حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا اس کے شہر دمشق چلی گئیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے ایک گھر بنوا کر دیا۔

(دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ تاریخ ابن عساکر۔ سیر اعلام النبلا)

حضرت عفراء رضی اللہ عنہا بنت عبید

(انصاریہ/مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت عفراء رضی اللہ عنہا بنت عبید انصطاریہ خزرج کی معزز شاخ بنو نجار سے تھیں۔ ان کا سلسلہ نسب کیا ہے؟

جواب: ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے: عفراء رضی اللہ عنہا بنت عبید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم بن مالک بن نجار۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت عفراء رضی اللہ عنہا بنت عبید انصاریہ کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: ان کا پہلا نکاح حارث بن رفاعہ سے ہوا تھا۔ وہ ہجرت نبوی سے بہت پہلے وفات پا

گئے تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ ان کے شوہر نے انہیں طلاق دے دی تھی۔

(مواہب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات)

سوال: حضرت عفراء رضی اللہ عنہا بنت عبید کے ہاں حارث بن رفاعہ سے کتنی اولادیں ہوئیں؟

جواب: حضرت عفراء رضی اللہ عنہا بنت عبید کے ہاں حارث بن رفاعہ سے تین لڑکے معاذ رضی اللہ عنہ، معوذ اور عوف پیدا ہوئے۔ یہ ابناءِ عفراء کے نام سے مشہور تھے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اسد الغابہ)

سوال: حارث بن رفاعہ کی وفات کے بعد حضرت عفراء رضی اللہ عنہا بنت عبید نے کس سے شادی کی؟

جواب: ان کی وفات کے بعد حضرت عفراء رضی اللہ عنہا بنت عبید انصاریہ نے ابی بکیر یا بکیر بن عبد یا لیل لیثی سے نکاح کیا۔ یہ مکہ میں رہتے تھے۔ عفراء رضی اللہ عنہا مکہ میں آئیں اور ان کی شادی ہوئی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت عفراء رضی اللہ عنہا بنت عبید کے ہاں بکیر بن عبد یا لیل سے کتنی اولادیں ہوئیں؟

جواب: بکیر بن عبد یا لیل لیثی سے حضرت عفراء رضی اللہ عنہا بنت عبید کے ہاں چار بیٹے پیدا ہوئے۔ عاقل، خالد، ایاس، عامر۔ ان چاروں کو سابقون الاولون میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے حضرت عفراء رضی اللہ عنہا بنت عبید کے کتنے بیٹے جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے؟

جواب: ان کے سات بیٹے جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ معاذ، معوذ، عوف، عاقل، خالد، ایاس اور عامر۔

(البدایہ والنہایہ۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ المغازی)

سوال: حضرت عفراء رضی اللہ عنہا بنت عبید انصاریہ مہاجر بھی ہیں۔ انہوں نے کہاں ہجرت

کی؟

جواب: وہ مکہ میں آ گئی تھیں اور پھر اپنے چار بیٹوں، عاقل، خالد، ایاس اور عامر کے ساتھ مدینہ ہجرت کی اور حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر کے ہاں قیام کیا۔

(سیر اعلام النبلا ۔ سیرت ابن ہشام ۔ اصابہ ۔ طبقات ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے حضرت عفراء رضی اللہ عنہا بنت عبید کے کون سے تین بیٹوں نے جنگ بدر میں شہادت پائی؟

جواب: حضرت عفراء رضی اللہ عنہا بنت عبید کے تین بیٹے عاقل، عوف اور معوذ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شہید ہوئے۔

(تاریخ اسلام ۔ سیرت دحلانیہ ۔ سیر الصحابہ ۔ سیرت ابن ہشام)

حضرت رملہ رضی اللہ عنہا بنت ابی عوفؓ

(سابقون الاولون/ مہاجر حبشہ/ مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت رملہ رضی اللہ عنہا بنت ابی عوف رضی اللہ عنہ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: حضرت رملہ بنت ابی عوف کا تعلق قبیلہ بنو سہم سے تھا۔ اس لیے وہ رملہ رضی اللہ عنہا بنت ابی عوف سہمیہ کے نام سے مشہور ہوئیں۔

(طبقات ۔ تذکار صحابیاتؓ ۔ اسد الغابہ ۔ اصابہ ۔ تہذیب التہذیب)

سوال: بتایئے حضرت رملہ بنت ابی عوف سہمیہ کا نکاح کس صحابی سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت رملہ بنت ابی عوف سہمیہ کا نکاح حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف کے چچازاد بھائی حضرت مطلب رضی اللہ عنہ بن ازہر زہری سے ہوا تھا۔

(طبقات ۔ تذکار صحابیاتؓ ۔ اسد الغابہ ۔ اصابہ ۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت رملہ بنت ابی عوف سہمیہ اور ان کے شوہر حضرت مطلب نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: یہ دونوں میاں بیوی بعثت نبوی کے ابتدائی برسوں میں اسلام لائے اور سابقون

الاولون کی جماعت میں شریک ہوئے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تہذیب التہذیب۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: مشرکین مکہ نے مسلمانوں پر ظلم وستم کیا تو حضرت رملہ رضی اللہ عنہا بنت ابی عوف نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: مشرکین مکہ نے مسلمانوں کا جینا حرام کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حبشہ ہجرت کر جانے کا حکم دیا۔ ۶ھ بعد بعثت میں دوسری ہجرت حبشہ کے موقعے پر حضرت رملہ رضی اللہ عنہا بنت ابی عوف اور حضرت مطلب رضی اللہ عنہ بن ازہر بھی راہ حق میں اپنا گھر بار چھوڑ کر حبشہ چلے گئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت رملہ رضی اللہ عنہا بنت ابی عوف کے شوہر حضرت مطلب رضی اللہ عنہ بن ازہر نے حبشہ میں وفات پائی۔ بتایئے حضرت رملہ رضی اللہ عنہا کب واپس آئیں؟

جواب: انہوں نے دیار غیر میں بیوگی کے دن بڑی ہمت اور حوصلے سے گزارے۔ اور پھر غزوۂ خیبر کے موقع پر اپنے فرزند عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ۵۷ دوسرے مہاجرین کے ساتھ مدینہ واپس آ گئیں۔ (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تہذیب التہذیب)

حضرت ام عبداللہ رضی اللہ عنہا بنت مسعودؓ

(سابقون الالون/مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت ام عبداللہ رضی اللہ عنہا بنت مسعود کس نام سے مشہور تھیں؟

جواب: ان کا اصل نام کتب سیرت میں نہیں ملتا۔ بعض روایات میں ان کا نام ام عبد رضی اللہ عنہا آیا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کے بیٹے کو ام عبد رضی اللہ عنہ کے نام سے بلاتے تھے۔

(دور نبوت کی برگزیدہ خواتین، طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت ام عبداللہ رضی اللہ عنہا یا ام عبد رضی اللہ عنہا کے جلیل القدر صحابی بیٹے کا

نام کیا تھا؟

جواب: جلیل القدر صحابی اور فقیہہ الامت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعودؓ اسی صحابیہ کے بیٹے تھے اور یہ انہی کی کنیت ام عبداللہ رضی اللہ عنہ یا ام عبد کے نام سے مشہور ہوئیں۔

(دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ طبقات۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ جمہرۃ النساب العرب)

سوال: حضرت ام عبداللہ رضی اللہ عنہا کے والد کا کیا نام تھا؟

جواب: حضرت ام عبداللہ رضی اللہ عنہا کے والد یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کے نانا کا نام بعض روایتوں میں عبدود آیا ہے۔ اس طرح ان کا حسب ونسب اس طرح بتایا گیا ہے: ام عبد رضی اللہ عنہا بنت عبدود بن سوی، ہذلیہ۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ام عبد رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے دعوت حق دی تو حضرت ام عبد رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کر لیا۔ وہ خود کہتی ہیں کہ ابتدائی دور میں اسلام لانے والوں میں ان کا نمبر چھٹا تھا۔ ان کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود بھی اولین مسلمانوں میں سے ہیں۔ اور حضور ﷺ کے بعد سب سے پہلے بیانگ دہل قرآن پڑھنے والوں میں سے ہیں۔

(طبقات۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ جمہرۃ النساب العرب)

سوال: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کی والدہ حضرت ام عبداللہ رضی اللہ عنہا نے کب اور کہاں ہجرت کی تھی؟

جواب: حضرت ام عبد رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور اس طرح وہ اولین مہاجرات میں سے تھیں۔

(جمہرۃ الانساب العرب۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے حضرت ام عبد رضی اللہ عنہا کا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت ام عبد رضی اللہ عنہا کا نکاح مسعود بن غافل ہذلی سے ہوا تھا۔ یہ حضرت

عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کے والد تھے۔

(طبقات۔ تذکار صحابیات۔ سیر اعلام النبلاء۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: "تو تعلیم یافتہ بچہ ہے۔" رسول اللہ ﷺ نے یہ الفاظ کس کے بارے میں فرمائے تھے؟

جواب: آپ نے یہ الفاظ حضرت ام عبد رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کی تعریف میں فرمائے تھے۔ اسی بیٹے نے بچپن میں رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر سترہ سورتیں یاد کر لی تھیں۔

(سیرت حلبیہ۔ طبقات۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: رسول اللہ ﷺ حضرت ام عبد رضی اللہ عنہا کا کس قدر اکرام فرماتے تھے؟

جواب: نبی رحمت ﷺ ان پر بے حد شفقت فرماتے تھے۔ ان کا بھی حضور ﷺ کے ہاں بہت آنا جانا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود بھی اپنی والدہ کو حضور ﷺ سے دینی علوم سیکھنے کے لیے اکثر بھیجتے تھے اور وہ آ کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بتاتی تھیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بقول اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت ام عبد رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ کے گھر کا فرد ہی سمجھتے تھے۔

(صحیح بخاری ومسلم۔ سیر اعلام النبلاء۔ استیعاب۔ سیرت حلبیہ)

سوال: خلفائے راشدین رضی اللہ عنہ اولین مہاجرات رضی اللہ عنہا کا کس قدر خیال رکھتے تھے؟

جواب: خلفائے راشدین رضی اللہ عنہ کے ہاں اولین مہاجرات رضی اللہ عنہما کا بے حد اکرام تھا۔ خاص طور پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کا بہت خیال رکھتے۔ آپ نے ان میں سے ہر ایک کے لیے دو ہزار درہم مقرر فرمائے تھے۔ ان خواتین میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت عقبہ، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت ام

عبداللہ رضی اللہ عنہا بن مسعود خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(تہذیب الاسماء واللغات۔ سیَر اعلام النبلاء۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے حضرت ام عبداللہ رضی اللہ عنہا کے ہاں کتنی اولاد تھی؟

جواب: کتب سیرت میں حضرت ام عبداللہ رضی اللہ عنہا کے دو بیٹوں کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود اور حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کا انتقال حضرت ام عبداللہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی والدہ حضرت ام عبداللہ رضی اللہ عنہا کا انتظار کیا۔ وہ آئیں تو نماز جنازہ پڑھائی۔

(سیَر اعلام النبلاء۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: آنحضرت ﷺ ام عبداللہ (ام عبد رضی اللہ عنہا) کے بیٹے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تلاوت قرآن کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ فرماتے: ''جو شخص بھی پسند کرے کہ قرآن کو اسی طرح پڑھے جس طرح نازل ہوا ہے تو وہ ابن ام عبد (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود) کے انداز میں پڑھے۔''

(مسند احمد بن حنبل۔ سنن ابن ماجہ۔ سیَر اعلام النبلاء)

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مظعون

(مہاجر مدینہ)

سوال: قبیلہ بنو جمح سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مظعون کا سلسلہ نسبت بتادیجئے؟

جواب: ان کا شجرہ نسب یہ ہے: زینبؓ بنت مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب ان کا سلسلہ نسب کعب بن لوی پر رسول اللہ ﷺ سے جا ملتا تھا۔

(اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مظعون کی شادی کس جلیل القدر صحابی اور خلیفہ راشد سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مظعون کا نکاح خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ صحابہ کرام انسائیکلوپیڈیا۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بن مظعون نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۶ نبوی میں اسلام لائے تھے۔ سیرت نگاروں کا خیال ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مظعون بھی ان ساتھ ہی ۶ نبوی میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائیں۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ سیرت حلبیہ۔ سیرت ابن ہشام۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مظعون کا شمار مہاجرین مدینہ میں ہوتا ہے؟ بتایئے انہوں نے کب ہجرت کی؟

جواب: دونوں میاں بیوی نے ۱۳ نبوی میں مدینہ منورہ ہجرت کی۔ ان کے فرزند حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے۔

(الفاروق۔ سیرت ابن ہشام۔ خلفائے راشدینؓ۔ صحابہ کرامؓ۔ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت زینبؓ بنت مظعون کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مظعون سیدہ حفصہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمر کی والدہ تھیں۔ (سیر الصحابیاتؓ۔ امہات المؤمنین۔ خلفائے راشدین۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مظعون کی اولاد کتنی تھی؟

جواب: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ام المؤمنین حضرت حفصہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مظعون کے بطن سے تھے۔ (امہات المؤمنینؓ۔ اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

حضرت طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت وہب

(مہاجر مدینہ)

سوال: بتایئے حضرت طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت وہب کون تھیں؟

جواب: حضرت طیبہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا جلیل القدر صحابی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ تھیں۔ خود بھی اسلام لائیں اور شرف صحابیت حاصل ہوا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت وہب کا تعلق قبیلہ عک سے تھا۔ بتایئے وہ کب اسلام لائیں؟

جواب: اکثر سیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ پہلے ان کے بیٹے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہوئے تھے اور پھر ان کی تبلیغ سے ان کی والدہ مسلمان ہوئیں۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت وہب نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ نے اپنے بیٹے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہی مدینہ طیبہ ہجرت کی اور وہیں انتقال کیا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت ام فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(مہاجر مدینہ)

سوال: خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بہن کا نام بتا دیں جو رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ بھی تھیں؟

جواب: حضرت ام فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن اور رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ تھیں۔ ان کا تعلق قریش کے خاندان بنو تیم سے تھا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: حضرت ام فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سلسلہ نسب بتا دیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت ام فروہ کا سلسلہ نسب یہ ہے: ام فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی قحافہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی۔ (نسب قریش۔ جمہرۃ انساب العرب۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت ام فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کس صحابی رسول ﷺ سے ہوئی تھی؟

جواب: ان کی شادی حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی تھی۔ یہ یمن کے علاقے کندہ کے حکمران تھے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ ؓ۔ صحابہ کرام ؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: سیرت نگاروں نے حضرت ام فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حضرت اشعث بن ؓ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شادی کا واقعہ کس طرح بیان کیا ہے؟

جواب: حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰ ہجری میں ایک وفد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد وہ فتنہ ردّہ میں مبتلا ہو گئے۔ انہیں گرفتار کر کے خلیفۃ الرسول ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لایا گیا۔ انہوں نے آپ کے سامنے سچے دل سے توبہ کر لی اور اپنی غلطی پر شرمندگی کا اظہار کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں معاف کر دیا اور اپنی بہن حضرت ام فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ان سے نکاح بھی کر دیا۔ (اصابہ۔ تذکار صحابیات ؓ۔ صحابہ کرام ؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: بتائیے حضرت ام فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی پر ولیمہ کس انداز سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت ام فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے بعد حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار گئے۔ وہاں اونٹوں کی منڈی لگی ہوئی تھی۔ انہوں نے تلوار لی اور جو اونٹ ان کے سامنے آتا گیا اس کی کونچیں کاٹ کر زمین پر گراتے گئے۔ لوگوں نے حیرت سے پوچھا تو کہنے لگے۔ میں اپنے وطن میں ہوتا تو اور ہی مزا ہوتا۔ پھر انہوں نے اونٹوں کی قیمت ادا کر دی اور اہل مدینہ سے کہا کہ یہ آپ لوگوں کی دعوت ہے۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیات ؓ۔ صحابہ کرام انسائیکلوپیڈیا)

سوال: اونٹ مار گرانے پر لوگوں نے کہا کہ اشعث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافر ہو گیا ہے۔ حضرت اشعث بن قیس نے کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے تلوار ایک طرف پھینک دی اور کہا: ''خدا کی قسم میں کافر نہیں ہوا۔ بلکہ ان صاحب۔ (ابوبکر صدیق ؓ) نے اپنی ہمشیرہ کا عقد مجھ سے کیا ہے۔ اگر آج میں وطن میں ہوتا تو اس سے بہتر ولیمہ کرتا۔ مدینہ والو! اس گوشت کو لے جاؤ اور کھاؤ۔ اور اونٹوں کے مالکو! آؤ اور اپنے اونٹوں کی قیمت مجھ سے لے لو''۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ولید

(مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ولید کا تعلق قریش کے خاندان بنو عبد شمس سے تھا۔ ان کا نسب نامہ کیا ہے؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ولید کا نسب یہ ہے: فاطمہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔ ان کا والد عتبہ اور دادا ربیعہ قریش کے نامور سرداروں میں سے تھے لیکن دونوں حالت شرک میں ۲ ہجری میں غزوۂ بدر کے موقع پر مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ولید نے کب اسلام قبول کیا اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ولید کے چچا تھے۔ چچا بھتیجی دونوں مسلمان ہوئے اور مدینہ ہجرت کی۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ولید کی شادی کس صحابی سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بھتیجی کا نکاح اپنے منہ بولے بیٹے اور آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو سالمؓ مولی ابو حذیفہؓ کے نام سے

مشہور ہیں) سے کر دیا تھا۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت شبیبہ غامدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سوال: حضرت شبیبہ غامدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ کون تھیں؟

جواب: قبیلہ بنو غامد کی ایک شریف زادی تھی۔ انہیں اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت شبیبہ غامدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک جنسی لغزش ہوگئی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا درخواست کی؟

جواب: وہ درپردہ اس فعل کی مرتکب ہوئی تھیں۔ احساس گناہ سے تنگ آ کر انہوں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''یارسول اللہ! ﷺ مجھے پاک کر دیجئے۔ میں نے بدکاری کا ارتکاب کیا ہے۔'' آپؐ نے فرمایا: واپس جا، استغفار کر اور اللہ کی طرف انابت ورجوع کر۔'' ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے ان سے گواہ طلب کئے۔ انہوں نے عرض کی: ''یارسول اللہ! ﷺ اس وقت کوئی دیکھنے والا موجود نہ تھا۔'' آپؐ نے فرمایا: ''جا اور استغفار کر شاید تیرا گناہ اللہ معاف کر دے۔''

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت شبیبہ غامدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دوبارہ حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کیا عرض کیا؟ آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: دوسرے دن حضرت شبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حاضر ہو کر عرض کیا: ''یارسول اللہ! کیا آپ مجھے بھی اسی طرح مایوس لوٹانا چاہتے ہیں۔ جس طرح آپ نے ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوٹا دیا تھا۔ خدا کی قسم! میں بدکاری کے نتیجے میں ایک بچے کی ماں بننے والی ہوں۔'' آپ نے حکم دیا، واپس جاؤ۔ وہ چلی گئیں۔ تیسرے دن پھر حاضر ہوئیں اور عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ مجھ پر حد جاری کیجئے تاکہ میں پاک

ہو جاؤں۔'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''واپس جاؤ اور بچہ کے پیدا ہونے کا انتظار کرو۔'' وہ چلی گئیں۔ جب بچہ پیدا ہوا تو بچے کو گود میں لئے ہوئے حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھ پر حد جاری فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''دودھ پینے کی مدت تک انتظار کرو۔ جب بچہ دودھ چھوڑ دے تب آنا۔'' جب بچے کی مدت رضاعت پوری ہوئی تو پھر حاضر ہوئیں۔ آپ نے اللہ کے حکم کے مطابق رجم یعنی سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے پہلے یہ فرمایا کہ اس وقت تک حد جاری نہیں ہوگی جب تک بچے کے دودھ پلانے کا انتظام نہ ہو جائے۔ ایک انصاری بزرگ نے بچے کی رضاعت اپنے ذمے لے لی۔ چنانچہ حضور ﷺ نے حضرت شبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر حد جاری کرنے کا حکم فرمایا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت شبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کیوں اور کیسے پتھر برسائے گئے؟

جواب: ان کی غلطی کی بناء پر جب حضور ﷺ نے حد جاری فرمائی تو لوگوں نے حضرت شبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر پتھر برسائے۔ اس موقع پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک پتھر بھی حضرت شبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لگا جس پر ان کے سر سے خون کی چھینٹیں نکل پڑیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت شبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رجم کے موقع پر کیا الفاظ کہے اور حضور ﷺ نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پتھر لگنے سے حضرت شبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خون کے چھینٹے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر پڑے تو انہوں نے غصے سے کوئی سخت جملہ کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خالد! زبان کو روکو۔ خدا کی قسم اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ ظلم سے محصول وصول کرنے والا بھی

اگر ایسی توبہ کرے تو بخشا جائے۔'' (اصابہ۔اسد الغابہ۔طبقات۔تذکا صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت شبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے کیا عرض کیا؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! کیا وجہ ہے آپ نے ایک ایسی عورت کی نماز جنازہ پڑھی ہے جو حرام کاری کی مرتکب ہوئی تھی۔''

(اصابہ۔اسد الغابہ۔طبقات۔تذکار صحابیاتؓ)

سوال: نبی رحمت ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا جواب دیا؟

جواب: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ''راہ خدا میں جان قربان کرنے سے بڑھ کر اس نے کوئی چیز نہیں پائی۔ یعنی اس نے صرف اور صرف خدا کے خوف سے خود آ کر اپنے گناہ کبیرہ کا اعتراف کیا اور اپنی جان قربان کر دی۔''

(اصابہ۔اسد الغابہ۔طبقات۔تذکار صحابیاتؓ)

انصار صحابیاتؓ

حضرت ام دحداح رضی اللہ عنہا

(انصاریہ)

سوال: مدینہ کے نواح میں رہائش پذیر ایک صحابیہ حضرت ام دحداح رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ ان کے شوہر کون تھے؟

جواب: حضرت ام دحداح رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے مشہور صحابی حضرت ابوالدحداح ثابت بن دحداح انصاری کی بیوی تھیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت ام دحداح رضی اللہ عنہا انصاریہ کے شوہر حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن دحداح نے اللہ تعالیٰ کو کیا چیز قرض دی تھی؟

جواب: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن دحداح نے اللہ تعالیٰ کو اپنا باغ قرض دیا تھا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن دحداح انصاری نے اللہ تعالیٰ کو اپنا باغ کیوں قرض دیا تھا؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب ۲۷ سورۃ الحدید کی آیت ۱۱ نازل ہوئی: مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗ اَجْرٌ كَرِيْمٌ یعنی کون ہے جو اللہ کو قرض دے۔ اچھا قرض۔ تا کہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے۔ اور اس کے لیے بہترین اجر ہے۔ تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن دحداح نے اللہ کو قرض دیا۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت ام دحداح رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ابو دحداح نے اللہ تعالیٰ کو کس طرح قرض دیا؟

جواب: جب سورۃ الحدید کی آیت نازل ہوئی تو وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض چاہتا ہے۔“ حضور

ﷺ نے فرمایا، ہاں۔ حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! ذرا اپنا دست مبارک مجھے دکھایئے، حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھا دیا۔ انہوں نے حضور ﷺ کا دست مبارک اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنا باغ اللہ تعالیٰ کو قرض دیتا ہوں۔'' اپنا جو باغ انہوں نے راہِ حق میں صدقہ کیا اس میں کھجوروں کے چھ سو درخت تھے اور ان کا گھر بھی اسی میں تھا۔ چنانچہ انہوں نے گھر بھی خالی کر دیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ دو باغ تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ایک راہ خدا میں وقف کر دو دوسرا خود رکھ لو۔

(تفسیر قرطبی۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: باغ وقف کرنے پر حضرت ام دحداح رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور اقدس ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: رسول رحمت ﷺ نے فرمایا: ''کتنے ہی جنت میں درختوں کے خوشے ابو دحداح رضی اللہ عنہ کے لیے ہوں گے۔''

(سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہ۔ تفسیر قرطبی۔ تفسیر ابن کثیر۔ صفۃ الصفوہ)

سوال: حضرت ام دحداح رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ نے کب شہادت پائی؟

جواب: غزوۂ احد میں دونوں میاں بیوی شریک ہوئے۔ حضرت ابو دحداح ثابت رضی اللہ عنہ مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابو دحداح ثابت رضی اللہ عنہ بن دحداح کے بارے میں ایک دوسری روایت کیا ہے؟

جواب: ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت ابو دحداح انصاری رضی اللہ عنہ نے شہادت نہیں پائی بلکہ صلح حدیبیہ کے بعد وفات پائی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابہ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت ام دحداح انصاریہ رضی اللہ عنہا نے کب وفات پائی؟

جواب: ام دحداح رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت ابو دحداح انصاری کی زندگی میں وفات پائی کیونکہ حضور ﷺ نے حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ کا ترکہ ان کے بھانجے حضرت ابولبابہ انصاری کو دے دیا تھا۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا

(انصاریہ/میزبان رسول)

سوال: حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہ کون تھیں؟

جواب: ان کا نام معلوم نہیں لیکن یہ اپنی کنیت ام ایوب رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہوئیں۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں اور ان میاں بیوی کو نبی رحمت ﷺ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔

(البدایہ والنہایہ۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ سیر اعلان النبلا۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتائے حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: انہوں نے ہجرت نبوی سے پہلے اپنے شوہر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا تھا۔

(اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ سیر اعلام النبلا۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: رسول رحمت ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو سب سے پہلے کن صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاں قیام کیا؟

جواب: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ام ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ اگرچہ ہر صحابی کی یہ خواہش تھی کہ حضور ﷺ ان کے ہاں تشریف فرما ہوں۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ اللہ کے حکم سے میرا ناقہ جہاں ٹھہرے گا میں وہیں قیام کروں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ کی اونٹنی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے جا کر رک گئی اور حضور ﷺ حضرت ام ایوب

انصاریہ رضی اللہ عنہ کے مہمان بنے۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت حلبیہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب۔ زاد المعاد)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہ کے ہاں کتنا عرصہ قیام فرمایا؟

جواب: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہ کے ہاں سات ماہ تک قیام فرمایا اور پھر مسجد نبوی کی تعمیر کے ساتھ حجرے تعمیر ہوئے تو آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے۔

(محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا۔ سیرت حلبیہ۔ سیرت دحلانیہ۔ زاد المعاد۔ استیعاب)

سوال: نبی رحمت ﷺ ابتداء میں حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہ کے مکان کے بالائی حصے میں قیام پذیر ہوئے تھے۔ بعد میں زیریں منزل میں کیوں تشریف لے گئے؟

جواب: حضور ﷺ نے حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہ کے مکان کی زیریں منزل میں قیام فرمایا تھا۔ اور حضور ﷺ کی خواہش پر ہی دونوں میاں بیوی بالائی منزل میں منتقل ہو گئے تھے۔ لیکن انہیں ہر وقت پریشانی رہتی تھی کہ حضور ﷺ نیچے والی منزل میں ہیں اور ہم اوپر۔ اسی دوران ایک روز بالائی منزل میں پانی کا برتن ٹوٹ گیا میاں بیوی اس خیال سے پریشان ہو گئے کہ کہیں پانی نیچے نہ بہہ جائے۔ انہوں نے گھر میں موجود ایک ہی لحاف پانی پر ڈال دیا اور پانی سمیٹنا شروع کر دیا پانی کے نیچے بہنے کا امکان نہ رہا تو میاں بیوی کو سکون ملا۔ پھر ایک رات اپنے بالائی منزل میں مقیم ہونے کا خیال شدید ہو گیا تو دونوں میاں بیوی چھت کے ایک کونے میں سکڑ کر بیٹھ گئے اور ساری رات جاگ کر گزار دی۔ صبح رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور صورت حال بیان کر کے عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ آپ بالا خانے پر تشریف لے چلئے، حضور ﷺ کے غلاموں کے لیے آپ کے قدموں میں رہنا ہی باعث سعادت ہے۔ رسول رحمت ﷺ نے ان کی درخواست قبول کر لیا اور بالا خانے میں تشریف لے گئے۔

(اسد الغابہ۔ سیرت حلبیہ۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہ اپنے مطہرہ مقدس مہمان کا کھانا تیار کر کے بھجواتیں۔ برتن واپس آنے پر دونوں میاں بیوی کا کیا ردعمل ہوتا؟

جواب: کھانے کے برتن واپس آتے اور تبرکاً کچھ کھانا بچا ہوتا تو دونوں میاں بیوی ان جگہوں سے کھانے کی کوشش کرتے جہاں سے رسول اللہ ﷺ نے کھانا کھایا ہوتا۔ انگلیوں کے نشان تلاش کرتے۔ جو کھانا آپ کو پسند ہوتا وہ زیادہ پکاتیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ سیرت حلبیہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا واپس کیوں فرما دیا تھا؟

جواب: انہوں نے کھانے میں پیاز یا لہسن ڈالا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو پیاز یا لہسن کی بو ناپسند تھی۔ اس لیے آپ نے وہ کھانا واپس فرما دیا۔ چنانچہ حضرت ام ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہا نے پھر کبھی ایسا کھانا حضور ﷺ کو پیش نہیں کیا۔

(البدایہ والنہایہ۔ سیرت ابن ہشام۔ صحیح مسلم۔ اصابہ۔ سیرت حلبیہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی گئی تو حضرت ام ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہا کی کیا رائے تھی؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منافقین کی جھوٹی افواہیں سن کر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا معلوم ہے کہ آپ کو کیا کیا کہا جا رہا ہے۔ ام ایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''اگر آپ صفوان (جن کے ساتھ سیدہ عائشہ کو تہمت لگائی گئی تھی) کی جگہ ہوتے تو کیا رسول اللہ ﷺ کی عزت و حرم کے ساتھ برائی کا ارادہ کر لیتے؟'' فرمایا نہیں۔ ام ایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اور میں بھی اگر عائشہ رضی اللہ عنہا کی جگہ ہوتی تو کبھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیانت نہ کرتی۔ لہٰذا عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ سے بدرجہا بہتر ہے اور صفوان آپ سے بدرجہا بہتر ہے۔

(اعلام النبلاء۔ حیاۃ الصحابہؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتائیے حضرت ام ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہ کے ہاں کتنی اولاد پیدا ہوئی؟

جواب: ان کے بطن سے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی جو اولاد ہوئی ان میں ایوب،

خالد، محمد، تین بیٹوں اور ایک بیٹی عمرہ قابل ذکر ہیں۔ حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہ سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ البدایہ والنہایہ۔ تذکر صحابیاتؓ۔ سیر اعلام النبلاء)

حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو بن حرام

(انصاریہ)

سوال: حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو بن حرام کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بنو سلمہ سے تھا۔ ان کا نسب نامہ کیا ہے؟

جواب: حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو انصاریہ کا سلسلۂ نسب یہ ہے: ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم بن خزرج۔

(انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو کب دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں؟

جواب: حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو اور ان کے بیٹے معاذ رضی اللہ عنہ بن عمرو نے ہجرت نبوی سے پہلے اسلام قبول کیا۔ جبکہ ان کے خاوند ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ بیٹے معاذ رضی اللہ عنہا کو ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شرکت کا بھی شرف ملا۔ ان کے دوسرے بیٹوں معوذ، خلاد، عبدالرحمٰن، بھی اسلام لائے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوی کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو رضی اللہ عنہ کی شادی انصار کے کس جلیل القدر صحابی سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو کی شادی انصاری صحابی سید الانصار حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن جموح سے ہوئی تھی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوی کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتائیے حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو کے شوہر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن جموع نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: انہوں نے اپنی اہلیہ اور بیٹے کے بعد اسلام قبول کیا۔ سیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ وہ ہجرت نبوی کے بعد اور غزوہ بدر سے کچھ پہلے مسلمان ہوئے تھے۔

(استیعاب۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: غزوۂ احد میں حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو کے خاندان کے کتنے افراد شہید ہوئے تھے؟

جواب: غزوۂ احد میں حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو شوہر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن جموع، فرزند حضرت خلاد بن عمرو اور بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن حرام تینوں نے شہادت پائی۔

(المغازی۔ سیرت ابن ہشام۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: غزوۂ احد کے موقع پر حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو نے کس صبر اور استقامت کا مظاہرہ کیا؟

جواب: ۳ ہجری میں غزوۂ احد کے موقع پر حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو نے اپنے شوہر، بیٹے اور بھائی کی شہادت کی خبر سنی تو غم و اندوہ کا مظاہرہ کرنے کی بجائے آپ نے پوچھا: ''مجھے رسول اللہ ﷺ کا حال بتاؤ۔ خدانخواستہ ان کو تو کوئی زخم نہیں پہنچا۔'' لوگوں نے بتایا کہ حضور ﷺ بخیریت ہیں، تو ان کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئیں۔ حضور اقدس ﷺ کو دیکھا تو فرمایا، آپ سلامت ہیں تو سب مصیبتیں ہیچ ہیں۔

(المغاى۔ سیرت ابن ہشام۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: بتائیے حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو نے اپنے شہدائے احد کی لاشیں کس طرح مدینے لانے کی کوشش کی؟

جواب: وہ ایک اونٹ اپنے ساتھ لے کر میدان احد میں گئیں اور اس پر اپنے شوہر، بیٹے اور

بھائی کی لاشیں لاد کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئیں۔ راستے میں انہیں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور چند دوسری خواتین ملیں جو احد کی طرف آ رہی تھیں۔ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ خیریت سے ہیں۔ اتنے میں ان کا اونٹ بیٹھ گیا اور ہر چند کوشش کے باوجود نہ اٹھا۔ انہوں نے اس کا رخ احد کی طرف موڑ دیا تو اونٹ فوراً چل پڑا۔ حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو تینوں شہیدوں کی لاشیں حضور ﷺ کی خدمت میں لے آئیں۔

(طبقات۔ سیرت حلبیہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو سے کیا پوچھا اور انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپ ﷺ نے حضرت ہند سے پوچھا، کیا ان میں سے کسی نے گھر سے چلتے وقت کچھ کہا تھا۔ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! میرے شوہر عمرو رضی اللہ عنہ بن جموع نے گھر سے چلتے وقت یہ دعا مانگی تھی کہ الٰہی مجھ کو شہادت نصیب فرمانا اور مجھ کو نا امید اپنے اہل و عیال میں واپس نہ لانا۔” حضور ﷺ نے تینوں شہیدوں کو دوسرے شہداء احد کے ساتھ احد کے میدان میں دفن کرا دیا۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عمرو کا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو اور حضرت جابر بن عبداللہ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو حضرت ہند بنت عمرو کے حقیقی بھائی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ ان کے حقیقی چچا تھے۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ استیعاب۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ہند بنت عمرو نے مجاہدانہ زندگی بھی گزاری۔ آپ کس غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں؟

جواب: یہ حضور ﷺ کے ساتھ غزوہ خیبر میں شریک تھیں۔ انہیں مال غنیمت میں سے بھی حصہ ملا۔ (المغازی۔ طبقات۔ سیرت حلبیہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

حضرت جعدہ رضی اللہ عنہا بنت عبید

(انصاریہ)

سوال: حضرت جعدہ انصاریہ رضی اللہ عنہا مدینے کے خاندان بنونجار میں سے تھیں۔ ان کے والد کا نام بتا دیجیے؟

جواب: حضرت جعدہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام عبید بنت ثعلبہ انصاری تھا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: صحابیۂ رسول ﷺ حضرت جعدہ انصاریہ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ان صحابیہ نے ہجرت نبوی سے پہلے ہی اسلام قبول کر لیا تھا اور پھر حضور اقدس ﷺ کی مدینہ طیبہ آمد کے بعد آپ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتائیے حضرت جعدہ رضی اللہ عنہا بنت عبید کی پہلی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت جعدہ رضی اللہ عنہا بنت عبید انصاریہ کی شادی نعمان بن نافع نجاری سے ہوئی تھی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: نعمان بن نافع کے بعد حضرت جعدہ رضی اللہ عنہا بنت عبید انصاریہ کی شادی کس صحابی سے ہوئی؟

جواب: نعمان بن نافع کے بعد حضرت جعدہ رضی اللہ عنہا بنت عبید انصاریہ کی شادی حباب بن ارقم سے ہوئی۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ وخواتین)

سوال: حضرت جعدہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کے خاندان کے اور کن افراد نے اسلام قبول کیا؟

جواب: ان کے بھائی عمرو بن عبید ثعلبہ کو بھی صحابیت کا شرف حاصل تھا۔ ان کی دو بہنیں خولہ رضی اللہ عنہا بنت عبید اور عفراء رضی اللہ عنہا بنت عبید بھی اسلام لائیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتائیے حضرت جعدہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کس مشہور جلیل القدر صحابیہ رضی اللہ عنہا کی والدہ تھیں؟

جواب: حضرت جعدہ انصاریہ رضی اللہ عنہا جلیل القدر صحابی حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کی والدہ تھیں۔ جو نعمان بن نافع سے ان کے ہاں پیدا ہوئے تھے۔

(سیر اعلام النبلا۔ صفۃ الصفوۃ۔ تہذیب اسماء واللغات)

سوال: حضرت جعدہ انصاریہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پڑوس میں سے تھیں۔ حضور ﷺ ان کو کیا شرف بخشتے تھے؟

جواب: حضور ﷺ کے گھروں کے قریب ہی ان کی سکونت تھی۔ حضور ﷺ ان کے گھر آتے اور ان کے ہاں کھانا تناول فرماتے۔ بنو نجار کے انہیںؓ گھروں میں سے ہجرت کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ان کے اہل خانہ کے لیے کھانا آتا رہا۔

(اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ صفۃ الصفوۃ۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: حضرت جعدہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کن صفات کی حامل صحابیہ تھیں؟

جواب: حضرت جعدہ رضی اللہ عنہ بنت عبید انصاریہ عمدہ اخلاق کی حاملہ تھیں۔ کرم وسخاوت اور بہترین پڑوسی ہونے کی صفات رکھتی تھیں۔ حضور ﷺ کے گھروں کے قریب ہی ان کی سکونت تھی۔ اپنے گھر اور اپنے بیٹے کے گھر سب حضور ﷺ کے لیے خاص کرتی رہیں۔ اپنے بیٹے حارثہ کی تربیت اور ذہن سازی کرتی رہیں۔ اس طرح وہ بڑے صحابہ وفضلاء میں شامل ہوئے۔

(صفۃ الصفوہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: حضرت جعد بنت عبید انصاریہ کے کون سے پوتے مشہور محدث تھے؟

جواب: محمد رضی اللہ عنہا بن عبدالرحمٰن بن حارثہ بن نعمان ان کے پوتے تھے جو مشہور محدث اور فن رجال کے عالم تھے۔ (صفۃ الصفوہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ تہذیب الاسماء واللغات)

حضرت ام سلیط رضی اللہ عنہا انصاریہؓ

(انصاریہ)

سوال: حضرت ام سلیط رضی اللہ عنہا نے غزوہ احد میں کیا خدمات سرانجام دی تھیں؟

جواب: وہ غزوۂ احد میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دوسری خواتین

کے ساتھ مشکیں بھر کر زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔

(صحیح بخاری۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیط رضی اللہ عنہا کا کس طرح اکرام فرمایا؟

جواب: ایک مرتبہ انہوں نے اپنے عہد خلافت میں مدینہ میں عورتوں میں چادریں تقسیم فرمائیں۔ ایک عمدہ چادر حضرت ام سلیط رضی اللہ عنہا کو دے دی اور فرمایا: ''ام سلیط اس چادر کی زیادہ مستحق ہیں، یہ انصار کی ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے حضور ﷺ سے بیعت کی تھی۔ وہ غزوۂ احد میں مشک بھر بھر کر پانی پلاتی تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: حضرت ام سلیط رضی اللہ عنہا کے والد کا کیا نام تھا؟

جواب: ان کا نام ونسب معلوم نہیں ہے۔ تاہم ایک روایت میں ان کے والد کا نام عبید بن زیاد آیا ہے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کی وفات کے موقع پر حضرت ام سلیط رضی اللہ عنہا نے کیا خدمت سرانجام دی؟

جواب: ایک روایت کے مطابق حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ نے وفات پائی تو ان کے غسل کے موقع پر چند دوسری خواتین کے ساتھ حضرت ام سلیط رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

حضرت ام خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(انصاریہ)

سوال: انصار کے کسی قبیلے سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت ام خلاد کا نکاح کس صحابی سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت ام خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح سوید بن ثعلبہ خزرجی سے ہوا۔ جس سے بیٹا

خلاد تھا جس کی کنیت سے مشہور ہیں۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت ام خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا کس غزوے میں شہید ہوا؟

جواب: ان کے بیٹے حضرت خلاد مخلص صحابی تھے۔ وہ غزوۂ بنی قریظہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک یہودی عورت نے اپنے مکان کی چھت پر سے ان پر بھاری پتھر گرادیا جس سے وہ شہید ہوگئے۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت حلبیہ۔ محمد عربی انسائیکلوپیڈیا۔ اسد الغابہ)

سوال: ''اگر میں نے اپنا بیٹا کھویا ہے تو کیا اب شرم وحیا بھی کھودوں'' یہ الفاظ کس صحابیہ کے ہیں؟

جواب: حضرت ام خلاد کے بیٹے حضرت خلادؓ غزوۂ بنو قریظہ میں شہید ہوئے تو خبر سن کر وہ معلومات کرنے کے لئے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس وقت بھی ان کے چہرے پر نقاب دیکھ کر حاضرین میں سے کسی نے کہا: ''بی بی! تمہارا بیٹا قتل ہوگیا ہے۔ حیرت ہے کہ ایسی مصیبت میں بھی تم نے چہرے پر نقاب ڈال رکھی ہے۔'' حضرت ام خلاد نے اس کے جواب میں یہ الفاظ کہے تھے۔

(مسند ابوداؤد۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیات)

سوال: ''تمہارے بیٹے کو دوہرا ثواب ملے گا۔ کیونکہ اسے اہل کتاب نے قتل کیا ہے۔'' یہ الفاظ رسول رحمت ﷺ نے کس صحابیہ سے فرمائے تھے؟

جواب: حضرت ام خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے حضرت خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر حضور ﷺ نے یہ الفاظ ان سے فرمائے تھے۔ (مسند ابوداؤد۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت ام مالک رضی اللہ عنہا

سوال: رئیس المنافقین عبد اللہ ابن ابی کی کونسی بہن صحابیہ تھیں؟

جواب: حضرت ام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی ہجرت نبوی سے قبل اسلام لائیں اور شرف صحابیت حاصل کیا۔ وہ عبد اللہ بن ابی کی بہن تھیں۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی کا نکاح کس صحابی سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت ام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی کا نکاح حضرت رافع بن زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا جو قبیلہ خزرج کے سب سے پہلے مسلمان تھے۔

(استیعاب۔ صحابہ کرام انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: ہجرت نبوی سے پہلے حضرت اُم مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی کے شوہر اور بیٹوں کو کس بیعت میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت اُم مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی کے شوہر حضرت رافع بن زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بیٹے حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیعت عقبہ میں شرکت کا شرف ملا۔

(سیرت ابن ہشام۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات)

سوال: حضرت ام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی خزرج کے خاندان حبلی سے تھیں۔ ان کا سلسلہ نسب بتا دیجئے؟

جواب: ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: ام مالک بنت ابی بن مالک بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ)

حضرت ام بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سوال: صحابیِ رسول حضرت براء بن اوس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ کون تھیں جو صحابیہ بھی تھیں؟

جواب: حضرت ام بردہ خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت براء بن اوس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ ان کے والد کا نام منذر بن زید انصاری یا زید انصاری تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام بردہ خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور ﷺ کے کس صاحبزادے کو دودھ پلایا تھا؟

جواب: ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دودھ پلایا۔ اس کے عوض آپ نے انہیں ایک نخلستان کا قطعہ عطا

فرمایا۔ بخاری میں حضرت انس کی روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ام سیف رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دودھ پلایا تھا۔ قاضی عیاض کے بقول ام بردہ اور ام سیف ایک ہی ہیں لیکن علامہ شبلی کے بقول ام بردہ کے شوہر براء بن اوس ابوسیف کی کنیت سے مشہور نہیں۔ (تذکار صحابیات ؓ۔ سیرۃ النبی ؐ۔ شفا قاضی عیاض)

حضرت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خارجہ

سوال: حضرت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خارجہ انصاریہ کا تعلق خزرج کے خاندان اغر سے تھا۔ ان کا سلسلہ نسب کیا ہے؟

جواب: ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر بن مالک بن امراء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر۔ ان کے والد حضرت خارجہ بن زید جلیل القدر صحابہ میں سے تھے۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ صحابہ کرام ؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خارجہ انصاریہ کے والد حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خارجہ کے والد حضرت خارجہ بن زید بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے اور بدری صحابی تھے۔ وہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ (المغازی۔ استیعاب۔ صحابہ کرام ؓ انسائیکلو پیڈیا۔ تذکار صحابیات ؓ)

سوال: بتائیے حضرت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خارجہ کا نکاح کس خلیفہ راشد سے ہوا تھا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کے قریبی ساتھی اور خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خارجہ کا نکاح ہوا۔

(طبقات۔ خلفائے راشدین ؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس صحابیہ کے گھر میں تھے؟

جواب: اپنی اہلیہ حضرت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خارجہ کے گھر میں۔ حضرت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قیام مدینہ منورہ سے کچھ فاصلے پر سخ میں تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے ملنے جایا کرتے تھے۔ جس دن حضور اقدس ﷺ کا وصال ہوا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے کر حضرت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں سخ گئے ہوئے تھے۔ وہیں حضور ﷺ کی رحلت کی خبر ملی تو گھوڑے پر سوار ہو کر مدینہ منورہ پہنچے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت انیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عدی

سوال: حضرت انیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عدی انصار کے کس قبیلے سے تھیں۔ ان کے شوہر کا نام بتا دیجئے؟

جواب: حضرت انیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عدی کے شوہر کا نام سلمہ بن مالک ہے۔ وہ قبیلہ بلی سے تھے اور قبیلہ اوس میں عمرو بن وہب کے حلیف تھے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت انیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بن عدی نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت نبوی کے بعد مسلمان ہوئے۔ سیرت نگاروں کا خیال ہے کہ حضرت انیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی ان کے ساتھ ہی اسلام لانے کا شرف حاصل کیا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ استیعاب)

سوال: ''یارسول اللہ!'' میری خواہش ہے کہ اپنے شہید بیٹے کو اپنے مکان کے قریب دفن کر دوں تاکہ مجھے کچھ اطمینان رہے۔ حضور اقدس ﷺ سے یہ درخواست کس صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کی تھی؟

جواب: حضرت انیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر حضور ﷺ سے اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ آپ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کو مدینہ منورہ میں دفن کرنے کی خصوصی اجازت عطا فرمائی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیات ؓ)

سوال: بتایئے حضرت انیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عدی کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس غزوے میں شہید ہوئے تھے؟

جواب: آپ کے فرزند حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدری صحابی تھے۔ پھر غزوۂ احد میں بھی شریک ہوئے اور مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(المغازی۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ)

حضرت خلیدہ رضی اللہ عنہا بنت قیس ؓ

(انصاریہ)

سوال: حضرت خلیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس انصاریہ ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائیں۔ ان کا حسب ونسب کیا ہے؟

جواب: حضرت خلیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سلسلہ نسب یہ ہے: خلیدہ بنت قیس بن ثابت بن خالد بن اشجع۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت خلیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس کا نکاح کس صحابی سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت خلیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس کی شادی مشہور صحابی حضرت براء بن معرور انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ وہ خزرج کے خاندان بنو سلمہ کے رئیس تھے۔

(طبقات۔ سیر الصحابہ ؓ۔ صحابہ کرام ؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت خلیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس کے بیٹے اور بیٹی کا نام بتا دیں جو صحابی تھے؟

جواب: ان کے بطن سے حضرت براء بن معرور انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بیٹا بشیر ؓ اور ایک بیٹی سلافہ ؓ پیدا ہوئیں۔ دونوں کو شرف صحابیت حاصل ہوا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ صحابہ کرام انسائیکلوپیڈیا۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت خلیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس کے خاندان کے کن لوگوں نے

بیعت عقبہ میں شرکت کی تھی؟

جواب: حضرت خلیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر پر حضرت براء بن معرور انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بیٹے بشر نے ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شرکت کی۔ وہ اس سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے۔ (سیرت ابن ہشام۔ سیرت سرور عالمؐ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت براء رضی اللہ عنہ بن معرور ہجرت نبوی سے ایک مہینے پہلے انتقال کر گئے تو حضور ﷺ نے حضرت خلیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کس بیٹے کو قبیلے کا سردار بنایا؟

جواب: رسول اقدس ﷺ نے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد حضرت بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باپ کی جگہ بنوسلمہ کا سردار مقرر فرمایا۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے حضرت خلیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کس بیٹے کو زہریلا کھانا کھلایا جس سے وہ وفات پا گئے؟

جواب: حضرت بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ خیبر میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ اس موقع پر حضور ﷺ کو بکری کے گوشت میں زہر دیا گیا۔ اس کے کھانے والوں میں حضرت بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ اس زہر کے اثر سے وہ انتقال کر گئے۔ حضور ﷺ کو بذریعہ وحی زہر کے بارے میں بتا دیا گیا تھا تاہم آپ ایک نوالہ کھا چکے تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: ’’یارسول اللہ! ﷺ ایسا تیز بخار میں نے کسی کا نہیں دیکھا‘‘ یہ الفاظ حضور ﷺ کے مرض وفات میں کس نے کہے تھے؟

جواب: حضور ﷺ کی صحابیہ حضرت خلیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس آپ کی عیادت کے لئے آئیں۔ حضور ﷺ کے تن مبارک پر ہاتھ رکھ کر انہوں نے یہ الفاظ کہے تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات)

سوال: حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خلیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس کو کیا جواب دیا تھا؟

جواب: حضور ﷺ نے حضرت خلیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا تھا: ’’جس طرح ہم کو دوسروں سے زیادہ اجر دیا جاتا ہے۔ اس طرح تکلیفوں کی شدت بھی دوسروں سے دگنی ہوتی ہے۔‘‘ (طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول رحمت ﷺ نے حضرت خلیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اپنی بیماری کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپ ﷺ نے پوچھا: ’’لوگوں کا میری بیماری کے بارے میں کیا خیال ہے۔‘‘ انہوں نے عرض کیا: ’’ان کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ذات الجنب ہے۔‘‘

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حبیب کبریا ﷺ نے اپنی بیماری کے بارے میں حضرت خلیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس کو کیا بتایا؟

جواب: حضرت خلیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لوگوں کا خیال بتایا تو آپ نے فرمایا: ’’الٰہی اس بلا سے مجھ کو محفوظ رکھنا۔ یہ تو اس زہر کا اثر ہے جو میں نے اور تیرے بیٹے نے خیبر میں کھایا تھا۔ یہ زہر اندر ہی اندر کام کرتا رہا۔ (طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت خلیدہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی حضرت سلافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کس صحابی سے ہوا تھا؟

جواب: ان کی صاحبزادی حضرت سلافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مشہور صحابی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ (طبقات۔ اسوۂ صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت معن انصاریہ

سوال: حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت معن انصاریہ کے شوہر کا نام بتا دیجئے؟

جواب: حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت معن انصاریہ کی شادی حضرت ابوقیس بن اسلت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی تھی۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ تہذیب التہذیب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت معن کے سوتیلے بیٹے نے کس بات کا دعویٰ

کیا تھا؟

جواب: ان کے شوہر حضرت ابوقیس کا انتقال ہوا تو حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوتیلے بیٹے قیس نے جاہلیت کی رسم کے مطابق ان کا نکاح کا وارث ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت معن نے رسول اللہ ﷺ سے فریاد کی تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے فریاد کی: ''یارسول اللہ ﷺ میرے مرحوم شوہر کے اقرباء سے میرا پیچھا چھڑائیے تاکہ میں دوسری جگہ نکاح کر سکوں۔'' اس وقت سورۃ النساء کی آیت ۹ نازل ہوئی۔ جس میں بیوہ ہونے والی خواتین کو اختیار دیا گیا کہ وہ عدت گزارنے کے بعد جہاں چاہیں۔ شادی کریں۔

(القرآن۔ طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت سہیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مسعود

سوال: جلیل القدر صحابی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ کا نام ونسب بتادیجئے؟

جواب: حضرت سہیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مسعود انصاریہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی تھیں۔ یہ انصار کے قبیلے ظفر سے تعلق رکھتی تھیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: بتائیے کس صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور ﷺ سے درخواست کی: ''یارسول اللہ! مجھ پر اور میرے خاوند پر درود پڑھیے؟

جواب: حضرت سہیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مسعود انصاریہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کی دعوت کی۔ آپ کھانے سے فارغ ہو کر تشریف لے جانے لگے تو حضرت سہیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ سے یہ درخواست کی تھی۔ آپ

نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْھِمْ۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: غزوۂ خندق کے موقع پر کس صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی تھی؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن حضور ﷺ کو تین دن سے فاقے میں دیکھا (اور آپ نے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا تھا) گھر جا کر حضرت سہلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر کیا۔ انہوں نے ایک صاع جو کا آٹا گوندھا اور بکری کا بچہ ذبح کر کے گوشت پکایا۔ رسول اللہ ﷺ کو دعوت کے لئے بلایا۔ آپ تمام صحابہ کرام کے ساتھ تشریف لے آئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سہیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پریشان ہوئے۔ حضور ﷺ نے پیغام بھیجا کہ جب تک میں نہ آؤں چولہے سے دیگچی نہ اتارنا اور روٹی نہ پکانا۔ پھر آپؐ نے کھانے میں برکت کی دعا کی۔ تمام صحابہ کرامؓ نے کھانا کھایا۔ پھر بھی بچ رہا۔ جو لوگوں کے گھروں میں بھیجا گیا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت نضر

(انصاریہ)

سوال: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا کا تعلق انصار کے قبیلے بنو نجار سے تھا۔ ان کا سلسلۂ نسب بتا دیجیے؟

جواب: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت نضر کا سلسلۂ نسب یہ ہے: ربیع رضی اللہ عنہا بنت نضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ اصابہ)

سوال: شہید احد حضرت انس رضی اللہ عنہ بن نضر کا حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت نضر حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا بنت نضر سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ بن نضر حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت نضر کے حقیقی بھائی

تھے۔ حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا بنت نضر ان کی حقیقی بہن تھیں۔ وہ اسلام لائیں اور حضور ﷺ کی بیعت کی۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک بن نضر کا حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت نضر سے کیا تعلق تھا؟

جواب: خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک بن نضر حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت نضر کے حقیقی بھتیجے تھے۔ یعنی وہ ان کی پھوپھی تھیں۔

(دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت نضر کی کنیت ام حارثہ ہے۔ بتایئے ان کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: ان کا نکاح اپنے ہی خاندان کے ایک شخص سراقہ بن حارث سے ہوا تھا۔ وہ ہجرت نبوی سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے اور شرف اسلام سے بہرہ ور نہ ہو سکے تھے۔

(دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت نضر نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت نضر اور ان کے بیٹے حارثہ نے ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے یا ہجرت کے فوراً بعد اسلام قبول کیا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت نضر کے ہاں سراقہ بن حارث سے کتنی اولادیں ہوئیں؟

جواب: سراقہ بن حارث سے حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت نضر کے ہاں ایک بیٹا حارثہ اور ایک بیٹی ام عمیر پیدا ہوئی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صرف حارثہ ہی تھے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت نضر اپنے بیٹے حارثہ سے بے پناہ محبت کرتی تھیں۔ بتایئے حارثہ کب اور کیسے شہید ہوئے؟

جواب: ۲ ہجری میں غزوہ بدر ہوا۔ حضرت حارثہ بھی حضور ﷺ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ میدان جنگ میں حوض کے کنارے پانی پینے کے لیے کھڑے تھے کہ ایک مشرک حبان بن العرقہ نے تاک کر ایک تیران کی طرف چلایا جوان کے گلے میں پیوست ہو گیا اور وہ شہید ہو گئے۔

(سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بیٹے کی شہادت کا حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت نضر کو بے حد صدمہ ہوا۔ انہوں نے حضور ﷺ سے کیا عرض کی؟

جواب: حضور اقدس ﷺ میدان جنگ سے واپس تشریف لائے تو حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت نضر نے حاضر ہو کر عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ حارثہ میرا نہایت فرمانبردار اور پیارا بیٹا تھا۔ اس کی جدائی کا جس قدر صدمہ میرے دل پر ہے اسے آپ خوب جانتے ہیں۔ میں نے چاہا تھا کہ اس کے غم میں گریہ وزاری کروں، پھر سوچا کہ جب تک آپ سے پوچھ نہ لوں کہ حارثہ اب کس حال میں ہے خاموش رہوں گی۔ اگر وہ جنت میں ہے تو صبر کروں گی۔ اگر وہ جہنم میں ہے تو اللہ دیکھے گا کہ اس کے غم میں رو رو کر میں اپنا کیا حال کرتی ہوں۔'' حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تم کیا کہہ رہی ہو، حارثہ تو جنت میں ہے۔ یہ سن کر حضرت ربیع رضی اللہ عنہا خوش ہو گئیں اور زبان سے نکلا واہ! واہ! اے حارثہ۔ عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اب میں حارثہ کے لیے کبھی نہ روؤں گی۔''

(تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ صحیح بخاری)

سوال: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت نضر سے ایک لڑکی کا دانت ٹوٹ گیا تھا۔ حضور ﷺ نے اس مقدمے کا کیا فیصلہ سنایا؟

جواب: لڑکی کے اہل خانہ نے قصاص کا مطالبہ کیا۔ حضور ﷺ نے ان کے حق میں فیصلہ دیا اور فرمایا کہ دانت کے بدلے دانت اور جان کے بدلے جان ہی خدائی قانون ہے۔ حضرت ربیع رضی اللہ عنہا کے بھائی حضرت انس رضی اللہ عنہ بن نضر بھی موجود تھے۔ انہوں نے جوش محبت میں کہا، خدا کی قسم ربیع رضی اللہ عنہا کا دانت نہ توڑا جائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، خدا کا حکم یہی ہے۔ ہاں اگر مدعی دیت قبول کر لے تو قصاص ٹل سکتا ہے۔ لڑکی کے اہل خانہ دیت لینے پر راضی ہو گئے اور اس طرح حضرت ربیعؓ رضی اللہ عنہا کا دانت ٹوٹنے سے بچ گیا۔

(صحیح بخاری۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلاء)

حضرت ام رعلہ قشیریہ

سوال: حضرت ام رعلہ قشیریہ رضی اللہ عنہا فصاحت و بلاغت میں کمال رکھتی تھیں۔ جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کے لیے آئیں تو کیا پوچھا؟

جواب: انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے مرد تو جہاد فی سبیل اللہ کا شرف حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن ہم عورتوں کو وہ عام طور پر گھروں میں چھوڑ جاتے ہیں۔ کیا ہم کو بھی مردوں کے اعمال نیک کا کچھ حصہ ملنے کی امید ہو سکتی ہے۔''

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام رعلہ رضی اللہ عنہا قشیریہ کے سوال کا کیا جواب دیا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے عرب کی عورتو! اگر تم اللہ کے ذکر سے غافل نہ ہو گی۔ نامحرم کو نہ دیکھو گی نامحرم کو اپنی آواز نہ سناؤ گی تو تم ضرور اجر و ثواب پاؤ گی۔''

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے کون سی صحابیہ رضی اللہ عنہا سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو گود میں لیے مدینے کی گلیوں میں پھرتی تھیں؟

جواب: حضرت ام رعلہ قشیریہ رضی اللہ عنہا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو گود میں لیے پھرتی رہتیں اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے دروازے پر پہنچتی تو شعر پڑھتی جس کا مطلب تھا: اے فاطمہ کے ہرے بھرے گھر، تم نے میرے غم کو برانگیختہ کیا۔ خدا تجھے آباد رکھے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

مجاہداتِ اسلام

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا

(انصاریہ/ مجاہدہ/ سابقون الاولون انصار/ محدثہ)

سوال: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا ایک عظیم المرتبت صحابیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ آپ کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: اس مشہور اور عظیم صحابیہ کا نام رَملہ یا سہلہ تھا۔ بعض نے رمیشہ بھی بتایا ہے۔

(سیَر اعلام النبلاء۔ طبقات۔ صفۃ الصفوۃ۔ تہذیب التہذیب۔ سیَر الصحابیاتؓ)

سوال: صحابیہ رسول ﷺ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی کنیت اور لقب بتا دیجیے؟

جواب: آپ کی کنیت ام سلیم رضی اللہ عنہا تھی جس سے مشہور ہوئیں۔ غمیصاء اور رمیصاء لقب تھے۔ بعض سیرت نگاروں کے بقول آپ کی ایک کنیت ام انس بھی تھی۔

(طبقات۔ سیَر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ عدی بن نجار سے تھا۔ آپ کا سلسلۂ نسب کیا تھا؟

جواب: آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے: ام سلیم رضی اللہ عنہا دبنت ملحان بن خالد حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔

(انساب الاشراف۔ جمہرۃ الانساب۔ اصابہ۔ سیَر اعلام النبلاء)

سوال: بتائیے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی والدہ کا کیا نام تھا اور وہ کس قبیلے سے تھیں؟

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ملیکہ بنت مالک بن عدی تھا اور وہ بھی قبیلہ بنو نجار سے تھیں۔ جو مدینے میں رہائش پذیر تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیَر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: مشہور صحابیہ رضی اللہ عنہا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا حضور ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی پردادی اسلمٰی (حضرت عبدالمطلب کی والدہ) کا تعلق بھی بنو نجار سے تھا۔ اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سلمٰی کے بھائی کی پوتی تھیں اسی نسبت سے

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اور ان کی بہن حضرت ام حرام حضور ﷺ کی خالہ مشہور ہو گئیں تھیں۔ ان دونوں بہنوں کو رضاعی خالہ بھی بتایا گیا ہے۔

(عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: بیعت عقبۂ اولیٰ میں اسلام قبول کر کے واپس مدینہ جانے والے لوگوں کی تبلیغ سے آپ مسلمان ہوئیں۔ اس طرح آپ کا شمار انصار کے سابقون الاولون میں ہوتا ہے۔

(سیر الصحابیات ؓ۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی کس سے ہوئی تھی اور کتنی اولادیں ہوئیں؟

جواب: صحابیہ رسول حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی اپنے چچا زاد مالک بن ضمضم بن زید سے ہوئی تھی۔ اسی سے ایک بیٹا انس رضی اللہ عنہا بن مالک تھا یہ مشہور صحابی تھے اور انہیں حضور ﷺ کی خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ ؓ۔ سیر الصحابیات ؓ۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: اپنے شوہر مالک بن نضر سے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی علیحدگی کیوں ہوئی تھی؟

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا تو اپنے بیٹے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو بھی اسلام کی طرف راغب کرنے کی کوشش کی۔ وہ انہیں کلمہ پڑھاتیں اور اسلام کے بارے میں بتاتی تھیں۔ مالک بن نضر اپنے آبائی مذہب پر قائم رہا بلکہ حضرت ام سلیم سے بھی خفا تھا۔ آخر ایک دن ناراض ہو کر بیوی اور بچے کو چھوڑ کر شام چلا گیا اور وہیں وفات پائی۔ یہ روایت بھی ہے کہ کسی دشمن نے اسے قتل کر ڈالا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابیات ؓ۔ سیر الصحابہ ؓ)

سوال: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئیں۔ اور پھر جب نکاح کے لیے پیغامات آنے لگے تو آپ کیا فرماتیں؟

جواب: آپ فرماتیں کہ جب تک میرا بچہ مجلسوں میں اٹھنے بیٹھنے اور گفتگو کرنے کے قابل نہیں

ہو جاتا میں کسی سے نکاح نہیں کر سکتی۔ اس کی پرورش میری پہلی ذمہ داری ہے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک نے ہوش سنبھالا تو سب سے پہلے کس نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا؟

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو ان کے قبیلے کے ایک شخص ابوطلحہ زید رضی اللہ عنہ بن سہل نے نکاح کا پیغام دیا۔ وہ ابھی تک اسلام نہیں لائے تھے اور لکڑی کے ایک بت کی پوجا کرتے تھے۔ جو انہوں نے اپنے گھر میں رکھا ہوا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ابوطلحہ زید رضی اللہ عنہ بن سہل کو کیا جواب دیا؟

جواب: شرک کی وجہ سے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی پہلے شوہر سے علیحدگی ہوئی تھی۔ اس لیے انہوں نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا: ''میں تو خدائے واحد اور اس کے سچے رسول پر ایمان لائی ہوں۔ افسوس ہے تم پر کہ جس کو پوجتے ہو وہ ایک درخت ہے (یعنی لکڑی کا بت ہے) جو زمین سے اگا ہے اور اس کو فلاں حبشی نے گھڑا ہے۔ میں خدائے واحد کی ماننے والی ہوں اور تم خود ساختہ بتوں کے پجاری ہو جو کسی کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ بھلا یہ شادی کیسے ہو سکتی ہے۔''

(تہذیب الاسماء واللغات۔ زاد المعاد۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: ابوطلحہ زید رضی اللہ عنہ بن سہل نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کیا کہا؟

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی باتوں کا ابوطلحہ زید رضی اللہ عنہا پر بے حد اثر ہوا۔ کچھ دن غور کرنے کے بعد حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے آ کر کہا: ''مجھ پر حق واضح ہو گیا ہے۔ اور اب میں تمہارا دین قبول کرنے کے لیے تیار ہوں۔''

(تہذیب الاسماء واللغات۔ طبقات۔ زاد المعاد۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوطلحہ زید رضی اللہ عنہ کو کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو نہایت خوشی اور رضا مندی سے

جواب دیا: ’’پھر میں تم سے نکاح کرتی ہوں اور سوائے اسلام کے کوئی مہر نہیں لیتی۔‘‘

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ زاد المعاد۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: صحابیۂ رسول حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت ابوطلحہ زید رضی اللہ عنہا سے کس نے پڑھایا تھا؟

جواب: رضامندی کے بعد حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے کہا: ’’اب تم ان کے ساتھ میرا نکاح کردو۔‘‘ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کا نکاح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے پڑھا دیا۔ یہ بھی روایات ہیں کہ قبول اسلام کے وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر نو سال تھی۔ اس لیے یہ نکاح کسی اور نے پڑھایا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ مجلس نکاح میں موجود تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح پڑھایا۔ یہ غلط ہے کیونکہ اس وقت تک آپ نے ہجرت نہیں کی تھی۔

(حلیۃ الاولیاء۔ طبقات۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ابوطلحہ زید رضی اللہ عنہا کس بیعت میں شریک ہوئے؟

جواب: آپ نے بیعت لیلۃ العقبہ میں انصار کے پچھتر مردوں کے ساتھ شرکت کی۔ یہ بیعت ۱۳ ہجری میں ہوئی۔ اسے بیعت عقبہ ثانیہ اور بیعت عقبہ کبیرہ بھی کہا جاتا ہے۔

(سیرت ابن ہشام۔ تاریخ اسلام۔ سیرت حلبیہ۔ سیرۃ النبی ﷺ)

سوال: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے فرزند حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کیسے رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں آئے؟

جواب: ہجرت کے ابتدائی دنوں میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہیں اپنی غلامی میں لینے کی درخواست کی۔ اس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر دس سال تھی۔ اور

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا انہیں آپ ﷺ کی خدمت کے لئے پیش کرنا چاہتی تھیں۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کی خدمت کے لیے پیش کرتے وقت کیا کہا تھا؟

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول رحمت ﷺ سے عرض کیا تھا: ''یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان، یہ میرا فرزند انس رضی اللہ عنہ ہے۔ میری دلی تمنا ہے کہ یہ آپ کی خدمت کیا کرے۔ اس کو اپنے خادموں میں شامل فرما لیں اس کے لیے دعا کریں۔'' حضور ﷺ نے بچے کے سر پر دست شفقت رکھا اور دعا فرمائی۔ اس دعا کے اثر سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علم وفضل میں اضافہ ہوا۔

(اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک اپنی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بارے میں کیا کہتے تھے؟

جواب: وہ فرمایا کرتے تھے: ''میری والدہ کا نکاح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہا سے عجیب و غریب مہر پر ہوا۔'' کیونکہ والد کا اسلام ہی ان کی والدہ کا مہر حق۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: صحابی رسول ﷺ حضرت ثابت بن اسلم حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر کس طرح کرتے تھے؟

جواب: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: ''میں نے کسی عورت کا مہر ام سلیم رضی اللہ عنہا سے افضل نہیں سنا۔'' یہ واقعی عجیب اور قابل تعریف مہر تھا۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضور اقدس ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ کس مشہور صحابیہ کے گھر میں کرایا تھا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے چند ماہ بعد مہاجرین اور انصار کے درمیان عقد

مؤاخات قائم کرایا۔ یہ بھائی چارہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر پر ہوا تھا۔

(زادالمعاد۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: ۳ ہجری میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کس جنگ میں حصہ لیا اور کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت ابوطلحہ زید رضی اللہ عنہا کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک ہوئیں۔ آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ میدانِ جنگ میں مشک بھر بھر کر لاتیں اور زخمیوں کو پانی پلاتیں۔

(المغازی۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسدالغابہ)

سوال: غزوۂ خیبر میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو شرکت کرنے کی اجازت کیسے ملی تھی؟

جواب: ٦ ہجری میں غزوۂ خیبر ہوا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا چند دوسری صحابیات رضی اللہ عنہا کے ساتھ لشکر اسلام کے پیچھے روانہ ہوئیں تو سرکار دو عالم ﷺ نے ناراضی کے لہجے میں پوچھا کہ تم کس کے ساتھ اور کس کی اجازت سے آئی ہو۔ انہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہم اون کاتتے ہیں اور اس سے خدا کی راہ میں اعانت کرتے ہیں۔ ہمارے ساتھ زخمیوں کے علاج کا سامان ہے۔ ہم لوگوں کو تیر اٹھا اٹھا کر دیتے ہیں اور ستو گھول گھول کر پلاتے ہیں۔" حضور ﷺ نے انہیں میدان جنگ میں رہنے کی اجازت دے دی۔

(صحیح مسلم۔ ترمذی۔ المغازی۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: فتح خیبر کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی سے نکاح کیا۔ بتایئے انہیں کس نے دلہن بنایا تھا؟

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نہلا دھلا کر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی کو دلہن بنایا۔ بعض دوسری صحابیات رضی اللہ عنہا بھی شریک تھیں۔

(طبقات۔ زادالمعاد۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ امہات المومنینؓ)

سوال: ۸ ہجری میں فتح کے بعد غزوۂ حنین ہوا۔ اس جنگ میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اور

حضرت ابوطلحہ زید رضی اللہ عنہ نے کس جرأت کا مظاہرہ کیا؟

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوے میں شریک ہوئیں اور نہایت ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے دائیں بائیں لڑ رہے تھے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا ہاتھ میں خنجر لیے حضور ﷺ کے پاس کھڑی تھیں۔

(صحیح مسلم۔ ترمذی۔ المغازی۔ سیر الصحابیاتؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا جنگ حنین میں خنجر لیے کھڑی تھیں۔ حضورِ ﷺ کے دریافت کرنے پر انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضور ﷺ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ''خنجر سے کیا کرو گی؟'' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کوئی مشرک قریب آیا تو اس کا پیٹ چاک کر دوں گی۔'' حضور ﷺ نے یہ سن کر تبسم فرمایا۔

(صحیح مسلم۔ المغازی۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضور ﷺ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اور ان کی بہن ام حرام رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور کبھی کبھی دوپہر کو آرام فرماتے۔ آپ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بارے میں کیا فرماتے؟

جواب: آپ فرمایا کرتے: ''مجھے ام سلیم رضی اللہ عنہا پر رحم آتا ہے۔ ان کے بھائی حرام رضی اللہ عنہ بن ملحان میری حمایت میں شہید ہوئے۔ حضرت حرام رضی اللہ عنہ بن ملحان سریۂ بیئر معونہ میں شہید ہوئے تھے۔

(سیرت حلبیہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کتنی احادیث روایت ہیں؟

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے چودہ احادیث روایت کی ہیں۔ ان میں سے چار صحیحین میں بھی ہیں۔ (دورِ نبوت کے برگزیدہ خواتین۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: سردار انبیاء ﷺ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو کس طرح جنت کی بشارت دی

تھی؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں جب جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے کسی کی آہٹ سنی۔ پوچھا کون ہے تو جواب آیا، یہ غمیصاء، ملحان کی بیٹی اور انس رضی اللہ عنہ بن مالک کی والدہ ماجدہ ہیں۔''

(اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: رسول اللہ ﷺ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کس درجہ محبت اور مہربانی سے پیش آتے تھے؟

جواب: آپ انہیں اپنے اہل بیت کا درجہ دیتے تھے۔ اور بقول حضرت انس رضی اللہ عنہا بن مالک۔ آپ اپنی عورتوں کے علاوہ کسی عورت کے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ سوائے ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر کے۔ ان کے گھر کھانا بھی کھایا۔

(سیرت حلبیہ۔ استیعاب۔ تہذیب التہذیب۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے لیے حضور دعا فرماتے تھے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اس پر کس طرح رشک کرتی تھیں؟

جواب: حضور ﷺ ان کے گھر کے قریب سے گزرتے تو ان کے ہاں جاتے۔ اور سلام فرماتے۔ اگر حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا گھر پر نہ ہوتیں تو رات بھی بسر فرما لیتے۔ چٹائی کے بچھونے پر نماز ادا کرتے اور اس چٹائی پر چھینٹے مارتے۔ دعائیں کرتے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے لیے نبی اکرم ﷺ نے اس قدر کثرت سے دعائیں فرمائیں ہیں کہ میں اس سے زیادہ کا خیال نہیں کر سکتی۔

(استیعاب۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتائیے کس صحابیہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کا پسینہ مبارک اکٹھا کیا تھا؟

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ ظہر کے وقت آپ ﷺ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر چمڑے کے بچھونے پر سوئے تو پسینہ بہا۔ آپ بیدار ہو گئے۔ دیکھا کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اس پسینے کو اکٹھا کر رہی ہیں۔ آپ نے پوچھا کیا

کر رہی ہو۔ عرض کیا، خیر و برکت آپ سے نکل رہی ہے اس کو اکٹھا کر رہی ہوں۔
حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اس پسینہ مبارک کو اپنی خوشبو میں ملا لیتی یہ سب سے عمدہ خوشبو بن جاتی۔ لوگ ان سے یہ خوشبو حاصل کرتے تھے۔

(دورِ نبوت کے برگزیدہ خواتین۔ سیرت حلبیہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس حضور ﷺ کے کون کون سے تبرکات تھے؟

جواب: صحابیہ رسول ﷺ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے اکثر تبرکات حاصل کرتیں۔ پسینہ مبارک کے علاوہ ان کے پاس آپ کے موئے مبارک بھی تھے۔
ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ان کے گھر میں چمڑے کے مشکیزے کو منہ لگا کر پانی پیا تو جس جگہ حضور ﷺ کے ہونٹ مبارک لگے، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اتنا چمڑہ کاٹ کر بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا۔

(طبقات۔ زاد المعاد۔ فقہ السیرۃ۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضور ﷺ نے حج کے لیے روانگی کے وقت حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو کس طرح ساتھ لیا؟

جواب: رسول اکرم ﷺ حج کے لیے مدینہ منورہ سے چلنے لگے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "تم حج کے لیے نہیں جاؤ گی؟" انہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ میرے شوہر کے پاس دو ہی سواریاں تھیں۔ اور ان دونوں پر وہ اپنے بیٹے کے ساتھ حج کو چلے گئے۔ میرے پاس اب کوئی سواری نہیں۔" آپ ﷺ نے انہیں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کے ساتھ سوار کر دیا اور اپنے ساتھ حج کو لے گئے۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حق میں کیا دعا فرمائی اور اس کا کیا اثر ہوا؟

جواب: آپ نے دعا فرمائی: "اے اللہ! اس کو مال دے اور اس کی عمر میں برکت فرما۔" اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ تمام انصار میں سب سے زیادہ امیر ہوئے

طویل عمر پائی اور کثیر اولاد ہوئے۔ (طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دلائل النبوۃ)

سوال: جب حضور ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش سے نکاح فرمایا تو کس صحابیہ رضی اللہ عنہا نے کھانا پیش کیا؟

جواب: اس موقعے پر حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے گھی اور کھجور کا کھانا بنایا اور اپنے بیٹے انس رضی اللہ عنہ کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کو بھجوایا اور اسے دوسرے بے شمار لوگوں نے بھی کھایا۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ صحیح مسلم۔ طبقات۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کب وفات پائی؟

جواب: ان کے سال وفات کے بارے میں مؤرخین کا قیاس ہے کہ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

(اصابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا بیٹا فوت ہو گیا تو انہوں نے کس صبر کا مظاہرہ کیا؟

جواب: ابوعمیر ان کا لاڈلا اور پیارا بیٹا تھا۔ اس کی وفات پر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر سے باہر تھے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہ نے گھر والوں کو منع کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر نہ دینا۔ رات کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے تو ان کو کھانا کھلایا اور اطمینان سے بستر پر لیٹے۔ کچھ رات گزرنے پر ام سلیم رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کا ذکر کیا کہنے لگیں، اگر تم کو کوئی شخص ادھار کوئی چیز دے اور پھر واپس لینا چاہے تو کیا تم انکار کر دو گے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، نہیں۔ کہا، تو اب تم کو اپنے بیٹے کی طرف سے صبر کرنا چاہیے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور کہا، پہلے سے کیوں نہ بتلایا۔ صبح اٹھ کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا قصہ سنایا۔ آپ نے فرمایا: ''خدا نے اس رات تم دونوں کو بڑی برکت دی''۔ اللہ نے انہیں ابوعمیر کے بدلے بیٹا عطا کیا۔

(صحیح مسلم۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان

(انصاریہ/مجاہدہ/سابقون الاولون)

سوال: حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان کا تعلق خزرج کے خاندان بنونجار سے تھا۔ آپ کا نسب نامہ والد کی طرف سے کیا ہے؟

جواب: حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان کا نسب نامہ یہ ہے: ام حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: والدہ کی طرف سے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب بتا دیجیے؟

جواب: حضرت ام حرام کا سلسلۂ نسب والدہ کی طرف سے اس طرح ہے: ام حرام رضی اللہ عنہا بنت ملیکہ بن مالک بن عدی بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ یہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی بہن اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔ حضور ﷺ سے بھی ان کا یہی رشتہ تھا۔ بیئر معونہ میں شہید ہونے والے صحابی حضرت حرام رضی اللہ عنہ بن ملحان اور سلیم ان کے بھائی تھے۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تہذیب)

سوال: حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ نے بعثت نبوی کے ابتدائی دنوں میں مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا۔ ان کے بہن بھائی بھی اسلام لائے۔ اس طرح آپ سابقون الاولون انصار تھیں۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تہذیب)

سوال: کہا جاتا ہے کہ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا حضور اقدس ﷺ کی رضاعی خالہ تھیں۔ بتایئے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: ان کی پہلی شادی حضرت عمرو رضی اللہ عنہا بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم

بن مالک بن نجار سے ہوئی تھی۔ وہ بھی ابتدا میں اسلام لے آئے تھے۔

(تہذیب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کی دوسری شادی کس مشہور صحابی سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن قیس نے غزوہ احد میں شہادت پائی تو آپ مشہور جرنیل صحابی حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کے نکاح میں آ گئیں۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن قیس اور بیٹے قیس رضی اللہ عنہ بن عمرو نے کب شہادت پائی؟

جواب: حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا ایک شہید کی بیوی اور ایک شہید کی والدہ تھیں۔ ان کے پہلے شوہر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن قیس اور بیٹے قیس رضی اللہ عنہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر میں بھی حصہ لیا اور جنگ احد میں بھی۔ دونوں جنگ احد میں شہید ہوئے۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان کا دوسرا نکاح کس سے ہوا؟

جواب: حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن قیس کی شہادت کے بعد حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان کا دوسرا نکاح جلیل القدر صحابی حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت سے ہوا۔ اکثر سیرت نگاروں نے یہی بیان کیا ہے۔ تاہم ابن سعد کے بقول پہلے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت سے نکاح ہوا اور بعد میں حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن قیس سے۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تہذیب۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان کے فضائل کیا تھے؟

جواب: یہ جلیل القدر صحابیہ تقویٰ اور پرہیز گاری میں مشہور تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کے ہاں حضرت ام حرام کی بڑی قدر ومنزلت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ ان کا بہت اکرام کرتے تھے۔ آپ جب قبا میں تشریف لے جاتے تو ان کے ہاں آرام فرماتے

تھے۔ وہ خرچ کرنے میں اور ایثار کرنے میں بھی بے حد سخی تھیں۔

(دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ سیر اعلام النبلاء۔ وفاء الوفا۔ دلائل النبوۃ)

سوال: بتایئے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان آنحضرت ﷺ سے کس قدر محبت کرتی تھیں؟

جواب: ابن عبدالبر نے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ کی رضاعی خالائیں لکھا ہے جبکہ دوسرے مؤرخین نے آپ کے والد یا دادا کی طرف سے خالہ بتایا ہے۔ یہ دونوں بہنیں حضور اقدس ﷺ سے بے حد محبت کرتی تھیں۔ آپ ان کے ہاں آرام فرماتے تو بہت خوش ہوتیں۔ ام حرام رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے سر مبارک کی صفائی کرتیں اور آپ ﷺ وہیں سو جاتے تھے۔ وہ آپ کو کھانا بھی کھلاتیں۔

(استیعاب۔ نسب قریش۔ سیرت حلبیہ۔ دلائل النبوۃ۔ وفاء الوفا)

سوال: ہجرت مدینہ کے وقت حضور ﷺ قبا میں کس کے گھر ٹھہرے تھے؟

جواب: قبا میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کے گھر میں آپ نے ہجرت مدینہ کے وقت قیام فرمایا تھا۔ بعد میں شادی کے بعد حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بھی اسی گھر میں آگئی تھیں۔

(وفاء الوفا۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: بتایئے رسول رحمت ﷺ نے غزوۂ بحر کا خواب کس گھر میں دیکھا تھا؟

جواب: آپ ﷺ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان کے گھر آرام فرماتے تھے کہ آپ نے غزوۂ بحر کا مشہور خواب دیکھا۔

(تذکار صحابیات ؓ۔ سیر الصحابیات ؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضور اقدس ﷺ نے غزوۂ بحر کا جو خواب دیکھا تھا وہ کیا تھا؟

جواب: آنحضرت ﷺ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کے گھر کھانا کھا کر سو گئے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد مسکراتے ہوئے اٹھے اور فرمایا، میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ اور وہ یہ کہ میری امت کے کچھ لوگ سمندر میں غزوے کے ارادے سے سوار ہیں۔ حضرت ام

حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ دعا کیجیے کہ میں بھی ان میں شامل ہوں۔ آپ نے دعا کی اور پھر آرام فرمایا، کچھ دیر کے بعد پھر مسکراتے ہوئے اٹھے اور اسی خواب کا اعادہ کیا۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے اپنی شرکت کے لیے دعا کی درخواست کی۔ فرمایا، تم پہلی جماعت کے ساتھ ہو۔

(سیَر الصحابیات ؓ۔ سنن ترمذی۔ نسب قریش۔ دلائل النبوۃ)

سوال: حضرت ام حرام ؓ کی تمنا کیا تھی؟

جواب: وہ تمنا رکھتی تھیں کہ وہ شہداء کی سواریوں کے ساتھ ہوں۔ شہادت فی سبیل اللہ ان کا نصب العین بن گئی تھی۔ وہ اکثر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتیں کہ وہ انہیں اپنے راستے میں شہادت سے سرفراز فرمائے۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں شہادت کی خوشخبری سنائی اور دعا بھی فرمائی۔ انہیں بتایا کہ وہ کب شہید ہوں گے۔ یہ بھی بتایا کہ بحری جنگ میں شریک ہوں گی۔ اس لئے وہ شدت سے اس وقت کا انتظار کرتی تھیں۔

(اسد الغابہ۔ نسب قریش۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کو کس نام سے پکارا جاتا تھا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے بعد حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کو شہیدہ کہہ کر پکارا جانے لگا۔ کیونکہ حضور ﷺ نے انہیں شہادت کی بشارت دی تھی۔

(الاستبصار۔ نسب قریش۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: رسول اکرم ﷺ کے خواب کی تعبیر کس خلیفہ کے دور میں پوری ہوئی؟

جواب: حضور اقدس ﷺ کے خواب کی تعبیر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہہ کے دور خلافت میں ۲۸ ہجری میں پوری ہوئی۔ جب مسلمانوں نے بحری جنگ کا آغاز کیا۔

(سیَر الصحابیات ؓ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیات ؓ)

سوال: سرذار انبیاء ﷺ کے خواب کی تعبیر کب پوری ہوئی اور مسلمانوں نے بحری جنگ میں کیسے حصہ لیا؟

جواب: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے شام کے حاکم

تھے۔ انہوں نے کئی مرتبہ جزائر پر حملہ کرنے کی خواہش ظاہر کی مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت نہ دی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انہوں نے ارادہ ظاہر کیا تو اجازت مل گئی۔ انہوں نے جزیرہ قبرص پر حملہ کرنے کے لیے ایک بحری بیڑا تیار کیا۔ اس حملہ میں بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم شریک تھے۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت اور ان کی اہلیہ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔ مسلمانوں کے ہاتھوں قبرص فتح ہو گیا۔

(تاریخ دمشق سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ صحیح بخاری۔ سنن ترمذی)

سوال: بتایئے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کی شہادت کے بارے میں حضور ﷺ کی پیش گوئی کیسے سچ نکلی؟

جواب: فتح قبرص سے واپسی پر مسلمان اپنی سواری پر بیٹھنے لگے تو حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سواری سے پھسل کر نیچے گریں اور شہید ہو گئیں۔ اس طرح حضور ﷺ کے خواب کے اور پیش گوئی کے مطابق انہوں نے بحری جنگ میں بھی حصہ لیا اور شہادت بھی پائی انہیں قبرص میں ہی دفن کر دیا گیا۔

(فتوح البلدان۔ اسد الغابہ۔ صحیح بخاری۔ سنن ترمذی۔ نسب قریش۔ دلائل نبوت۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سمندر میں جہاد کرنے والی پہلی خاتون مجاہد کون تھیں؟

جواب: عظیم المرتبت صحابیہ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سمندر میں پہلی خاتون مجاہدہ ہیں۔ وہ بحرابیض میں غزوہ کرنے والی پہلی خاتون ہیں۔ اور بحری جنگ کے بعد شہید ہونے والے پہلی صحابیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان کی اولاد کتنی تھی؟

جواب: آپ کے تین لڑکے تھے۔ پہلے شوہر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے قیس اور عبداللہ اور دوسرے شوہر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت سے محمد بن عبادہ۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ زرقانی۔ سیر الصحابیاتؓ)

حضرت ام عمارہ نسیبہ رضی اللہ عنہا بنت کعب

(انصاریہ/مجاہد/سابقون الاولون انصار)

سوال: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا مشہور صحابیہ تھیں۔ ان کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: ان کا اصل نام نسیبہ رضی اللہ عنہا کعب تھا۔ لیکن تاریخ میں اپنی کنیت ام عمارہ کے مشہور ہوئیں۔ آپ انصاریہ خزرجیہ نجاریہ اور مازینہ تھیں۔

(طبقات۔ استیعاب۔ تہذیب التہذیب۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب بتا دیجیے؟

جواب: آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے: ام عمارہ نسیبہ رضی اللہ عنہا بنت کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول۔

(طبقات۔ استیعاب۔ تہذیب التہذیب۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے ایک بھائی بدری صحابی تھے۔ نام بتا دیجیے؟

جواب: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ رضی اللہ عنہ بن کعب مازنی بدری صحابی تھے۔

(المغازی۔ اصحاب بدر۔ استیعاب۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتائیے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بکائیں کی کیا صفت تھی؟

جواب: آپ کے بھائی عبدالرحمٰن بکائیں خوف الٰہی سے بہت رونے والے تھے۔

(طبقات۔ سیر اعلام النبلا۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی کس عظیم المرتبت صحابی سے ہوئی تھی؟

جواب: صحابی رسول ﷺ حضرت زید بن عاصم بن عمرو سے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی ہوئی۔ یہ ان کے چچا زاد بھائی تھے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بتائیے حضرت ام عمارہ نسیبہ رضی اللہ عنہا بنت کعب کب اسلام لائیں؟

جواب: ۱۳ ہجری میں جب انصار بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوئے تو ان میں تہتر مرد اور دو

خواتین تھیں۔ ان میں حضرت ام عمارہ بھی شامل تھیں۔ ان نیک اور پاکباز ہستیوں نے حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اسی رات حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضور ﷺ سے بیعت کی جس طرح آپ بیعت فرماتے تھے عورتوں سے۔ اس سے قبل حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر کے ہاتھ پر اسلام قبول کر چکی تھیں۔ ان کے شوہر حضرت زید رضی اللہ عنہ بن عاصم بھی سابقون الاولون انصار میں سے تھے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ استیعاب۔ سیرت حلبیہ۔ انساب الاشراف)

سوال: صحابیہ حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کی دوسری شادی کس صحابی سے ہوئی تھی؟

جواب: آپ کی دوسری شادی صحابی رسول ﷺ حضرت غزیہ بن عمرو بن عطیہ المازنی سے ہوئی۔ یہ نکاح حضرت زید رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ہوا۔ بعض کتب میں ان کا نام عربہ بن عمرو بھی آیا ہے۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ البدایہ والنہایہ سیرت حلبیہ۔ انساب الاشراف۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کن معرکوں میں شریک ہوئیں؟

جواب: جلیل القدر صحابیہ حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کئی موقعوں پر حضور ﷺ کے ہمراہ تھیں۔ ان میں بیعت عقبہ، غزوۂ احد، حدیبیہ، خیبر، عمرۃ القضاء، فتح مکہ اور حنین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ میں بھی حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا حاضر تھیں۔

(المغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ صفۃ الصفوۃ۔ اصابہ۔ اعلام النبلا)

سوال: خاتون احد کس صحابیہ رضی اللہ عنہا کا لقب ہے؟

جواب: حضرت ام عمارہ نسیبہ رضی اللہ عنہا بنت کعب خاتون احد کے لقب سے مشہور تھیں۔ ان کو یہ نام اس لیے دیا گیا کہ انہوں نے غزوۂ احد میں بے مثال بہادری کا مظاہرہ کیا تھا۔ اور بہت سے کافروں کو جہنم رسید کیا تھا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: غزوۂ احد میں حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے کون سے عزیز بھی شریک تھے؟

جواب: اُن کے شوہر عربہ (عزیہ) بن عمرو اور ان کے دونوں بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حبیب رضی اللہ عنہ بھی غزوۂ احد میں شریک تھے۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے غزوۂ احد میں کیا خدمات سرانجام دی تھیں؟

جواب: غزوہ احد میں جب تک مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا وہ دوسری خواتین کے ساتھ مشکیزوں میں پانی بھر بھر کر مجاہدین کو پلاتی تھیں اور زخمیوں کی دیکھ بھال کرتی تھیں۔

(طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ المغازی۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: غزوۂ احد میں حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے مردانہ وار کس وقت لڑنا شروع کیا؟

جواب: جب ایک اتفاقیہ غلطی سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور مجاہدین تذبذب کا شکار ہو گئے تو اس وقت رسول پاک ﷺ کے پاس گنتی کے چند صحابہ رہ گئے تھے۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے یہ حالت دیکھ کر مشکیزہ پھینکا اور تلوار سنبھال لی۔ وہ حضور ﷺ کے قریب پہنچ کر رسول اقدس ﷺ کے لیے ڈھال بن گئیں۔ کفار آپ ﷺ کی طرف بڑھتے تو دوسرے مجاہدین کی طرح وہ بھی تیر اور تلواروں کی مدد سے ان کے حملے روکتی تھیں۔ حضور ﷺ کی طرف تیر آتا تو وہ روکتی تھیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: ”اے ام عمارہ! جتنی طاقت تم میں ہے اور کسی میں کہاں ہو گی۔“ رسول اللہ ﷺ نے یہ کیوں فرمایا تھا؟

جواب: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا جنگ میں ثابت قدمی سے دشمن کا مقابلہ کر رہی تھیں کہ ایک مشرک نے ان کے سر پر پہنچ کر تلوار کا وار کیا۔ ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے یہ وار اپنی ڈھال پر روکا اور پھر اس کے گھوڑے کے پاؤں پر تلوار کا ایسا بھرپور وار کیا کہ گھوڑا اور سوار دونوں زمین پر آ گرے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے عبداللہ کو پکار کر فرمایا، عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنی ماں کی مدد کرو وہ فوراً ادھر

دوڑے اور تلوار کا زوردار وار کر کے مشرک کو قتل کر دیا۔ ایک دوسرا مشرک تیزی سے ادھر آیا اور وار کر کے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بازو زخمی کر دیا۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے بیٹے کا زخم باندھا اور کہا، بیٹے جاؤ، جب تک دم ہے لڑو۔ حضور اقدس ﷺ نے اس جذبے کو سراہتے ہوئے فرمایا، "اے ام عمارہ رضی اللہ عنہا جتنی طاقت تجھ میں ہے اور کسی میں کہاں ہوگی۔"

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے کا بدلہ کس طرح لیا اور آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: وہی مشرک جس نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا تھا پلٹ کر پھر حملہ آور ہوا۔ حضور ﷺ نے ام عمارہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، ام عمارہ رضی اللہ عنہا سنبھلنا، یہ وہی بدبخت ہے جس نے تمہارے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا تھا۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا غصے سے اس پر جھپٹیں اور تلوار کے ایک ہی وار سے اس کا سر قلم کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا، اے ام عمارہ رضی اللہ عنہا تو نے اپنے بیٹے کا خوب بدلہ لیا۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے دو دانت مبارک ابن قمیہ کی تلوار خود پر پڑنے سے شہید ہوئے تو حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے کس قدر غضب و غصے کا اظہار کیا؟

جواب: ایک مشرک ابن قمیہ حضور ﷺ کے قریب پہنچ گیا اور تلوار سے وار کیا۔ اس کی تلوار خود پر پڑی اور دو کڑیاں رخسار مبارک میں دھنس گئیں۔ خون کی دھاریں پھوٹ نکلیں۔ ام عمارہ رضی اللہ عنہا بے چین ہوگئیں۔ غضبناک ہو کر قریش کے اس نامی شہسوار کو روکا۔ اس پر تلوار سے حملہ کیا لیکن وہ دوہری زرہ پہنے ہوئے تھا اس لیے بچ گیا۔ ابن قمیہ نے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا پر جوابی حملہ کیا۔ اس سے ان کے کندھے پر شدید زخم آیا۔ لیکن ابن قمیہ بھی وہاں سے بھاگ گیا۔ حضور اقدس ﷺ نے ان کے زخم پر پٹی بندھوائی اور بعض بہادر صحابہ رضی اللہ عنہم کا نام لے کر فرمایا، واللہ آج ام عمارہ

رضی اللہ عنہا نے ان سے بڑھ کر بہادری دکھائی۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیئر اعلام النبلاء۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے جنگ احد میں حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے کیا درخواست کی اور آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میرے لیے دعا فرمایئے کہ جنت میں بھی آپ کا ساتھ نصیب ہو۔'' آپ نے دعا مانگی اور بلند آواز سے فرمایا، اے اللہ! اسے جنت میں میرا رفیق بنا دے۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہ اس دعا پر خوش ہوگئیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیئر اعلام النبلاء۔ سیئر الصحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: حضور اقدس ﷺ کی دعا کے جواب میں حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے کیا فرمایا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے دعا سن کر حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کو بے حد خوشی ہوئی اور فرمایا، اب مجھے دنیا میں کسی مصیبت کی پرواہ نہیں۔

(اصابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضور اقدس ﷺ نے کس صحابی کو حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کی خیریت دریافت کرنے کے لیے بھیجا؟

جواب: آپ نے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کو زخمی ہونے کی وجہ سے گھر بھجوا دیا تھا۔ جنگ ختم ہوئی تو رسول رحمت ﷺ اس وقت تک اپنے گھر تشریف نہیں لے گئے جب تک حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کی خیریت دریافت نہیں فرمالی۔ انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن کعب مازنی کو ان کی خیریت دریافت کرنے بھیجا۔ روایت ہے کہ جنگ احد کے دوران کے جسم پر بارہ زخم آئے تھے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیئر الصحابیاتؓ)

سوال: احد کے دن حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کی بہادری کا ذکر سرکار دو عالم ﷺ نے کس طرح فرمایا ہے؟

جواب: حضور ﷺ اس دن کے بارے میں فرمایا کرتے تھے، احد کے دن دائیں بائیں جس طرف بھی میں نظر ڈالتا تھا ام عمارہ رضی اللہ عنہا ہی لڑتی نظر آتی تھیں۔

(اصابہ۔ حیاۃ الصحابہؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ دورنبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: غزوۂ احد کے بعد حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کن موقعوں پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھیں؟

جواب: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے بیعت رضوان، جنگ خیبر، عمرۃ القضاء اور غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہونے کا شرف حاصل کیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ فتح مکہ کے وقت بھی حضور ﷺ کے ہمراہ تھیں۔

(طبقات۔ سیر اعلام النبلاء۔ اسد الغابہ۔ المغازی)

سوال: جھوٹے نبی مسیلمہ کذاب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس نے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے کس بیٹے کو شہید کیا؟

جواب: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ بن زید عمان سے مدینے آ رہے تھے۔ راستے میں مسیلمہ کذاب نے انہیں شہید کر دیا۔

(المغازی۔ دورنبوت کی برگزیدہ خواتین۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اسد الغابہ)

سوال: مسیلمہ کذاب نے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے حبیب رضی اللہ عنہ بن زید کو کیوں شہید کر دیا تھا؟

جواب: اس ظالم نے ان سے پوچھا، محمد ﷺ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا وہ خدا کے سچے رسول ہیں، مسیلمہ نے کہا، نہیں یہ کہو کہ مسیلمہ خدا کا سچا رسول ہے، حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے اس سے نفرت کا اظہار کیا تو اس نے تلوار سے ان کا ایک ہاتھ شہید کر ڈالا اور کہا، اب میری بات مانو گے یا نہیں، حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، ہرگز نہیں۔ مسیلمہ نے اب ان کا دوسرا ہاتھ بھی شہید کر ڈالا اور بولا، اب بھی میری رسالت تسلیم کر لو تو تمہاری جان بچ سکتی ہے۔ اس عاشق رسول نے کہا، ہرگز نہیں، ہرگز نہیں اور پھر کلمہ شہادت پڑھنا

شروع کر دیا۔ مسیلمہ غصے سے پاگل ہو گیا اور ان کا ایک ایک بند کاٹ کر انہیں شہید کر ڈالا۔ انہوں نے شہادت قبول کر لی مگر اسے نبی تسلیم نہ کیا۔

(طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے مسیلمہ کذاب کے ہاتھوں بیٹے کی شہادت پر کس رد عمل کا مظاہرہ کیا؟

جواب: آپ نے بیٹے کی شہادت کا سن کر صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا اور خدا کا شکر بجا لائیں۔ آپ نے پھر عہد کیا کہ مسیلمہ کذاب سے اس ظلم کا بدلہ ضرور لیں گی۔

(طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے کس طرح مسیلمہ سے اپنے بیٹے کی شہادت کا بدلہ لیا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کو مسیلمہ کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا تو حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا بھی اس لشکر میں شامل ہو گئیں۔ گھمسان کا رن پڑا تو حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے کئی بار مسیلمہ تک پہنچنے کی کوشش کی۔ آخر ایک موقع پر حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے اسے جالیا۔ وہ زخمی ہونے کے باوجود برچھی سے راستہ بناتی اس طرف بڑھیں۔ اس کوشش میں ان کا ایک ہاتھ کٹ گیا اور گیارہ زخم آئے۔ وہ برچھی سے مسیلمہ پر حملہ کرنا چاہتی تھیں کہ دو ہتھیار ایک ساتھ اس پر پڑے اور وہ کٹ کر گر گیا۔ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے اس پر اپنا حربہ پھینکا تھا اور حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسی وقت تلوار سے وار کیا تھا۔ اس طرح جھوٹے نبی کا خاتمہ ہوا تو حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے مسیلمہ کے قتل پر خدا کا شکر ادا کیا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے کب وفات پائی؟

جواب: بعض روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد

خلافت میں وفات پائی۔ ان سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(اصابہ۔ مسند احمد۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے پاس کون سا تبرک تھا؟

جواب: آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک تھے جو انہوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر حاصل کیے تھے۔ وہ پانی میں بھگو کر مریضوں کو نہلاتی اور پلاتی تھیں تو مریض شفایاب ہو جاتے تھے۔

(سیرت حلبیہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کتنی تھی؟

جواب: حضرت زید رضی اللہ عنہ سے ان کے ہاں دو صاحبزادے حضرت عبداللہ اور حضرت حبیب رضی اللہ عنہما تھے۔ دونوں مسلمان ہوئے اور شرف صحابیت حاصل ہوا اور دونوں شہید ہوئے۔ دوسرے شوہر غزیہ بن عمرو بن عطیہ سے دو بچے تمیم اور خوسہ پیدا ہوئے۔

(اصابہ۔ سیئر اعلام النبلا۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

حضرت رُبیع رضی اللہ عنہا بنت معوذؓ

(مجاہدہ/ انصاریہ/ عالمہ/ بیعت رضوان)

سوال: حضرت رُبیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار کے خاندان بنونجار سے تھا، ان کا سلسلۂ نسب بتا دیں؟

جواب: ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہ بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔

(سیرت دحلانیہ۔ اصابہ۔ سیئر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ انساب الاشراف)

سوال: انصار کے خاندان بنونجار سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا کیا نام تھا؟

جواب: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام ام یزید بنت قیس تھا۔

ان کا تعلق بھی خاندان بنونجار سے تھا۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیئر اعلام النبلا۔ انساب الاشراف۔ سیرت دحلانیہ)

سوال: بتایئے جلیل القدر صحابیہ حضرت عفراء رضی اللہ عنہا کا حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ سے کیا تعلق تھا؟

جواب: حضرت عفراء بنت عبید حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ کی دادی تھیں۔ یعنی ان کے والد حضرت معوذ رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ حضرت ربیع رضی اللہ عنہا کے والد اور ان کے چچا معاذ رضی اللہ عنہ اور عوف رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کی نسبت سے ابنائے عفراء کے نام سے پہچانے جاتے تھے۔

(تہذیب التہذیب۔ استعیاب۔ سیئر اعلام النبلا۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیئر الصحابیاتؓ)

سوال: دشمن خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو جہل کو قتل کرنے والے نوجوان کون تھے؟

جواب: جنگ بدر میں ابو جہل کو قتل کرنے والے نوجوانوں میں سے ایک حضرت ربیع رضی اللہ عنہا کے والد معوذ رضی اللہ عنہ اور دوسرے ان کے چچا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ بدر میں شہید ہوئے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بھی زخموں کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرو النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسائیکلوپیڈیا۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ کے والد اور چچوں کو کیا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: ان تینوں نے ہجرت نبوی سے قبل اسلام قبول کیا اور سابقون الاولون انصار میں شمار ہوئے۔ اصحاب بدر رضی اللہ عنہ میں شریک ہونے کا شرف ملا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور حضرت عوف بیعت عقبہ کبیرہ میں بھی شامل تھے۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: بتایئے حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ کب پیدا ہوئیں اور کب اسلام لائیں؟

جواب: آپ ہجرت نبوی سے بہت پہلے پیدا ہوئیں اور ہجرت کے وقت سن شعور کو پہنچ چکی تھیں۔ آپ کے گھر مین ہجرت سے پہلے ہی اسلام پہنچ چکا تھا اور والدین مسلمان تھے اس لیے حضرت ربیع رضی اللہ عنہا مدینے میں اس وقت مسلمان ہوئیں جب نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف نہیں لائے تھے۔

(انساب الاشراف۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ استیعاب۔ سیرت دحلانیہ)

سوال: ہجرت کے روز مدینہ میں حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی آمد پر کس طرح خوشی کا اظہار کیا؟

جواب: جس دن رسول رحمت ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے اس دن مسرت کا اظہار کرنے والی خواتین اور بچیوں میں حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھیں۔ ان سب نے ترانے گا کر حضور ﷺ کا خیر مقدم کیا تھا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ کی ایک بہن بھی عظیم صحابیہ تھیں۔ نام بتا دیجیے؟

جواب: ان کی بہن فریع رضی اللہ عنہا معوذ رضی اللہ عنہ بھی جلیل القدر، مستجاب الدعوہ صحابیہ تھیں۔ لوگ ان سے دعائیں کرواتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تہذیب السماء واللغات۔ سیئر اعلام النبلاء)

سوال: بتائیے حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ کا نکاح کس صحابی رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا؟

جواب: غزوۂ بدر کے کچھ عرصہ بعد حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ کا نکاح صحابی رسول ﷺ حضرت ایاس رضی اللہ عنہ بن بکیر لیثی سے ہوا۔ یہ مہاجرین مدینہ منورہ میں سے تھے۔ (صحیح بخاری۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ کی شادی کے کے موقع پر انہیں کیا اعزاز بخشا؟

جواب: سید الانبیاء ﷺ ان کی شادی کے دوسرے دن صبح کو ان کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کے بستر پر تشریف فرما ہوئے اور سامنے حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ کی سہیلیاں دف بجا کر اشعار گا رہی تھیں جن میں شہدائے بدر کی تعریف کی گئی تھی۔ حضور ﷺ نے اس تعریف کو پسند فرمایا۔

(ترمذی۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر اعلام النبلاء۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ غزوات میں لشکر اسلام کے ساتھ ہوتی تھیں۔ حضور ﷺ ان سے کیا کام لیتے تھے؟

جواب: انہوں نے کئی غزوات میں شرکت کی مجاہدین کو پانی پلانا اور زخمیوں اور بیماریوں کی تیمارداری کرنا ان کے ذمے تھا۔ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے وہ بوقت ضرورت مجاہدین کے شانہ بشانہ لڑائی میں بھی حصہ لیتی تھیں۔ اور مقتولین کو واپس لانا بھی ان خواتین کے ذمے تھے۔

(صحیح بخاری۔ المغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا کو حضور اقدس ﷺ سے بے پناہ محبت تھی۔ حضور ﷺ ان کی کس طرح حوصلہ افزائی فرماتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ کبھی کبھی ان کے گھر جا کر ان کی عزت افزائی فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کو کھڑے ہو کر نہایت عقیدت اور محبت سے وضو کرایا۔ آپ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔

(مسند ابوداؤد۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ نے کس بیعت میں حصہ لیا تھا؟

جواب: ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقعے پر حضرت ربیعؓ بنت معوذ بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہا کی شہادت کی غلط اطلاع ملی تو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عہد لیا۔ اس بیعت رضوان میں حضرت ربیع رضی اللہ عنہا

بنت معوذ رضی اللہ عنہ بھی شریک تھیں۔ اس طرح وہ جنت کی حقدار ٹھہریں۔

(سیر الصحابیات۔ استیعاب۔ اصابہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ کا ایک قریشی عورت سے کس بات پر جھگڑا ہوگیا تھا؟

جواب: ایک قریشی عورت اسماء بنت مخربہ عطر بیچنے حضرت ربیع رضی اللہ عنہا کے گھر آئی۔ اسی دوران بات چیت میں جب اسے معلوم ہوا کہ ربیع رضی اللہ عنہا کے والد نے ابوجہل کو قتل کیا تھا تو اسی عورت نے غصے سے کہا: ''تو تم ہمارے سردار کے قاتل کی بیٹی ہو۔''
حضرت ربیع رضی اللہ عنہا نے غصے سے فرمایا: ''میں تو غلام کے قاتل کی بیٹی ہوں۔''
اسماء کو ابوجہل کی یہ تحقیر پسند نہ آئی۔ وہ بولی: ''مجھے تمہارے ہاتھ سودا بیچنا حرام ہے۔''
حضرت ربیع رضی اللہ عنہا نے کہا: ''مجھے تم سے کچھ خریدنا حرام ہے۔ میں تمہارے عطر کو گندگی سمجھتی ہوں۔''

(مسند احمد۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ کا اپنے شوہر سے مناقشہ ہوا تو شوہر نے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے شوہر حضرت الیاس رضی اللہ عنہ بن بکیر لیثی سے کہا کہ میری سب چیزیں لے کر مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ شوہر نے ایسا ہی کیا اور جسم کے لباس کے سوا ان سے سب کچھ لے لیا۔ حضرت ربیع رضی اللہ عنہا نے دربار خلافت میں دعویٰ کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کر دیا کہ اپنی شرط پوری کرو۔ روایت ہے کہ یہ علیحدگی ۳۵ ہجری میں ہوئی۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ نے کب وفات پائی؟

جواب: ان کے سال وفات کے بارے میں اختلاف ہے۔ تاہم بعض واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ۴۵ ہجری میں وفات پا گئیں۔ ۳۵ ہجری میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہا کے دور خلافت میں زندہ تھیں۔ ایاس بن بکیر لیثی سے ایک بیٹا محمد بن ایاس لیثی تھا۔ روایت ہے کہ ۳۷ ہجری میں انتقال فرمایا۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ عالمہ و فاضلہ صحابیہ تھیں۔ ان سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: ان سے ۲۱ حدیثیں مروی ہیں، راویوں میں بعض عظیم المرتبت صحابہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ام زین العابدین رضی اللہ عنہ جیسے علم وفضل کے حامل صحابہ رضی اللہ عنہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہا سے مسائل پوچھتے تھے۔ (اصابہ۔ مسند ابوداؤد۔ سیئر الصحابیات ؓ)

سوال: بتایئے حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے جمال جہاں آرا کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: صحابیٔ رسول حضرت عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پوتے ابوعبیدہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن ان سے پوچھا، اماں جان! ہمارے رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک کیسا تھا؟ وہ بولیں، بیٹے! اگر تم حضور ﷺ کو دیکھتے تو یوں سمجھتے گویا آفتاب طلوع ہورہا ہے۔ (دلائل النبوۃ، سیئر الصحابیات ؓ۔ اصابہ۔ مسند ابوداؤد۔ اسد الغابہ)

﴿حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع﴾

(مجاہدہ/ انصاریہ/ سابقون الاولون/ شاعرہ)

سوال: حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع کی کنیت ام سعد تھی۔ آپ کا خاندانی تعلق بتادیجیے؟

جواب: آپ کے والد کا نام رافع بن عبید تھا۔ ان کا تعلق خاندان خدرہ سے تھا۔ سلسلہ نسب یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کبشہ رضی اللہ عنہا بن رافع بن معادیہ بن عبید بن الابجر۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ استبصار)

سوال: بتایئے حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع کا جلیل القدر صحابی حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ سے کیا تعلق تھا؟

جواب: حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع سید الاوس حضرت سعد بن معاذ کی والدہ تھیں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ استبصار فی نسب الصحابہ من الانصار)

سوال: حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: معاذ بن نعمان سے حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا۔ معاذ کا تعلق بنی عبدالاشہل سے تھا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ استبصار)

سوال: ام سعد حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع کا رشتہ مؤدت کس سے ہوا تھا؟

جواب: ہجرت مدینہ کے بعد حضور اقدس ﷺ نے مہاجرین اور انصار میں بھائی چارہ قائم کرایا تو حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع کا رشتۂ مؤدت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے قائم ہوا۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: ''بیٹے دوڑ کر جا، تو نے بڑی دیر کر دی۔'' یہ الفاظ کس صحابیہؓ نے کہے تھے؟

جواب: غزوۂ احزاب میں حضرت ام سعد کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع بنو حارثہ کی گڑھی میں بیٹھی تھیں کہ ان کے بیٹے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ رجز پڑھتے ہوئے ان کے سامنے سے گزرے۔ حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا نے یہ الفاظ اس وقت کہے تھے۔ اسی غزوے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو کاری زخم لگا جس سے چند دن بعد وہ شہید ہو گئے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضور ﷺ نے یہ کیوں فرمایا: ''جتنی رونے والی عورتیں ہیں، جھوٹ بولتی ہیں۔ لیکن ام سعد رضی اللہ عنہا سچ کہتی ہیں''؟

جواب: ان کے بیٹے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ غزوۂ احزاب کے بعد شہید ہوئے تو سعادت مند بیٹے کی وفات کا سخت صدمہ ہوا۔ انہوں نے بیٹے کی یاد میں رو رو کر بہت سے ماتمی اشعار پڑھے۔ جن میں حضرت سعد رضی اللہ عنہا کی تعریف کی گئی تھی۔ حضور ﷺ نے یہ اشعار سنے تو یہ الفاظ فرمائے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام سعد کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر کی تبلیغ سے مدینے میں اسلام پھیلا تو بنو عبدالاشہل میں قبیلہ اوس کے سردار حضرت اسید بن جعفر اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

مسلمان ہو گئے سرداروں کے ایمان لانے اور اپنی قوم کو جوش دلانے پر بنوعبدالاشہل کا ہر مرد اور ہر عورت ایمان لے آیا حضرت ام سعد کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع نے بھی فوراً اسلام قبول کیا اور پھر ان کا گھر سفیر اسلام حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر کی اقامت گاہ بن گیا۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ صفۃ الصفوۃ۔ البدایہ والنہایہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی)

سوال: بتایئے حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع کی کون سی دو بہنیں ایمان لائی تھیں؟

جواب: حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر کی تبلیغ سے حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع کی دو بہنیں فریعہ رضی اللہ عنہا یا فارعہ رضی اللہ عنہا اور سعاد رضی اللہ عنہا بنت رافع بھی ایمان لائیں۔ بقول علامہ ابن جوزی یہ پہلا گھر تھا جو انصار میں مشرف با اسلام ہوا۔

(صفۃ الصفوۃ۔ البدایہ والنہایہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ پہنچنے پر بیعت لینی شروع کی تو سب سے پہلے کن خواتین نے بیعت کی؟

جواب: انصاری خواتین میں سب سے پہلے حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی ان کے ہمراہ ام عامر رضی اللہ عنہ بنت یزید بن سکن اور حواء رضی اللہ عنہا بنت یزید بن سکن تھیں۔

(طبقات۔ صحابیات مبشراتؓ۔ البدایہ والنہایہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ام سعد کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع صابر شاکر، متحمل اور بہادر خاتون تھیں۔ انہوں نے غزوات میں کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: غزوۂ بدر میں وہ خود شریک نہیں تھیں لیکن ان کے دو بیٹے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن معاذ شریک تھے۔ غزوۂ احد میں یہ خود بھی شریک جہاد ہوئیں۔ وہ مجاہدین کو پانی پلانے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کی خدمت سرانجام دیتی تھیں۔

(المغازی۔ طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ صحابیات ومبشراتؓ)

سوال: غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کے زخمی ہونے کی خبر سن کر حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا

بنت رافع نے کس بے تابی کا اظہار کیا؟

جواب: انہیں پتہ چلا کہ ان کا بیٹا عمرو رضی اللہ عنہ بن معاذ شہید ہو گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ بھی زخمی ہوئے ہیں تو وہ تیزی سے میدان جنگ کے اس مقام پر پہنچیں رسول اللہ ﷺ کو صحیح سلامت دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ آپ کو دیکھ کر میرے لیے اپنے بیٹے کی شہادت کا غم ہلکا ہو گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے آپ کی حفاظت فرمائی۔'' رسول اللہ ﷺ نے ان سے تعزیت فرمائی اور دلاسا دیا۔

(المغازی۔ طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ صحابیات ومبشراتؓ)

سوال: بنو قریظہ کے قلعے فتح ہوئے تو کن خواتین کو بھی مال غنیمت ملا؟

جواب: بنو قریظہ کی فتح کے بعد حضور اقدس ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیا تو اس میں سے ان خواتین کو بھی حصہ دیا جو لڑائی میں شریک تھیں۔ ان میں حضرت ام سعد کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع بھی تھیں۔

(سیرت حلبیہ۔ سیر اعلام النبلا۔ تہذیب التہذیب۔ المغازی۔ اصابہ)

سوال: سید عالم ﷺ نے **حضرت** کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع کو کب جنت کی بشارت دی تھی؟

جواب: **جنگ احد** کے دوران **حضور** ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اے ام سعد خوش ہو جاؤ اور اپنے خاندان کو خوشخبری سنا دو کہ اس کے شہداء جنت میں اکٹھے ہو گئے ہیں اور ان کی خاندان کے بارے میں سفارش کو قبول کر لیا گیا ہے۔'' حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ''یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں۔ یہ بشارت سننے کے بعد بھلا کون روئے گا۔ کون غم کے آنسو بہائے گا۔'' پھر عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ لواحقین کے لیے دعا فرمائیں۔'' آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ان کے دلوں کے غم دور کر دے اور ان کی مصیبت ٹال دے۔''

(المغازی انساب الاشراف۔ سیر اعلام النبلاء۔ تاریخ اسلام۔ استبصار۔ استیعاب)

سوال: حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کا انتقال ہوا تو ان کی والدہ حضرت ام کبشہ آہ وزاری کرنے لگیں۔ حضور ﷺ نے ان سے کیا فرمایا؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: ''کیوں نہ تمہارے آنسو روک دیئے جائیں اور تمہارا غم دور کر دیا جائے۔ سنو! تمہارا بیٹا وہ پہلا شخص ہے جسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ ہنسے ہیں اور عرش تھرا اٹھا ہے۔'' (طبقات ابن سعد۔ سیئر اعلام النبلا۔ مجمع الزوائد۔ تاریخ اسلام)

سوال: بتایئے غزوۂ خندق میں حضرت ام سعد کبشہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کے ساتھ کیا واقعہ ہوا؟

جواب: جنگ خندق کے دوران ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنی حارثہ کے قلعے میں خواتین کے ساتھ تھیں۔ ام سعد کبشہ رضی اللہ عنہا بنت رافع بھی ان کے ساتھ تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہاں سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ گزرے انہوں نے چھوٹی سی زرہ پہنی ہوئی تھی اور ان کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا جسے وہ ناز سے گھمائے ہوئے رجزیہ اشعار پڑھتے جا رہے تھے۔ حضرت ام سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بیٹے تم نے دیر کر دی۔ جلدی جا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ام سعد میں چاہتی ہوں کہ سعد کی زرہ بڑی ہونی چاہیے۔ اس کے بازو چھوٹے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حبان بن عرقہ نے تیر مارا۔ یہ تیر زرہ کو توڑتا ہوا جسم میں پیوست ہو گیا۔ ساتھ ہی ابن عرقہ نے کہا، یہ میری طرف سے لو، میں ابن عرقہ ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ تیرا چہرہ آگ میں غرق کرے۔ پھر انہوں نے دعا کی: ''اے اللہ! اگر قریش کی کسی جنگ میں تو مجھے شریک کرنا چاہتا ہے تو مجھے زندہ رکھ۔ اس لیے کہ کوئی قوم ایسی نہیں کہ میں ان سے تیرے رستے میں لڑنا پسند کرتا ہوں سوائے اس کے کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو جھٹلایا اور وہاں سے نکال دیا۔ اے اللہ اگر ان کے اور ہمارے درمیان جنگ ختم ہو چکی ہے تو تو مجھے شہادت عطا فرما دے۔ اور مجھے اس وقت تک موت نہ دے جب تک میری آنکھیں بنو قریظہ کے انجام سے ٹھنڈی نہ ہو جائیں۔''

(تاریخ اسلام۔ سیئر اعلام النبلا۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ دلائل النبوۃ)

سوال: اللہ تعالیٰ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کی دعا کس طرح قبول فرمائی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کی دعا قبول فرمائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد نبوی میں ان کا خیمہ لگا دیا اور علاج شروع کروایا۔ بنوقریظہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا ہوا عہد توڑ دیا تھا اس لئے انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کو حکم بنایا۔ انہوں نے فیصلہ دیا کہ ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا جائے۔ جب مسلمان ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا زخم پھر سے پھٹ گیا اور وہ شہید ہو گئے۔ (تاریخ اسلام۔ سیر اعلام النبلاء۔ دلائل النبوۃ)

حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک

(انصاریہ/ مجاہدہ/ سابقون الاولون/ محدثہ)

سوال: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ نسب بتا دیجیے؟

جواب: آپ حضرت مالک رضی اللہ عنہ بن سنان انصاری کی بیٹی تھیں۔ ان کا تعلق بنو حارث بن خزرج کے قبیلے خدرہ سے تھا۔ سلسلۂ نسب یہ ہے: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک رضی اللہ عنہ بن سنان بن عبید انصاری خزرجی۔ ان کی والدہ انیسہ رضی اللہ عنہا بنت ابی حارثہ انصاریہ نجاریہ ہیں۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر اعلام النبلاء۔ الانساب الاشراف)

سوال: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک مفتی مدینہ کی بہن تھیں۔ بھائی کا نام بتا دیں؟

جواب: وہ مفتی مدینہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔ جو عالم، فاضل، محدث مجاہد اور حکمران تھے۔ وہ حدیث کے بہت بڑے راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔

(صحابہ کرام انسائیکلوپیڈیا۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: ماں کی طرف سے حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک کس جرنیل صحابی کی بہن تھیں؟

جواب: آپ جرنیل صحابی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بن نعمان انصاری کی بہن تھیں جو بدری صحابی ہیں اور غزوۂ احد میں بھی شریک ہوئے۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ طبقات۔ المغازی۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک کے والد کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ نے ایک موقعہ پر حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک کے والد حضرت مالک رضی اللہ عنہ بن سنان انصاری کے بارے میں فرمایا: ''جو کوئی جنتی شخص دیکھنا چاہتا ہے، وہ مالک رضی اللہ عنہ بن سنان کو دیکھ لے۔''

(اسوۂ صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ المغازی۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتایئے کس صحابیہ کے والد نے غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کے چہرے مبارک کا خون چوس لیا تھا؟

جواب: غزوۂ خندق میں رسول رحمت ﷺ زخمی ہو گئے تو پاکیزہ خون چہرے مبارک پر بہنے لگا۔ حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بن مالک کے والد حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے موقعہ غنیمت جان کر آپ کے چہرے سے وہ خون اپنے منہ سے چوس لیا۔ اس طرح نبی اکرم ﷺ کا پاکیزہ خون ان کے خون میں شامل ہو گیا۔

(المغازی۔ سیر الصحابہؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ استیعاب)

سوال: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک ایک شہید صحابی حضرت مالک رضی اللہ عنہ بن سنان کی بیٹی تھیں۔ آپ کی ماں شریک بہن کون تھی؟

جواب: ان کی ماں شریک بہن حضرت ام سہل رضی اللہ عنہا بنت نعمان انصاریہ ہیں جو کہ مشہور مسلمان خواتین میں سے ہیں۔ اور صحابیت کا شرف حاصل کرنے والوں میں ہیں۔

(صفۃ الصفوۃ۔ سیر اعلام النبلا۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک کی شادی سہل بن رافع بن بشیر خزرجی سے ہوئی تھی۔ جو انصار مدینہ میں سے تھے۔

(دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ طبقات۔ تہذیب التہذیب۔ سیرت حلبیہ)

سوال: حضور اقدس ﷺ نے کس صحابیہ سے فرمایا تھا: ''اپنے گھر میں ٹھہری رہو۔ یہاں تک کہ وقت مقرر آ جائے''؟

جواب: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک سے۔ اپنے شوہر سہل بن رافع سے ان کی طویل مدت گزری۔ پھر مدینہ کے قریب انہی کے ایک غلام نے انہیں قتل کر دیا۔ خاوند کے قتل ہو جانے کے بعد انہوں نے سوچا کہ اپنے میکے چلی جاؤں۔ انہوں نے حضور ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ ان حالات میں اپنے سسرال کا گھر چھوڑ کر والدین کے گھر منتقل ہو سکتی ہوں؟ تو حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے چار ماہ دس دن عدت پوری کی۔

(طبقات ـ استیعاب ـ تہذیب التہذیب ـ سیر اعلام النبلا ـ تہذیب الاسماء)

سوال: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک کی دوسری شادی کس سے ہوئی؟

جواب: جب ان کی عدت پوری ہوگئی تو بنوظفر سے تعلق رکھنے والے سہل بن بشیر بن عقبہ سے ان کا نکاح ہوگیا۔

(موطاء ـ طبقات ـ اصابہ ـ تہذیب الاسماء واللغات ـ استیعاب)

سوال: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک مختلف ادوار میں مسلمانوں کے شانہ بشانہ رہیں۔ بتایئے انہوں نے حضور ﷺ کے دست مبارک پر کب بیعت کی تھی؟

جواب: وہ ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر موجود تھیں اور انہوں نے بیعت رضوان میں شرکت کی۔ اس طرح وہ اصحاب الشجرہ میں شامل ہوئیں اور جنت کی حق دار ٹھہریں۔

(طبقات ـ اصابہ ـ تہذیب التہذیب ـ اسد الغابہ ـ سیر اعلام النبلا ۸ء)

سوال: بتایئے حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: ان سے آٹھ حدیثیں مروی ہیں جن میں جہاد کے بارے میں احادیث بھی ہیں۔ یہ احادیث بعض اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہیں۔

(طبقات ـ اصابہ ـ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیقؓ

(سابقون الاولون/ مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا والد کی طرف سے نسب بتا دیجیے؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا والد کی طرف سے نسب اس طرح ہے. اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بن ابو قحافہ عثمان رضی اللہ عنہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئی۔

(انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: ماں کی طرف سے سرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیق کا نسب کیا ہے؟

جواب: آپ کا ماں کی طرف سے نسب یہ ہے: اسماء رضی اللہ عنہا بنت قتیلہ بنت عبدالعزیٰ، ان کے نانا عبدالعزیٰ قریش کے نامور رئیس تھے۔

(انساب الاشراف۔ نسب قریش۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی سوتیلی بہن تھیں اور ان سے عمر میں چھوٹی تھیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اسماء رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی تھے۔

(امہات المؤمنینؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی

بہن تھیں۔ اس لحاظ سے وہ رسول اللہ ﷺ کی سالی تھیں۔

(ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: وہ ابتدائے اسلام میں اس وقت اللہ اور اللہ کے نبی ﷺ پر ایمان لائیں جب صرف سترہ افراد نے اسلام قبول کیا تھا۔ اس طرح وہ سابقون الاولون میں اٹھارہویں نمبر پر ہیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ تاریخ اسلام۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ کا نکاح کس عظیم صحابی سے ہوا تھا؟

جواب: حواریٔ رسول حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق کا نکاح ہوا جو اصحاب عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی اور سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھتیجے تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ سیر اعلام النبلاء۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: سفر ہجرت کے وقت زادِ سفر کی تیاری کس صحابیہ رضی اللہ عنہا کے ذمے تھی؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مل کر سامان سفر تیار کیا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ مختصر سیرت الرسول ﷺ۔ سیرت رسول عربی ﷺ۔ تاریخ اسلام۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ کا لقب ذات النطاقین تھا۔ آپ کو یہ لقب کیسے ملا؟

جواب: سفر ہجرت کے لیے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے دو تین دن کا کھانا تیار کیا۔ اسے تھیلے میں ڈالا ور ایک مشکیزے میں پانی ڈالا۔ اتفاق سے تھیلے اور مشکیزے کا منہ باندھنے کے لیے گھر میں کوئی رسی موجود نہیں تھی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فوراً اپنا کمر بند (نطاق) کھول کر اس کے دو ٹکڑے کیے۔ ایک سے کھانے کے تھیلے کا منہ باندھا اور دوسرے سے پانی کے مشکیزے کا۔ رسول اللہ ﷺ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی اس خدمت سے بے حد خوش ہوئے اور انہیں ذات النطاقین کا لقب عطا فرمایا۔ بعض

روایات میں ذات النطاق بھی آیا ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ یہ واقعہ غار ثور سے رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی روانگی کے وقت پیش آیا۔ جب حضرت اسماء رضی اللہ عنہا گھر سے کھانا لے کر آنے لگی۔

(طبقات۔ الصحابیاتؓ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: ہجرت نبوی کے موقع پر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق کے ذمے کیا کام تھا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ غار ثور میں نزول اجلال فرمایا تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا روزانہ رات کو اپنے بھائی عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ خفیہ طور پر غار ثور میں تشریف لے جاتیں اور حضور ﷺ اور اپنے والد کو تازہ کھانا کھلا کر واپس آتیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسدالغابہ۔ اصابہ)

سوال: ابوجہل نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مدینے ہجرت ہجرت کرنے کا سن کر کس صحابیہ رضی اللہ عنہا کے تھپڑ مارا تھا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ سے ہجرت کر کے غار ثور میں تشریف لے گئے تو اگلی صبح مشرکین کا سردار ابوجہل اپنے منصوبے کی ناکامی پر پریشان ہوا۔ غصے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچا۔ زور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر سے ایک نوجوان خاتون باہر آئیں۔ ابوجہل نے کڑک کر پوچھا، لڑکی تیرا باپ کدھر ہے؟ خاتون نے جواب دیا، میں کیا بتا سکتی ہوں، مجھے کیا پتہ۔ ابوجہل نے اس خاتون کے چہرے پر اس زور سے تھپڑ مارا کہ اُن کے کان کی بالی ٹوٹ کر دور جا گری۔ خاتون نے صبر و تحمل سے کام لیا اور خاموشی سے گھر کے اندر چلی گئی ابوجہل بکتا جھکتا وہاں سے چلا گیا۔ یہ خاتون جسے ابوجہل نے تھپڑ مارا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھیں۔

(استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دادا نے حضرت اسماء رضی

اللہ عنہا سے کیا کہا اور انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نابینا والد ابو قحافہ نے پوتی سے کہا: ''بیٹی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تمہیں دوہری مصیبت میں ڈالا ہے۔ خود بھی چلا گیا اور پیارا سامان بھی ساتھ لے گیا۔'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واقعی سارا مال ساتھ لے گئے تھے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے دادا سے کہا: ''نہیں دادا جان! انہوں نے خیر کثیر ہمارے لیے چھوڑی ہے۔'' پھر انہوں نے ایک کپڑے میں کچھ پتھر ڈالے اور اس گڑھے یا طاق میں رکھ دیئے جہاں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا مال رکھتے تھے۔ پھر وہ دادا کا ہاتھ پکڑ کر وہاں لے گئیں اور کہا: ''دادا جان! آپ ہاتھ لگا کر دیکھ لیں یہ کیا رکھا ہے۔'' ابو قحافہ نے اس کپڑے کی پوٹلی پر ہاتھ رکھا تو مطمئن ہو گئے اور بولے: ''ابوبکر نے اچھا کیا تمہارے لیے کافی انتظام کر گیا۔''

(طبقات۔ اصابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: ہجرت کا شرف بھی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر کو حاصل ہوا۔ بتائیے انہوں نے کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: ہجرت مدینہ کے چند ماہ بعد حضور ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ اور حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کو مکے بھیجا تا کہ وہ آپ ﷺ کے اہل خانہ کو مدینہ لے آئیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کے ساتھ اپنے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام خط دے کر بھیجا کہ وہ بھی اپنی والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا، بہنوں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے آئیں۔ چنانچہ یہ بھی مدینہ ہجرت کر گئے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے چند دن بعد اپنے شوہر زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام اور خوش دامن حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت کی اور قبا میں ٹھہرے۔ تاہم پہلا قول راجح ہے۔

(سیرت ابن ہشام۔ استیعاب۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: بتائیے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام نے ان

کے ساتھ مدینے ہجرت کیوں نہیں کی؟

جواب: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام ہجرت مدینہ کے دنوں میں تجارتی سفر سے شام گئے ہوئے تھے۔ وہ واپس پلٹ رہے تھے کہ سرکار دو عالم ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے راستے میں ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے کچھ سفید کپڑے تحفۃً پیش کیے۔

(صحیح بخاری۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: ہجرت نبوی کے بعد مدینہ میں سب سے پہلے پیدا ہونے والا بچہ کس صحابیہ رضی اللہ عنہا کا تھا؟

جواب: مدینے میں کچھ عرصہ تک کسی مہاجر کے ہاں اولاد نہ ہوئی۔ یہود مدینہ نے مشہور کر دیا کہ ہم نے مسلمانوں پر جادو کر دیا ہے اور ان کا سلسلۂ نسل منقطع کر دیا ہے۔ ۱ء ہجری میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

(تہذیب الاسماء واللغات۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے مدینہ طیبہ میں سب سے پہلے نعرۂ تکبیر کب اور کیوں بلند ہوا؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ ہجرت کے بعد مسلمانوں میں پہلا نومولود تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر کی ولادت سے مسلمانوں کو اس قدر خوشی ہوئی کہ انہوں نے اس زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ دشت وجبل گونج اٹھے۔ اس پر یہودی شرمندہ ہو کر رہ گئے۔

(طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: ام المؤمنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام عبداللہ رضی اللہ عنہ کس بچے کی نسبت سے تھی؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کے بھانجے تھے۔ حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا نے انہی کے نام پر اپنی کنیت ام عبداللہ رکھی۔

(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ ازواج مطہراتؓ۔ اصابہ)

سوال: مدینہ منورہ میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی چند سال کیسے گزرے؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا خاندان قبا میں اقامت گزین ہوا۔ ابتدائی چند سال نہایت تنگی ترشی سے گزرے۔ کیونکہ ان دنوں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بہت مفلس اور تنگدست تھے صرف ایک گھوڑا اور ایک اونٹ پاس تھا۔ حضور ﷺ نے انہیں نخلستانِ بنونضیر میں کچھ زمین بطور جاگیر عطا فرمائی تھی۔ اس میں کھیتی باڑی کر کے گزر بسر کرتے تھے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین فرسخ دور اس زمین سے کھجوروں کی گھٹلیاں روزانہ جمع کر کے لاتیں۔ انہیں کوٹ کر اونٹ کو کھلاتیں۔ گھوڑے کے لیے گھاس مہیا کرتیں۔ پانی بھرتیں۔ مشک پھٹ جاتی تو اس کو سیتیں۔ گھر کا دوسرا کام بھی خود ہی کرتیں کچھ عرصہ بعد گھوڑے اور اونٹ کی دیکھ بھال کے لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسماء رضی اللہ عنہا کو ایک غلام عطا کیا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ طبرانی۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیقؓ کے فضائل بیان کر دیں؟

جواب: گھر میں خوشحالی اور آسودگی آئی تو پھر بھی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا روکھی سوکھی کھا کر گزارا کرتیں۔ موٹا جھوٹا کپڑا پہنتی تھیں۔ دولت کو خیر خیرات کے کاموں میں بے دریغ خرچ کرتیں۔ کبھی بیمار ہوتیں تو غلاموں کو آزاد کر دیتیں۔ اور سادہ درویشانہ وضع آخر تک قائم رہی۔ سخاوت اور فیاضی کے باوجود اپنے شوہر کے گھر بار کی حفاظت انتہائی دیانت سے کرتی تھیں۔ وہ عابدہ اور زاہدہ تھیں۔ وہ خوابوں کی تعبیر بتانے میں ماہر تھیں اور یہ علم انہوں نے اپنے باپ سے حاصل کیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں کی سخاوت کے بارے

میں کیا کہا ہے؟

جواب: انہوں نے اپنی ماں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہا: ''میں نے اپنی ماں سے بڑھ کر کسی کو فیاض نہیں دیکھا۔'' ایک اور روایت میں ہے: ''میں نے اپنی خالہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور والدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو زیادہ سخی اور کریم النفس نہیں دیکھا۔'' فرق یہ تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ذرا ذرا جوڑ کر جمع کرتی تھیں جب کچھ رقم جمع ہو جاتی تو سب کی سب راہ خدا میں لٹا دیتی تھیں۔ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جو کچھ پاتی تھیں اسی وقت تقسیم کر دیتی تھیں۔

(تہذیب الاسماء واللغات۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیئر اعلام النبلاء۔ سیئر الصحابیاتؓ)

سوال: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ترکے میں سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ایک جائداد ملی تھی۔ اس کا انہوں نے کیا کیا؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ترکے میں سے ملنے والی جائداد کو انہوں نے ایک لاکھ درہم میں فروخت کر دی اور ساری رقم قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق کو دے دی جو ضرورت مند تھے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیئر العلام النبلاء۔ سیئر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ کو طلاق کیوں دے دی تھی؟

جواب: حضرت اسماء راسخ العقیدہ مسلمان تھیں۔ لیکن ان کی والدہ قتیلہ بنت عبدالعزیٰ اسلام نہ لائیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو ہجرت سے پہلے ہی طلاق دے دی تھی۔ پھر حضرت ام رومان سے شادی کی جو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ تھیں۔ یہ بھی روایت ہے کہ ظہور اسلام سے پہلے ان کی والدہ قتیلہ کو طلاق دے دی تھی۔ اس نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابیاتؓ۔ صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی کون

سی متبرک چیز تھی؟

جواب: سردار انبیاء ﷺ کا ایک جُبّہ مبارک سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ انہوں نے اپنی وفات کے وقت یہ جبہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دیا۔ انہوں نے مرتے دم تک اسے پاس رکھا۔ گھر میں کوئی علیل ہوتا تو اس جُبّہ مبارک کو دھو کر پانی پلا دیتیں وہ شفایاب ہو جاتا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ نے کئی حج کیے تھے۔ بتایئے انہوں نے پہلا حج کس کے ساتھ کیا تھا؟

جواب: انہوں نے پہلا حج سرور عالم ﷺ کے ساتھ کیا تھا۔ اور اس کی تمام تفصیل انہیں یاد تھی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بہت بہادر اور نڈر تھیں۔ انہوں نے کن جہادی سرگرمیوں میں حصہ لیا؟

جواب: روایت ہے کہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد وہ اپنے شوہر اور بیٹے کے ساتھ شام کے جہاد میں حصہ لینے کے لیے مجاہدین کے لشکر میں شامل ہوئیں۔ اور بہت سی دوسری خواتین کی طرح جنگ یرموک میں حصہ لیا۔

(المغازی۔ فتوح البلدان۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ تاریخ اسلام)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی میں سب سے پہلا افسوسناک واقعہ کون سا تھا؟

جواب: سب سے پہلا تکلیف دہ واقعہ یہ تھا کہ طویل ازدواجی زندگی کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ان کے شوہر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام نے طلاق دے دی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتایئے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ کو طلاق کیوں دی؟

جواب: سیرت نگاروں اور مؤرخین نے اس کی مختلف وجوہات بتائیں ہیں تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ بعض خانگی معاملات میں اختلاف کی وجہ سے علیحدگی ہوئی۔ زبیر رضی اللہ عنہ کے مزاج میں کچھ سختی تھی۔ ایک دن کسی بات پر غصہ میں آ گئے۔ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو زدوکوب کرنا چاہا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بڑے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مدد چاہی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دخل اندازی سے منع کیا اور کہا کہ اگر تم نے اپنی ماں کی حمایت کی تو اسے طلاق ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو گوارا نہ ہوا کہ وہ والدہ پر تشدد ہوتا دیکھتے۔ آگے بڑھ کر انہوں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا ہاتھ چھڑا لیا۔ اس کے بعد دونوں میاں بیوی میں ہمیشہ کے لیے علیحدگی ہوگئی اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا مستقل طور پر بڑے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہنے لگیں۔ تاہم وہ ہمیشہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی خوبیاں یاد کرتی رہیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کب اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: ۳۶ ہجری میں جنگ جمل کا افسوس ناک واقعہ پیش آیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پرجوش حامی تھے۔ لڑائی شروع ہونے سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد یاد دلایا تو میدان جنگ سے پلٹ گئے۔ واپسی کے سفر میں وادیٔ سباع میں پہنچے اور نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کی حالت میں ایک شخص عمرو بن جرموز کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ان کی شہادت کا سن کر سخت صدمہ ہوا۔

(طبقات۔ فتوح البلدان۔ خلفائے راشدین۔ اسوۂ صحابہؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتائیے حجاج بن یوسف نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ کے کس بیٹے کو شہید کیا تھا؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بڑے بیٹے حضرت

عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو حجاج بن یوسف نے بے دردی سے شہید کیا۔

(تاریخ اسلام۔ طبقات۔ اصابہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو حجاج بن یوسف نے کیوں شہید کیا؟

جواب: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بنوامیہ کی جابرانہ طاقت کا نہایت استقامت اور جرأت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ ۶۶ ہجری میں عراق اور حجاز کے لوگوں نے متفقہ طور پر انہیں اپنا خلیفہ منتخب کیا۔ ۷۳ ہجری تک انہوں نے مکہ معظمہ میں خلافت قائم رکھی۔ ان چھ برسوں میں انہیں ایک طرف مختار ثقفی اور دوسری طرف بنوامیہ کی طاقت سے لڑنا پڑا۔ جب عبدالملک بن مروان نے حکومت سنبھالی تو اس نے تہیہ کر لیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت ختم کرے گا۔ اس مقصد کے لیے اس نے اپنے ایک جرنیل حجاج بن یوسف ثقفی کا انتخاب کیا حجاج نے یکم ذی الحجہ ۷۲ ہجری کو ایک زبردست فوج کے ساتھ مکہ معظمہ کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ تک اموی فوج کو مکہ پر قابض نہ ہونے دیا۔ حجاج نے محاصرہ میں سختی کی اور خوراک بند کر دی۔ جبل ابوقبیس پر منجنیقیں گاڑ کر بیت اللہ پر پتھر برسائے۔ محاصرے کی شدت اور خوراک کی قلت سے تنگ آ کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے اکثر ساتھی ساتھ چھوڑ گئے۔ حتیٰ کہ ان کے فرزندوں نے بھی ان سے بے وفائی کی اور حجاج سے امان مانگی۔ آخر ایک دن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے تلوار سنبھال کر دشمن کی صفوں میں گھسے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

(تاریخ اسلام۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حجاج نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی لاش کی کس طرح بے حرمتی کی؟

جواب: اس نے حکم دیا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی لاش کو مقام حجون میں سولی پر الٹا لٹکا دیا

جائے۔ تاکہ لوگ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے انجام سے عبرت حاصل کریں۔

(تاریخ اسلام۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر کس صبر واستقامت کا مظاہرہ کیا؟

جواب: محاصرے کے دوران بھی وہ اپنے بیٹے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا حوصلہ بڑھاتی رہیں۔ حجاج ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی لاش حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے حوالے نہیں کرنا چاہتا تھا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عبدالملک بن مروان کو کسی طرح دمشق میں پیغام بھجوایا۔ یہ روایت بھی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بھائی عروہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جو کہ محاصرے میں بھی ساتھ تھے وہ عبدالملک کے پاس پہنچے اور مکہ کے حالات بیان کیے۔ عبدالملک نے حجاج کو غصے کا خط لکھا جس پر اس نے لاش حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے حوالے کردی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی لاش کو غسل دے کر مقام حجون میں دفن کردیا گیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ صحابۂ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کب انتقال فرمایا؟ ان سے کتنی حدیثیں مروی ہیں؟

جواب: انہوں نے ۷۳ ہجری میں سو سال کی عمر میں مکہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے چھپن احادیث مروی ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان احادیث کی تعداد پچاسی ہے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ الاستیعاب)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر کے کتنے بچے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ان کے بچوں کے نام ہیں: عبداللہ رضی اللہ عنہ، عروہ، منذر، عاصم، ام حسن اور عائشہ۔

(انساب الاشراف۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید السکن

(فقیہہ/ انصاریہ/ مجاہدہ/ مقررہ/ محدثہ/ فاضلہ)

سوال: صحابیہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: ان کا تعلق اوس کے خاندان بنو عبدالاشہل سے تھا۔ یہ اوس کا شریف ترین گھرانا تھا اور عموماً یہ گھرانا ہی تمام قبیلے کا سردار ہوتا تھا۔

(انساب الاشراف۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید کا نسب نامہ بتا دیجیے؟

جواب: ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے: اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید بن السکن بن رافع بن امراء القیس ب زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ اور حضرت اسید رضی اللہ عنہ بن حضیر سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید کا نسب امراء القیس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ سے اور رافع پر حضرت اسید رضی اللہ عنہ بن حضیر سے جا ملتا تھا۔ حضرت سعد رشتے میں ان کے چچا تھے اور حضرت اسید رضی اللہ عنہ بھتیجے۔

(انساب الاشراف۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: تمام سیرت نگار اس بات پر متفق ہیں کہ مبلغ اسلام حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر کی کوششوں سے ایک آدھ آدمی کے سوا بنو عبدالاشہل کا سارا قبیلہ ایک ہی دن میں اسلام لایا۔ اس لیے امکان غالب ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے بھی ہجرت نبوی سے پہلے اسلام قبول کیا ہو گا۔ تاہم عام روایتوں میں ہے کہ انہوں نے

ہجرت نبوی کے بعد اسلام قبول کیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ ترمذی۔ طبقات۔ مسند احمد)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے حضور اقدس ﷺ کے دست مبارک پر کب بیعت کی تھی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے بعد مدینہ کے مسلمانوں نے بیعت کی۔ اوس اور خزرج کے جو لوگ بیعت عقبہ سے محروم رہ گئے تھے وہ جوق در جوق آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر زیارت اور بیعت کی سعادت حاصل کرنے لگے۔ ان میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید بھی تھیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ ترمذی۔ طبقات۔ مسند احمد)

سوال: رسول اللہ ﷺ سے بیعت کے موقع پر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے کیا عرض کی؟

جواب: بیعت کے لیے خواتین کی ایک جماعت آئی تو ان میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا آگے بڑھ کر عرض کرنے لگیں: ''یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں مسلمان عورتوں کی طرف سے ایک پیغام لے کر حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرد و زن سب کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔ ہم آپ پر ایمان لائے ہیں۔ لیکن عورتوں اور مردوں کی حالت میں بڑا فرق ہے۔ عورتیں گھروں کے اندر رہتی ہیں۔ اس لیے مردوں کی طرح نماز باجماعت، نماز جمعہ اور نماز جنازہ میں شریک نہیں ہو سکتیں۔ اور نہ حج اور جہاد میں عام طور پر حصہ لے سکتی ہیں۔ البتہ جب مرد باہر ہوتے ہیں تو وہ ان کی اولاد کی پرورش کرتی ہیں۔ ان کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور ان کے اہل و عیال کی پوشاکوں کے لیے چرخہ کاتتی ہیں۔ کیا عورتوں کو بھی مردوں کے کار خیر کا اجر و ثواب ملے گا۔''

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: سید عالم ﷺ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید کو کیا جواب دیا؟

جواب: آپ ان کی فصاحت و بلاغت اور زور بیان سے بے حد متاثر ہوئے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر فرمایا: ”کیا تم نے دین کے بارے میں کسی عورت سے ایسی گفتگو سنی۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ہمارے خیال میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ کوئی عورت ایسی گفتگو کر سکتی ہے۔“ اس پر رحمت عالم ﷺ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر فرمایا: ”عورت کے لیے شوہر کی رضا جوئی بہت ضروری ہے۔ اگر ایک عورت فرائض زوجیت ادا کرتی ہے اور شوہر کی موافقت اور فرمانبرداری کرتی ہے تو اس کو بھی مرد کے برابر اجر ملے گا۔“

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ استیعاب)

سوال: ۲ شوال ۱ھ ہجری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی تو بتایئے انہیں کس صحابیہ رضی اللہ عنہا نے سنوارا تھا؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو چند دوسری خواتین کے ہمراہ دلہن بنایا تھا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلاتے وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کیا کہا تھا؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حجلۂ عروسی میں بٹھا کر رسول اکرم ﷺ کو اطلاع دی گئی۔ آپ تشریف لائے۔ کسی نے دودھ پیش کیا۔ حضور اقدس ﷺ نے تھوڑا سا نوش فرمایا اور باقی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔ انہوں نے شرم کے مارے سر جھکا لیا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیار سے ڈانٹا اور کہا، رسول اللہ ﷺ جو دیتے ہیں لے لو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی کچھ دودھ پی لیا۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا، سہیلیوں کو دو۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ مسند احمد)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ سے کس درجہ محبت تھی؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید رسول اللہ ﷺ سے بے انتہا محبت وعقیدت رکھتی تھیں۔ اکثر دربار رسالت میں حاضر ہوتیں اور اکتساب فیض کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی اونٹنی کی مہار تھامے کھڑی تھیں کہ حضور ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اونٹنی اس وقت بوجھ تلے دبی جارہی تھی۔ میں ڈر رہی تھی کہ کہیں اس کی ٹانگیں نہ ٹوٹ جائیں۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ مسند احمد)

سوال: بتایئے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے کس لڑائی میں بہادری کے جوہر دکھائے؟

جواب: ۱۵ ہجری میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یرموک کی خوفناک لڑائی پیش آئی۔ شوق جہاد میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بھی اپنے خاندان کے ہمراہ اس لڑائی میں شریک ہوئیں اور بڑی ثابت قدمی اور بہادری سے لڑتی رہیں۔ ایک موقعے پر عیسائی مسلمانوں کو دباتے دباتے عورتوں کے خیمے تک آپہنچے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اور دوسری مسلمان خواتین نے خیموں کی چوبیں اکھاڑ کر دشمن پر حملہ کردیا اور انہیں پیچھے دھکیل دیا۔ سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ اس لڑائی میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے تنہا اپنی لکڑی سے نو رومیوں کو قتل کیا۔

(فتوح البلدان۔ طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ مسند احمد۔ اصابہ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے جنگ یرموک کے کئی سالوں بعد وفات پائی۔ امام ذہبی کے بقول اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے دمشق میں سکونت اختیار کی اور ام سلمٰی نامی خاتون کی قبر باب الصغیر کے مقبرہ میں ہے وہ انشاء اللہ انہی کی ہے۔ وہ یزید بن معاویہ کی حکومت تک زندہ تھیں۔ تاہم سیرت نگاروں نے ان کی تاریخ وفات کا ذکر نہیں کیا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید کی کنیت کیا تھی؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید کی کنیت ام سلمہ تھی لیکن وہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید اسکن کے نام سے مشہور تھیں۔ ان کی کنیت ام عامر بھی بتائی گئی ہے۔

(تہذیب التہذیب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے رسول اللہ ﷺ کے کس تبرک کو سنبھال کر رکھا ہوا تھا؟

جواب: وہ خود فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے میرے مشکیزے سے پانی لیا۔ اور پھر وہاں سے تشریف لے گئے۔ میں نے وہ مشکیزہ لیا اسے تیل لگا کر لپیٹ کر رکھ دیا۔ پھر ہم اس مشکیزے سے مریضوں کو پلاتے اور خاص خاص موقعوں پر برکت کے لیے اس میں پانی ڈال کر پیتے تھے۔ تو شفا حاصل ہوتی تھی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: وہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو یاد رکھتیں اور انہیں روایت بھی کیا ہے۔ ان کی مرویات کی تعداد ۸۱ ہے اور یہ روایات سنن ابی داؤد۔ ابن ماجہ اور ترمذی میں موجود ہیں۔ روایت حدیث میں ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بعد ان کا تیسرا نمبر ہے۔

(تاریخ اسلام۔ طبقات۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: جنگ احد میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید کے خاندان کے کتنے افراد نے جام شہادت نوش کیا؟

جواب: ان کے والد حضرت یزید رضی اللہ عنہ بن اسکن احد کے دن شہید ہوئے۔ ان کے بھائی (حضرت یزید رضی اللہ عنہ کے بیٹے) عامر رضی اللہ عنہ بن یزید بھی جنگ احد میں شہید ہوئے۔ ان کے چچا حضرت زیاد رضی اللہ عنہ بن اسکن نے بھی اسی جنگ میں شہادت پائی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ بن

زیاد بن السکن کو بھی اسی جنگ میں شہادت کا رتبہ ملا۔

(تاریخ اسلام۔ المغازی۔ استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے غزوۂ احد کے دن کس صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا؟

جواب: آل سکن کے جو افراد غزوۂ احد میں شہید ہوئے ان میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے والد، بھائی، چچا اور چچا زاد بھائی بھی تھے۔ جب انہیں ان عزیزوں کی شہادت کی خبر ملی تو آپ نے صبر و تحمل اور استقامت کا مظاہرہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کی خیریت معلوم کرنے نکل پڑیں۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ المغازی۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کیا کہا؟

جواب: نبی اکرم ﷺ غزوۂ احد سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہا: ”آپ کے بعد ہر مصیبت آسان ہے۔“ یعنی آپ سلامت ہیں تو ہر مصیبت آسان لگتی ہے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ المغازی۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید اور کن موقعوں پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہیں؟

جواب: وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اور بھی کئی جہادی سفروں میں رہیں۔ غزوۂ خندق میں بھی شریک تھیں۔ جس میں آنحضرت ﷺ کو کھانا بھی پیش کیا۔ وہ غزوۂ حدیبیہ میں بھی شامل تھیں اور بیعت رضوان بھی کی۔ اور پھر غزوۂ خیبر میں بھی شریک ہوئیں۔

(المغازی۔ سیر اعلام النبلا۔ اصابہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضور اقدس ﷺ نے کن موقعوں پر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید کو جنت کی بشارت دی تھی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے سابقین اولین مہاجر و انصار کو جنت کی بشارت دی ہے۔ غزوۂ احد میں

آپ ﷺ نے فرمایا: بنی عبدالاشہل کے شہداء جنت میں اپنے گھر والوں کے ساتھ ہوں گے۔ اور ان کی شفاعت ان کے بارے میں قبول کی جائے گی۔ بیعت نسوان میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید بھی شریک تھیں۔ اور ان تمام اصحاب کو رسول اللہ ﷺ کی جانب سے جنت کی بشارت ملی۔

(المغازی۔ سیر الصحابیات۔ صحابیات مبشراتؓ۔ جنت کی بشارت پانے والی خواتین۔ ترمذی)

سوال: بتایئے انصاری خواتین میں کون سی صحابیہ رضی اللہ عنہا خطیبۃ النساء کے نام سے مشہور تھیں؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید رضی اللہ عنہ بن اسکن انصاری خواتین میں خطیبۃ النساء کے نام سے مشہور تھیں۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ سیر اعلام النبلاء۔ سیر اعلام النساء)

سوال: رسول اکرم ﷺ نے ایک دن کس صحابیہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی مسجد میں نماز پڑھی تھی؟

جواب: حضرت ام سلمہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید کے ہاں ایک دن حضور ﷺ تشریف لے گئے۔ آپ نے ان کے صحن میں بنی مسجد میں نماز مغرب ادا کی۔ اس کے بعد انہوں نے ان کی خدمت میں چپاتیاں اور شوربا رکھ دیا اور عرض کیا کہ نوش فرمائیں۔ تقریباً چالیس صحابہء کرام رضی اللہ عنہم بھی ساتھ تھے۔ بہت کھانا کھایا لیکن حضور ﷺ کی برکت سے پھر بھی بچ رہا۔

(صحابیات مبشراتؓ۔ سیر اعلام النبلاء۔ البدایہ۔ تہذیب التہذیب)

﴿حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا بنت حارثہ﴾

(جنتی/محدثہ/مجاہدہ)

سوال: حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا کا نسب نامہ کیا ہے؟

جواب: آپ حضرت ابوعبداللہ حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کی بیٹی تھیں۔ جو انصاری قبیلے خزرج

کی شاخ بنو ثعلبہ یا بنی نجار سے تھے۔

(دائرہ معارف اسلامیہ۔ استیعاب۔ سیرت ابن اسحاق۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا بنت حارثہ کے والد کو کیا فضیلت حاصل تھی؟

جواب: وہ اسلام کے لیے پہل کرنے والے اور اپنے گھروں کو رسول اللہ ﷺ کو پیش کرنے والے شخص تھے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی زمین اور گھر ہبہ کیے انہیں جنتی ہونے کی بشارت بھی دی گئی۔ انہوں نے حضرت جبرائیل کو دو مرتبہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں دیکھا۔ بدری صحابی تھے۔

(طبقات۔ معجم البلدان۔ مسند احمد۔ سیر اعلام النبلا۔ مجمع الزوائد۔ استبصار)

سوال: بتایئے حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا کی والدہ کون تھیں؟

جواب: حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت ام خالد رضی اللہ عنہ بن یعیش انصاریہ تھیں۔ بنو مالک سے ان کا تعلق تھا۔ یہ اسلام لائیں اور بیعت بھی کی۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ جنت کی خوشخبری پانی والی خواتین)

سوال: صحابیہ حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا کب اسلام لائیں اور حضور اقدس کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: ان کا پورا گھرانہ مسلمان تھا۔ حضرت ام ہشام اور ان کی بہنیں سودہ رضی اللہ عنہا، عمرہ رضی اللہ عنہا، ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور امۃ اللہ رضی اللہ عنہا بھی ایمان لائیں اور حضور ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: بتایئے نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ میں پڑوسی کون سی صحابیہ رضی اللہ عنہا تھیں؟

جواب: حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی مدینے میں پڑوسن تھیں اور یہ نبی رحمت ﷺ کو اور ان کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کو ہمیشہ دیکھا کرتی تھیں۔

(سیرت حلبیہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے ہمسائیگی کے بارے میں کیا بتایا؟

جواب: انہوں نے کہا تھا: رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ رہا کرتے تھے اور ہمارا ان کا تنور ایک سال یا سال کے کچھ حصہ میں مشترک رہا۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کی بیٹی ام ہشام رضی اللہ عنہا کو قرآن اور حدیث سے کس حد تک لگاؤ تھا؟

جواب: وہ قرآن پڑھنے کا اہتمام کرتیں اور سورتیں یاد کرتیں۔ وہ حدیث کا بھی اہتمام کرتیں اور کئی احادیث یاد کر کے محفوظ کر لیں اور انہیں روایت بھی کیا۔ انہوں نے حفظ قرآن اور حدیث کی روایت کے فضائل کو جمع کیا اور فضیلت جہاد کو بھی۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تہذیب التہذیب۔ ابوداؤد و نسائی)

سوال: بتائیے کون سی صحابیہ رضی اللہ عنہا باقاعدگی سے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز جمعہ پڑھا کرتی تھیں؟

جواب: حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا وبنت حارثہ بن نعمان جمعہ کی نماز حضور اقدس ﷺ کے پیچھے باقاعدگی سے باجماعت ادا کیا کرتی تھیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ تہذیب التہذیب۔ طبقات۔ اصابہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا نے دوسری مرتبہ کب رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی؟

جواب: صلح حدیبیہ کے موقعے پر آپ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم وصحابیات رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیعت رضوان میں شریک تھیں۔ اور اس طرح جنت کی خوشخبری پانے والی صحابیات میں شامل ہوئیں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ صحابیات مبشراتؓ)

سوال: بتائیے حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کتنی احادیث روایت کی ہیں؟

جواب: انہوں نے نبی کریم حضرت محمد ﷺ سے اٹھارہ حدیثیں روایت کی ہیں۔ جو احادیث

کی مختلف کتابوں میں موجود ہیں۔ (صحابیاتِ مبشراتؓ۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اصابہ)

سوال: بتایئے کس صحابیہ رضی اللہ عنہا کے والد حضور ﷺ کے لئے اپنے گھر پیش کر دیا کرتے تھے۔

جواب: حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا بنت حارثہ کے والد حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کے پاس بہت سے گھر تھے۔ حضور ﷺ کو اپنے لئے یا دوسرے مہاجرین کے لئے جب بھی گھر کی ضرورت ہوتی، وہ پیش کر دیا کرتے تھے۔

(صحابیاتِ مبشراتؓ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا بنت حارثہ اپنے تنور کے بارے میں کیا بتاتی تھیں۔

جواب: یہ صحابیہ حضور اقدس ﷺ کی ہمسایہ تھیں اور بتاتی ہیں کہ ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تنور ایک سال یا دو سال مشترک رہا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ صحیح مسلم)

حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا

(مجاہدہ)

سوال: حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا دشمن اسلام ابو جہل کی بہو تھیں۔ ان کا حسب ونسب کیا ہے؟

جواب: ان کا تعلق قریش کی مشہور شاخ بنو مخزوم سے تھا۔ سلسلۂ نسب یہ ہے: ام حکیم بنت حارث بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوئی۔

(انساب الاشراف۔ نسبِ قریش۔ جمہرۃ انساب العرب۔ استیعاب)

سوال: حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا کی والدہ کا کیا نام تھا؟

جواب: ان کی والدہ کا نام فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ تھا جو حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کی ہمشیرہ تھیں۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: ابو جہل کے بیٹے عکرمہ سے۔ یہ فتح مکہ تک اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن

تھے۔ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے۔ یہ ان کے ابن عم تھے۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ سیر الصحابہؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ)

سوال: حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا تھا؟

جواب: ان کا پورا گھرانہ اسلام دشمن تھا۔ ان کے والد حارث اور چچا ابو جہل زندگی بھر کفر پر قائم رہے۔ ام حکیم رضی اللہ عنہا نے ۸ ہجری میں فتح مکہ کے دوسرے دن اسلام قبول کیا۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ اسوۂ صحابیاتؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا کے شوہر عکرمہ فتح مکہ کے موقعے پر جان بچا کر یمن بھاگ گئے تھے۔ بتائیے وہ کیسے مسلمان ہوئے؟

جواب: عکرمہ بن ابوجہل فتح مکہ تک اپنے باپ کی طرح اسلام دشمن پر تلا رہا۔ فتح عظیم کے موقعے پر یمن بھاگ گیا اس کی اہلیہ حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا تو سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عکرمہ کی جان بخشی کی درخواست کی۔ حضور ﷺ نے معاف فرما دیا۔ حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا شوہر کو واپس لائیں۔ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

(سیرۃ النبی ﷺ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت دحلانیہ۔ طبقات)

سوال: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہا بن ابی جہل کب شہید ہوئے؟

جواب: حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہا بن ابی جہل نے مسلمان ہو کر اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کیا۔ خلافت صدیقی میں رومیوں سے جنگ ہوئی تو حضرت عکرمہ بن ابی جہل اجنادین کے معرکے میں شہید ہو گئے۔ بعض نے معرکۂ یرموک میں ان کی شہادت بتائی ہے۔

(فتوح البلدان۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا نے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل کے ساتھ شام کے معرکوں میں حصہ لیا اور رومیوں کے خلاف بڑی بہادری سے لڑیں۔

انہی معرکوں میں ان کے شوہر عکرمہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ اسلام۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا نے کس سے نکاح کیا؟

جواب: ایام عدت گزر گئے تو ان کو نکاح کے پیغام ملنے شروع ہوئے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید سے نکاح کرلیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح کتنے مہر پر اور کہاں ہوا تھا؟

جواب: چار سو دینار مہر پر یہ نکاح مرج الصفر کے مقام پر ہوا۔ یہ جگہ دمشق کے قریب ہے۔ اس وقت اسلامی لشکر ان علاقوں میں پیش قدمی کر رہا تھا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر اعلام النبلا۔ تاریخ دمشق۔ استیعاب۔ تاریخ طبری)

سوال: نکاح کے بعد حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید نے حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا سے کیا کہا اور انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید نے رسم عروسی ادا کرنے کی خواہش ظاہر کی تو حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ دشمن سر پر کھڑا ہے۔ اس سے ہر وقت لڑائی کا خطرہ ہے۔ اس لیے چند دن ٹھہر جائیں تو بہتر ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید نے کہا، مجھے اس معرکے میں شہادت کا یقین ہے۔ حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا خاموش ہوگئیں۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ سیر اعلام النبلا۔ تاریخ دمشق۔ استیعاب۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہا بن سعید نے رسم عروسی کہاں ادا کی؟

جواب: انہوں نے ایک پل کے پاس جسے اب قنطرہ ام حکیم کہا جاتا ہے رسم عروسی ادا کی۔ صبح کو دعوت ولیمہ ہوئی۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تاریخ دمشق۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: بتایئے حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید کیسے

شہید ہوئے؟

جواب: دعوت ولیمہ ادا کی گئی تو ابھی لوگ کھانے سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ رومیوں نے حملہ کر دیا۔ ایک قوی ہیکل رومی سب سے آگے بڑھ کر مسلمانوں کو للکار رہا تھا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید تلوار لے کر اس پر جھپٹے اور بہادری سے لڑتے ہوئے اس کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

(تاریخ دمشق۔ تاریخ طبری۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا نے رومیوں کے ساتھ معرکے میں کس بہادری کا مظاہرہ کیا؟

جواب: ان کے شوہر حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید شہید ہوئے تو حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا جوش و جذبے سے اٹھیں۔ اپنے کپڑوں کو باندھا اور خیمے کی چوب اکھاڑ کر لڑائی میں شریک ہو گئیں۔ بڑھ بڑھ کر دشمن پر حملے کرتیں اور اپنی چوب سے رومیوں کو مار گراتیں۔ اس معرکے میں ان کے ہاتھ سے سات رومی مار گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا نے یرموک کی خوفناک جنگ میں بھی دوسری خواتین کے ساتھ رومیوں کے خلاف جنگ لڑی۔

(تاریخ دمشق۔ تاریخ طبری۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا سے حضرت خالد بن سعید کے بعد کسی نے نکاح کیا؟

جواب: بعض روایات میں ہے کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہا بن سعید کی شہادت کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

(اصابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ نسب قریش۔ تاریخ دمشق۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے حضرت ام حکیم نے کب وفات پائی اور اپنے پیچھے کتنی اولاد چھوڑی؟

جواب: حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۱۴ ہجری میں وفات پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے ہاں ایک بیٹی فاطمہ بنت عمر پیدا ہوئی۔ اس کی شادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی زید بن خطاب

سے ہوئی۔ (دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ نسب قریش۔ تاریخ دمشق۔ اصابہ۔ تاریخ طبری)

﴿حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عتبہ﴾

(مجاہدہ/ شاعرہ)

سوال: حضرت ہند رضی اللہ عنہا بن عتبہ کا حسب ونسب بتا دیجیے؟

جواب: ہند یا ہندہ نام تھا اور قبیلہ قریش سے تعلق رکھتی تھیں۔ سلسلہ نسب یہ ہے: ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ ہند کا باپ عتبہ بن ربیعہ قریش کا سب سے معزز رئیس تھا۔ ماں کا نام فاطمہ بنت امیہ تھا۔

(نسب قریش۔ سیر اعلان النبلا۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت ہند رضی اللہ عنہا اور ان کے کن عزیزوں کا شمار اسلام کے بڑے دشمنوں میں ہوتا تھا؟

جواب: ہند کا باپ عتبہ بن ربیعہ اور شوہر ابوسفیان اسلام کے سخت ترین دشمن تھے۔ ہند بھی اسلام دشمنی میں کسی سے کم نہ تھیں۔

(سیرت رسول عربی ﷺ۔ تاریخ اسلام۔ سیرت حلبیہ۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ سیرۃ النبی ﷺ)

سوال: حضرت ہند رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت ہند رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی فاکہہ بن مغیرہ مخزومی سے ہوئی۔ کسی وجہ سے جھگڑا ہو گیا اور نبھاہ نہ ہو سکا۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: فاکہہ سے شادی کے بعد حضرت ہند رضی اللہ عنہا کی دوسری شادی کس سے ہوئی؟

جواب: حضرت ہند بنت عتبہ کی دوسری شادی ابوسفیان بن حرب سے ہوئی جو قبیلہ بنو امیہ کے مشہور سردار تھے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ استیعاب)

سوال: جنگ بدر میں قریش کے کون سے نامور سردار قتل ہوئے؟

جواب: ابوجہل اور عتبہ کے علاوہ مشرکین کے بڑے بڑے سردار جنگ بدر میں قتل ہو گئے تو ابو سفیان بن حرب جو عتبہ کا داماد تھا سردار بن گیا۔ پھر نہ صرف ابوجہل کی طرح اہل مکہ پر

حکومت کرنے لگا بلکہ اسلام دشمنی میں بھی آگے آگے تھا۔

(تاریخ اسلام۔ سیرت سرور عالم ﷺ۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: غزوۂ احد کیوں پیش آیا تھا؟

جواب: مشرکین کے بڑے بڑے سردار ابوجہل اور عتبہ بدر میں قتل ہوئے تھے۔ مشرکین مکہ انتقام چاہتے تھے۔ ہند اپنے والد عتبہ کا انتقام چاہتی تھی۔ اس نے اپنے خاوند ابوسفیان اور دوسرے مشرکین کو بھڑکایا۔ چنانچہ ۳ ہجری میں ابوسفیان کی قیادت میں مشرکین نے مدینہ پر حملہ کر دیا۔

(تاریخ اسلام سیرت سرور عالم ﷺ۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: بتایئے غزوۂ احد میں ہند بنت عتبہ نے حضور اقدس ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کیوں شہید کرایا تھا؟

جواب: ہند رضی اللہ عنہا کا باپ عتبہ غزوۂ بدر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوا تھا۔ غزوۂ احد میں ابوسفیان کی بیوی ہند بھی شریک ہوئی تھی۔ اس نے جوش انتقام میں جبیر بن مطعم کے حبشی غلام وحشی کے ہاتھوں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرا دیا۔

(تاریخ اسلام۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرۃ حلبیہ)

سوال: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہند بنت عتبہ نے ان کی لاش کی کس طرح بے حرمت کی؟

جواب: ہند بن عتبہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے کان اور ناک کاٹ لئے۔ ان کا پیٹ کاٹ کر کلیجہ نکال کر چبانے کی کوشش کی۔ حضور ﷺ کو اس فعل سے بے حد صدمہ ہوا اور آپ یہ منظر کبھی فراموش نہ کر سکے۔

(تاریخ اسلام۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے ہند رضی اللہ عنہا بنت عتبہ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: فتح مکہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے لوگوں سے بیعت لی تو ہند بنت عتبہ بھی نقاب

پہن کر آئیں۔ حضور ﷺ سے گفتگو کے بعد اسلام لے آئیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ صحیح بخاری۔ اصابہ۔ سیر الصحابیات ؓ۔ تذکار صحابیات ؓ)

سوال: فتح مکہ کے موقع پر ہند کی آنحضرت ﷺ کے ساتھ کیا باتیں ہوئیں؟

جواب: ہند نے کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہم سے کن باتوں کا عہد لیتے ہیں۔'' آپ نے فرمایا، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ ہند نے کہا، یہ اقرار آپ نے مردوں سے تو نہیں لیا۔ لیکن بہرحال ہمیں منظور ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، چوری نہ کرنا، ہند نے کہا، میں اپنے شوہر کے مال میں سے کبھی کچھ لے لیا کرتی ہوں معلوم نہیں یہ جائز ہے یا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا، اولاد کو قتل نہ کرنا۔ ہند نے کہا، ہم نے تو اپنے بچوں کو پالا تھا۔ بڑے ہوئے تو جنگ بدر میں آپ نے ان کو مار ڈالا!۔ اب آپ اور وہ باہم سمجھ لیں۔ ہند کی اس دیدہ دلیری کے باوجود آنحضرت ﷺ نے درگزر فرمادیا۔ (صحیح بخاری۔ تذکار صحابیات ؓ۔ سیر الصحابیات ؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کیا کہا؟

جواب: حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عتبہ نے اسلام قبول کیا تو کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ اس سے پہلے آپ سے زیادہ میرے نزدیک کوئی دشمن نہ تھا لیکن اب آپ سے زیادہ کوئی محبوب میرے نزدیک نہیں ہے۔''

(تذکار صحابیات ؓ۔ صحیح بخاری۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیات ؓ)

سوال: حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عتبہ نے بت توڑتے وقت کیا الفاظ کہے؟

جواب: فتح مکہ کے بعد حضرت ہند اسلام لائیں۔ انہوں نے گھر جا کر اپنا بت توڑ ڈالا اور کہا: ''ہم تیری طرف سے دھوکے میں تھے۔'' (طبقات۔ سیر الصحابیات ؓ)

سوال: بتایئے حضرت ہند رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر نے کس جنگ میں شرکت کی تھی؟

جواب: جنگ احد میں اس وقت شرکت کی جب حضرت ہند اور ان کے شوہر ابوسفیان ایمان نہیں لائے تھے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں شام میں لڑی جانے والی خونریز جنگ یرموک میں دونوں میاں بیوی نے حصہ لیا اور فوج میں

رومیوں سے مقابلے کے لیے جوش پیدا کیا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عتبہ نے کب وفات پائی؟

جواب: کہا جاتا ہے کہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ اسی دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابو قحافہ بھی فوت ہوئے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ (جو زیادہ صحیح ہے) کہ انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انتقال کیا۔ اس سے پہلے اسی دور میں ان کے شوہر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو چکا تھا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ہند رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد کسی نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کیا کہا اور انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: کسی نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھ سے ہند کا نکاح کر دو۔ انہوں نے محبت سے جواب دیا کہ اب اُن کو نکاح کی ضرورت نہیں ہے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عتبہ نے آنحضرت ﷺ سے اپنے شوہر کی کیا شکایت کی اور حضور ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عتبہ سخی اور فیاض تھیں۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ انہیں اس کے مطابق خرچ نہیں دیتے تھے۔ اسلام لاتے وقت جب حضور ﷺ نے ان سے عہد لیا کہ چوری نہ کریں گی تو انہوں نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ ابوسفیان مجھے پورا خرچ نہیں دیتے۔ اگر ان سے چھپا کر لوں تو جائز ہے۔'' آپ نے انہیں اجازت دے دی۔

(صحیح بخاری۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی زینب بنت رسول ﷺ نے مکہ سے ہجرت کی تو

حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عتبہ نے انہیں کیا پیشکش کی؟

جواب: مکہ سے ہجرت کرتے وقت حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے رخت سفر باندھا تو ہند رضی اللہ عنہا ان کے پاس آئیں اور کہا: ''اے بنت محمد ﷺ تم اپنے باپ کے پاس جا رہی ہو اگر کچھ زادِ راہ وغیرہ کی ضرورت ہو تو بے تکلف کہہ دو۔ میں مہیا کر دوں گی''۔

(سیرت ابن ہشام۔ تذکرہ صحابیاتؓ)

سوال: جنگ یرموک میں حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت عتبہ مسلمانوں کو کس طرح جوش دلاتی تھیں؟

جواب: حضرت ہند رضی اللہ عنہا رجز پڑھ کر مسلمانوں میں جوش پیدا کرتیں۔ اگر کوئی مسلمان لڑائی سے منہ موڑ کر پیٹھ پھیرتا تو اس کے گھوڑے کے منہ پر خیمے کی چوب مار کر غیرت دلاتیں اور کہتیں کہ جنت چھوڑ کر جہنم خریدتے ہو۔ اور اپنی عورتوں کو رومیوں کے حوالے کرتے ہو۔ (المغازی۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے جنگ یرموک میں کیا کہا تھا؟

جواب: ایک موقعے پر پیچھے ہٹنے والے مسلمانوں میں حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہند رضی اللہ عنہا نے انہیں دیکھا تو کہا: ''خدا کی قسم تم دین حق کی مخالفت کرنے اور خدا کے سچے رسول ﷺ کو جھٹلانے میں بہت سخت تھے۔ آج موقع ہے کہ رزمگاہ میں دین حق کی سربلندی اور رسول خدا ﷺ کی خوشنودی کے لئے اپنی جان قربان کر دو۔ اور خدا کے سامنے سرخرو ہو جاؤ''۔ حضرت سفیان جوش میں پلٹ کر دشمن پر حملہ آور ہو گئے۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت ازدہ رضی اللہ عنہا بنت حارث

(مجاہدہ صحابیہ)

سوال: بتایئے حضرت ازدہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کون تھیں؟

جواب: آپ ایک مجاہد صحابیہ تھیں اور عرب کے مشہور طبیب حارث بن کلدہ کی بیٹی تھیں۔

(اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: حضرت ازدہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کی شادی کس عظیم صحابی رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی؟

جواب: جلیل القدر صحابی رسول اور اسلام کے عظیم مجاہد حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ بن غزوان سے حضرت ازدہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کا نکاح ہوا۔

(صحابہ کرام انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ سیر اعلام النبلا۔ تہذیب التہذیب۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: حضرت ازدہ رضی اللہ عنہا بنت حارث نے کن بڑے بڑے معرکوں میں شرکت کی؟

جواب: وہ عراق عرب کے کئی معرکوں میں اپنے شوہر حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ بن غزوان کے ساتھ تھیں اور بہادری کے جوہر دکھائے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلا۔ تہذیب التہذیب۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: اہل میسان اور مسلمانوں کے درمیان ہونے والی لڑائی میں حضرت ازدہ رضی اللہ عنہا بنت حارث نے کس جرأت کا مظاہرہ کیا؟

جواب: دریائے دجلہ کے قریب اہل میسان اور مسلمانوں کے درمیان خونریز لڑائی ہوئی۔ اسلامی لشکر کے سپہ سالار حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بن شعبہ عورتوں کو میدان جنگ سے بہت پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ دونوں فوجوں میں گھمسان کی جنگ شروع ہوئی تو حضرت ازدہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں سے کہا کہ اس وقت اگر ہم مسلمانوں کی مدد کریں تو اچھا ہے انہوں نے اپنے دوپٹے کا ایک بڑا علم بنایا۔ دوسری خواتین نے بھی اپنے اپنے دوپٹوں کے چھوٹے چھوٹے جھنڈے بنا لیے۔ پھر یہ سب علم اڑاتی ہوئی میدان جنگ کے قریب پہنچ گئیں۔ اہل میسان نے سمجھا کہ مسلمانوں کی مدد کے لیے تازہ دم فوج آ گئی ہے۔ ان کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ میدانِ جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

(تاریخ طبری۔ صحابہ کرام انسائیکلو پیڈیا۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ بن غزوان نے مدینۃ الفرات کے لوگوں سے جنگ کی تو

حضرت ازدہ رضی اللہ عنہا بنت حارث نے کس طرح مدد کی؟

جواب: اس موقعے پر حضرت ازدہ بھی ان کے ساتھ تھیں۔ وہ اپنی تقریروں سے لوگوں کو ابھارتی اور جوش دلاتی تھیں۔

(تہذیب التہذیب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیؓ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

﴿حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا﴾

(مجاہد صحابیہ)

سوال: عظیم مجاہد صحابیہ حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا کا حسب ونسب بتا دیجیے؟

جواب: روایت ہے کہ حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا، عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی تھیں جو غزوۂ بدر میں قتل ہوا۔ اس لحاظ سے وہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہند بنت عتبہ کی بہن ہیں۔ (طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے مشہور مجاہد صحابیہ حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا کا نکاح کس صحابی رسول ﷺ سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا کا نکاح مشہور صحابی حضرت ابان بن سعید بن العاص سے ہوا تھا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا نے شام کے کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ بتایئے دمشق کی لڑائی میں انہوں نے کس بہادری اور جرأت کا مظاہرہ کیا؟

جواب: دمشق کی لڑائی میں حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ابان رضی اللہ عنہ بن سعید حاکم دمشق توما کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا نے انتقام لینے کا تہیہ کر لیا۔ وہ اپنے شوہر کے ہتھیار لگا کر میدان جنگ میں پہنچ گئیں اور دیر تک رومیوں کا مقابلہ کرتی رہیں۔ رومیوں نے شہر میں گھس کر دروازے بند کر دیئے اور فصیل کے برجوں سے مسلمانوں پر تیر برسانا شروع کر دیئے۔ ایک برج میں ان کا

ایک بڑا پادری طلائی صلیب ہاتھ میں لیے فتح کی دعا مانگ رہا تھا۔ حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا ماہر تیر انداز تھیں۔ انہوں نے تاک کر تیر مارا کہ صلیب اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر قلعے کے نیچے گر گئی۔ مسلمانوں نے دوڑ کر اسے اٹھا لیا۔ رومیوں نے غصے میں آ کر شہر کا دروازہ کھول دیا اور باہر نکل کر مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ حضرت ام ابان نے بھی دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر رومیوں پر تیروں کی زبردست بارش کر دی۔ حاکم دمشق توما کسی طرح پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہ تھا۔ حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا نے تاک کر اس کی آنکھ میں تیر مارا کہ وہ چیختا ہوا پیچھے کی طرف بھاگا۔ رومی بھی بھاگ نکلے۔ انہوں نے جنگ شحورا اور جنگ انطاکیہ میں بھی حصہ لیا۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ کنز العمال۔ تہذیب التہذیب)

سوال: بتایئے حضرت ابان رضی اللہ عنہ بن سعید کی شہادت کے بعد حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا نے کس سے نکاح کیا؟

جواب: بہت سے معزز صحابہ نے ان سے شادی کی خواہش ظاہر کی مگر انہوں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ سے شادی کی۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو انہوں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ کے اوصاف بتاتے ہوئے کہا: ”وہ گھر آتے ہیں تو ہنستے ہیں۔ باہر جاتے ہیں تو مسکراتے ہوئے۔ کچھ مانگو تو خوشی سے دیتے ہیں۔ خاموش رہو تو مانگنے کا انتظار نہیں کرتے۔ اگر کوئی کام کرو تو شکر گزار ہوتے ہیں۔ غلطی ہو جائے تو معاف کر دیتے ہیں“۔ (کنز العمال۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت زارع

(مجاہد/طبیبہ)

سوال: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت زارع کون تھیں؟

جواب: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت زارع بن عروہ ایک مجاہد صحابیہ تھیں۔ انہوں نے کفار

کے خلاف کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ ۱۴ ہجری میں جنگ شحورا میں بھی شریک ہوئیں اور بہادری سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ (طبقات۔تذکارصحابیاتؓ)

سوال: حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت زارع ایک مجاہدہ تھیں۔ بتایئے وہ جنگ میں اور کیا خدمات انجام دیتی تھیں؟

جواب: وہ میدان جنگ میں مجاہدین کے شانہ بشانہ لڑنے کے علاوہ زخمیوں کی مرہم پٹی یا بیماروں کی تیمارداری کی خدمت بھی انجام دیتی تھیں۔ (طبقات۔تذکارصحابیاتؓ)

حضرت عفیرہ رضی اللہ عنہا بنت غفار حمیری

(مجاہدہ)

سوال: بتایئے حضرت عفیرہ رضی اللہ عنہا بنت غفار حمیری کون تھیں اور کیا خدمات انجام دیتی تھیں؟

جواب: حضرت عفیرہ رضی اللہ عنہا بنت غفار حمیری ایک مجاہد صحابیہ تھیں۔ انہوں نے کئی غزوات میں حصہ لیا۔ (طبقات۔تذکارصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے مجاہد صحابیہ حضرت عفیرہ رضی اللہ عنہا بنت غفاریہ نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں لڑی جانے والی جنگ شحورا میں شرکت کی۔ یہ جنگ ۱۴ ہجری میں ہوئی۔ ۱۵ ہجری میں لڑی جانے والی جنگ یرموک میں بھی حضرت عفیرہ رضی اللہ عنہا بنت غفار نے رومیوں کے خلاف بہادری کے جوہر دکھائے۔ (طبقات۔تذکارصحابیاتؓ)

حضرت نعم رضی اللہ عنہا بنت قناص

(مجاہدہ صحابیہ/شاعرہ)

سوال: حضرت نعم رضی اللہ عنہا بنت قناص کو اللہ تعالیٰ نے کون سے اوصاف عطا کیے تھے؟

جواب: انہیں شرف صحابیت حاصل تھا۔ وہ مجاہدہ بھی تھیں اور شعر و شاعری میں بھی خاصا درک

رکھتی تھیں۔ (طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت نعم رضی اللہ عنہا بنت قناص نے کن معرکوں میں شرکت کی؟

جواب: وہ کفار کے خلاف کئی معرکوں میں شریک ہوئیں اور جنگ یرموک میں دوسری خواتین کے ساتھ مل کر رومیوں کا دلیری سے مقابلہ کیا۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: بعض موقعوں پر حضرت نعم رضی اللہ عنہا بنت قناص کو کیا خاص ذمہ داریاں سونپی جاتی تھیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انہیں انتظامی صلاحیتوں سے بھی نوازا تھا۔ چنانچہ بعض موقعوں پر اسلامی لشکر کی رسد کا انتظام کرنا بھی ان کے ذمہ ہوتا تھا۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا غِفاریہ

(طبیبہ/ مجاہدہ صحابیہ)

سوال: حضرت معاذہ غفاریہ رضی اللہ عنہا کا شمار صحابیات میں ہوتا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کے لیے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: قبیلۂ غفار سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بنت غِفاریہ نے کئی غزوات میں شرکت کی۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ سیر اعلام النبلا۔ طبقات)

سوال: حضرت معاذہ غفاریہ رضی اللہ عنہا ایک مجاہدہ کی حیثیت سے غزوات میں شریک ہوتی تھیں۔ انہیں کس فن میں خاص مہارت حاصل تھی؟

جواب: انہیں طب و جراحی میں خاص مہارت حاصل تھی۔ وہ غزوات میں زخمیوں کی خبر گیری اور تیمارداری کی خدمات انجام دیتی تھیں۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

حضرت لبنیٰ رضی اللہ عنہا بنت سوار

(مجاہدہ/طبیبہ)

سوال: حضرت لبنیٰ رضی اللہ عنہا بنت سوار مجاہد صحابیات میں شمار ہوتی ہیں۔ انہوں نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت لبنیٰ رضی اللہ عنہا بنت سوار نے کئی جنگوں میں حصہ لیا۔ خاص طور پر ۱۴ ہجری میں لڑی جانے والی جنگ شورا میں وہ مردوں کے شانہ بشانہ لڑیں اور کئی رومیوں کو قتل کیا۔ (طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے دشمنی کا مقابلہ کرنے کے علاوہ حضرت لبنیٰ رضی اللہ عنہا بنت سوار نے جنگ میں کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: انہوں نے کئی لڑائیوں میں حصہ لیا اور زخمیوں کی تیمارداری اور مرہم پٹی کی خدمت انجام دی۔ (طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت کعیبہ رضی اللہ عنہا بنت سعد

(مجاہدہ صحابیہ)

سوال: قبیلہ بنو اسلم سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت کعیبہ رضی اللہ عنہا بنت سعد جنگوں میں کیا خدمات انجام دیتی تھیں؟

جواب: انہیں شرف صحابیت حاصل تھا اور وہ دور نبوی کے بعض غزوات اور بعد کی جنگوں میں شرکت کرتی رہی ہیں۔ غزوۂ خیبر میں چند خواتین کے ہمراہ شریک ہوئیں وہ تیر اٹھا کر لاتی تھیں اور مجاہدین کو ستو پلاتی تھیں۔ (طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

﴿حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا﴾

(مجاہدہ صحابیہ)

سوال: حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا حارث اسلمی کی بیٹی تھیں۔ بتایئے انہوں نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا اسلام کے ابتدائی دور میں ہی ایمان لے آئیں تھیں اور سابقون الاولون کی جماعت میں شامل ہوگئیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: بتایئے حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: مشرکین مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر حضور ﷺ کے حکم سے مدینہ ہجرت کر گئیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا کا شمار مجاہد صحابیات میں ہوتا ہے۔ بتایئے انہوں نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے بدر، احد، احزاب اور حدیبیہ کے غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہونے کا شرف حاصل کیا۔

(المغازی۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا ایک مجاہدہ تھیں۔ ان کا نکاح کس صحابی سے ہوا؟

جواب: حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مشہور صحابی حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن خولہ سے ہوا تھا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

﴿حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا﴾

(مجاہدہ/طبیبہ)

سوال: بتایئے حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا کس مشہور صحابی کی اہلیہ تھیں؟

جواب: حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا مشہور صحابی حضرت ابو سنان رضی اللہ عنہ بن محصن کی اہلیہ تھیں۔ ان کے بیٹے حضرت سنان رضی اللہ عنہ بھی حضور ﷺ کے صحابی تھے۔

(طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ اسلم سے تھا۔ بتائیے انہوں نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا نے ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائیں اور پھر حضور ﷺ کی تشریف آوری پر ان سے بیعت بھی کی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: قبیلہ اسلم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اطاعت قبول کی تو آپؐ نے کیا دعا فرمائی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلم (قبیلہ) کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی اللہ مغفرت فرمائے۔“ (طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کے پاس بڑی شرم سے آتی ہوں کیونکہ جب حاجت سے مجبور ہو جاتی ہوں تو پھر آئی ہوں۔“ آپؐ نے فرمایا: ”اگر تو بے پروائی کرے یعنی سوال نہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔“ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی نصیحت پر عمل کیا اور اللہ نے انہیں غزوۂ خیبر کے مال سے غنی کر دیا۔

(اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا مجاہدہ اور طبیبہ بھی تھیں۔ آپ غزوات میں کیا خدمات سرانجام دیتی تھیں؟

جواب: وہ مجاہدین کی صفوں میں بلا خوف وخطر داخل ہو جاتیں۔ زخمیوں کو پانی پلانا، مریضوں کی دوا اور علاج کرنا ان کا کام تھا۔ وہ شہسواری اور لڑائی میں بھی مہارت رکھتی تھیں اور

بوقت ضرورت مجاہدین کے شانہ بشانہ لڑتی تھیں۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: غزوۂ خیبر کے لیے روانہ ہونے سے پہلے حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا نے کس طرح حضور ﷺ سے اجازت لی؟

جواب: جب حضور اقدس ﷺ نے غزوۂ خیبر کے لیے نکلنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت ام سنان رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ میں آپ کے ساتھ ان کاموں کے لیے نکلنا چاہتی ہوں کہ پیاسوں کو پانی پلاؤں، زخمیوں کا علاج اور تیمارداری کروں۔'' وہ زخمیوں کا علاج اپنے پاس سے ایک دوائی کے ساتھ کرتی تھیں جس سے وہ بفضل تعالیٰ ٹھیک ہو جاتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے فتح خیبر کے بعد مال غنیمت میں سے حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا کو کیا عطا فرمایا؟

جواب: آپ نے خیبر کے مال غنیمت میں سے حصے عطا فرمائے تو حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا کو ایک سرخ ہار اور چاندی کا زیور عطا فرمایا۔ ان کے علاوہ ایک سوتی چادر، ایک یمنی چادر، دوسری چادریں اور ایک تانبے کی دیگچی بھی عطا فرمائی۔

(المغازی۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ نے کب اونٹ عطا فرمایا تھا؟

جواب: رسول رحمت ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر جس اونٹ پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا سوار تھیں مدینہ پہنچنے پر وہ اونٹ حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا کو عطا فرما دیا۔ انہوں نے وہ اونٹ سات اشرفیوں میں بیچ دیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: غزوۂ خیبر کے بعد حضور ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی سے شادی کی تو حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا نے کیا خدمت کی؟

جواب: حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا ان خواتین میں سے تھیں جنہوں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی کا بناؤ سنگھار کیا تھا۔ کنگھی کی تھی اور عطر و خوشبو لگائی تھی۔

(الطبقات۔ المغازی۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: رمضان میں عمرہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا سے کیا فرمایا تھا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس مدینہ تشریف لائے تو حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ”تو ہمارے ساتھ حج پر کیوں نہیں گئی۔“ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس سواری نہیں تھی۔“ حضور ﷺ نے فرمایا: ”رمضان میں عمرہ کر لینا کہ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے۔“ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ”رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔“

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: غزوۂ تبوک کے موقعے پر حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا نے کس ایثار کا مظاہرہ کیا؟

جواب: اس وقت تک حضرت ام سنان صاحب حیثیت اور مالدار ہو چکی تھیں۔ انہوں نے سخاوت اور خدا ترسی کو اپنا شعار بنا لیا۔ ۹ ہجری میں غزوۂ تبوک کے موقعے پر مجاہدین کے لیے امداد کی ضرورت پڑی تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ حضرت ام سنان نے بھی دل کھول کر مالی امداد کی۔

(طبقات۔ المغازی۔ اصابہ۔ عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین)

اعزاز یافتہ صحابیاتؓ

حفاظ، محدثہ، فقیہہ، عالمہ فاضلہ

حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا بنت نوفل

(انصاریہ/ جنتی خاتون/ حافظہ/ عالمہ)

سوال: حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کا نام ونسب بتا دیجیے؟

جواب: ان کا اصل نام کتب سیرت میں نہیں ملتا۔ ان کے باپ کا نام عبداللہ اور جد اعلیٰ کا نوفل تھا۔ اس لیے ام ورقہ بنت عبداللہ اور ام ورقہ بنت نوفل کے نام سے مشہور ہوئیں۔

سلسلۂ نسب یہ ہے: ام ورقہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ بن حارث بن عویمر بن نوفل۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کب اسلام لائیں اور کب حضور اقدس ﷺ سے بیعت کی؟

جواب: آپ ہجرت نبوی کے بعد ایمان لائیں اور حضور اقدس ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کرنے کا شرف بھی حاصل کیا۔ (دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو قرآن سے خصوصی تعلق تھا۔ آپ نے قرآن کی تعلیم کس سے حاصل کی؟

جواب: انہوں نے بڑی محبت اور شوق کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے قرآن کی تعلیم حاصل کی اور پورا قرآن مجید حفظ کر لیا۔ انہوں نے قرآن کریم جمع کیا اور معنی پر غور کیا۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی)

سوال: غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت ام ورقہ نے جنگ میں شرکت کے لیے حضور ﷺ سے درخواست کی تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: انہوں نے حضور ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے بھی اس غزوہ میں اپنے ساتھ لے چلیں۔ میں زخمیوں کی خدمت اور مریضوں کی دیکھ بھال کروں گی۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھے راہ حق میں شہید ہونے کی سعادت نصیب فرما دے۔ رسول رحمت ﷺ نے فرمایا:

''تم گھر میں ہی رہو، اللہ تعالیٰ تمہیں یہیں شہادت نصیب کرے گا''۔ چنانچہ انہوں نے ارشاد نبوی کی تعمیل میں غزوہ پر جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی عورتیں۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سنن ابوداؤد۔ حلبیہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو گھر میں مسجد بنانے کی کیوں اجازت دے دی تھی؟

جواب: آپ نہایت عبادت گزار تھیں اور چونکہ قرآن پڑھی ہوئی تھیں اس لیے رسول اکرم ﷺ نے انہیں عورتوں کی امام مقرر فرمایا تھا اور انہوں نے اپنے مکان کو مسجد بنا لیا۔ جہاں وہ عورتوں کی امامت کیا کرتی تھیں۔ حضور ﷺ نے ان کی درخواست پر ایک مؤذن بھی مقرر فرما دیا تھا۔ اذان کی آواز پر عورتیں باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے گھر آ جاتیں۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ سنن ابوداؤد)

سوال: ''آؤ شہیدہ کے گھر چلیں۔'' رسول اللہ ﷺ کن صحابیہؓ کے بارے میں اپنے صحابہ سے یہ فرماتے تھے؟

جواب: رسول رحمت ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کبھی کبھی حضرت ام ورقہ د کے گھر تشریف لاتے اور فرماتے ''آؤ شہیدہ کے گھر چلیں۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضور ﷺ نے حضرت ام ورقہؓ بن نوفل کی شہادت کی خبر دے دی تھی آپ کی یہ پیش گوئی کب پوری ہوئی؟

جواب: حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک غلام اور لونڈی سے وعدہ کیا تھا کہ تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو۔ ان بدبختوں نے جلد آزاد ہونے کے لیے ایک رات ان کا گلا گھونٹ کر انہیں شہید کر دیا۔ صبح کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا کہ آج خالہ ام ورقہ رضی اللہ عنہ کے قرآن پڑھنے کی آواز نہیں آئی۔ معلوم نہیں کیا حال ہے؟ آپ حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے اور دیکھا کہ ایک

چادر میں لپٹی پڑی ہیں اور بے جان ہیں۔ سخت غمگین ہوئے اور فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ سچ فرمایا کرتے تھے کہ شہیدہ کے گھر چلو۔ اس کے بعد آپ منبر پر تشریف لے گئے۔ اور یہ خبر بیان کی۔ اور غلام اور لونڈی دونوں کو گرفتار کرنے کا حکم دے دیا۔ وہ گرفتار ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر انہیں سولی پر لٹکا دیا گیا۔ ابن سعد کے بقول انہوں نے چند احادیث بھی روایت کیں۔

(استبصار۔ دلائل النبوۃ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ سنن ابی داؤد۔ استیعاب)

سوال: بتایئے مدینہ منورہ میں سب سے پہلے کس کو پھانسی دی گئی؟

جواب: صحابیہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے قاتل ایک غلام اور لونڈی کو اس جرم میں مدینہ میں سب سے پہلے پھانسی دی گئی۔

(جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے زندہ شہید خاتون کسے فرمایا تھا؟

جواب: حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو۔ آپ بعض اوقات اپنے ساتھ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف روانہ ہوئے اور ارشاد فرماتے، چلو آج زندہ شہید خاتون کے ہاں چلیں۔ ان کے گھر جاتے، ان کی خیریت دریافت فرماتے۔ کچھ دیر آرام کرتے۔ ان کے لئے دعا فرماتے اور واپس تشریف لاتے۔ حضور ﷺ کو ان کی شہادت کے بارے میں وحی کے ذریعے آگاہ کر دیا گیا تھا۔

(دلائل النبوت۔ اصابہ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ استیعاب۔ طبقات)

حضرت ام سعد جمیلہ رضی اللہ عنہا بنت سعدؓ

(کم سن صحابیہ/ انصاریہ/ عالمہ وفاضلہ/ حافظہ)

سوال: حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا بنت سعد کا تعلق قبیلہ خزرج کے خاندان حارث سے تھا۔ ان کی کنیت بتا دیجئے؟

جواب: حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا بنت سعد کی کنیت ام سعد تھی اور اسی سے وہ زیادہ مشہور

تھیں۔ بعض روایات میں ان کی کنیت ام سعد کے علاوہ ام العلاء بھی ہے۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر اعلام النبلا۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا بنت سعد رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ نسب کیا ہے؟

جواب: حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا بنت سعد کا سلسلۂ نسب یہ ہے: جمیلہ رضی اللہ عنہا بنت سعد رضی اللہ عنہ بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرالقیس بن مالک اعز بن ثعلبہ بن عب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر اعلام النبلا۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا کے والد کون تھے؟

جواب: ان کے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ربیع انصاری تھے۔ ان کا شمار عظیم المرتبت صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کب رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے اور آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا بنت سعد رضی اللہ عنہ کے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ربیع اصحاب بدر میں سے ہیں۔ بتائیے انہوں نے کس غزوے میں شہادت پائی۔؟

جواب: حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ربیع انصاری نے ۲ ہجری میں غزوۂ بدر میں دادِ شجاعت دی اور پھر ۳ ہجری میں غزوۂ احد میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا بنت سعد رضی اللہ عنہ کے والد نے شہادت سے پہلے

کیا پیغام دیا تھا؟

جواب: حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ربیع نے اپنے آخری لمحات میں انصار کو پیغام دیا تھا: ''اگر آج رسول اللہ ﷺ شہید ہو گئے اور تم میں سے کوئی ایک بھی زندہ بچا تو اللہ کو ہرگز منہ نہ دکھا سکو گے۔ اور اس کے سامنے تمہارا کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔ ہم نے لیلۃ العقبہ میں رسول اللہ ﷺ پر قربان ہونے کا حلف اٹھایا تھا۔''

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ۔ مختصر سیرۃ الرسول ﷺ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ربیع کی شہادت کے وقت حضرت جمیلہ کم سن تھیں۔ بتایئے ان کی پرورش کس نے کی؟

جواب: ان کی پرورش اور تربیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ذمہ لے لی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت خارجہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہا بن ربیع کی چچازاد بہن تھیں۔ اس لحاظ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا کے پھوپھا تھے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا بنت سعد رضی اللہ عنہ کے والد کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟

جواب: ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: ''یہ اس شخص کی بیٹی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت بلند مرتبہ عطا کیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ پر اپنی جان قربان کر دی اور قیامت کے دن حضور ﷺ کے نقیبوں میں شمار کیا جائے گا۔'' ایک اور موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''یہ اس شخص کی بیٹی ہے جو ہم دونوں سے بہتر ہے۔''

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: ام سعد رضی اللہ عنہا حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہ بنت سعد رضی اللہ عنہ کو علم و فضل میں کس درجہ کمال حاصل تھا؟

جواب: انہوں نے متعدد جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ ام المؤمنین حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اکتساب علم اور وہ علم وفضل کے عتبار سے بلند درجے پر تھیں۔ وہ نہ صرف احادیث کی راویہ تھیں بلکہ تفسیر قرآن کے رموز سے بھی پوری طرح واقف تھیں۔ صحابی رسول ﷺ حضرت داود رضی اللہ عنہ بن حصین حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا سے قرآن پاک کا درس لیا کرتے۔ وہ قرآن پاک کے بعض حصوں کی حافظہ تھیں اور باقاعدہ درس دیا کرتی تھیں۔

(ترمذی۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت ام سعد جمیلہ رضی اللہ عنہا بنت سعد کے اس نامور فرزند کا نام بتا دیجیے جو فقہ میں مشہور تھے؟

جواب: حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے۔ ان کا شمار فقہائے سبعہ مین ہوتا ہے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرام سعد رضی اللہ عنہا کا نکاح کس جلیل القدر صحابی سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت ام سعد جمیلہ رضی اللہ عنہا کا نکاح صحابی رسول ﷺ حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت انصاری سے ہوا تھا۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت یمان

(انصاریہ/محدثہ)

سوال: یمانی خاندان سے تعلق رکھنے والی اس صحابیہ کا نام بتا دیں جو حدیث کی راویہ بھی ہیں؟

جواب: یمانی خاندان کی اس صحابیہ کا نام حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت یمان بن جابر عسمیہ اشہلیہ انصاریہ ہے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت یمان کے والد جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔ نام بتا دیجیے؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت یمان جلیل القدر حابی حضرت یمان رضی اللہ عنہا بن

حسیل کی بیٹی تھیں۔ وہ غزوہ احد میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: ایک بھائی حضرت فاطمۃ بن یمان کے ایسے بھی تھے جو راز دار نبوت کے نام سے مشہور تھے۔ انہیں یہ لقب کیسے ملا؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت یمان کے ایک بھائی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہا بن یمان رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ راز دار پیغمبر تھے۔ حضور ﷺ بہت سی باتیں ان کو بتا دیتے تھے جو کسی دوسرے صحابی کو نہیں بتاتے تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہا کے ذمے جنگ خندق میں دشمن کی خبر لانا بھی تھا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت یمان کی والدہ رباب رضی اللہ عنہا بنت کعب بھی اسلام لائیں۔ ان کے اور کن بھائیوں نے اسلام قبول کیا؟

جواب: ان کے ایک اور بھائی حضرات صفوان رضی اللہ عنہ بن یمان بھی صحابی تھے اور اپنے والد اور بھائی کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ ان کی دو بہنیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت یمان اور خولہ رضی اللہ عنہا بنت یمان بھی صحابیہ تھیں۔

(روض الانف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے لمحات میں کس صحابیہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی زیارت کی تھی؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت یمان کو رسول اللہ ﷺ کی وفات سے چند لمحے پہلے آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضور ﷺ کے آخری لمحات میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت یمان نے حضور ﷺ سے کیا عرض کیا اور انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو بخار کی شدت اور تکلیف میں دیکھا تو عرض

کیا: ''یا رسول اللہ! ﷺ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ سے یہ تکلیف دور فرمائے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سب سے زیادہ سخت تکالیف انبیاء علیہ السلام کو پہنچا کرتی ہیں۔ پھر ان کو جو ان کے قریب ہوں۔ پھر جو (ان کے بعد) ان کے قریب ہوں۔'' (مسند احمد بن حنبل۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

حضرت ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا

(سابقون الاولون/ مہاجر مدینہ/ مبلغہ)

سوال: حضرت ام شریک دوسیہ کا تعلق قبیلہ دوس سے تھا۔ وہ مکے کب آئیں؟

جواب: ان کا قبیلہ دوس یمن کے ایک طرف آباد تھا۔ وہ کب اور کس سلسلے میں مکے آئیں سیرت نگاروں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تہذیب التہذیب۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: بتائیے حضرت ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا مکہ میں قیام پذیر تھیں۔ انہوں نے اعلان نبوت کے ابتدائی دور میں ہی اسلام قبول کر لیا اور سابقون الاولون کی جماعت میں شامل ہو گئیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تہذیب التہذیب۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: اسلام لانے پر حضرت ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا کے عزیز و اقارب انہیں کس طرح سزائیں دیتے؟

جواب: ان کے مشرک عزیز و اقارب نے انہیں دھوپ میں کھڑا کر دیا اور ان کو روٹی کے ساتھ شہد کھلاتے جس کی تاثیر گرم ہوتی ہے۔ پانی پلانا بند کر دیا تین دن کے بعد ان سے کہا کہ جو دین تم نے اختیار کیا ہے اس کو چھوڑ دو۔ وہ تین دن کی سختی سے بدحواس ہو گئی تھیں۔ ان کا مطلب نہ سمجھیں۔ ان لوگوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ وہ سمجھ گئیں کہ مجھ سے توحید کا انکار چاہتے ہیں۔ فوراً بولیں: ''خدا کی قسم میں تو اسی عقیدے پر قائم

ہوں۔‘‘ انہوں نے دین سلام چھوڑنے سے انکار کیا تو مشرکین نے تشدد کیا۔

(طبقات ابن سعد۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے کون سی صحابیہ آغاز اسلام میں قریش کی عورتوں میں اسلام کی تبلیغ کیا کرتی تھیں؟

جواب: حضرت ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا نے نہ صرف خود اسلام قبول کیا بلکہ آغاز اسلام میں قریش کی عورتوں میں اسلام کی تبلیغ کیا کرتی تھیں۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: تبلیغ اسلام کے علاوہ مکہ میں حضرت ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا اسلام کی کیا خدمت کرتی تھیں؟

جواب: ہجرت سے پہلے مکہ میں حضرت ام شریک دوسیہ نومسلموں کی کفالت کیا کرتی تھیں۔ وہ ایک متمول اور فیاض صحابیہ تھیں۔ غریب مسلمانوں کی مالی مدد کرتی تھیں۔

(صحیح مسلم۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: قریش مکہ نے حضرت ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا کو مکہ سے کیوں نکال دیا تھا؟

جواب: حضرت ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا قریش کی عورتوں میں اسلام کی تبلیغ کرتی تھیں۔ مشرکین مکہ کو ان کی خفیہ تبلیغ کا علم ہوا تو ان کو مکہ سے نکال دیا۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا نے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تہذیب الاسما، واللغات)

سوال: مدینہ طیبہ میں حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں کثرت سے مہمانوں کی آمد کیوں رہتی تھی؟

جواب: آپ فیاض اور سخی تھیں۔ لوگوں کو دل کھول کر کھانا کھلایا کرتی تھیں۔ انہوں نے اپنے گھر کو لوگوں کے لیے عام مہمان خانہ بنا دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں باہر

سے جو مہمان آتے تھے وہ اکثر حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا کے مکان میں قیام کرتے تھے۔ (طبقات۔ سنن نسائی۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کو عدت کا زمانہ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں گزارنے کا مشورہ دیا۔ پھر منع کیوں فرمادیا؟

جواب: ۱۰ ہجری میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کو ان کے شوہر حضرت ابوعمرو حفص رضی اللہ عنہ بن مغیرہ نے طلاق دے دی تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا کہ اپنی عدت کا زمانہ ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزارو۔ پھر آپ نے بعد میں فرمایا کہ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں اکثر مہمانوں کی آمد و رفت رہتی ہے۔ ان کے عزیز و اقارب بھی وہاں آتے ہیں اس لیے وہاں پردے کا اہتمام نہ ہو سکے گا۔ اس لیے تم اپنی عدت کا زمانہ اپنے نابینا ابن عم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں گزارو۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ سے کس قدر محبت تھی؟

جواب: حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ سے بے حد محبت اور عقیدت تھی۔ ان کے پاس ایک کپی تھی۔ اس میں سے حضور ﷺ کے لیے گھی ہدیۃً بھیجا کرتی تھیں۔ اس میں سے گھی ختم ہونے کو نہیں آتا تھا حالانکہ اپنے بچوں کو بھی اس میں سے گھی دیتی تھیں۔ ایک دن کپی کو الٹ کر دیکھا کہ کتنا گھی ہے۔ اسی دن سے کپی گھی سے خالی ہوگئی۔ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا، اگر تم اس کپی کو نہ الٹتیں تو اس میں سے گھی عرصہ تک ختم نہ ہوتا۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت شفاء رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ

(مہاجر مدینہ/ طیبہ/ عالمہ وفاضلہ/ کاتبہ)

سوال: جلیل القدر صحابیہ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ کا تعلق قریش کے خاندان عدی

سے تھا۔ آپ کا حسب ونسب کیا تھا؟

جواب: حضرت شفاء بنت عبداللہ کا سلسلۂ نسب یہ ہے: شفاء رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ بن عبد شمس بن خلف بن سداد بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوئی۔ عدی کے دوسرے بھائی مرہ تھے جو رسول اللہ ﷺ کے اجداد میں سے ہیں۔ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب آٹھویں پشت میں رسول اللہ ﷺ کے نسب سے جا ملتا ہے پانچویں پشت میں حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نسب سے مل جاتا ہے۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ نسب قریش)

سوال: حضرت شفاء رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ کی والدہ کون تھیں؟

جواب: شفاء رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ کی والدہ فاطمہ بنت وہب بن عمرو بن عائذ بن عمر بن مخزوم تھا۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ استیعاب)

سوال: حضرت شفاء رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ کی کنیت کیا تھی؟

جواب: حضرت شفاء بنت عبداللہ کی کنیت ام سلیمان اور ام حثمہ تھی۔ لیکن وہ شفاء بنت عبداللہ کے نام سے مشہور ہوئیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے حضرت شفاء رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ کس کام میں زیادہ مشہور تھیں؟

جواب: انہوں نے طب میں بھی مہارت حاصل کی تھی اور جھاڑ پھونک میں بہت مشہور تھیں۔ چونکہ ان کے دم وغیرہ میں شرکیہ الفاظ نہیں ہوتے تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انہیں جھاڑ پھونک کی اجازت دے دی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھی سکھلا دیں۔

(مسند احمد۔ طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ۔ تہذیب التہذیب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت شفاء رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: صحابیہ حضرت شفاء بنت عبداللہ کی شادی ابوحثمہ بن حذیفہ عدوی سے ہوئی تھی۔ ابو

حثمہ بن حذیفہ بن تمام قریشی عدوی بھی ان کے شوہر کا نام بتایا گیا ہے۔ اس کے بارے میں مزید تفصیلات نہیں ملتیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: علم طب میں مہارت کے ساتھ ساتھ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ کو کیا خاص امتیاز حاصل تھا؟

جواب: وہ قریش کی ان چند خواتین میں سے تھیں جو لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ وہ کتابت میں بھی مہارت رکھتی تھیں۔ (زادالمعاد۔ تہذیب التہذیب۔ استیعاب۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت شفاء رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ نے کب اسلام قبول کیا اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ ہجرت مدینہ سے کچھ عرصہ پہلے مکہ میں اسلام لائیں۔ پھر رسول رحمت ﷺ کے حکم سے مدینہ کی طرف ہجرت کر گئیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت بھی کی تھی۔ حضور ﷺ نے انہیں ایک مکان عطا فرمایا۔

(تہذیب التہذیب۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت شفاء رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے کون سے متبرکات تھے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کبھی کبھی دوپہر کو حضرت شفاء رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ کے گھر تشریف لاتے اور آرام فرماتے۔ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کے لیے ایک بستر اور تہبند بنا رکھا تھا جن کو آپ استراحت کے وقت استعمال کرتے تھے۔ ان میں حضور ﷺ کا پسینہ بھی جذب ہوتا تھا۔ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا نے یہ متبرک چیزیں سنبھال لیں۔ پھر ان کے بیٹے کا پاس رہیں۔ مروان بن حکم نے ان کے بیٹے سے یہ چیزیں لے لیں۔

(اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت شفاء رضی اللہ عنہ بنت عبداللہ کی کس طرح تکریم کرتے تھے؟

جواب: وہ خلیفہ بنے تو بعض معاملات میں حضرت شفاء رضی اللہ عنہ سے رائے لیتے تھے۔ وہ بازار کا اہتمام بھی ان کے سپرد کرتے تھے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت شفاء رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ نے کب وفات پائی؟ آپ سے کتنی اولادیں تھیں؟

جواب: حضرت شفاء رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے آخر میں یا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کسی وقت وفات پائی۔ ایک لڑکا سلیمان رضی اللہ عنہ اور ایک لڑکی پیچھے چھوڑے۔ انہوں نے بارہ حدیثیں روایت کیں۔

(اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

﴿حضرت ام درداء خیرہ رضی اللہ عنہا﴾

(انصاریہ/ عالمہ)

سوال: بتایئے حضرت ام درداء خیرہ رضی اللہ عنہا کون تھیں؟

جواب: آپ جلیل القدر صحابی حضرت ابو حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ انصاری کی اہلیہ تھیں۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ام درداء خیرہ رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا تھا؟

جواب: انہوں نے دو ہجری میں غزوۂ بدر کے بعد اپنے شوہر کے ساتھ اسلام قبول کیا اور حضور اقدس ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ مسند احمد بن حنبل۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ام درداء خیرہ رضی اللہ عنہا کے چند خصوصی فضائل کیا تھے؟

جواب: سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ وہ عقل وفہم، شغف عبادت، محاسن اخلاق، علم وفضل،

تفقہ، فی الدین اور اصابت رائے جیسی خصوصیات کی حامل صحابیہ تھیں۔

(ادب المفرد۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ سیر اعلام النبلا۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: انہوں نے دورِ عثمانی میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہا سے دو سال قبل شام میں وفات پائی۔ (سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت ام بشر رضی اللہ عنہا

(انصاریہ/ عالمہ وفقیہہ)

سوال: حضرت ام بشر رضی اللہ عنہا اصاریہ مشہور صحابی حضرت براء رضی اللہ عنہ بن معرور سلمی کی صاحبزادی تھیں ان کا حسب ونسب بتا دیجیے؟

جواب: انؓ کا سلسلۂ نسب یہ ہے: ام بشر رضی اللہ عنہا بنت براء رضی اللہ عنہ بن معرور بن ضحر بن سابق بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ خزرجی۔ ان کو ام بشر کی بجائے ام مبشر بھی کہا جاتا ہے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذ رصحابیاتؓ۔ سیر اعلام النبلاء۔ استیعاب)

سوال: حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا یا ام بشر نے کب اسلام قبول کیا اور رسول اللہ سے بیعت کی؟

جواب: انصاریہ حضرت ام بشر رضی اللہ عنہا نے مدینہ منورہ میں اسلام کی آمد کے وقت ہی ہجرتِ نبوی سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا اور پھر بیعت کا شرف بھی حاصل کیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت ام بشر رضی اللہ عنہا کے والد حضرت براء رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے لیلۃ العقبہ کے موقع پر نقیب بنایا تھا۔ حضرت ام بشر رضی اللہ عنہا کے شوہر کون تھے؟

جواب: حضرت ام بشر رضی اللہ عنہا حضرتِ زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کی بیوی تھیں جو جلیل القدر صحابی تھے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تہذیب التہذیب)

سوال: علم میں بلند مقام رکھنے والی اور احادیث کی راویہ حضرت ام بشر رضی اللہ عنہا نے علوم کس سے حاصل کیے؟

جواب: حضرت ام بشر رضی اللہ عنہا علم اور فقہ میں بلند مقام رکھتی تھیں۔ وہ بڑے صحابہ رضی اللہ عنہا میں سے تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لیے جاتی ہیں اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کے ہاں بھی ان کا کثرت سے آنا جانا تھا۔ خصوصاً ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے گہرا تعلق تھا۔ اس طرح ان کو حدیث یاد کرنے اور فقہی علوم جاننے کا موقع ملا۔ (تہذیب التہذیب۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ام بشر رضی اللہ عنہا نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد تک زندہ رہیں۔ اور پھر مدینے میں ہی انتقال کر گئیں۔ (اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب۔ اصابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ طبقات)

ماہراتِ طب و جراحی

حضرت ام رُفَیْدَہ (رُفَیْدَہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا)

(طبیبہ)

سوال: بتایئے ام رفیدہ یا رفیدہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا کون تھیں؟

جواب: ان کا نام بعض روایات میں ام رفیدہ اور بعض میں زفیدہ آیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ تھیں اور طبیبہ بھی تھیں۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: حضرت ام رفیدہ یا رفیدہ رضی اللہ عنہا کس کام میں مہارت رکھتی تھیں؟

جواب: حضرت ام رفیدہ رضی اللہ عنہا طب اور جراحی میں مہارت رکھتی تھیں اور زخمیوں کا علاج معالجہ کیا کرتی تھیں۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے کس صحابیہ رضی اللہ عنہا کو مسجد نبوی کے اندر خیمہ لگانے کی اجازت دی تھی؟

جواب: حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کا خیمہ مسجد نبوی کے پاس تھا جس میں جراحی اور مرہم پٹی کا سامان ہوتا تھا۔ بعض موقعوں پر رسول اللہ ﷺ نے انہیں مسجد نبوی کے اندر بھی خیمہ لگانے کی اجازت دی تھی۔ غزوۂ احزاب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ زخمی ہوئے تو حضرت ام رفیدہ رضی اللہ عنہا نے ان کا علاج کیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ تاریخ اسلام)

حضرت لیلیٰ غفاریہ رضی اللہ عنہا

(طبیبہ)

سوال: نہایت مخلص اور متقی صحابیہ حضرت لیلیٰ غفاریہ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: حضرت لیلیٰ غفاریہ رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ بنو غفار سے تھا۔ مشہور صحابی حضرت ابوذر غفاری کی اہلیہ کا نام بھی لیلیٰ تھا۔ تاہم سیرت نگاروں نے وضاحت نہیں کی کہ وہی لیلیٰ ہیں یا کوئی اور۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے حضرت لیلیٰ غفاریہ رضی اللہ عنہا غزوات میں کیا خدمات سرانجام دیتی تھیں؟

جواب: حضرت لیلیٰ غفاریہ رضی اللہ عنہا طب اور جراحی میں مہارت رکھتی تھیں۔ وہ خود روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شریک ہوتی تھی اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب)

حضرت امیہ غفاریہ رضی اللہ عنہا

(طبیبہ)

سوال: بتائیے حضرت امیہ غفاریہ رضی اللہ عنہا کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: آپ علم طب سے واقف تھیں اور آپ کا تعلق بنوغفار سے تھا۔

(مدارج النبوۃ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: غزوۂ خیبر کے موقعے پر حضرت امیہ غفاریہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کیا عرض کی؟

جواب: وہ چند خواتین کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ ہم چاہتی ہیں کہ آپ کے ساتھ میدان جہاد میں جائیں۔ زخمیوں کا علاج کریں اور مجاہدین کو ہر ممکن امداد فراہم کریں گے۔“ رسول اللہ ﷺ نے ان کی تجویز کو پسند فرمایا اور اجازت دے دی۔ (مدارج النبوۃ۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت ام زیاد اشجعیہ رضی اللہ عنہا

(طبیبہ)

سوال: حضرت ام زیاد اشجعیہ رضی اللہ عنہا طب و جراحی میں ماہر تھیں۔ بتائیے ان کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: حضرت ام زیاد اشجعیہ رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ بنو اشجع سے تھا۔ اور وہ اپنی طبی مہارت

کی وجہ سے مشہور تھیں۔ (طبقات۔ صحیح مسلم۔ مسند ابی داؤد۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت ام زیاد اشجعیہ نے غزوۂ خیبر میں مسلمانوں کی کس طرح مدد کی تھی؟

جواب: انہوں نے پانچ دوسری خواتین کے ساتھ غزوۂ خیبر میں چرخہ کات کر مسلمانوں کی مدد کی تھی۔ وہ میدان جنگ سے تیر اٹھا کر لاتیں اور مجاہدین کو ستو پلاتی تھیں۔

(طبقات۔ صحیح مسلم۔ مسند ابی داؤد۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام زیاد اشجعیہ رضی اللہ عنہا غزوات میں کیا خدمات سرانجام دیتی تھیں؟

جواب: زخمیوں کو پانی پلانے اور ان کی دیکھ بھال کے علاوہ زخمیوں کی مرہم پٹی بھی کرتی تھیں۔ طب اور جراحی میں مہارت رکھنے کی وجہ سے زخمیوں کے بہتر علاج معالجے کی طرف توجہ دیتی تھیں۔ (طبقات۔ اصابہ۔ تہذیب التہذیب۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بنت حارث

(انصاریہ/ سابقون الاولون/ طبیبہ/ عالمہ وفاضلہ)

سوال: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام اور نسب کیا تھا؟

جواب: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام نسیبہ تھا لیکن کنیت سے مشہور ہوئیں۔ باپ کا نام حارث جو انصاری قبیلے مالک بن نجار سے تعلق رکھتے تھے۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بنت حارث ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئیں۔ بتایئے انہوں نے کب اسلام قبول کیا اور بیعت کی؟

جواب: انہوں نے ۱۲ بعث نبوی میں بیعت عقبۂ اولیٰ کے بعد اسلام قبول کیا اور انصار کے سابقون الاولون میں شامل ہوئیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی مدینہ میں تشریف آوری کے بعد بیعت کی۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ تہذیب التہذیب۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا ایک طبیبہ تھیں۔ وہ جنگ میں کیا خدمات سرانجام دیتی

تھیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ انہیں غزوات میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ وہ میدان جنگ میں مجاہدین کو پانی پلاتیں۔ ان کے زخموں کی مرہم پٹی کریں۔ ان کے خون صاف کرتیں اور روکتیں۔ ان کے کھانوں کا بندوبست کرتی تھیں۔ اگر کوئی بیمار ہو جاتا تو اس کی تیمار داری کرتی تھیں۔

(المغازی۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کتنے غزوات میں شرکت کی؟

جواب: وہ سات غزووں میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہیں۔ وہ خود کہتی ہیں کہ مجاہدین کے کجاووں کی دیکھ بھال کے لیے پیچھے رہتی۔ مجاہدین کے لیے کھانا پکاتی۔ زخمیوں کا علاج کرتی اور مصیبت زدوں کی نگہداشت کرتی تھیں۔

(المغازی۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی میت کو کس صحابیہ رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا؟

جواب: ۸ ہجری میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول نے وفات پائی۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے چند دوسری خواتین کے ساتھ مل کر حضور ﷺ کی ہدایات کے مطابق ان کی میت کو غسل دیا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیرت حلبیہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے کتنی محبت کرتی تھیں؟

جواب: اس صحابیہ رضی اللہ عنہا کو حضور اقدس ﷺ سے بے پناہ محبت تھی۔ وہ آپ کے احکام کی پوری تعمیل کرتیں اور کوئی کام حضور ﷺ کی اجازت کے بغیر نہ کرتیں۔

(طبقات۔ سیر اعلام النبلا۔ تہذیب التہذیب۔ اصابہ)

سوال: علم وفضل کے لحاظ سے بھی حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کو بلند مقام حاصل ہے۔ ان سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: ان سے اکتالیس احادیث مروی ہیں اور محدثین نے روایت حدیث کے لحاظ سے

انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم وصحابیات رضی اللہ عنہما کے چوتھے طبقے میں شمار کیا ہے۔ بعض مسائل میں ان کی روایات بڑی معتبر مانی جاتی ہیں۔

(صحیح بخاری۔ سنن ابن ماجہ۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام)

سوال: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: کتب سیرت میں حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے سال وفات کا ذکر نہیں ملتا۔ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ خلافت راشدہ کے عہد میں زندہ تھیں۔ ان کے فرزند کی وفات اسی دور میں ہوئی۔ اس کے بعد وہ مستقل طور پر بصرہ چلی گئیں اور وہیں انتقال فرمایا۔

(اصابہ۔ طبقات۔ استیعاب۔ سیر اعلام النبلاء۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے بصرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کس صحابیہ رضی اللہ عنہا کے گھر آرام فرماتے تھے؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ام عطیہ انصاریہ کے گھر دوپہر کا آرام فرماتے تھے۔

(سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

﴿حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا بنت محصن﴾

(مہاجر مدینہ/ طبیبہ/ عالمہ وفاضلہ)

سوال: صحابی رسول حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہا بن محصن کی اس بہن کا نام بتادیجیے جو صحابیہ تھیں؟

جواب: حضرت ام قیس بنت محصن حضور ﷺ کی صحابیہ تھیں اور وہ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہا بن محصن اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن محصن کی بہن تھیں۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ تہذیب)

سوال: بتایئے حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: ان کا اصل نام آمنہ بنت محصن بتایا گیا ہے۔ لیکن ام قیس کے نام سے مشہور ہوئیں۔

(تہذیب التہذیب۔ طبقات۔ استیعاب۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کا حسب ونسب بتا دیجیے؟

جواب: ان کا تعلق بنو اسد بن خزیمہ سے تھا۔ نسب نامہ یہ ہے: ام قیس رضی اللہ عنہا بن حرثان بن قیس بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔۔

(تہذیب التہذیب۔ طبقات۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتائیے حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ نے ہجرت نبوی سے پہلے اسلام قبول کیا۔ یہ روایت بھی ہے کہ آپ سابقون الاولون میں شمار کی جاتی ہیں۔ یہ اپنی قوم بنی اسد کے ساتھ ہی اسلام لے آئی تھیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: مشرکین مکہ نے اسلام لانے پر حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کو اذیتیں دیں تو انہوں نے کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کے حکم سے حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا اپنے خاندان کے دوسرے افراد کے ساتھ مدینہ ہجرت کر گئیں۔ ان میں قبیلہ بنو غنم بن دودان کے تمام افراد شامل تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ اسد الغابہ)

سوال: کہا جاتا ہے کہ حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کو طب سے بھی واقفیت تھی۔ آپ نے یہ علم کس سے حاصل کیا؟

جواب: حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا بنت محصن نے طب نبوی کا علم براہ راست رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا تھا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کو راویانِ حدیث میں بھی مقام حاصل ہے۔ بتائیے آپ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: حضرت ام قیس حدیث شریف کی روایات وحفظ کی طرف متوجہ ہوئیں۔ اور چوبیس احادیث صرف نبی اکرم ﷺ ہی سے روایت فرمائیں۔

(تاریخ اسلام۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی دعا کا معجزہ تھا کہ حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا نے طویل عمر پائی۔ بتایئے آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی؟

جواب: حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا تو مجھے بڑا غم ہوا۔ میں نے غسل دینے والے کو کہا، میری بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے غسل مت دینا کہیں تو اس کو قتل کر دے۔ عکاشہ نے آپ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں جا کر بتایا کہ میری ذہنی کیفیت یہ ہو گئی ہے اور میں نے یہ کہا ہے۔ آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''اسے کیا ہوا۔ اس کی عمر لمبی ہو گئی ہے۔'' نبی اکرم ﷺ کی دعا مستجاب ہوئی اور حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا ایک بڑی بابرکت اور سعادت والی طویل عمر پائی۔

(نسائی۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ اصابہ۔ تہذیب التہذیب)

شاعر صحابیاتؓ

﴿حضرت خنساء رضی اللہ عنہا﴾

(شاعرہ/ بزرگ صحابیہ)

سوال: عرب کی مشہور شاعرہ ارثی العرب کے نام سے مشہور تھیں۔ ان کا اصل نام ونسب کیا ہے؟

جواب: ان کا اصل نام تماضر تھا۔ خنساء لقب یا تخلص تھا۔ قبیلۂ قیس کی یہ نامور شاعرہ خاندان سلیم سے تعلق رکھتی تھی۔ اس کا سلسلۂ نسب یہ ہے: خنساء رضی اللہ عنہا بنت عمرو بن الشرید بن رباح بن یقظہ بن عصیۃ بن خفاف بن امراء القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر۔ ان کا والد عمرو بنو سلیم کا رئیس تھا۔

(طبقات الشعراء۔ سیر الصحابیات ؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیات ؓ)

سوال: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا بنت عمرو نجد کی رہنے والی تھیں۔ ان کے قبیلے کے بارے میں سردار دو عالم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ نے قبیلے کی تعریف میں فرمایا: ”بلا شبہ ہر قوم کی ایک پناہ گاہ ہوتی ہے اور عرب کی پناہ گاہ قیس بن عیلان ہے۔“ (تذکار صحابیات ؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: خنساء کے معنی ہیں ہرنی۔ بتایئے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: اصل نام تو تماضر تھا مگر وہ بہت چست، ہوشیار اور خوبرو تھیں اس لیے خنساء کے لقب سے مشہور ہوئیں۔ (تذکار صحابیات ؓ۔ المنجد۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کو شعر و شاعری میں کس حد تک درک حاصل تھا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انہیں فطری طور پر شعر و سخن کا ذوق عطا کیا تھا۔ اس لیے وہ بچپن سے ہی شعر کہنے لگی تھیں۔ سن شعور تک پہنچنے میں ان کی شعری صلاحیتیں مزید پختہ ہو گئیں۔ اور پھر وہ ایک شہرۂ آفاق مرثیہ گو بن گئیں۔

(تذکار صحابیات ؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات الشعراء)

سوال: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کے والد کا انتقال ہوا تو ان کی دیکھ بھال کس نے کی؟

جواب: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کے جوانی تک پہنچنے سے پہلے ہی ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد ان کے بھائیوں معاویہ اور صخر نے ان کی سرپرستی کی۔ ان دونوں بھائیوں سے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کو بہت محبت تھی۔

(تذکار صحابیات ؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات الشعراء)

سوال: بتائیے بنو ہوازن کے کس شخص نے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کو شادی کا پیغام دیا تھا؟

جواب: بنو ہوازن کے مشہور شہسوار، شاعر اور رئیس درید بن صمہ نے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کو ان کے بھائی معاویہ کے ذریعے شادی کا پیغام بھیجا۔

(تذکار صحابیات ؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات الشعراء)

سوال: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا نے درید بن صمہ کے پیغام کو کیوں قبول نہ کیا؟

جواب: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا نے بعض وجوہات کی بنا پر یہ پیغام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ بعض سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ درید ایک معمر شخص تھا اور اس کی شکل وصورت بھی کچھ ایسی پسندیدہ نہ تھی۔ اس لیے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا نے اسے دیکھ کر ناپسند کیا اور اس کے خلاف کچھ اشعار بھی کہے جن میں درید اور اس کے قبیلے کا ذکر طنزیہ انداز میں کیا گیا تھا۔ (تذکار صحابیات ؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات الشعراء)

سوال: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: نامور شاعر حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی اپنے قبیلے کے ایک نوجوان عبدالعزیٰ (یا رواحہ بن عبدالعزیٰ) سے ہوئی۔ اس سے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کا ایک بیٹا ابوشجرہ عبداللہ پیدا ہوئے۔

(تذکار صحابیات ؓ۔ سیر الصحابیات ؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات الشعراء)

سوال: بتائیے حضرت عبدالعزیٰ کی وفات کے بعد عرب کی شاعرہ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا نے کس سے شادی کی؟

جواب: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا نے اپنے قبیلے بنو سلیم ہی کے ایک دوسرے شخص مرداس بن ابی عامر سے نکاح کیا۔ اس سے ان کے تین بیٹے عمرو، زید اور معاویہ (یا جبیرہ، جزعہ

اور معاویہ) اور ایک بیٹی عمرہ پیدا ہوئی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات الشعراء)

سوال: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کے دوسرے شوہر عبدالعزیٰ نے کس طرح وفات پائی؟

جواب: وہ ایک بہادر اور ہمت والا شخص تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک چشمے سے متصل دلدلی زمین کو قابل کاشت بنانے کی کوشش کی۔ وہاں کی آب و ہوا مرطوب تھی۔ اس کی صحت پر برا اثر پڑا اور وہ بخار میں مبتلا ہو کر انتقال کر گیا۔ اس کے بعد حضرت خنساء رضی اللہ عنہا نے ساری عمر بیوگی میں گزاری۔ اور بچوں کی پرورش کرتی رہیں۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ طبقات الشعراء)

سوال: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا نے شعر وسخن کی مشقت جاری رکھی۔ لیکن ان کی شہرت محدود رہی۔ بتایئے کس واقعے نے ان کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا؟

جواب: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کے دونوں بھائیوں نے دل و جان سے بہن کا خیال رکھا۔ لیکن یہ دونوں بھائی یکے بعد دیگرے انتقال کر گئے۔ جس سے ان کی شاعری میں بے انتہا تاثیر پیدا ہوگئی اور مرثیہ نگاروں میں ان کی شہرت دور دور تک پہنچ گئی۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات الشعراء)

سوال: بتایئے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کے بھائی معاویہ کو کیوں قتل کیا گیا؟

جواب: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کے بھائی معاویہ کا عکاظ کے میلے میں بنو مرہ کے ایک شخص ہاشم بن حرملہ سے جھگڑا ہو گیا تھا۔ اس نے ہاشم سے بدلہ لینے کے لیے اپنے اٹھارہ ساتھیوں کے ہمراہ مرہ پر دھاوا بول دیا۔ لڑائی کے دوران وہ ہاشم کے بھائی درید کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات الشعراء)

سوال: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کے دوسرے بھائی صخر کا انتقال کیسے ہوا؟

جواب: صخر نے اپنے بھائی معاویہ کے قتل کا بدلہ لینے کی قسم کھائی۔ اس نے موقع پا کر درید کو قتل کر دیا۔ اور اس کے ایک سلیمی ساتھی نے درید کے بھائی ہاشم بن حرملہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ لیکن صخر کے انتقام کی آگ ٹھنڈی نہ ہوئی اور وہ بنو مرہ پر برابر حملے

کرتا رہا۔ اسی دوران بنو مرہ کے حلیف بنو مرہ کے ایک شخص فقعس نے صخر کو شدید زخمی کر دیا اور وہ کئی ماہ کی علالت کے بعد انتقال کر گیا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات الشعراء)

سوال: بھائی صخر کی موت کا حضرت خنساء رضی اللہ عنہا پر کس قدر اثر ہوا؟

جواب: صخر بڑا بہادر، عقلمند اور خوبصورت جوان تھا۔ اس موت کا حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کو بے حد صدمہ ہوا۔ ان کے پردرد مرثیوں میں فصاحت و بلاغت کا رنگ نمایاں ہو گیا انہوں نے ایسے دل سوز مرثیے کہے کہ پورے عرب میں مشہور ہوئیں اور ہمعصر شعراء نے ان کا لوہا مانا۔

(درمنثور۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات الشعراء)

سوال: بتایئے عرب کی مشہور شاعرہ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کس میلے میں اپنے اشعار پڑھا کرتی تھیں؟

جواب: مکہ کے بازار عکاظ میں مشہور میلا لگا کرتا تھا جس میں عرب قبائل کے شعراء رؤسا اور علوم وفنون کے لوگ اکٹھے ہوتے تھے۔ شعراء اپنا کلام سناتے۔ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا بازار عکاظ کے میلے میں ہر سال شریک ہوتیں۔ لوگ مرثیے سننے کے لیے اصرار کرتے۔ سامعین فرط غم سے دھاڑیں مار مار کر روتے جن میں بڑے بڑے سنگدل اور خوفناک جنگجو بھی ہوتے تھے۔

(درمنثور۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات الشعراء)

سوال: عرب کے کس عظیم ترین شاعر نے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کے کلام کی تعریف کی تھی؟

جواب: بازار عکاظ میں عرب کا عظیم اور نامور شاعر نابغہ ذبیانی بھی آیا کرتا تھا۔ جو اپنے سرخ رنگ کے خیمے میں بیٹھتا اور شعراء اسے اپنا اپنا کلام سناتے۔ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا پہلی مرتبہ بازار عکاظ میں آئیں اور اس کو اپنا کلام سنایا تو اس نے بے حد تعریف کی۔

(درمنثور۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات الشعراء)

سوال: عرب کے نامور شاعر نابغہ زبیانی نے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کی شاعری کے

بارے میں کیا کہا تھا؟

جواب: اس نے کہا تھا: ''واقعی تو عورتوں میں بڑی شاعرہ ہے۔ اگر میں اس سے پہلے ابوبصیر (عشیٰ) کے اشعار نہ سن لیتا۔ تو تجھے اس زمانے کے تمام شعراء پر فضیلت دیتا۔ اور کہہ دیتا کہ تو جن وانس میں سب سے افضل ترین شاعرہ ہے۔''

(تذکارصحابیاتؓ۔ درمنثور۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ طبقات الشعراء)

سوال: عرب کے ایک بڑے شاعر بشار بن برد نے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کی شاعری پر کس انداز سے تبصرہ کیا ہے؟

جواب: وہ کہتا ہے: ''اگر خنساء رضی اللہ عنہا نہ ہوتی تو میں ہی سب سے بڑا شاعر تھا۔''

(تذکارصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ طبقات الشعراء)

سوال: بتایئے عہد بنوامیہ کے شاعر اخطل کو عبدالملک بن مروان نے کیا جواب دیا؟

جواب: اخطل ایک مرتبہ عبدالملک بن مروان کے دربار میں گیا اور اپنے اشعار سنانا چاہے۔ عبدالملک نے کہا: ''اگر تم مجھے شیر اور سانپ سے تشبیہہ دینا چاہتے ہو تو میں تمہارے شعر نہیں سنوں گا۔ ہاں اگر تو خنساء رضی اللہ عنہا کے کلام جیسے اشعار پیش کرنا چاہتے ہو تو کرو۔'' (اصابہ۔ تذکارصحابیاتؓ)

سوال: بشار بن برد ایک بڑا شاعر تھا۔ وہ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کی شاعری کا کس قدر معترف تھا؟

جواب: بشار بن برد ایک بڑا سخن فہم بھی تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ جب میں عورتوں کے اشعار دیکھتا ہوں تو ان میں کوئی نہ کوئی خامی ضرور پاتا ہوں۔ ایک مرتبہ لوگوں نے اس سے پوچھا کیا خنساء رضی اللہ عنہا کے اشعار بھی خامی سے پاک نہیں؟ اس نے جواب دیا، وہ تو مردوں سے بھی بڑھ گئی ہے۔ (اصابہ۔ اسدالغابہ۔ تذکارصحابیاتؓ۔ طبقات الشعراء)

سوال: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کب اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئیں؟

جواب: آقائے دو جہاں ﷺ نے جب اعلان نبوت فرمایا تو یہ آواز حضرت خنساء رضی اللہ عنہا تک بھی پہنچی۔ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے فطرتِ سعید سے نوازا تھا۔ حضور

ﷺ مدینہ تشریف لے گئے تو وہ اپنے قبیلے کے چند آدمیوں کو ساتھ لے کر در اقدس ﷺ پر حاضر ہوئیں اوراسلام قبول کیا۔ اس وقت ان کے بڑھاپے کا آغاز تھا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: قبول اسلام کے وقت رسول رحمت ﷺ نے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا سے کیا فرمایا؟

جواب: اس موقعے پر حضور اقدس ﷺ نے بڑی دیر تک ان کا کلام سنا۔ وہ سناتی جاتیں اور حضور ﷺ فرماتے جاتے ''شاباش اے خنساء رضی اللہ عنہا'' قبول اسلام کے بعد وہ واپس چلی گئیں اور تبلیغ کرنے لگی۔ کبھی کبھی مدینہ آتیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا اپنے بھائیوں کی موت کا سوگ کس طرح مناتی تھیں اور انہوں نے یہ طریقہ کس طرح چھوڑا؟

جواب: وہ بھائیوں کے سوگ میں ہمیشہ اپنے سر پر بالوں کا ایک گچھا باندھے رکھتیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طواف کے دوران اس کے سر پر سوگ کی یہ علامت دیکھی تو منع فرمایا۔ اس کے بعد حضرت خنساء رضی اللہ عنہا نے سوگ کی علامت ترک کر دی۔ یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تنبیہہ پر یہ علامت چھوڑی تھی۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا اور ان کے بیٹوں نے کس جنگ میں شرکت کی؟

جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہا کے دور خلافت میں سلطنت ایران کے ساتھ ایک خوفناک اور بڑی جنگ لڑی گئی جو قادسیہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس جنگ میں حضرت خنساء رضی اللہ عنہا نے اپنے چاروں بیٹوں کے ساتھ شرکت کی تھی۔

(تاریخ اسلام۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا نے جنگ قادسیہ شروع ہونے سے پہلے اپنے بیٹوں سے کیا کہا تھا؟

جواب: انہوں نے اپنے بیٹوں کو جوش دلاتے ہوئے کہا تھا: ''تم اپنی خوشی سے اسلام لائے اور اپنی خوشی سے ہجرت کی۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ جس طرح تم ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے اسی طرح تم ایک باپ کی اولاد ہو۔ میں نے نہ تمہارے باپ سے خیانت کی اور نہ تمہارے ماموں کو ذلیل ورسوا کیا۔ تمہارا نسب بے عیب ہے اور تمہارا حسب بے داغ۔ سمجھ لو کہ جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر کوئی کارثواب نہیں۔ آخرت کی دائمی زندگی دنیا کی فانی زندگی سے کہیں بہتر ہے۔ کل تم جنگ میں گھس جانا اور راہ حق میں دیوانہ وار تلوار چلانا۔ ہو سکے تو دشمن کے سپہ سالار پر ٹوٹ پڑنا۔ اگر کامیاب رہے تو بہتر اور اگر شہادت نصیب ہوئی تو یہ اس سے بھی بہتر ہے کہ آخرت کی فضیلت کے مستحق ہو گئے۔'' اگلے دن چاروں فرزند رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے جنگ میں کود پڑے اور دیوانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا نے اپنے چاروں بیٹوں کی شہادت پر کیسے شکر ادا کیا تھا؟

جواب: انہوں نے چاروں بیٹوں کی شہادت کی خبر سنی تو کہنے لگیں: ''اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ان کے راہ خدا میں شہید ہونے کا شرف بخشا۔''

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کا کس طرح اکرام کیا؟

جواب: ان کے بیٹے جنگ قادسیہ سے پہلے بھی کئی معرکوں میں شریک ہو چکے تھے۔ حکومت کی طرف سے ہر ایک کے لیے دو دو سو درہم سالانہ وظیفہ مقرر تھا۔ ان بیٹوں کی شہادت کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ وظیفہ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کے نام منتقل کر دیا۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے جنگ قادسیہ کے سات آٹھ سال بعد ۲۴ ہجری میں وفات پائی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق انہوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں

وفات پائی۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کے کلام پر مبنی ایک دیوان بھی تھا۔ بتائیے یہ کب شائع ہوا؟

جواب: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کا ضخیم دیوان مع شرح ۱۸۸۸ء میں بیروت سے چھپا۔ اس میں حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کے علاوہ ساٹھ دوسری خواتین کے مرثیے بھی ہیں ۱۸۸۹ء میں اس کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہوا اور دوبارہ چھپا۔ حضرت خنساء کے دیوان کی شرح ایک عیسائی الاب لویس الیسوعی نے انیس الجلساء کے نام سے لکھی تھی یہ شرح ۱۸۹۶ء میں بیروت سے شائع ہوئی۔ دیوان خنساء کے چھ قدیم نسخے تھے۔

(اصابہ۔ طبقات الشعراء۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ ماہنامہ فاران کراچی)

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت عوام

(شاعرہ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت عوام ایک شاعر صحابیہ تھیں۔ ان کا حسب ونسب کیا ہے؟

جواب: یہ قریش کے خاندان بنو اسد بن عبد العزیٰ سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے: زینب رضی اللہ عنہا بنت عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔

(نسب قریش۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات الشعراء)

سوال: حواری رسول ﷺ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام کا حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت عوام سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت زبیر رضی اللہ عنہا بن العوام حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت عوام کے حقیقی بھائی تھے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ تہذیب التہذیب)

سوال: ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت عوام کی رشتہ دار تھیں۔ رشتہ بتادیجے؟

جواب: سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی پھوپھی تھیں۔ ان کے

بھائی عوام بن خویلد کی بیٹی تھیں۔

(طبقات۔اصابہ۔تہذیب التہذیب۔تذکار صحابیاتؓ۔اسد الغابہ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت عوام شعر و شاعری میں اچھا خاصا درک رکھتی تھیں۔ بتائیے وہ کب اسلام لائیں؟

جواب: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بن عوام نے اپنے بھائی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا۔

(طبقات۔اصابہ۔تہذیب التہذیب۔تذکار صحابیاتؓ۔اسد الغابہ)

سوال: جنگ جمل میں حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ان کی بہن حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کس طرح غم کا اظہار کیا؟

جواب: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت عوام نے بھائی کی شہادت پر ایک پر درد مرثیہ کہا تھا۔

(طبقات الشعراء۔اصابہ۔اسد الغابہ۔تذکار صحابیاتؓ)

حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید

(شاعرہ/سابقون الاولون/مہاجر مدینہ)

سوال: جلیل القدر صحابی حضرت سعید بن زید کی اس بہن کا نام بتادیں جو شاعرہ بھی تھیں؟

جواب: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید حضرت سعید رضی اللہ عنہا بن زید کی بہن تھیں۔ وہ شعر و شاعری میں اچھا خاص درک رکھتی تھیں۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔

(طبقات۔البدایہ والنہایہ۔استیعاب۔اصابہ۔دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: قریش کے خاندان عدی سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید کا سلسلۂ نسب بتادیجیے؟

جواب: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب یہ ہے: عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن

لوئی۔ (طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ استیعاب۔ اصابہ۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بن خطاب اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب کا حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید کے چچا زاد بھائی تھے۔ مشہور صحابی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب ان کی چچا زاد بہن اور بھاوج بھی تھیں۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید کی والدہ کون تھیں؟ ماموں اور خالہ کا نام بھی بتا دیجیے؟

جواب: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید کی والدہ حضرت ام کریز رضی اللہ عنہا بنت حضرمی تھیں۔ ان کے ماموں حضرت علاء بن حضرمی اور خالہ صعبہ رضی اللہ عنہا بنت حضرمی تھیں۔ (طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ استیعاب۔ اصابہ۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: ”قیامت کے دن وہ تنہا ایک امت کی حیثیت سے اٹھیں گے“ حضور ﷺ نے کس کے بارے میں فرمایا تھا؟

جواب: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید کے والد زید بن عمرو کے بارے میں۔ زید ان لوگوں میں سے تھے جو زمانہ جاہلیت ہی میں توحید کے قائل تھے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے چند سال پہلے کسی نے قتل کر دیا تھا۔

(محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ مختصر سیرۃ الرسول ﷺ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: عاتکہ رضی اللہ عنہا نے بچپن یتیمی میں گزارا۔ تاہم سن شعور کو پہنچیں تو انہوں نے دعوت حق پر لبیک کہتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔

(سیر اعلام النبلا۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید قریش کی عورتوں میں کس وجہ سے مشہور تھیں؟

جواب: قریش کی عورتوں میں وہ اپنی شیریں کلامی اور فصاحت و بلاغت کی وجہ سے مشہور

تھیں۔ اچھے اشعار کہنا انہیں اپنے والد سے ورثے میں ملا تھا۔

(سیئر اعلام النبلاء۔ طبقات۔ تہذیب التہذیب۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید کی شادی کس صحابی سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید کی شادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ۔ سیئر اعلام النبلاء)

سوال: بتایئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی عنہ بن ابوبکر نے جہاد کیوں ترک کر دیا تھا؟

جواب: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید حسین و جمیل اور عاقلہ و فاضلہ خاتون تھیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ان سے بے حد محبت تھی۔ ان کے عشق میں ہر وقت گھر پر رہتے فکر معاش اور تجارت چھوڑ دی۔ حتیٰ کہ جہاد بھی ترک کر دیا تھا۔ وہ بھی ان پر جان چھڑکتی تھیں اور ہمیشہ ان کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دیتی تھیں۔

(المعارف۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابیہ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا نے بیٹے کو کیوں مجبور کیا کہ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دیں؟

جواب: چونکہ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید نے حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو جہاد پر جانے کے لیے مجبور نہیں کیا تھا اس لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ بیوی کو طلاق دے دیں۔

(المعارف۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید کو طلاق کیوں دے دی؟

جواب: والد کے کہنے پر پہلے تو وہ کچھ عرصہ ٹالتے رہے لیکن جب والد نے سخت اصرار کیا تو انہوں نے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کو ایک طلاق دے دی۔ لیکن بیوی سے جدائی

کے غم میں وہ پریشان رہنے لگے۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ سیر اعلام النبلا۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید سے رجوع کرنے کی کیوں اجازت دے دی؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے فراق میں غم سے نڈھال درد بھرے اشعار کہتے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نرم دل انسان تھے۔ انہوں نے یہ اشعار سنے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اپنی بیوی حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کرنے کی اجازت دے دی۔ تاہم اس کے بعد وہ ہر غزوے میں شریک ہونے لگے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید کے شوہر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی بکر نے کب اور کیسے وفات پائی؟

جواب: وہ غزوۂ طائف میں شریک ہوئے۔ محاصرے کے دوران ایک دن وہ دشمن کے تیر سے سخت زخمی ہو گئے۔ یہ زخم اس وقت تو مندمل ہو گیا لیکن تیر کا زہر اندر ہی اندر کام کرتا رہا۔ رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد شوال ۱۱ ہجری میں یہ زخم پھر سے ہرا ہو گیا۔ اسی تکلیف سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید نے اپنے محبوب شوہر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا کس حد تک اثر لیا؟

جواب: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید کو شوہر کی وفات کا گہرا دکھ ہوا۔ وہ بھی چونکہ شعر و شاعری میں درک رکھتی تھیں۔ اس موقع پر انہوں نے بھی ایک پر درد مرثیہ کہا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ شاعرات العرب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: صحابی رسول ﷺ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہ نے کس سے نکاح کیا؟

جواب: کچھ عرصے بعد حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید نے حضرت عمر فارق رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی ان کی وفاداری اور محبت مثالی رہی ان کی شہادت کے موقع پر بھی حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید نے ایک پُر درد مرثیہ کہا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ شاعرات العرب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس صحابی سے ہوا؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہ بنت زید کا نکاح حواریٔ رسول ﷺ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام سے ہوا۔

(تہذیب الاسماء واللغات۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ شاعرات العرب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید کے شوہر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۳۶ ہجری میں جنگ جمل کے موقعے پر ابن جرموز کے ہاتھوں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام شہید ہو گئے۔ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا فرط غم سے نڈھال ہو گئیں اور ان کی شہادت پر بھی ایک پردرد مرثیہ کہا۔

(تہذیب الاسماء واللغات۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ شاعرات العرب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کو کیا وصیت فرمائی تھی؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی بکر نے وفات کے وقت ایک باغ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کو دیا تھا اور کہا تھا کہ تو میرے بعد شادی نہ کرنا۔

(تاریخ طبری۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: عدت پوری ہونے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے کہا کہ مجھ پر ایسی شرط لگا دی گئی ہے جس کی وجہ سے میں نکاح نہیں کر سکتی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مسئلہ پوچھ لو۔

(تاریخ طبری۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہ کے مسئلے کا کیا حل بتایا؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے لیا ہے اس کے اہل خانہ کو واپس کر دو اور شادی کر لو۔ تو حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہ نے باغ واپس کر دیا۔ اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح فرما لیا۔ یہ شادی ۱۲ ہجری میں ہوئی۔ (تاریخ طبری۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے شادی کرنے سے معذرت کر لی اور کہا کہ میں جس سے شادی کرتی ہوں وہ شہید ہو جاتا ہے۔ آپ لوگوں کے سردار ہیں اور میں آپ کے قتل ہونے کا خوف کھاتی ہوں کیونکہ اہل مدینہ کہتے ہیں کہ جو بھی شہادت کا ارادہ رکھتا ہو وہ عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید سے نکاح کر لے۔ (دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید نے ۴۱ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بقول ابن کثیر ۴۰ ہجری میں انتقال کیا۔ (البدایہ والنہایہ۔ طبقات۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا خزاعیہ

(شاعرہ)

سوال: ہجرت نبوی کے حوالے سے حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کا نام بہت مشہور ہوا۔ ان کا اصل نام اور نسب بتا دیجیے؟

جواب: حضرت ام معبد خزاعیہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام عاتکہ تھا۔ ان کا نسب یہ ہے: عاتکہ بنت خالد بن خلیف بن منقذ (یا منقذ بن خلیف) بن ربیعہ بن اخرم بن خنیس بن حرام

بن سلول بن کعب بن عمرو۔ وہ اپنی کنیت ام معبد کے نام سے مشہور تھیں۔

(طبقات۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: حضرت ام معبد خزاعیہ رضی اللہ عنہا کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت ام معبد خزاعیہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کا نام تمیم بن عبدالعزیٰ خزاعی تھا۔ اس کا بیشتر وقت بکریاں چرانے میں گزرتا تھا۔ دونوں میاں بیوی کا تعلق بنوخزاعہ کی شاخ بنی کعب سے تھا۔

(طبقات۔ استیعاب۔ روض الانف۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام معبد خزاعیہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر کا خصوصی وصف کیا تھا؟

جواب: وہ مہمان نوازی میں مشہور تھے۔ ان کے پاس ایک خیمہ، بکریوں کے ایک ریوڑ، گنتی کے چند برتنوں اور مشکیزوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ ان کے دل ایثار اور خدمت خلق کے جذبے سے بھرے ہوئے تھے۔ وہ گزرنے والے مسافروں کی کھلے دل سے تواضع کرتے تھے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت ام معبد کا گھر کس جگہ پر واقع تھا؟

جواب: مکہ سے مدینہ منورہ جانے والے راستے پر صحرا کے کنارے ایک قدید نام کی ایک چھوٹی سی بستی میں ان لوگوں کا گھر تھا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اصابہ)

سوال: حضرت ام معبد خزاعیہ رضی اللہ عنہا نے کتنا عرصہ مسافروں کی مہمان نوازی کی؟

جواب: بعث نبوی کے تیرھویں سال تک حضرت ام معبد کو خدمت خلق کرتے ہوئے سالہا سال گزر گئے تھے اور مرتے دم تک ان کا یہ فیض جاری رہا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اصابہ)

سوال: حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا اور ان کا خاندان ابتدائے اسلام میں ایمان کیوں نہیں لایا؟

جواب: اگرچہ ان لوگوں کے کان میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی بھنک پڑ چکی تھی تاہم ان بدوی صحرانشینوں کے لیے اتنی دور جا کر معاملے کی تحقیق کرنا اور عمل کرنا مشکل تھا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کے گھر میں کس طرح بہار آئی؟

جواب: ایک دن ان کی قسمت جاگی اور سردار انبیاء ﷺ خود ان کے گھر تشریف لے آئے۔ یہ ہجرت کے زمانے کا واقعہ ہے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرت حلبیہ۔ دلائل النبوۃ۔ زاد المعاد۔ بدایہ)

سوال: حضرت ام معبد کے خیمے میں سردار انبیاء ﷺ کب اور کیسے تشریف لائے؟

جواب: ربیع الاول ۱۳ ہجری میں حضور ﷺ نے مکہ کو الوداع کہا اور ہجرت مدینہ کا آغاز کیا۔ غار ثور میں تین دن گزارنے کے بعد آپ اپنے رفیق سفر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عامر بن فہیرہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ حضور ﷺ ایک اونٹنی پر سوار تھے اور دونوں ساتھی دوسری اونٹنی پر۔ آگے آگے راستہ بتانے کے لیے عبداللہ بن اریقط تھے جنہیں اس کام کے لیے اجرت پر لیا گیا تھا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک اونٹنی پر رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دوسری پر حضرت عامر بن فہیرہ اور عبداللہ بن اریقط۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو کھانا ساتھ دیا تھا وہ ختم ہو گیا۔ اور اب یہ ساتھی قدید کے مقام پر پہنچے۔ سرور عالم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو بھوک اور پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ ان دنوں خشک سالی تھی۔ ام معبد رضی اللہ عنہا خیمے کے باہر بیٹھی تھیں، رسول رحمت ﷺ نے ام معبد رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ”دودھ، گوشت، کھجوریں، کھانے پینے کی کوئی چیز بھی ہو تو ہمیں دو۔ ہم اس کی قیمت ادا کریں گے۔“ ام معبد رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ”خدا کی قسم اس وقت کوئی چیز ہمارے گھر میں آپ کو پیش کرنے کے لیے موجود نہیں ہے۔ اگر ہوتی تو فوراً حاضر کر دیتی۔“ حضور ﷺ کی نظر ایک کمزور سی بکری پر پڑی۔ آپ نے فرمایا: معبد کی ماں اگر اجازت دو تو اس بکری کا دودھ دوہ لوں۔“ ام معبد نے کہا: آپ بڑے شوق سے اس کا دودھ دوہ لیں۔ مگر مجھے امید نہیں کہ یہ دودھ دے گی۔“ وہ بکری حضور ﷺ کے سامنے لائی گئی۔ آپ نے دعا فرمائی: ”الٰہی! اس عورت کی بکریوں میں برکت دے“۔ رسول کریم ﷺ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر جونہی بکری کے

تھنوں کو ہاتھ لگایا، اس کے تھن دودھ سے بھر گئے، حضور ﷺ نے ایک بڑے برتن میں دودھ دوہنا شروع کر دیا۔ یہ برتن جلد بھر گیا۔ آپ نے پہلے یہ دودھ ام معبد کو پلایا۔ اس نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اپنے ساتھیوں کو پلایا۔ جب وہ بھی سیر ہو گئے تو آخر میں آپ نے خود پیا آپ نے دوبارہ دودھ دوہنا شروع کیا یہاں تک کہ برتن پھر لبالب بھر گیا۔ یہ دودھ آپ نے ام معبد کے لیے چھوڑ دیا اور روانہ ہو گئے۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: جس بکری کا حضور ﷺ نے دودھ دوہا اس کے بارے میں حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کا کیا بیان ہے؟

جواب: ام معبد رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جس بکری کا دودھ حضور اقدس ﷺ نے دوہا تھا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت تک ہمارے پاس رہی۔ ہم صبح و شام اس کا دودھ دوہتے اور اپنی ضرورتیں پوری کرتے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی کس طرح تواضع کی؟

جواب: ابن سعد کا بیان ہے کہ اس موقع پر حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا نے ایک بکری ذبح کر کے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو کھانا کھلایا۔ اور ناشتہ بھی ساتھ دیا۔ لیکن دوسرے سیرت نگاروں نے ایسی کوئی روایت بیان نہیں کی۔

(مجمع الزوائد۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ تاریخ اسلام)

سوال: حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کے شوہر نے گھر آ کر کیا سوال کیا؟ حضرت ام معبد نے کیا جواب دیا؟

جواب: ان کے شوہر نے پوچھا کہ دودھ کہاں سے آیا؟ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا نے کہا: ”خدا کی قسم ایک بابرکت مہمان عزیز کا یہاں سے گزر ہوا۔ انہوں نے بکری کو دوہا۔ خود بھی پیا اور ساتھیوں کے ساتھ سیر ہو کر پیا۔ اور یہ ہمارے لیے بھی دودھ چھوڑ گئے“۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرت دحلانیہ)

سوال: شوہر کے پوچھنے پر ام معبد رضی اللہ عنہا نے آقا حضور ﷺ کا حلیہ مبارک کس طرح بیان فرمایا؟

جواب: انہوں نے بے ساختہ حضور اقدس ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کیا: پاکیزہ، خوبصورت، حسین وجمیل، روشن چہرہ، بدن نہ فربہ نہ نحیف، متناسب الاعضاء، خوبصورت آنکھیں، بال گھنے اور لمبے، سیدھی گردن، آنکھ کی پتلیاں روشن، سرمگین چشم، باریک و پیوستہ ابرو، سیاہ گھنگریالے بال، خاموش ہوتے تو نہایت باوقار معلوم ہوتے، کلام دلنشین، دور سے دیکھنے میں نہایت تجیلے اور دل ربا، قریب سے نہایت شیریں وخوبرو، شیریں کلام، واضح الفاظ، کلام الفاظ کی کمی بیشی سے پاک، تمام گفتگو موتیوں کی لڑی جیسی پروئی ہوئی، میانہ قد کہ کوتاہی سے حقیر نظر نہیں آتے۔ نہ طویل کہ آنکھ وحشت زدہ ہو جائے، عالی قدر، رفقاء ایسے کہ ہر وقت گرد و پیش رہتے ہیں۔ جب وہ کچھ کہتے ہیں تو بڑی توجہ سے سنتے ہیں اور جب وہ حکم دیتے ہیں تو تعمیل کے لیے لپکتے ہیں۔ نہ ادھوری بات کرنے والے، نہ ضرورت سے زیادہ بولنے والے۔

(طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرت حلبیہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی تعریف سن کر حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کے شوہر نے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے نبوی صفات سن کر کہا: ''خدا کی قسم یہ تو وہی صاحب قریش تھے جن کا ذکر ہم سنتے رہتے ہیں۔ میں ان سے ضرور ملوں گا''۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ اصابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرت حلبیہ)

سوال: بتایئے حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کب اسلام لائیں؟

جواب: ان کے قبول اسلام کے متعلق دو مختلف روایتیں ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ ان تک سید عالم ﷺ کی بعثت کی خبر پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔ پھر جب حضور ﷺ ان کے خیمہ میں تشریف فرما ہوئے۔ ان پر نظر پڑی اور بکری کا واقعہ ہوا تو وہ سمجھ گئیں کہ حضور ﷺ ہی وہ ہستی عظیم ہیں۔ چنانچہ وہ اسی وقت صدق دل سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئیں۔ حضور ﷺ نے ان کے لیے خیر و برکت کی دعا مانگی۔ دوسری روایت یہ ہے کہ حضور ﷺ کے مدینہ تشریف لے جانے کے بعد دونوں میاں بیوی ہجرت کر کے

مدینے پہنچے اور حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما حضرت ام معبد خزاعیہ رضی اللہ عنہا کا کس قدر خیال رکھتی تھیں؟

جواب: وہ سب حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کا بے حد اکرام کرتی تھیں اور انہیں ہدیے اور عطیے دیتی تھیں۔ (انساب الاشراف۔ عیون الاثر۔ تاریخ اسلام ذہبی)

حضرت ام الہیثم رضی اللہ عنہا

(شاعرہ)

سوال: بتایئے حضرت ام الہیثم رضی اللہ عنہا کون تھیں؟

جواب: ام الہیثم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ اور عرب کی مرثیہ گو شاعرہ تھیں۔ انہیں مرثیہ نگاری میں خاص کمال حاصل تھا۔ (اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات الشعراء)

سوال: حضرت امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابو العاص کے بیوہ ہونے پر کس نے مرثیہ کہا تھا؟

جواب: جب حضرت امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابو العاص بیوہ ہوئیں تو حضرت ام الہیثم نے پر درد اشعار کہے۔ ان کا مطلب ہے: بال سفید ہو گئے اور قد جھک گیا۔ اے امامہ رضی اللہ عنہا جب تیرے شوہر نے مفارقت کی وہ اپنی حاجتوں کے وقت اس کے گرد پھرتی تھی۔ لیکن جب مایوس ہو گئی تو رونا شروع کر دیا۔ (اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر کئی شعراء نے پر درد مرثیے کہے۔ ان میں ایک مرثیے کا مطلع تھا:

اَلَا یَاعَیْنُ وَیُحَکِ اَسْعَدِیْنَا اَلَا تَبْکِی اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْنَا

بتایئے یہ کس کا شعر ہے؟

جواب: بعض سیرت نگاروں نے کہا ہے کہ یہ مرثیہ ابو الاسود کا ہے۔ لیکن بعض کا کہنا ہے کہ یہ مرثیہ حضرت ام الہیثم نے لکھا۔ (اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

خصوصی اہلبیتؓ کی حامل

صحابیاتؓ

﴿حضرت حولاء رضی اللہ عنہا بنت تویط﴾

(تاجر صحابیہ)

سوال: حضرت حولاء رضی اللہ عنہا ایک تاجر صحابیہ تھیں۔ بتایئے وہ کس چیز کی تجارت کرتی تھیں؟

جواب: حضرت حولاء رضی اللہ عنہا عطر کی تجارت کیا کرتی تھیں اور گھروں میں بھی عطر فروخت کرتیں۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: تاجر صحابیہ حضرت حولاء رضی اللہ عنہا کا حسب ونسب بتا دیں؟

جواب: ابن سعد کے بقول حضرت حولاء رضی اللہ عنہا تویط بن حبیب بن اسد بن عبد العزیٰ کی بن قصی کی بیٹی تھیں۔ (طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت حولاء رضی اللہ عنہا کب مسلمان ہوئیں اور بیعت کا شرف حاصل کیا؟

جواب: حضرت حولاء رضی اللہ عنہا نے ہجرت نبوی کے بعد اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت حولاء رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اپنے شوہر کی کیا شکایت کی؟

جواب: حضرت حولاء رضی اللہ عنہا نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی کہ میرے شوہر میری طرف زیادہ توجہ نہیں دیتے۔ حالانکہ میں ہر رات کو خوشبو لگاتی ہوں۔ بناؤ سنگھار میں بھی کوئی کمی نہیں کرتی۔ لیکن وہ پھر بھی میری طرف توجہ نہیں دیتے اور منہ پھیر لیتے ہیں۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کو حضرت حولا رضی اللہ عنہا کی شکایت کا علم ہوا تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: سرور عالم ﷺ تشریف لائے اور آپ کو حضرت حولاء رضی اللہ عنہا کی شکایت کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا: ”جاؤ اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی رہو“۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ”انسان کو اتنا کام کرنا چاہیئے جسے ہمیشہ (بغیر کسی تکلیف کے) نبھا سکے۔“ سید الانبیاء ﷺ نے یہ الفاظ کب فرمائے تھے؟

جواب: حضرت حولاء رضی اللہ عنہا رات بھر عبادت کرتی تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ لوگ کہتے ہیں کہ حولاء رضی اللہ عنہا رات بھر نہیں سوتی اور برابر نمازیں پڑھا کرتی ہے۔“ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ”انسان کو اتنا کام کرنا چاہیے جسے ہمیشہ (کسی تکلیف کے بغیر) نبھا سکے۔“

(مسند احمد بن حنبل۔ تذکار صحابیات ؓ)

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی معاویہ

(دستکار/مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی معاویہ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ بنو ثقیف سے تھا۔ ان کا نسب نامہ بتا دیجیے؟

جواب: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی معاویہ کا نسب نامہ یہ ہے: زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی معاویہ عبداللہ بن معاویہ بن عتاب بن اسعد بن غاضرہ بن حطیط بن جشم بن ثقیف۔ ان کا نسب نامہ یوں بھی بیان ہوا ہے: زینب رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ بن معاویہ ثقفیہ۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی معاویہ کا لقب یا عرف رائطہ تھا۔ وہ کس عظیم المرتبت صحابی کی بیوی تھیں؟

جواب: فقیہہ الامت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی معاویہ کے شوہر تھے۔

(طبات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود نہایت تنگدست تھے کیونکہ ان کا کوئی ذریعہ

معاش نہ تھا۔ بتائیے گھر کے اخراجات کیسے پورے ہوتے تھے؟

جواب: ان کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی معاویہ دستکاری کرتی تھیں۔ جو کچھ کماتی تھیں اپنے شوہر اور ان کی اولاد پر خرچ کر دیتی تھیں۔ دوسرے حاجت مندوں اور مسکینوں کو دینے کے لیے ان کے پاس کچھ نہیں بچتا تھا۔

(طبقات۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: رسول اللہ ﷺ سے صدقہ کا ثواب سن کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی معاویہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے کہا: ”میں جو کچھ دستکاری سے کماتی ہوں اس سے آپ کی اور آپ کی اولاد کی کفالت کرتی ہوں۔ اس طرح صدقہ وخیرات کے ثواب سے محروم رہ جاتی ہوں۔ آپ ہی بتائیں اس میں میرا کیا فائدہ ہے۔“

(استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اصابہ)

سوال: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود نے اپنی اہلیہ حضرت زینب کو کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی معاویہ سے فرمایا: ”جس کام میں تمہارا فائدہ ہو وہ کرو، میں تم کو آخرت کے اجر سے محروم نہیں کرنا چاہتا۔“

(طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ اصابہ)

سوال: اپنے شوہر کا جواب سن کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی معاویہ نے کیا کہا؟

جواب: وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان میں ایک دستکار عورت ہوں۔ جو کچھ کماتی ہوں، شوہر اور اولاد پر خرچ کر دیتی ہوں کیونکہ میرے خاوند کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ اس طرح مساکین کو صدقہ نہیں دے سکتی ایسی صورت میں مجھے کچھ ثواب ملتا ہے یا نہیں۔“ حضور ﷺ نے فرمایا، ہاں! تم کو ان کی کفالت کرنی چاہیے۔ یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا: ”ان کو دہرا ثواب ہے۔ ایک قرابت کا اور دوسرا صدقہ کا۔“

(طبقات۔ استیعاب۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنتِ ابی معاویہ کو اللہ کے رسول ﷺ سے کس قدر محبت تھی؟

جواب: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت معاویہ کو رسول اللہ ﷺ سے بے حد محبت اور عقیدت تھی۔ وہ وقتاً فوقتاً بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتی رہتی تھیں۔ حضور ﷺ بھی ان پر غیر معمولی شفقت فرماتے تھے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ اصابہ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی معاویہ نے کب وفات پائی؟

جواب: سیرت نگاروں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی معاویہ کے سن وفات کے بارے میں کچھ نہیں لکھا۔ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہیں۔ ان کے ایک بیٹے ابوعبیدہ تھے جو مشہور محدث تھے۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنتِ ابی معاویہ علم وفضل میں بھی درک رکھتی تھیں۔ بتایئے ان سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: حضرت زینب رضی اللہ عنہا ثقفیہ نے آٹھ احادیث روایت کی ہیں۔ جن کے راوی ان کے شوہر حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عمر فاروق، بیٹے ابوعبیدہ اور بھتیجے بسر ہیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: "تم آنکھ سے نہیں بولتی ہو، کام بھی کرو اور باتیں بھی"۔ یہ الفاظ حضور اقدس ﷺ نے کس سے فرمائے تھے؟

جواب: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی معاویہ سے۔ ایک مرتبہ وہ حضور ﷺ کا سر مبارک دیکھ رہی تھیں کہ مہاجرین کی کچھ خواتین بیٹھی تھیں۔ کام چھوڑ کر ان سے باتیں کرنے لگیں تو آپ نے یہ الفاظ فرمائے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت ارنب انصاریہ رضی اللہ عنہا

(شادی بیاہ کے گیت گانے والی)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے کس صحابیہ کو شادی بیاہ کی تقریبات میں گیت گانے کی اجازت دے دی تھی؟

جواب: ایک انصاری صحابیہ حضرت ارنب انصاریہ رضی اللہ عنہا کو بہت سے گیت یاد تھے حضور ﷺ نے ان کو انصار کی بعض شادیوں میں گیت گانے کی اجازت دے دی تھی۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کس طرح گیت گانے کی اجازت دے دیتے تھے؟

جواب: بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ شادی بیان اور خوشی کی تقریبات میں انصار کی لڑکیوں کو گیت گانے کی اجازت دے دیتے تھے۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت بی بی قرتنا رضی اللہ عنہا

(گانے والی)

سوال: حضرت بی بی قرتنا کون تھیں؟

جواب: ان کا نام فرتنا یا فرتنی بھی آیا ہے۔ آپ مکہ کے مشہور اسلام دشمن شاعر عبداللہ بن خطل کی کنیز تھیں۔ اور اس کی اطاعت میں اسلام دشمنی کرتی تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے فتح مکہ کے وقت حضور اقدس ﷺ نے بی بی قرتنا کو واجب القتل کیوں قرار دے دیا تھا؟

جواب: عبداللہ بن خطل نے بی بی قرتنا کو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہجو کے اشعار یاد کرا رکھے تھے۔ اور وہ انہیں سُر تال سے گایا کرتی تھیں۔ فتح مکہ کے وقت

حضور ﷺ نے انہیں واجب القتل قرار دے دیا لیکن وہ روپوش ہو گئی تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت بی بی قرتنا رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: پہلے تو وہ کچھ دن روپوش رہیں پھر ایک دن اچانک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی گذشتہ زندگی پر شرمندگی کا اظہار کیا، توبہ کی اور اسلام قبول کر لیا۔ حضور ﷺ نے ان کو معاف فرما دیا۔ اور قتل کرنے کا حکم واپس لے لیا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت بی بی قرتنا رضی اللہ عنہا نے کب وفات پائی؟

جواب: بی بی قرتنا رضی اللہ عنہا نے تائب ہونے کے بعد تمام زندگی مومنہ عورت کی طرح گزاری اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

❁ حضرت بی بی سارہ رضی اللہ عنہا ❁

(گانے والی)

سوال: بتایئے حضرت بی بی سارہ کون تھیں؟

جواب: حضرت بی بی سارہ رضی اللہ عنہا ابو عمرو بن صیفی بن ہاشم (حضور ﷺ کے جد امجد) کی لونڈی تھیں۔ بعض نے ان کا نام سائرہ بھی لکھا ہے۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت بی بی سارہ رضی اللہ عنہا کیا کام کرتی تھیں؟

جواب: اسلام لانے سے پہلے گانا بجانا اور نوحہ خوانی ان کا پیشہ تھا۔ شاعر مکہ عبداللہ بن خطل انہیں حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہجو کے لیے شعر یاد کرا دیتا اور وہ انہیں گا کر مشرکین سے داد و تحسین وصول کرتیں اور انعام پاتی تھی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے حضرت بی بی سارہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کیسے فریاد کی؟

جواب: وہ ابھی تک ایمان نہیں لائی تھیں۔ وہ مدینہ آئیں تو حضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا تو اسلام قبول کرنے آئی ہے؟ اس نے کہا، نہیں۔ آپ نے فرمایا، پھر کیوں آئی ہو۔ اس نے کہا، آپ میرے مالک اور آقا کی اولاد ہیں۔ آپ نے فرمایا، سیدھی طرح سے بات کرو۔ اس نے کہا، میں مفلس اور مفلوک الحال ہوں۔ جب سے میرے بعض مہربان سردار بدر میں مارے گئے قریش نے گانے بجانے میں دلچسپی لینی چھوڑ دی۔ اب میں صلۂ رحم اور نقد وجنس کی صورت میں امداد چاہتی ہوں۔

(اصابہ۔ سدالغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ عیون الاثر)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ نے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی کیسے مدد فرمائی؟

جواب: آپ کو اس پر رحم آ گیا اور آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کی مدد کے لیے کہا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کپڑے اور نقدی کی صورت میں مدد کی اور مکہ واپسی کے لئے زادراہ اور سواری کا بھی بندوبست کر دیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ سیرت حلبیہ۔ عیون الاثر۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو کس صحابی نے خط دیا تھا اور خط دینے کا مقصد کیا تھا؟

جواب: حضرت سارہ رضی اللہ عنہا مکے روانہ ہونے لگیں تو حضرت حاطب رضی اللہ عنہ بن ابی بلتعہ نے انہیں سردارانِ قریش کے نام ایک خط دیا۔ اس میں اطلاع دی گئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ مکہ پر حملے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ تم میرے اہل وعیال کی حفاظت کرنا۔

(سیرت ابن ہشام۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: رسول اللہ کو خطرے کے بارے میں کیسے خبر ملی؟

جواب: حضور اقدس ﷺ کو اس خط کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے اطلاع کر دی تھی۔

(سیرت سرور عالم ﷺ۔ سیرت رسول عربی ﷺ۔ سیرت حلبیہ۔ محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: آپ ﷺ نے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا سے یہ خط کیسے حاصل کیا؟

جواب: آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بن الاسود کو حکم دیا کہ سارہ رضی اللہ عنہ کا تعاقب کریں۔ انہوں نے روضۂ خاخ کے مقام پر ان کو جالیا۔ ان سے خط طلب کیا تو پہلے انہوں نے انکار کر دیا۔ جب اسے قتل کرنے کی دھمکی دی گئی تو اس نے خط اپنے بالوں کے جوڑے سے نکال کر دے دیا۔ وہ خط اور بی بی سارہ کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

(سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ بن ابی بلتعہ سے مشرکین مکہ کو خط لکھنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا مقصد کفار کو حملے کی اطلاع دینا نہیں تھا۔ میرے بیوی بچے مکہ میں ہیں اور میرے عزیز و اقارب ان کا خیال رکھتے ہیں۔ میرا مقصد یہ تھا کہ اس طرح میرے عزیز و اقارب میرے احسان مند رہیں گے اور میرے بیوی بچوں کی حفاظت کریں گے۔

(سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: حضور اقدس ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر حضرت بی بی سارہ رضی اللہ عنہا کو کیوں واجب القتل قرار دے دیا تھا؟

جواب: وہ شاعر ابن خطل کے کہنے پر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہجو کیا کرتی تھیں۔ اور اسلام دشمنی میں پیش پیش تھیں۔ اس لیے حضور ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر انہیں بھی واجب القتل قرار دے دیا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: قتل کے احکامات جاری ہونے کے بعد وہ روپوش ہو گئیں۔ چند دن بعد کسی کی سفارش پر حضور ﷺ نے ان کی سزائے موت معاف فرمادی۔ وہ اس عنایت پر حضور ﷺ

کے اخلاق کریمانہ سے متاثر ہو کر اسلام لے آئیں۔ علامہ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ وہ فتح مکہ کے موقعے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہوئیں لیکن اکثر سیرت نگاروں نے کہا ہے کہ وہ مسلمان ہوگئیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب۔ عیون الاثر)

سوال: حضرت بی بی سارہ رضی اللہ عنہا نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں کسی سوار کے گھوڑے کی لپیٹ میں آ کر انتقال کر گئیں۔ (عیون الاثر۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ تذکار صحابیاتؓ)

﴿حضرت بُسرہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان﴾

(سابقون الاولون/ بیوٹیشن/ مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان کون تھیں؟

جواب: یہ رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ تھیں۔ مکہ میں عورتوں کے معاملات میں مشہور تھیں۔ ان کی زیب وزینت کرنے (میک اپ کرنے) میں کمال دسترس رکھتی تھیں۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان کا حسب ونسب بتا دیجیے؟

جواب: یہ بسرہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان بن نوفل بن اسد قریشیہ اسدیہ تھیں۔ ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھیں۔ ان کی والدہ سالمہ بنت امیر بن حارثہ سلیمہ تھیں۔

(اصابہ۔ نسب قریش۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان کا ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ قرابت کے لحاظ سے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے انتہائی قریب تھیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ان کے والد کی پھوپھی تھیں۔ یہ ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھیں۔

(نسب قریش۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: اپنے چچا ورقہ بن نوفل سے انہیں حضور ﷺ کی نبوت کے بارے میں معلومات ملتی رہتی تھیں۔ چنانچہ جب آپ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔ اور حضور ﷺ سے بیعت بھی کی۔

(سیئر اعلام النبلا۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے معاویہ بن مغیرہ کو کیوں قتل کرا دیا گیا تھا؟

جواب: وہ جنگ احد میں کفار کی طرف سے لڑا اور مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوا۔ حضور ﷺ نے احد سے واپسی پر اسے قید میں قتل کروا دیا تھا۔ حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا نے مشرکوں کے ساتھی اپنے بیٹے کے قتل کی خبر سنی تو اللہ کا شکر ادا کیا۔

(طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان راویان حدیث میں سے تھیں۔ آپ نے کتنی احادیث روایت کی ہیں؟

جواب: حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا مدینہ میں بیت نبوی کے قریب تھیں۔ رسول اللہ ﷺ سے فیض حاصل کرنے کا موقع ملتا رہتا۔ انہوں نے بعض حدیثوں کو حفظ کر لیا اور روایت بھی کی۔ ان سے گیارہ حدیثیں مروی ہیں۔

(تہذیب الاسماء واللغات۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا صفوان نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک زندہ تھیں۔ ان کے بعد کسی وقت مدینہ میں وفات پائی۔

(اصابہ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا بنت صفوان مغیرہ بن ابی عاص کی بیوی تھیں۔ بتایئے ان کے ہاں اولاد کیا تھی؟

جواب: مغیرہ بن ابی عاص سے حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹا معاویہ اور بیٹی عائشہ پیدا ہوئے۔ (نسب قریش۔ جمہرۃ النساب۔ العرب۔ تہذیب الاسماء واللغات)

کم سن صحابیاتؓ

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ

(مہاجر مدینہ/ ربیبہ رسول/ کم سن صحابیہ/ فقیہہ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ نسب بتا دیجیے؟

جواب: آپ کا تعلق قبیلہ مخزوم سے تھا۔ والد کی طرف سے سلسلۂ نسب یہ ہے: زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن عبد الاسد بن عمرو بن مخزوم۔ والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں جنہیں بعد میں ام المؤمنین بننے کا شرف حاصل ہوا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ طبقات۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت سلمہ رضی اللہ عنہ کہاں پیدا ہوئیں اور کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ حبشہ میں پیدا ہوئیں۔ اس وقت ان کے والدین حبشہ میں ہجرت کی زندگی گزار رہے تھے۔ پھر والدہ کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ ۳ ہجری میں مدینہ میں پیدا ہوئیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ طبقات۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کا پہلا نام کیا تھا۔ یہ نام کیوں تبدیل کیا گیا؟

جواب: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کا پہلا نام برہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کر کے زینب رکھا۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابیاتؓ۔ صحیح مسلم)

سوال: بتائیے حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کب رسول اللہ ﷺ کی آغوش میں آئیں؟

جواب: ۴ ہجری میں ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو آنحضرت ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا۔ اس وقت حضرت زینب شیر خوار بچی تھیں۔ چنانچہ وہ والدہ کے ساتھ ہی آنحضرت ﷺ کی آغوش تربیت میں آ گئیں۔ انہوں نے

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بھی دودھ پیا تھا۔

(سیرت ابن ہشام۔ صابہ۔ سیر الصحابیات ؓ۔ طبقات۔ تہذیب التہذیب۔ مسند احمد)

سوال: رسول اللہ ﷺ اپنی ربیبہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے کس قدر محبت فرماتے تھے؟

جواب: آنحضرت ﷺ کو ان سے بے پناہ محبت تھی۔ پیروں چلنے لگیں تو آنحضرت ﷺ کے پاس آتیں۔ آپ غسل فرماتے تو ان کے منہ پر پانی چھڑکتے تھے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کی برکت سے بڑھاپے تک ان کے چہرے پر شباب کا رنگ ڈھنگ باقی رہا۔

(تذکار صحابیات ؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابیات ؓ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی کس سے شادی ہوئی؟

جواب: ان کی شادی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زمعہ بن اسود اسدی سے ہوئی۔ یہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے۔

(تذکار صحابیات ؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابیات ؓ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے تھے۔ بتائیے وہ کس طرح شہید ہوئے؟

جواب: ان کے دو بیٹے یزید بن عبداللہ اور کثیر بن عبداللہ، تھے۔ یہ دونوں ۶۳ ہجری میں مدینہ میں ہونے والی حرہ کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

(سیر الصحابیات ؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیات ؓ)

سوال: بتائیے حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں بیٹوں کی شہادت پر کس طرح دکھ کا اظہار کیا؟

جواب: انہوں نے انا للہ پڑھی اور کہا: ''مجھ پر بہت بڑی مصیبت پڑی ہے۔ ایک بیٹا تو میدان میں لڑ کر شہید ہوا لیکن دوسرا خانہ نشین تھا۔ لوگوں نے اس کو گھر میں گھس کر مارا''۔

(اصابہ۔ سیر لصحابیات ؓ۔ تذکار صحابیات ؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے کب انتقال فرمایا؟

جواب: بیٹوں کے قتل کے دس سال بعد تک زندہ رہیں۔ ۷۳ ہجری میں وفات پائی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں شریک تھے۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقاتؓ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے فضل وکمال میں کس قدر نام پیدا کیا؟

جواب: وہ فضل وکمال میں شہرۂ آفاق تھیں۔ اس وصف میں اس دور میں کوئی عورت اُن کے مقابل نہیں تھی۔ آنحضرت ﷺ سے کچھ حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔

(اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب۔ سیر الصحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد کتنی تھی؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زمعہ سے ان کے ہاں چھ لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ

(کم سن صحابیہ)

سوال: حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ کس کی صاحبزادی تھیں؟

جواب: آپ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں اور حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتایئے حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ کی والدہ کا کیا نام تھا؟

جواب: حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ کی والدہ کا نام ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھا۔ درہ ان کے پہلے شوہر ابوسلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ سے تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ امہات المؤمنینؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ طبقات)

سوال: حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ نے کس کے سایۂ عاطفت میں پرورش پائی؟

جواب: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے نکاح کرلیا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ اور ان کی بہن حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئیں اور اس طرح آپ کے سایۂ عاطفت میں پرورش پائی۔

(ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ۔ اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حضرت درہ بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہا اور آپ نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ حضور ﷺ سے کہا، ہم نے سنا ہے کہ آپ درہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اگر میں نے اس کی پرورش نہ کی ہوتی تو بھی وہ میرے لیے کسی طرح حلال نہ تھی کیونکہ وہ میرے رضائی بھائی کی بیٹی ہے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی تھے۔ (صحیح بخاری۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت عبید اللہ

(کم سن صحابیہ)

سوال: حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت عبید اللہ کا حسب ونسب بتا دیجیے؟

جواب: آپ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان کی صاحبزادی تھیں۔ یہ ان کے پہلے شوہر عبید اللہ بن جحش سے تھیں۔ والد کی طرف سے سلسلۂ نسب یہ ہے: حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت عبید اللہ بن جحش بن رئاب بن یعمر بن صبرہ بن مرۃ بن کثیر بن غنم بن ودان بن سعد بن خزیمہ۔

(اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا کی پرورش حضور اقدس ﷺ نے کی تھی۔ حضور ﷺ سے ان کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: ایک تو وہ حضور ﷺ کی ربیبہ تھیں۔ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی۔ دوسرے یہ کہ ان کی دادی امیمہ بنت عبدالمطلب حضور ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ اس لحاظ سے عبید اللہ بن جحش حضور ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے اور حبیبہ پھوپھی زاد بھائی کی بیٹی یعنی بھتیجی تھیں۔

(سیرت حلبیہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت عبید اللہ کب رسول اللہ ﷺ کی آغوشِ رحمت میں آئیں؟

جواب: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر عبید اللہ بن جحش مکہ سے حبشہ ہجرت کر گئے تھے۔ حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا وہیں پیدا ہوئیں عبید اللہ بن جحش مرتد ہو گئے اور کثرت شراب نوشی کی وجہ سے مر گئے۔ کچھ عرصہ بعد حضور ﷺ نے ام حبیبہ سے نکاح کے لیے شاہِ حبشہ نجاشی کو پیغام بھیجا۔ یہ نکاح ہو گیا۔ اس وقت حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت عبید اللہ بچی تھیں۔ پھر یہ مہاجرین مدینہ آ گئے اور حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضور ﷺ کے خانۂ اقدس میں رہنے لگیں۔

(سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت حلبیہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت امامہ رضی اللہ عنہا بنت حمزہؓ

(کم سن صحابیہ)

سوال: بتائیے حضرت امامہ رضی اللہ عنہا بنت حمزہ رضی اللہ عنہ کون تھیں؟

جواب: سیدنا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں جو حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت عمیس کے بطن سے پیدا ہوئیں۔ ان کا نام بعض سیرت نگاروں نے عمارہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی لکھا ہے۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کب پیدا ہوئیں؟

جواب: کسی سیرت نگار نے ان کے سن پیدائش کا ذکر نہیں کیا۔ یہ بتایا ہے کہ جب ان کے والد سیدنا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ۳ ہجری میں غزوۂ احد میں شہید ہوئے تو وہ بہت کم سن تھیں۔ (اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے ۷ ہجری میں عمرۃ القضاء ادا فرمایا۔ اس موقعے پر کون سی بچی نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ جانے کی ضد کی تھی؟

جواب: حضرت امامہ رضی اللہ عنہا بنت حمزہ رضی اللہ عنہ نے۔ ان کی والدہ حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت عمیس بھی انتقال کر چکی تھیں اور امامہ رضی اللہ عنہا اس وقت مکے میں تھیں۔ جب حضور اقدس ﷺ مدینہ طیبہ واپس جانے لگے تو امامہ رضی اللہ عنہا اے چچا، اے چچا کہتی ہوئی حضور ﷺ کے پیچھے دوڑیں۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں گود میں اٹھالیا۔ پھر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حوالے کر دیا اور کہا کہ آپ اس کی ذمہ دار ہیں۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ المغازی۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے کن صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان حضرت امامہ رضی اللہ عنہا بنت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جھگڑا پیدا ہوا؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے درمیان جھگڑا پیدا ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امامہ رضی اللہ عنہ میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور میری چچازاد بہن ہے اس لیے میرا اس پر زیادہ حق ہے۔ جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور میری چچازاد بہن ہے۔ اس کی خالہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس میرے گھر میں ہے اس لیے اس پر میرا حق زیادہ ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے (کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ زید بن حارثہ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا تھا) اس لیے میرا اس پر زیادہ

حق ہے۔ (صحیح بخاری۔ المغازی۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت امامہ رضی اللہ عنہا بنت حمزہ کا معاملہ پیش ہوا تو آپ نے کیا فیصلہ فرمایا؟

جواب: آپ نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ آپ نے فرمایا، خالہ ماں کے برابر ہوتی ہے اور چونکہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے گھر میں حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کی خالہ ہے اس لیے حضرت امامہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس رہے گی۔ (صحیح بخاری۔ المغازی۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: امامہ رضی اللہ عنہا (یا عمارہ) سے شادی کرنے کے لیے حضور ﷺ سے کہا گیا تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔“

(دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت امامہ رضی اللہ عنہا (یا عمارہ) کی شادی کس سے ہوئی؟

جواب: حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کی شادی رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے کر دی۔ یہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے جو حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے پیدا ہوئے تھے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ دلائل نبوت۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت امامہ (عمارہ) رضی اللہ عنہا بنت حمزہ رضی اللہ عنہ کا آنحضرت ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ عمرۃ القضاء سے واپسی کے موقعے پر امامہ رضی اللہ عنہا بنت حمزہ رضی اللہ عنہ یا عم یا عم یعنی اے چچا، اے چچا کی بجائے یا اخی، یا اخی یعنی اے بھائی، اے بھائی کہتی ہوئی حضور ﷺ کے پیچھے دوڑی تھی۔ دراصل رسول اللہ ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی، خالہ زاد بھائی اور ان کے بھتیجے بھی تھے۔ اس طرح آپ حضرت امامہ رضی اللہ عنہا بنت حمزہ رضی اللہ عنہ کے چچا بھی

ہوئے اور بھائی بھی۔ (صحیح بخاری۔ تذکار صحابیات۔ اصابہ۔ طبقات)

حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت اسعدؓ

(کم سن صحابیہ)

سوال: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت اسعد رضی اللہ عنہ مشہور صحابی حضرت اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ کی صاحبزادی تھیں۔ ان کا سلسلۂ نسب کیا ہے؟

جواب: ان کا تعلق خزرج کے خاندان بنو نجار سے تھا۔ سلسلۂ نسب یہ ہے: فریعہ رضی اللہ عنہا بنت اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ انصار صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: حضرت اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ سابقین اولین انصار میں سے تھے۔ انہوں نے کب وفات پائی اور کتنی اولاد اپنے پیچھے چھوڑی؟

جواب: شوال ۱ ہجری میں حضرت اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ نے وفات پائی اور اپنے پیچھے حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ ایک یا دو کم سن لڑکیاں اور چھوڑیں۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت اسعد رضی اللہ عنہ کے والد نے حضور ﷺ کو کیا وصیت کی تھی؟

جواب: انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی بیٹیوں کے بارے میں وصیت کی تھی۔ چنانچہ آپ نے ان لڑکیوں کا ہمیشہ خیال رکھا اور ان کی سرپرستی کی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت اسعد رضی اللہ عنہ کی شادی کس صحابی رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا سن بلوغ کو پہنچیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی شادی حضرت نبیط رضی اللہ عنہ بن جابر سے کر دی۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

بزرگ صحابیاتؓ

حضرت جثامہ رضی اللہ عنہا (حسانہ) مزنیہ

(بزرگ صحابیہ)

سوال: حضرت جثامہ رضی اللہ عنہا ایک بزرگ صحابیہ تھیں۔ بتایئے ان کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: حضرت جثامہ رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ مزنیہ سے تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: مکہ میں رہنے والی بزرگ صحابیہ حضرت جثامہ رضی اللہ عنہا کب اسلام لائیں؟

جواب: حضرت جثامہ رضی اللہ عنہا ہجرت نبوی سے پہلے ہی مکہ مکرمہ میں آنحضرت ﷺ پر ایمان لے آئی تھیں۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت جثامہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے ملنے کے لیے اکثر آتی تھیں۔ وہ مدینہ میں کب آئیں؟

جواب: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے کئی سال بعد وہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ آئیں اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔

(مستدرک حاکم۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: مدینہ آنے پر حضرت جثامہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ سے کیا گفتگو ہوئی؟

جواب: وہ بہت بوڑھی ہو چکی تھیں۔ حضور ﷺ نے پہلی نظر میں نہ پہچانا۔ پوچھا، تم کون ہو۔ انہوں نے عرض کیا، حضور ﷺ، میں جثامہ مزنیہ ہوں۔ آپ نے فرمایا بلکہ تم حسانہ مزنیہ ہو۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا، تم لوگ کس حال میں ہو۔ ہمارے بعد تم کیسے رہے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، ہم بالکل خیریت کے ساتھ رہے۔ (مستدرک حاکم، تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے کیا دریافت فرمایا اور آپ نے کیا جواب دیا؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اس بڑھیا کی آپ نے بہت عزت وتکریم کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ یہ بڑھیا ہمارے پاس خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانے میں آیا کرتی تھی۔ اور پرانے ملنے والوں سے اچھی طرح ملاقات کرنا بھی ایمان کی نشانی ہے۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ مسند بیہقی)

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت ثعلبہ

(بزرگ صحابیہ/ انصاریہ)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت ثعلبہ بزرگ صحابیہ تھیں۔ ان کا نسب نامہ بتا دیجیے؟

جواب: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت ثعلبہ کا نسب نامہ یہ ہے: خولہ رضی اللہ عنہا ثعلبہ بن احرام بن فہر بن قیس بن ثعلبہ بن غنم بن سالم بن عوف۔ یہ انصار کے قبیلے بنی عوف بن خزرج سے تعلق رکھتی تھی۔ ان کا نام خویلہ بھی کہا گیا ہے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تہذیب التہذیب)

سوال: بتائیے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت ثعلبہ انصاریہ کا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: ان کا نکاح اپنے ابن عم حضرت اوس رضی اللہ عنہ بن صامت سے ہوا تھا جو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کے بھائی تھے۔ دونوں بھائی جلیل القدر صحابی تھے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت ثعلبہ کو کون سی عظیم نعمت حاصل ہوئی؟

جواب: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت اوس بن صامت کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت بھی حاصل کی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر اعلام النبلا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت ثعلبہ کے شوہر نے ان سے ظہار کیوں کیا؟

جواب: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ایک معمر شخص تھے۔ بڑھاپے کی وجہ سے مزاج

چڑ چڑا ہو گیا تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر بھڑک اٹھتے اور آپے سے باہر ہو جاتے۔ ایک دن غصے میں بیوی سے کہہ دیا: ''تو میرے اوپر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ'' یعنی تم مجھ پر ماں کی طرح حرام ہو۔ اس قسم کے فعل کا نام ظہار ہے۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر اعلام النبلا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت اوس رضی اللہ عنہا بن صامت کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت ثعلبہ نے کیا کہا؟

جواب: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت ثعلبہ نے کہا: ''اگرچہ تم نے طلاق نہیں دی لیکن میں نہیں کہہ سکتی کہ یہ الفاظ کہنے کے بعد میرے اور تمہارے درمیان میاں بیوی کا رشتہ باقی رہ گیا ہے یا نہیں۔ تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور اس بات کا فیصلہ کراؤ''۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ سیر اعلام النبلا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: پشیمانی کا اظہار کرنے کے بعد حضرت اوس رضی اللہ عنہ نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت ثعلبہ سے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے کہا: ''مجھے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کرنے سے شرم آتی ہے۔ خدا کے لئے تم ہی ہادیٔ برحق سے اس کے متعلق فتویٰ لو۔''

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ سے کیا درخواست پیش کی؟

جواب: رسول رحمت ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف رکھتے تھے۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے حاضر ہو کر سارا قصہ بیان کیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ کیا میری اور میرے بچوں کی زندگی کو تباہی سے بچانے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے؟''

(صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضور اقدس ﷺ نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کو کیا جواب دیا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے، تم اس پر حرام ہو گئی ہو۔'' ایک دوسری روایت میں

ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اس مسئلے میں ابھی تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم نہیں دیا گیا۔'' حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے رونا اور فریاد کرنا شروع کر دی۔

(صحابہؓ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت ثعلبہ نے کیا دعا مانگی؟

جواب: سرور عالم ﷺ اپنی رائے پر قائم رہے۔ لیکن خولہ رضی اللہ عنہا مایوس نہ ہوئیں اور حضور ﷺ کو قائل کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ پھر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی: ''اے مولائے کریم! میں تجھ سے اپنی سخت ترین مصیبت کی فریاد کرتی ہوں۔ اے اللہ جو بات ہمارے لیے رحمت کا باعث ہو اسے اپنے نبی کی زبان سے ظاہر فرما۔'' یہ دردناک منظر دیکھ کر تمام اہل خانہ اشکبار ہو گئے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت ثعلبہ کی دعا کو کس طرح قبولیت حاصل ہوئی؟

جواب: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے فریاد جاری تھی کہ رسول اللہ ﷺ پر نزول وحی کی کیفیت طاری ہوئی۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کو ڈر تھا کہ فیصلہ خلاف نہ ہو۔ حضور ﷺ کو متبسم پایا تو تسلی ہوئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''خولہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ نے تمہارا فیصلہ کر دیا ہے۔ پھر آپ نے سورہ مجادلہ شروع سے اخیر تک پڑھی۔ اس کی پہلی ہی آیت میں حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کے حق میں فیصلہ ہوا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: حضور ﷺ نے سورہ مجادلہ کے احکامات کے مطابق کیا فیصلہ دیا؟

جواب: آپ نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''اپنے شوہر سے کہو کہ ایک غلام یا لونڈی آزاد کرے۔'' انہوں نے عرض کیا، میرے شوہر کے پاس نہ غلام ہے نہ لونڈی۔ حضور ﷺ نے فرمایا، پھر وہ مسلسل ساٹھ روزے رکھے۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے کہا، خدا کی قسم میرا شوہر بہت کمزور ہے۔ جب تک وہ دن میں تین بار نہ کھا لے اس کی بینائی جواب دینے لگتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اچھا تو اس سے کہو ساٹھ مسکینوں کو

کھانا کھلا دے۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، میرا شوہر تو اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا۔ مگر آپ اس کی مدد فرمائیں۔ آپ نے حضرت اوس رضی اللہ عنہ بن صامت کو ساٹھ مسکینوں کی خوراک دی۔ انہوں نے یہ صدقہ کر کے اپنے ظہار کا کفارہ ادا کیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آدھا سامان حضور ﷺ نے عطا فرمایا اور آدھا حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے شوہر کو دیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت ثعلبہ کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہا کو زمانہ خلافت میں حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہا نے روک کر نصیحت فرمائی۔ آپ کے ساتھیوں نے پوچھا، امیر المؤمنین رضی اللہ عنہا! یہ بڑھیا کون تھی آپ نے فرمایا: ''یہ خولہ رضی اللہ عنہا بنت ثعلبہ ہیں۔ ان کی بات تو سات آسمان کے اوپر سے سنی گئی تھی۔ اور انہی کے بارے میں تو یہ آیت قَدْ سَمِعَ اللّٰه نازل ہوئی تھی۔ مجھ اللہ کے ناچیز بندے کو تو ان کی بات پہلے سنی چاہیے۔''

(سیرت حلبیہ۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت ثعلبہ کی اولاد کتنی تھی؟

جواب: حضرت اوس رضی اللہ عنہا بن صامت سے ان کے ہاں ربیع بن اوس پیدا ہوئے۔

(المعارف۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت خالد

(انصاریہ/ بزرگ صحابیہ)

سوال: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت خالد انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان ساعدہ سے تھیں۔ ان کا نسب نامہ کیا ہے؟

جواب: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت خالد کا نسب یہ ہے: فریعہ رضی اللہ عنہا بنت خالد بن

حبیس بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن کعب بن ساعدہ۔

(انساب الاشراف۔ تہذیب التہذیب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت خالد کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت خالد کا نکاح ثابت بن منذر سے ہوا تھا جو اپنے قبیلے بنو نجار کے رئیسوں میں سے تھے۔

(تہذیب التہذیب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت خالد نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: شاعر رسول ﷺ کی والدہ حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت خالد طلوع آفتاب اسلام کے وقت ضعیف ہو چکی تھیں۔ اور ان کے شوہر ثابت بھی انتقال کر چکے تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے ساتھ فوراً اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ حضرت حسان اس وقت ساٹھ سال کے تھے۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ سیر اعلام النبلا)

آزاد کردہ کنیزیں

﴿حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ﴾

(عالمہ و فاضلہ/ آزاد کردہ کنیز)

سوال: معاذہ رضی اللہ عنہا نام تھا اور مدینے کی رہنے والی تھیں۔ حسب ونسب بتا دیجیے؟

جواب: ان کا نسب نامہ یہ ہے: معاذہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ بن جریر الضریر بن امیہ بن حذارہ بن حارث بن خزرج۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ منافقین کے کس سردار کی کنیز تھیں؟

جواب: حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ منافقین کے سردار عبداللہ بن اُبی بن سلول کی کنیز تھیں۔ (تہذیب التہذیب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ نے کب اسلام قبل کیا اور رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انہیں نیک اور صالح فطرت سے نوازا تھا۔ رسول رحمت ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو وہ مشرف بہ اسلام ہو گئیں اور حضور ﷺ کی بیعت کی سعادت بھی حاصل کی۔ (تہذیب التہذیب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا کو کس طرح پریشان کیا؟

جواب: اسلام قبول کرنے پر عبداللہ بن ابی حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ پر طرح طرح کے ظلم کرتا۔ اور انہیں بدکاری پر مجبور کرتا۔ وہ پاکدامنی کی زندگی گزارنے پر اصرار کرتی رہیں اور اسلام کے دامن کو تھامے رکھا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ کو عبداللہ بن ابی کے ظلم وستم سے کس طرح نجات ملی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی آیت ۳۳ نازل فرمائی جس میں حکم ہوا کہ اپنی لونڈیوں کو جو پاک دامن رہنا چاہتی ہیں، دنیا کے عارضی فائدے کے لیے حرام کاری پر مجبور نہ کرو۔

تو حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا کو عبداللہ بن ابی کے ظلم سے نجات مل گئی۔

(القرآن۔ تفسیر ابن کثیر۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ کا پہلا نکاح کس صحابی سے ہوا تھا؟

جواب: ان کا پہلا نکاح صحابی رسول ﷺ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بن قرظہ سے ہوا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت سہل رضی اللہ عنہ بن قرظہ کے بعد حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ کا دوسرا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت سہل رضی اللہ عنہ بن قرظہ کی وفات (یا اُن کے طلاق دینے) کے بعد حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ کی دوسری شادی حمیر بن عدی سے ہوئی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب۔ طبقات)

سوال: حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ کی کتنی اولاد تھی؟

جواب: سہل رضی اللہ عنہ بنت قرظہ سے ان کے ہاں ایک لڑکا عبداللہ اور ایک لڑکی ام سعید پیدا ہوئی۔ حمیر بن عدی سے دو لڑکے حارث اور عدی اور ایک لڑکی ام سعد پیدا ہوئی۔ عامر بن عدی سے ایک لڑکی ام حبیب پیدا ہوئی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: علم وفضل میں حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا کو کیا مقام حاصل تھا؟

جواب: حافظ ابن عبدالبر کے مطابق: ''وہ ایک فاضلہ مسلمان خاتون تھیں۔'' انہوں نے اپنے علم وفضل سے دوسروں کو بھی مستفید کیا۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ تہذیب التہذیب۔ تذکار صحابیاتؓ)

❁ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا ❁

(عالمہ وفاضلہ/ آزاد کردہ کنیز)

سوال: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا ایک عالمہ وفاضلہ صحابیہ تھیں انہیں اور کیا شرف حاصل تھا؟

جواب: وہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ کنیز بھی تھیں۔ لیکن انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں رہنا ہی پسند کیا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرۃ عائشہؓ)

سوال: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آنے سے پہلے کسی اور کی کنیز تھیں۔ بتایئے وہ کس طرح ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں؟

جواب: انہوں نے اپنے مالک سے طے کیا کہ وہ نو یا پانچ اوقیہ سونا سالانہ قسطوں میں ادا کرنے کے بعد آزاد ہو جائیں گی۔ پھر اتنا طویل عرصہ غلام رہنا انہیں پسند نہ آیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ میری مدد کیجیے اور مجھے اپنی کنیز بنا لیجیے۔ ام المؤمنین نے زرِ مکاتبت کی پوری رقم یکمشت ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ ان کے آقا سے دریافت کیا تو وہ ان کو فروخت کرنے پر تو رضا مند ہو گیا لیکن اپنا حق وراثت برقرار رکھنے پر اصرار کیا۔ رسول اللہ ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ وراثت کا حق اسی شخص کو پہنچتا ہے جو کسی غلام یا لونڈی کو خرید کر آزاد کر دے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت عائشہؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی آزادی کے موقع پر کیا خطبہ دیا؟

جواب: ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس موقعے پر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور ایک خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: ”بعض لوگ ایسی شرطیں لگانا چاہتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ یاد رکھو جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں ہے وہ باطل ہے۔ اللہ کا فیصلہ نہایت سچا ہے اور اس کی شرط نہایت پختہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ولاء (غلام کی ورثہ) غلام آزاد کرنے والے ہی کی ہوتی ہے“

(طبقات۔ مسند ابی داؤد۔ اسد الغابہ۔ سیرت عائشہؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ انہوں نے غلامی میں رہنا کیوں پسند کیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت بریرہ رضی اللہ

عنہا کی عقیدت اور محبت اس قدر تھی کہ انہوں نے آزادی کے باوجود ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی خدمت ہی میں رہنا پسند کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ساتھ انہیں رسول اللہ ﷺ سے فیض حاصل کرنے کا بھی موقع ملا۔ وہ فضل وکمال میں نمایاں ہوئیں اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کی بے حد عزت وتکریم کرتے تھے۔

(طبقات۔ مسند ابی داؤد۔ اسد الغابہ۔ سیرت عائشہؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی حضرت مغیث رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔ وہ ایک حبشی غلام تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی رضی اللہ عنہ تھے۔

(مسند ابی داؤد۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے حضرت مغیث سے کیوں علیحدگی اختیار کی، رسول اللہ ﷺ نے کیا مشورہ دیا؟

جواب: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی وجہ سے حضرت مغیث سے نفرت ہوگئی۔ غلامی سے آزاد ہوئیں تو ان سے قطع تعلق کرنا چاہا۔ حضور اقدس ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے ان کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کا حکم ہے؟“ فرمایا، نہیں میں سفارش کرتا ہوں۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے حضرت مغیث کے ساتھ رہنے سے معذرت کر دی۔ حضور ﷺ نے دونوں میں علیحدگی کرا دی اور حکم دیا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا ایک مطلقہ عورت کی طرح عدت پوری کریں۔

(مسند ابی داؤد۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے علیحدگی کے بعد حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کو کس کیفیت سے گزرنا پڑا؟

جواب: حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی۔ اس علیحدگی سے وہ اتنے دل گرفتہ ہوئے کہ مدینہ کی گلیوں میں وہ ان کے پیچھے روتے پھرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ان کو اس حالت میں دیکھا تو حضرت عباس

رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”چچا جان! مغیث کی محبت اور بریرہ رضی اللہ عنہا کی نفرت آپ کو عجیب نہیں معلوم ہوتی“۔ (مسند ابی داؤد۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی مفلسی کا کیا حال تھا؟

جواب: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا انتہائی مفلس تھیں۔ ان پر صدقہ کا مال حلال تھا۔ چنانچہ بعض لوگ ان کو صدقہ بھیجا کرتے تھے۔ ان کے پاس جو کچھ صدقہ آتا وہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کو ہدیۃً دے دیا کرتی تھیں۔ (صحیح مسلم۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ”یہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ ہے، لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔“ رسول رحمت ﷺ نے یہ الفاظ کب ارشاد فرمائے؟

جواب: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ چولہے پر ہنڈیا رکھی ہے اور اس میں گوشت پک رہا ہے۔ لیکن کھانے کے وقت آپ کے سامنے گوشت کی بجائے کوئی اور چیز رکھی گئی۔ آپ نے دریافت فرمایا تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا (یا حضرت عائشہ صدیقہ) نے آپ کو بتایا کہ گوشت بریرہ کو صدقے میں ملا ہے۔ اور انہوں نے ہمیں ہدیۃً دیا ہے۔ ہم نے مناسب نہیں سمجھا کہ صدقے کا گوشت آپ کی خدمت میں پیش کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا، ”یہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ ہے، ہمارے لیے ہدیہ ہے۔“

(صحیح مسلم۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: واقعۂ افک میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے کس طرح ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی کی تصدیق کی؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے بھی گواہی چاہی گئی۔ پہلے تو انہوں نے گھریلو کام کاج کے حوالے سے سمجھا اور فرمایا، اور تو کوئی برائی نہیں البتہ بچپن ہے سو جاتی ہیں اور بکری آٹا کھا جاتی ہے۔ پھر صاف لفظوں میں ان سے بہتان کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا، سبحان اللہ! خدا کی قسم جس طرح سنار کھرے سونے کو جانتا ہے، اسی طرح میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو

جانتی ہوں وہ بالکل بے عیب ہیں۔ (صحیح مسلم۔ سیرت عائشہؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے کون سے تین احکام معلوم ہوئے؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے اسلام کے تین احکام معلوم ہوئے:

(۱) ولایت (وراثت) کا حق آزاد کنندہ کو ملے گا۔

(۲) غلامی کی حالت میں اگر ایک غلام اور ایک لونڈی کا نکاح ہوا ہو اور بیوی آزاد ہو جائے اور شوہر غلامی کی حالت میں رہے تو بیوی کو حق حاصل ہے کہ اپنے اس سابق شوہر سے تعلق رکھے یا علیحدگی اختیار کر لے۔

(۳) اگر کسی مستحق کو صدقہ کا کوئی مال ملے اور وہ اپنی طرف سے غیر مستحق کو ہدیۃً پیش کرے تو اس غیر مستحق کو اس کا لینا جائز ہوگا۔ یعنی اس کی حیثیت بدل جائے گی۔

(صحیح بخاری۔ سیرت عائشہؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے علم و فضل کی کیا کیفیت تھی؟

جواب: انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے براہِ راست علم حاصل کیا تھا۔ انہوں نے کئی احادیث بھی روایت کی ہیں۔ ان کے شاگردوں کا حلقہ بڑا وسیع تھا۔ ان سے سماعِ حدیث کرنے والوں میں اکابرین کے علاوہ اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان بھی شامل تھا۔ (مسند ابی داؤد۔ اصابہ۔ اسد الغابہ/ تہذیب التہذیب۔ صحیح مسلم)

سوال: اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان سے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے کیا کہا تھا؟

جواب: وہ ایک مرتبہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اس سے مخاطب ہو کر کہا: ''عبدالملک! غور سے سنو۔ میں تم میں کچھ ایسے آثار دیکھ رہی ہوں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی دن تمہیں حکومت عطا کرے گا۔ اگر تم حکمران بن گئے، تو قتل و غارت اور خونریزی سے ہمیشہ بچنا۔ میں یہ اس لیے کہہ رہی ہوں کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس شخص نے کسی مسلمان کو ناحق قتل کیا ہوگا تو اس کو دھکے دے کر جنت کے دروازے سے پیچھے ہٹا دیا

جائے گا''۔ (تہذیب التہذیب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ غلام حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے چند اقوال بتا دیجیے؟

جواب: بعض روایات میں آپ کے اقوال درج ہیں۔ جن سے آپ کی فہم وفراست کا پتہ چلتا ہے آپ نے کہا ہے:

(۱) کسی کے ساتھ نیکی کرو تو اس کا بدلہ نہ چاہو۔

(۲) ہمیشہ رزق حلال سے اپنا پیٹ بھرو کیونکہ اس میں بے شمار برکتیں ہیں۔

(۳) غنی وہ ہے جو حاجت مندوں کی حاجتیں پوری کرتا ہے۔

(۴) جھوٹ بولنا بہت بڑا فتنہ ہے۔ ہمیشہ راست بازی سے کام لو۔

(۵) اپنا کام خود کرو اور دوسروں کے محتاج نہ بنو۔

(۶) کسی کو نیکی کی بات بتانے میں بخل کرنا امانت میں خیانت کے مترادف ہے۔

(۷) بہادر وہی ہے جو کمزور اور ناتواں پروا نہیں کرتا۔ اور نہ کمزور سے انتقام لیتا ہے۔

(۸) دنیا کے فائدے چند روزہ ہیں۔ ان کے حصول کے لیے دوڑ دھوپ نہ کرو۔

(۹) ہمیشہ بات سیدھی اور صاف کرو۔ اور کسی کو غلط فہمی میں مبتلا کر کے اپنا مطلب نہ نکالو۔

(۱۰) لغو باتیں کرنے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ پرہیزگار وہی ہے جو اپنی زبان کو قابو میں رکھے۔

حضرت ام رافع سلمٰی رضی اللہ عنہا

(آزاد کردہ کنیز/ سابقون الاولون/ طیبہ/ مہاجر مدینہ)

سوال: بتایئے حضرت سلمٰی ام رافع رضی اللہ عنہا کون تھیں؟

جواب: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی کنیز تھیں لیکن آپ نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں آنے سے قبل حضرت سلمٰی اور کس کی کنیز تھیں؟

جواب: نبی رحمت ﷺ کی غلامی میں آنے سے پہلے حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا حضرت صفیہ

رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب کی بھی باندی تھیں۔ پھر آپ کے پاس آ گئیں۔

(اصابہ۔ طبقات۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: حضرت ام رافع سلمٰی رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: سیرت نگاروں کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئیں۔ اس طرح آپ سابقون الاولون میں شمار ہوتی ہیں۔ اور مشرکین کے ہاتھوں تکلیفیں اٹھانے والی ہیں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب۔ اصابہ۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: بتایئے کون سی صحابیہ رضی اللہ عنہا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا باعث بنی تھی؟

جواب: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب کی کنیز (جو بعد میں رسول اللہ ﷺ کی کنیز بنی اور پھر آزاد ہوئی) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا باعث بنی۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ سیرت حلبیہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ام رافع سلمٰی رضی اللہ عنہا کی وجہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسلام کی دولت سے درفراز ہوئے۔ بتایئے کیسے؟

جواب: ایک مرتبہ حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ ابوجہل حضور اقدس ﷺ کو تکلیف پہنچا رہا ہے اور برا بھلا کہہ رہا ہے۔ اس نے نہایت نامناسب رویہ اختیار کیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شکار سے واپس آئے تو حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ آج آپ کے بھتیجے محمد ﷺ کے ساتھ ابوجہل نے یہ سلوک کیا ہے، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ غضبناک ہو گئے وہ ابھی تک اسلام نہیں لائے تھے لیکن خونی رشتے کی بنا پر وہ ابوجہل سے نمٹنے کے لیے چل پڑے۔ ابوجہل دوسرے مشرکین سرداروں کے پاس بیٹھا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے غصے میں اس کے سر پر اپنی کمان ماری اور اسے شدید زخمی کر دیا۔ پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا تو ان (نبی ﷺ) کو گالیاں دیتا ہے۔ میں آج سے اس کے دین پر ہوں۔ میں بھی وہی کہتا ہوں جو وہ فرماتے ہیں۔ اگر تم میں طاقت ہے تو پھر سے وہ الفاظ دھرا۔'' ابوجہل کوئی جواب نہ

دے سکا۔ معافی مانگنے لگا۔ پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ دربارِ رسالت میں پہنچے اور ایمان لے آئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت حلبیہ۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: بتایئے آلِ نبی ﷺ کی دایہ ہونے کا شرف کس صحابیہ کو حاصل ہوا؟

جواب: حضرت ام رافع سلمٰی رضی اللہ عنہا کو آلِ رسول ﷺ کی دایہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ وہ بعض طبی نسخے بھی جانتی تھیں جو طبِ نبوی سے تھے۔ وہ عورتوں کے طبی مسائل کے بارے میں بھی واقفیت رکھتی تھیں۔ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت کے وقت یہی دایہ ہوتی تھیں۔ ام المؤمنین حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے جنم لیا تو یہی دایہ تھیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: رسول اللہ ﷺ کو ان کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت کی خوشخبری کس نے سنائی تھی؟

جواب: حضرت ام رافع سلمٰی رضی اللہ عنہا حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی دایہ تھیں۔ انہوں نے ان کی پیدائش کی خوشخبری اپنے شوہر کو دی اور انہوں نے یہ اطلاع رسول اللہ ﷺ کو کر دی۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مرضِ وفات اور اُن کے غسل میں کس صحابیہ نے خدمات سرانجام دیں؟

جواب: حضرت ام رافع سلمٰی رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مرضِ وفات میں معالجہ کے فرائض انجام دیئے اور ان کی میت کو غسل دیتے وقت بھی مدد کی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: حضرت ام رافع سلمٰی رضی اللہ عنہا کی شادی کس صحابیِ رسول ﷺ سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا حضور اقدس ﷺ کی کنیز تھیں آپ نے انہیں آزاد کر کے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا کے شوہر نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہا کی ولادت کی خوشخبری سنائی تو حضور ﷺ نے کیا انعام دیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت کی خوشخبری سنانے پر حضرت ابورافع رضی اللہ عنہا کو ایک غلام عطا کیا۔ اور پھر پیدائش کے ساتویں دن بیٹے کا نام ابراہیم رکھا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ سیر اعلام النبلا۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: رسول اللہ ﷺ کو حضرت زینب رضی اللہ عنہا بن جحش سے شادی کے لیے اللہ کی طرف سے بشارت ہوئی تو یہ خوشخبری سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کو کس نے سنائی؟

جواب: نبی اکرم ﷺ کو حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش سے شادی کے لیے آسمانی بشارت ملی تو فرمایا: ''کون ہے جو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس جائے اور اس کو خوشخبری سنائے کہ اللہ نے آسمان سے ان کے ساتھ میری شادی فرما دی ہے۔'' حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا جلدی سے گئیں اور حضرت زینب رضی اللہ عنہ کو یہ خوشخبری سنائی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ اصابہ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے حضرت ابورافع سلمٰی رضی اللہ عنہا کو شادی کی خوشخبری سنانے پر کیا تحفہ دیا؟

جواب: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش نے حضرت ابو رافع سلمٰی رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ سے شادی کی خوشخبری سنانے پر زیورات کا تحفہ عطا کیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ امہات المؤمنینؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت ام رافع سلمٰی رضی اللہ عنہا نے کن غزوات میں شرکت کی تھی؟

جواب: سیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ جہاد کے میدان میں بھی متعدد موقعوں پر حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا نے حصہ لیا۔ وہ غزوۂ خیبر میں بھی حضور اقدس ﷺ کے ساتھ شریک تھیں۔ اور جنگ حنین میں بھی آپ نے شرکت فرمائی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ المغازی۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: کون سی صحابیہ رضی اللہ عنہا عمدہ کھانے پکانے میں مشہور تھیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ باندی حضرت ام رافع سلمٰی رضی اللہ عنہا عمدہ کھانے پکانے میں مشہور تھیں۔ وہ حضور اقدس ﷺ کے لیے بھی حریرہ بناتی تھیں اور وہ حضور کو بہت پسند آتا تھا۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی غزوہ موتہ میں شہادت کے بعد حضرت ام رافع رضی اللہ عنہا نے ہی ان کے لیے کھانا پکایا تھا۔ حضور ﷺ کے ہاں حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا کا خاص مقام تھا۔

(حیاۃ الصحابہؓ۔ شفاء عیاض۔ طبقات۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ استیعاب)

سوال: حضرت ام رافع سلمٰی رضی اللہ عنہا نے کب وفات پائی اور ان سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: سیرت نگاروں نے ان کا سالِ وفات نہیں لکھا تاہم خیال ظاہر کیا ہے کہ خلفائے راشدین کے زمانے میں وفات پا گئیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اور آپ کی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین)

﴿حضرت فِضّہ رضی اللہ عنہا﴾

(کنیز/ عالمہ وفاضلہ)

سوال: حضرت فضہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی لختِ جگر سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی کنیز تھیں۔ ان کا حسب ونسب کیا تھا؟

جواب: ان کا اصل نام میمونہ بھی بتایا گیا ہے۔ سرورِ عالم ﷺ نے فضہ رضی اللہ عنہا رکھا۔ بعض سیرت نگاروں نے ان کا وطن حبشہ بتایا ہے۔ کئی روایتوں میں ان کا نام فضۃ النوبیہ آیا ہے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت فضہ رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا اور کب سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئیں؟

جواب: انہوں نے کب اسلام قبول کیا اس کے بارے میں سیرت نگاروں نے کوئی ذکر نہیں کیا تاہم ان کے شرف صحابیت پر سب متفق ہیں۔ وہ کب سیدہ النساء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئیں اس کے بارے میں بھی کوئی وضاحت نہیں ملتی۔ مختلف روایات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ نہ صرف سیدہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا کام کرتی تھیں بلکہ ان کے ہر دکھ سکھ میں شامل ہوتی تھیں۔ وہ زندگی کے آخری سانس تک خاندان نبوت سے وابستہ رہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں رہنے کی وجہ سے ان کے علم وفضل سے بھی مستفیض ہوئیں۔

(تاریخ اسلام۔ سیرت فاطمۃ الزہراؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیئر اعلام النبلاء)

سوال: حضرت فضہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس سے ہوا تھا، ان کی کتنی اولادیں تھیں؟

جواب: سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فضہ کا نکاح حضرت ابوثعلبہ حبشی رضی اللہ عنہ سے کر دیا تھا۔ ان سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد ان کا نکاح ابوسلیک غطفانی سے ہوا۔ بعض سیرت نگاروں کے بقول حضرت فضہ رضی اللہ عنہا کی ایک لڑکی اور پانچ لڑکے تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب۔ سیئر اعلام النبلاء۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی میت کے غسل میں آپ کی کون سی کنیز بھی شامل تھیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت فضہ بھی سیدہ فاطمہ الزہرا کو غسل دیتے وقت موجود تھیں۔ سیدہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ اٹھنے لگا تو سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل خانہ کو آواز دی: ”اے کلثوم رضی اللہ عنہا، اے زینب رضی اللہ عنہا، اے فضہ رضی اللہ عنہا، اے حسن رضی اللہ عنہ، اے حسین رضی اللہ عنہ آؤ اپنی ماں کو آخری بار دیکھ لو۔ اب تمہاری جدائی ہو رہی ہے۔ اور پھر جنت میں ہی ملاقات ہوگی۔“

(تاریخ طبری۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت فضہ رضی اللہ عنہا کس کی کنیز بنیں؟

جواب: سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت فضہ رضی اللہ عنہا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کی کنیز بنیں۔ وہ مصائب کربلا میں بھی ان کے ساتھ تھیں۔ (تاریخ طبری۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت فضہ رضی اللہ عنہا نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت فضہ رضی اللہ عنہا کے سال وفات کے بارے میں کوئی مستند روایت نہیں ہے تاہم سیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ وہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے چند سال بعد انتقال کر گئیں۔ ان کی قبر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی قبر کے ساتھ شام میں ہے۔ (تاریخ طبری۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت زنیرہ رومیہ رضی اللہ عنہا

(سابقون الاولون/کنیز)

سوال: بتایئے حضرت زنیرہ رومیہ رضی اللہ عنہا مکہ میں کس خاندان کی کنیز تھیں؟

جواب: حضرت زنیرہ رومیہ رضی اللہ عنہا مکہ میں قریش کے خاندان بنومخزوم کی لونڈی تھیں۔ ابن اثیر کے بقول وہ بنوعدی کی لونڈی تھیں۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیر اعلام النبلا۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہ رومیہ رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انہیں دعوت حق کے ابتدائی دور میں ہی اسلام کی نعمت سے سرفراز فرمایا اور وہ سابقون الاولون میں شامل ہو گئیں۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیر اعلام النبلا۔ اسد الغابہ)

سوال: اسلام لانے کے جرم میں ابوجہل حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا پر کیسے ظلم کرتا تھا؟

جواب: ابوجہل حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا پر نت نئے ظلم ڈھاتا۔ انہیں شرک پر مجبور کرتا۔ لیکن

حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا اپنے دین پر استقامت سے قائم رہیں۔ ابن اثر کے بقول ان پر حضرت عمر فاروق (اسلام لانے سے پہلے) سختیاں کرتے تھے۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیر اعلام النبلا۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا کی بینائی کیوں جاتی رہی تھی؟

جواب: راہِ حق میں قریش مکہ کے ظلم برداشت کرتے کرتے ان کی بینائی جاتی رہی۔ ابوجہل نے انہیں طعنہ دیا کہ لات وعزیٰ نے تجھے اندھا کر دیا ہے۔ ابن ہشام کے بقول وہ آزادی ملنے کے بعد نابینا ہوئی تھیں۔ اور پھر بینائی واپس آ گئی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا نے طعنہ دینے پر ابوجہل کو کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے طعنہ دینے پر ابوجہل سے کہا: ''لات وعزیٰ پتھر کے بت ہیں۔ وہ کیا جانیں کہ انہیں کون پوج رہا ہے۔ اور کون نہیں پوجتا۔ اگر میری بینائی زائل ہو گئی ہے تو یہ مصیبت میرے اللہ کی طرف سے ہے۔ تمہارے بتوں کی طرف سے نہیں۔ اگر وہ اللہ چاہے تو میری بینائی واپس بھی دے سکتا ہے۔''

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر العلام النبلا۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا کی بینائی کیسے واپس آئی تھی؟

جواب: انہوں نے کہا کہ یہ مصیبت اللہ کی طرف سے ہے۔ اگر وہ چاہے تو میری بینائی واپس کر دے۔ اللہ کو ان کی یہ بات پسند آ گئی۔ دوسرے دن وہ سو کر اٹھیں تو ان کی بینائی بحال ہو چکی تھی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ سیر اعلام النبلاء۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے کن صحابی نے حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر آزاد کر دیا تھا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا پر مشرکین مکہ کو ظلم ڈھاتے ہوئے دیکھا تو انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت لُبَینہ رضی اللہ عنہا

(سابقون الاولون/کنیز)

سوال: حضرت لبینہ قریش کے کس خاندان کی لونڈی تھیں؟

جواب: حضرت لبینہ قریش کے خاندان بنو عدی کی ایک شاخ بنی مؤسل کی لونڈی تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: حضرت لبینہ رضی اللہ عنہا کب اسلام لائیں اور کس طرح ظلم وستم کا نشانہ بنیں؟

جواب: وہ بعثت نبوی کے ابتدائی برسوں میں مسلمان ہوئیں اور سابقون الاولون میں شامل ہو گئیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اس قدر غصے میں آئے کہ ان کو روزانہ مار پیٹ کرتے۔ جب تھک جاتے تو کہتے میں تھک گیا ہوں اس لیے تجھے چھوڑا ہے۔ اب بھی اس نئے دین کو ترک کر دے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت لبینہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مار پیٹ کے بعد ان کو کیا جواب دیتی تھیں؟

جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں دین اسلام چھوڑنے پر مجبور کرتے تو وہ کہتی تھیں: ’’ہرگز نہیں، تو جتنا ظلم ڈھا سکتا ہے ڈھالے، میں یہی کہوں گی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی کرے۔‘‘ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: حضرت لبینہ رضی اللہ عنہا کو کس صحابی نے مشرکین کے ظلم وستم سے نجات دلائی؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا نے حضرت لبینہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر آزاد کر دیا۔ اس طرح انہیں مشرکین کے ظلم وستم سے نجات ملی۔

(اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

حضرت ام عُبیس رضی اللہ عنہا

(سابقون الالون/کنیز)

سوال: حضرت ام عبیس رضی اللہ عنہا قریش کے کس خاندان کی لونڈی تھیں؟

جواب: حضرت ام عبیس رضی اللہ عنہا قریش کے خاندان بنوزہرہ کی لونڈی تھیں۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ بنی تیم بن مرہ کی لونڈی تھیں۔ (سیئر اعلام النبلا۔تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام عبیس رضی اللہ عنہا نے ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا۔ بتایئے انہیں کس طرح ستایا گیا؟

جواب: اسلام لانے کے جرم میں مکہ کا مشہور مشرک رئیس اسود بن عبد یغوث ان پر ظلم وتشدد کرتا۔ انہیں دین اسلام چھوڑنے پر مجبور کرتا لیکن وہ کسی صورت میں اسلام چھوڑنے پر رضامند نہ ہوتیں۔ (طبقات۔سیئر اعلان النبلا۔اصابہ۔اسد الغابہ۔استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت ام عبیس رضی اللہ عنہا کو کس نے خرید کر آزاد کیا؟

جواب: حضرت ام عبیس رضی اللہ عنہا کو مشرکین مکہ کے ظلم سے نجات دلانے کے لیے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔

(طبقات۔سیرت ابن ہشام۔اسد الغابہ۔استیعاب)

حضرت حمامہ رضی اللہ عنہا

(سابقون الاولون/کنیز)

سوال: بتایئے حضرت حمامہ رضی اللہ عنہا کا حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت حمامہ رضی اللہ عنہا حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی والدۂ ماجدہ تھیں۔

(استیعاب۔اصابہ۔صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔اسد الغابہ)

سوال: حضرت حمامہ رضی اللہ عنہا کب دولت اسلام سے سرفراز ہوئیں؟

جواب: دعوت حق کے ابتدائی دنوں میں حضرت امامہ رضی اللہ عنہا اور ان کے بیٹے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور سابقون الاولون کی جماعت میں شامل ہو

گئے۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ اسد الغابہ)

سوال: مشرکین مکہ نے حضرت حمامہ رضی اللہ عنہا اور حضرت بلال پر بے پناہ تشدد کیا۔ بتایئے ان کو کیسے آزادی ملی؟

جواب: سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دونوں ماں اور بیٹے کو خرید کر آزاد کر دیا۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

﴿حضرت نہدیہ رضی اللہ عنہا﴾

(سابقون الاولون/کنیز)۔

سوال: حضرت نہدیہ رضی اللہ عنہا قریش کے کس خاندان کی لونڈی تھیں؟

جواب: حضرت نہدیہ رضی اللہ عنہا اور ان کی بیٹی بنو عبد الدار کی ایک عورت کی لونڈیاں تھیں۔

(طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت نہدیہ رضی اللہ عنہا کب اسلام لائیں اور کس کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنیں؟

جواب: حضرت نہدیہ رضی اللہ عنہا اور ان کی بیٹی بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں اسلام لائیں۔ مسلمان ہونے کی وجہ سے ان کی مالک نے دونوں پر سخت مظالم ڈھائے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت نہدیہ رضی اللہ عنہا اور ان کی بیٹی کو مشرکوں کے مظالم سے کس طرح نجات ملی؟

جواب: حضرت نہدیہ رضی اللہ عنہا اور ان کی بیٹی کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی مالکن سے خرید کر آزاد کر دیا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

﴿حضرت مسیکہ اور حضرت امیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما﴾

سوال: رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی کی کون سی دو لونڈیاں مسلمان ہو گئیں تھیں؟

جواب: حضرت مسیکہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا عبد اللہ بن ابی کی لونڈیاں

تھیں۔ ہجرت نبوی کے بعد ان دونوں نے اسلام قبول کر لیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: عبداللہ بن ابی نے اپنی لونڈیوں مسیکہ رضی اللہ عنہا اور امیمہ رضی اللہ عنہا پر کس طرح ظلم کیے؟

جواب: وہ ان کو بدکاری پر مجبور کرتا۔ مسلمان ہونے کے بعد ان دونوں نے عبداللہ بن ابی کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ عبداللہ بن ابی نے ان دونوں پر ظلم وتشدد شروع کر دیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے کس صحابی رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیکہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا کو عبداللہ بن ابی سے نجات دلائی؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان پر ہونے والے ظلم کا پتہ چلا تو آپ نے دونوں کو اپنے زنان خانے میں چھپا دیا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: عبداللہ بن ابی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کیا کہا؟

جواب: وہ بہت غصے میں آیا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ آپ کو اس بات کا حق نہیں پہنچتا کہ ہماری لونڈیوں کو بہکائیں اور پناہ دیں لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک نہ سنی اور دونوں صحابیات رضی اللہ عنہما کو چھپائے رکھا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: اللہ تعالیٰ نے کس طرح حضرت مسیکہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا کے حق میں فیصلہ دیا؟

جواب: اس وقت قرآن حکیم کے پارہ ۱۸ سورۃ نور کی آیت ۳۳ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ ''اپنی (مملوکہ) لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو'' نازل ہوئی اور دونوں صحابیات رضی اللہ عنہما عبداللہ بن ابی کے ظلم سے آزاد ہو گئیں۔

(القرآن۔ اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

اہل کتاب صحابیاتؓ

﴿حضرت سیرین قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا﴾

(اہل کتاب صحابیہ)

سوال: حضرت سیرین قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق مصر سے تھا۔ انہیں اہل کتاب صحابیہ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: علامہ زرقانی کے بقول مصر کے قبطی عموماً عیسائی تھے۔ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سیرین قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مصری تھیں اس لئے اکثر سیرت نگاروں نے انہیں اہل کتاب صحابیاتؓ میں شمار کیا ہے۔ (زرقانی۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت سیرین قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدینہ منورہ کس طرح پہنچیں تھیں؟

جواب: ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مختلف ملکوں کے سربراہوں کو اسلام کی دعوت دی۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو والیٔ مصر مقوقس کے پاس تبلیغ اسلام کے لئے بھیجا۔ مقوقس نے اسلام قبول نہ کیا۔ تاہم اس نے رسول اللہ ﷺ کے سفیر کی بے حد عزت وتکریم کی۔ مصر سے روانگی کے وقت حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور ﷺ کے لئے تحائف اور ہدیے دیئے۔ دو بہنیں ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی بھیجیں۔ یہ دونوں بہنیں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی تبلیغ سے مسلمان ہوگئیں اور ان کے ساتھ مدینہ منورہ آئیں۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت سیرین قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کس صحابی سے ہوا؟

جواب: حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو حرم نبوی میں داخل ہوئیں اور حضرت سیرین قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح مداح رسول حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ثابت سے ہوا۔ (صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سیرین قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کتنی اولاد ہوئی؟

جواب: حضرت سیرین قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ

عنہ بن حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔

(طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت خالدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث

(اہل کتاب صحابیہ)

سوال: توریت کے بہت بڑے عالم اور صحابی رسول حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کون سی پھوپھی رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ تھیں؟

جواب: حضرت خالدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی تھیں۔ انہیں صحابیت کا شرف حاصل ہوا۔ بعض روایات میں انہیں حضرت عبداللہ بن سلام کی چچی بتایا گیا ہے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ اہل کتاب صحابیات)

سوال: ''حصین! ان صاحب کے آنے سے تمہیں اتنی خوشی ہوئی ہے کہ شاید موسیٰؑ بن عمران بھی تشریف لاتے تو تم اتنے خوش نہ ہوتے۔'' بتائیے یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟

جواب: یہ الفاظ حضرت خالدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث نے اپنے بھتیجے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہے تھے۔ اسلام لانے سے پہلے ان کا نام حصین تھا۔ وہ توریت کے عالم تھے اور اس میں نبی آخر زماں کی علامات پڑھ کر ان کے شیدائی بن گئے تھے۔

(اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پھوپھی حضرت خالدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث کو کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ''پھوپھی جان! خدا کی قسم یہ بھی موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں اور اسی دین کی تبلیغ کے لئے دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ جس کے مبلغ موسیٰ علیہ السلام تھے''۔

(اصابہ! سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت خالدہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا پوچھا اور انہوں نے کیا بتایا؟

جواب: حضرت خالدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث نے جو اس وقت تک ایمان نہیں لائی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: ''کیا واقعی یہ وہی نبی ہیں جن کی تورات اور دوسرے آسمانی صحائف میں خبر دی گئی ہے؟'' حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: ''بے شک یہ وہی نبی ہیں۔'' حضرت خالدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: ''پھر تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ وہ ہمارے شہر میں تشریف لائے ہیں۔''

(اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت خالدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی مدینہ تشریف آوری کے موقع پر جب حضرت خالدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بات چیت ہوئی تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ نبوت کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت خالدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث ان کے پیچھے گئیں اور ان دونوں نے اسلام قبول کیا۔ پھر ان کی تلقین سے گھر کے تمام افراد مسلمان ہوئے۔

(اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

﴿حضرت تمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت وہب﴾

(اہل کتاب صحابیہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت تمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت وہب کا اصل نام بتا دیجئے؟

جواب: حضرت تمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کئی نام روایات میں آئے ہیں۔ ان کا نام عائشہ، سہمیہ، امیمہ، رمیصاء عمیصاء بھی آئے ہیں۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تہذیب۔ طبقات)

سوال: حضرت تمیمہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق یہود کے خاندان بنو قرظہ سے تھا۔

بتایئے ان کا پہلا نکاح کس سے ہوا؟

جواب: ان کا پہلا نکاح اپنے ہی خاندان کے ایک فرد حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ لیکن ان سے نبھاہ نہ ہو سکا اس لئے انہوں نے طلاق دے دی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت تمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت وہب کا دوسرا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت تمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت وہب کا دوسرا نکاح ہوا۔ کچھ عرصہ بعد کسی وجہ سے ان سے بھی علیحدگی اختیار کرنی چاہی۔ ان کا ارادہ دوبارہ حضرت رفاعہ سے نکاح کرنے کا تھا۔ انہوں نے حضور ﷺ سے ذکر کیا۔ لیکن آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علیحدگی کی اجازت نہ دی۔ (استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت تمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت وہب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا درخواست کی تھی؟

جواب: حضرت تمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت وہب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علیحدگی کی درخواست پیش کی۔ لیکن انہوں نے بھی اجازت نہ دی۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے تو ان سے بھی درخواست کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سختی کے یہ درخواست رد کر دی۔

(استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت بنت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا بن وہب

(اہل کتاب صحابیہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے ایک جانثار حضرت سعد الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی رشتہ کیوں نہیں دیتا تھا؟

جواب: وہ ظاہری حسن و جمال سے محروم تھے اس لئے انہیں کوئی اپنی لڑکی کا رشتہ نہیں دیتا تھا۔

(طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعد الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی مشکل بیان فرمائی تو آپ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حبیب کبریا ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم اسی وقت عمرو بن وہب ثقفی کے گھر جاؤ اور سلام کے بعد ان سے کہو کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کی بیٹی کا رشتہ میرے ساتھ کر دیا ہے۔“ (طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بنت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد حضرت عمرو بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کا پیغام دیا تو انہوں نے کیا کہا؟

جواب: انہیں حضرت سعد الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات پر اعتبار نہ آیا اور انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی بیٹی کا رشتہ دینے سے انکار کر دیا۔

(طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمرو بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا کہا؟

جواب: حضرت عمرو بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی نے باپ کی گفتگو سنی تو دروازے پر آ کر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: ”اے اللہ کے بندے! اگر واقعی رسول اللہ ﷺ نے تمہیں بھیجا ہے تو میں بخوشی تمہارے ساتھ شادی کے لئے تیار ہوں۔“ حضرت سعد نے جا کر حضور ﷺ کو بتایا تو آپ نے اطاعت رسول کے حوالے سے لڑکی کے اقدام کی تعریف فرمائی اور لڑکی کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

(طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: لڑکی نے اپنے والد کو غضب الٰہی سے ڈرایا تو انہوں نے کیا کیا؟

جواب: انہوں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر معافی مانگی اور پھر حضور ﷺ نے حضرت

بنت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت سعد الاسود سے کر دیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت بنت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر حضرت سعد الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب شہادت پائی؟

جواب: ابھی حضرت بنت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ حضرت سعد الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک غزوے میں شہید ہو گئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد الاسود رضی اللہ عنہ کے ترکے کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا؟

جواب: آپ نے حضرت سعد الاسود رضی اللہ عنہ کی شہادت پر ان کا ترکہ حضرت بنت عمرو بن وہب رضی اللہ عنہا کو دلا دیا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

دیگر صحابیاتؓ

﴿حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت صبیح﴾

سوال: بتایئے حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت صبیح کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت صبیح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ اصل نام امیمہ تھا مگر ام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا کے نام سے مشہور تھیں۔

(اصابہ۔ بدایہ والنہایہ۔ تہذیب التہذیب۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین)

سوال: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بن صبیح کے بیٹے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حافظ حدیث تھے۔ بتایئے انہوں نے کتنی احادیث روایت کی ہیں؟

جواب: انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے زیادہ نبی کریم ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کی مرویات کی تعداد پانچ ہزار تین سو چوہتر ہے۔ بقول امام شافعی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے زمانے میں حدیث کے راویوں میں سب سے زیادہ حافظ تھے۔

(تہذیب الاسماء واللغات۔ اصابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا امیمہ کے والد کا نام کیا تھا؟

جواب: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا کے والد یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نانا کا نام صبیح یا صفیح بن الحارث تھا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تہذیب الاسماء واللغات)

سوال: بتایئے حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت صبیح کا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح عامر بن عبد ذی الشریٰ دوسی سے ہوا تھا۔ انہوں نے جوانی میں ہی وفات پائی۔ اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابھی کم سن تھے۔ ماں نے بڑی مشکل حالات میں ان کی پرورش کی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت صبیح کے فرزند حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کب

اسلام قبول کیا؟

جواب: انہوں نے ہجرت نبوی سے چند سال پہلے حضرت طفیل بن عمرو دوسی کی تبلیغ سے دین حق قبول کیا۔ اور پھر غزوۂ خیبر کے موقعے پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین)

سوال: مدینہ منورہ آنے کے بعد بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ امیمہ بنت صبیح ایمان نہیں لائیں۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: والدہ نے اسلام لانے سے انکار کر دیا۔ وہ جب بھی انہیں اسلام کی طرف بلاتے تو وہ والدہ انہیں کھری کھری سناتیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نامناسب باتیں کہتیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والدہ کے شرک کی وجہ سے دل ہی دل میں کڑھتے تھے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کیا درخواست کی؟

جواب: ایک دن والدہ نے حضور ﷺ کی شان میں کچھ نامناسب الفاظ کہے جس سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بہت دکھ ہوا۔ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''یا رسول اللہ میری ماں کے لیے دعا کیجیے کہ اللہ انہیں قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔'' رسول رحمت ﷺ نے دعا فرمائی: ''الٰہی! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو ہدایت نصیب فرما۔'' (تذکار صحابیاتؓ۔ دور نبوت کی برگزیدہ خواتین۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی دعا کب اور کس طرح قبول ہوئی؟

جواب: نبی اکرم ﷺ کی دعا کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خوشی خوشی گھر آئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ والدہ نے دروازہ کھولا اور بولیں: ''اے بیٹے! گواہ رہنا کہ میں اللہ اور اس کے سچے رسول ﷺ پر صدق دل سے ایمان لاتی ہوں۔''

(تذکار صحابیاتؓ۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر اعلام النبلا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے والدہ کے اسلام لانے پر کس طرح خوشی کا اظہار کیا؟

جواب: آپ فرط مسرت سے بے خود ہو گئے۔ خوشی میں واپس کا شانۂ نبوی پر حاضر ہو کر حضور ﷺ سے عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ بشارت ہو کہ آپ کی دعا قبول ہوئی اور میری ماں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت بخشی۔'' حضور ﷺ یہ سن کر خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

(سیئر اعلام النبلا۔ صحیح مسلم۔ البدایہ والنہایہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو والدہ سے کس قدر محبت تھی؟

جواب: آپ اپنی والدہ سے بے انتہا محبت کرتے۔ جب تک والدہ زندہ رہیں آپ حج کرنے بھی نہ گئے۔ (سیئر اعلام النبلا۔ صحیح مسلم۔ البدایہ والنہایہ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کو کس طرح سلام کہتے اور وہ کیسے جواب دیتیں؟

جواب: وہ گھر آتے تو کہتے السلام علیکم یا اماں و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ وہ جواب میں کہتیں۔ وَعَلَیک یا بُنَی وَ رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے، اللہ تعالیٰ آپ پر اسی طرح رحمت نازل فرمائے جس طرح آپ نے بچپن میں میری پرورش کی۔ وہ جواب دیتیں، اے بیٹے اللہ تعالیٰ تم پر بھی اس طرح رحمت فرمائے جس طرح تم نے جوان ہو کر مجھ سے برتاؤ کیا۔

(سیئر اعلام النبلا۔ صحیح مسلم۔ البدایہ والنہایہ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت اُمَیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت غنم

سوال: جلیل القدر صحابی حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام بتا دیجئے؟

جواب: حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام حضرت امیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت غنم تھا۔ اور وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ تھیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: حضرت امیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت غنم کا شجر نسب کیا ہے؟

جواب: حضرت امیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت غنم کا سلسلہ نسب یہ ہے: امیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت غنم بن جابر بن عبد العزیٰ بن عامر بن عمیرہ۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: بتایئے حضرت امیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت غنم کا نکاح کس سے ہوا تھا؟

جواب: حضرت امیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت غنم کا نکاح عبداللہ بن جراح فہری سے ہوا تھا۔ اس سے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: عبداللہ بن جراح مسلمان نہ ہوا جبکہ حضرت امیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت غنم کو یہ سعادت حاصل ہوئی۔ بتایئے عبداللہ بن جراح کب اور کیسے مارا گیا؟

جواب: حضرت ابوعبیدہ بن جراح کا والد عبداللہ بن جراح جنگ بدر میں قتل ہوا۔ طبرانی کے بقول اسے حضرت ابوعبیدہ نے خود اپنے ہاتھوں قتل کیا کیونکہ وہ مشرکین مکہ کی طرف سے لڑنے آیا تھا۔ طبقات کی روایت کے مطابق وہ بعثت نبوی سے پہلے فوت ہوا۔

(طبرانی۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جابر

سوال: حضرت ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جابر کس عظیم جرنیل کی بیوی تھیں؟

جواب: حضرت ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جابر فاتح شام امین الامت حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کی اہلیہ تھیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جابر کے ہاں کتنی اولاد ہوئی؟

جواب: ان کے بطن سے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک یا دو لڑکے پیدا ہوئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت تماضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت الاصبغ

سوال: حضرت تماضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت اصبغ کون تھیں؟

جواب: قبیلہ کلب کے سردار اصبغ بن عمرو الکلبی کی بیٹی تھیں۔ جو عیسائی مذہب کا پیروکار تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ تھیں۔ بعض سیرت نگاروں نے ان کو تابعات میں شمار کیا ہے لیکن اکثریت نے انہیں صحابیہ مانا ہے۔ (اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابہ کرام انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت تماضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت اصبغ کی شادی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شادی کے بارے میں انہیں کیا حکم دیا تھا؟

جواب: ۶ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دومۃ الجندل کی مہم پر روانہ فرمایا اور انہیں ہدایت فرمائی کہ پہلے قبیلہ کلب کو اسلام کی دعوت دینا۔ اگر قبول کرلیں تو ان کے سردار کی بیٹی سے نکاح کر لینا۔ چنانچہ رئیس قبیلہ اصبغ اور بہت سے دوسرے لوگوں نے اسلام قبول کرلیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق اصبغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تماضر سے نکاح کر لیا۔ وہ ان کو لے کر مدینے آ گئے۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابہ کرام انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے حضرت تماضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کتنا عرصہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حبالہء عقد میں رہیں اور کب دوسری شادی کی؟

جواب: تماضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا آخر وقت میں ان کے نکاح میں رہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مرض الموت میں انہیں آزاد کر دیا تھا۔ اوران کی وفات کے بعد انہوں نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شادی کر لی تھی۔ لیکن تھوڑے عرصے بعد ان سے جدائی ہوگئی۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت تماضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں کتنی اولاد ہوئی اور انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: ان کے بطن سے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا ہوئے۔ حضرت تماضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد حکومت کے بعد کسی وقت وفات پائی۔ (اصابہ۔ تذکار صحابیات۔ صحابہ کرام انسائیکلو پیڈیا)

﴿حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث﴾

سوال: خزاعہ کے خاندان بنو مصطلق سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث کا سلسلہ نسب بتا دیجئے؟

جواب: حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شجرہ نسب یہ ہے: عمرہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا بن ابی ضرار بن حبیب بن عائذ بن مالک بن خزیمہ مصطلق۔

(اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث کا ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث حضرت عمرہ بنت حارث کی بہن تھیں۔ یہ اسلام لائیں اور صحابیت کا شرف حاصل کیا۔

(اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

﴿حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حنظلہ﴾

سوال: صحابیہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حنظلہ کی شادی کس صحابی رسول سے ہوئی تھی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حنظلہ کا نکاح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا تھا۔ لیکن ان سے نباہ نہ ہو سکا اور دونوں میں تفریق ہو گئی۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیات۔ رحمۃ اللعالمین)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حنظلہ بڑے خاندان کی خاتون تھیں۔ بتایئے ان کا دوسرا نکاح کس سے ہوا؟

جواب: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علیحدگی کے بعد حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حنظلہ کی دوسری شادی مشہور صحابی حضرت نعیم النحام سے ہوئی۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیات۔ رحمۃ اللعالمینؐ)

سوال: بتایئے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حنظلہ کے ہاں کتنی اولاد ہوئی؟

جواب: حضرت نعیم النحام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صلب سے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حنظلہ کے ایک بیٹا ابراہیم پیدا ہوا۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ رحمۃ اللعالمینؐ)

حضرت سہلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عاصم قضاعیہ

سوال: حضرت سہلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عاصم کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: حضرت سہلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عاصم قضاعہ کی شاخ قبیلہ بلی سے تھیں۔ اور ان کا قبیلہ مدینہ میں انصار کا حلیف تھا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیات)

سوال: حضرت سہلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہجرت نبوی کے قریب اسلام قبول کیا۔ ان کا نکاح کس صحابی سے ہوا تھا؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحابیہ حضرت سہلہ بنت عاصم قضاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح مشہور صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

حضرت ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یعار

سوال: انصار کے کسی قبیلے سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یعار کا نکاح کس صحابی سے ہوا تھا؟

جواب: ان کا نکاح مکہ کے رئیس عتبہ بن ربیعہ کے بیٹے حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے خاص صحابہ میں سے تھے۔

(اصابہ۔ اسدالغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت ابوعبداللہ سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس صحابیہ کے غلام تھے؟

جواب: جلیل القدر صحابی حضرت ابوعبداللہ سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے حضرت ثبیتہ بنت یعار انصاریہ کے غلام تھے۔ انہوں نے راہ حق میں آزاد کردیا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضرت ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یعار انصاریہ کے شوہر حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس صحابی کو منہ بولا بیٹا بنالیا تھا؟

جواب: انہوں نے حضرت ابوعبداللہ سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منہ بولا بیٹا بنالیا تھا۔ وہ سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابوحذیفہ کے نام سے مشہور ہوگئے۔ جب حکم نازل ہوا کہ لوگوں کو اپنے باپوں کی نسبت سے پکارو تو لوگ انہیں سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے۔

(سیر الصحابہؓ۔ صحابہ کرام انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا وصیت کی تھی؟

جواب: صحابیہ حضرت ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ یمامہ میں شہادت سے پہلے وصیت کی تھی کہ ان کے ترکے میں سے ایک ایک ثلث مختلف اسلامی ضروریات اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے اور ایک ثلث ان کے سابق آقاؤں کو دے دیا جائے۔

(اصابہ۔ طبقات۔ اسدالغابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیات)

سوال: سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت پر کس طرح عمل کیا؟

جواب: انہوں نے وصیت کے مطابق حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ترکہ کا ایک تہائی حصہ حضرت ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یعار انصاریہ (حضرت سالم ان کے آزاد کردہ

غلام تھے) کے پاس بھیجا حضرت ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی صلہ کے لئے نہیں بلکہ اللہ کی راہ میں آزاد کیا تھا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

﴿حضرت عزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابوسفیان﴾

سوال: حضرت عزہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا قریش کے خاندان سے تھیں۔ ان کا حضور اقدس ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ اس نسبت سے حضور ﷺ کی سالی تھیں۔ وہ امیر معاویہ کی بھی ہمشیرہ تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: حضرت عزہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا حسب ونسب کیا تھا؟

جواب: ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے: عزہ رضی اللہ عنہا بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہ صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ (نسب قریش۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن عزہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضور ﷺ سے کیا کہا تھا؟

جواب: ایک مرتبہ انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! میری خواہش ہے کہ آپ میری بہن عزہ کو بھی شرف زوجیت بخشیں۔'' (اس وقت انہیں معلوم نہیں ہوگا کہ اللہ نے دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔)

(استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو کیا جواب دیا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ تمہاری بہن تمہاری سوت بنے۔'' انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! میں اکیلی ہی تو آپ کی زوجہ نہیں ہوں۔ حضور ﷺ کی اور ازواج بھی ہیں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ میری بہن کو بھی حضور

ﷺ سے شرفِ زوجیت حاصل ہو۔'' (استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: نبی رحمت ﷺ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو کس طرح بات سمجھائی؟

جواب: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کرنا جائز نہیں۔'' ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عزہ میری سالی ہے اور بیوی کی زندگی میں اس کی بہن سے نکاح جائز نہیں۔'' (استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضور ﷺ سے کیا کہا اور آپ نے کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے عرض کیا: ''ہم نے تو سنا ہے کہ آپ ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی سے؟'' حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا، جی ہاں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ میری ربیبہ نہ بھی ہوتی تب بھی وہ مجھ پر حلال نہ تھی۔ وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔ کیونکہ میں نے اور اس کے باپ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے ثویبہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا ہے۔''

(استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

﴿حضرت لبابۃ الصغریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا﴾

سوال: بتائیے حضرت لبابۃ الصغریٰ رضی اللہ عنہا کس نامور جرنیل کی والدہ تھیں؟

جواب: حضرت لبابۃ الصغریٰ رضی اللہ عنہا اسلام کے نامور جرنیل حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کی والدہ تھیں۔ (طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت لبابۃ الصغریٰ رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ قیس بن عیلان سے تھا۔ ان کا سلسلۂ نسبت بتا دیں؟

جواب: حضرت لبابۃ الصغریٰ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب یہ ہے: لبابہ رضی اللہ عنہا بنت حارث بن حزن بن بجیر بن ہزم بن روبہ (یا ذویبہ) بن عبداللہ ب ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان۔

(طبقات۔ اصابہ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت لبابتہ الصغریٰ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا کیا نام تھا؟

جواب: ان کی والدہ کا نام ہند بنت عوف بن زہیز بن حارث بن حماطہ الطمیر یہ تھا۔ ان کی شادی ولید بن مغیرہ مخزومی سے ہوئی تھی۔ (طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت لبابتہ الصغریٰ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے کن لوگوں کو شرف صحابیت حاصل ہوا؟

جواب: ان کی اولاد کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ ان کے سات یا دس یا تیرہ بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ تاہم ان میں سے تین بیٹوں خالد رضی اللہ عنہ، ولید رضی اللہ عنہ اور ہشام رضی اللہ عنہ اور دونوں بیٹیوں فاطمہ رضی اللہ عنہا اور فاختہ رضی اللہ عنہا کو اسلام قبول کرنے اور جماعت صحابہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے کس صحابیہ رضی اللہ عنہا کو بیٹے کی وفات پر مرثیہ کہنے کی خاص طور پر اجازت فرمادی تھی؟

جواب: حضرت لبابتہ الصغریٰ رضی اللہ عنہا کا بیٹا ولید فوت ہوا تو ان کو سخت صدمہ پہنچا۔ حضور اقدس ﷺ نے ان کی حالت کے پیش نظر ان کو ولید کے سوگ میں مرثیہ کہنے کی اجازت دے دی تاکہ دل کا بوجھ ہلکا کرسکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ مرثیہ سنا تو فرمایا کہ تم اس کی بجائے قرآن کی سورۃ ق کی آیت وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ط ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ پڑھا کرو۔ جس کا ترجمہ ہے: اور موت کے بے ہوشی ضرور آ کر رہے گی۔ (اس وقت کہا جائے گا) یہ وہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

﴿حضرت سلافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت سعید﴾

سوال: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت سلافہ رضی اللہ عنہا بنت سعید کس قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں؟

جواب: وہ مدینے کی رہنے والی تھیں اور قبیلہ اوس کے خاندان بنی عمرو بن عوف سے ان کا تعلق تھا۔ بعض روایتوں میں ان کا نام سلافہ بھی آیا ہے۔

(مہاجرینؓ۔ بذل القوۃ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت سلافہ رضی اللہ عنہا بنت سعید کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: مکہ کے رئیس طلحہ بن ابی طلحہ عبداللہ عبدری سے حضرت سلافہ رضی اللہ عنہا بنت سعید کی شادی ہوئی۔ یہ مکہ کا مشہور دشمن اسلام تھا۔

(مہاجرینؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت سلافہ رضی اللہ عنہا بنت سعید مشہور صحابی اور کلید بردار کعبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن طلحہ کی والدہ تھیں۔ انہوں نے کعبہ کی کنجی دینے سے کیوں انکار کر دیا تھا؟

جواب: فتح مکہ کے بعد حضور ﷺ خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن طلحہ کلید بردار تھے۔ حضور ﷺ نے ان سے کنجی طلب کی۔ انہوں نے گھر جا کر ماں سے کنجی مانگی تو انہوں نے دینے سے انکار کر دیا۔ غالباً حضرت سلافہ رضی اللہ عنہا اس وقت تک ایمان نہیں لائی تھیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہا نے زبردستی والدہ سے کنجی لے لی اور حضور ﷺ کو پیش کر دی۔ حضور اقدس ﷺ نے اپنے دست مبارک سے کعبہ کا دروازہ کھولا۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ/اصابہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: ''جو شخص اس کو تم سے چھینے گا وہ ظالم ہو گا۔'' یہ الفاظ آقاء نامدار ﷺ نے کس سے فرمائے تھے؟

جواب: حضرت سلافہ رضی اللہ عنہا بنت سعید کے بیٹے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ طلحہ کو کعبہ کی کنجی واپس کرتے ہوئے آپ ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے تھے۔ اسی موقعے پر حضرت سلافہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ کو خیال آیا کہ کنجی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو واپس نہ دی جائے کیونکہ ان کی والدہ نے پہلے ہی کنجی دینے سے انکار کر دیا تھا۔ ان کی والدہ پھر ضد نہ کریں۔ اس موقعہ پر

سورۃ   کی آیت اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ط (بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مالکوں کو واپس کرو) نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے کنجی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو واپس کر دی۔ اس پر ان کی والدہ سلافہ رضی اللہ عنہا ایمان لے آئیں۔ (القرآن۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

﴿حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت اسود﴾

سوال: بتائیے فتح مکہ کے موقع پر کس صحابیہ رضی اللہ عنہا سے چوری کی غلطی ہوگئی تھی؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسود سے۔ ان کا تعلق قریش کے اعلیٰ خاندان بنو مخزوم سے تھا۔ (انہوں نے کسی عورت کا زیور چرا لیا تھا یا حضور اقدس ﷺ کے کاشانۂ اقدس سے ایک چادر چرالی تھی)۔ (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بنو مخزوم نے کس صحابی سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسود کی سفارش کرائی تھی؟

جواب: فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت مخزوم پکڑی گئیں تو بنو مخزوم نے رسول اللہ ﷺ کے پیارے صحابی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ سے اس خاتون کی سفارش کرائی کہ حضور ﷺ رعایت فرمادیں۔ (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت مخزوم کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ کے سفارش کرنے پر ناراضی کا اظہار فرمایا۔ ارشاد ہوا: ”کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے بارے میں (رعایت) بات کر رہے ہو“؟ (سیرت ابن ہشام طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنی غلطی کا احساس ہونے پر حضور ﷺ سے کیا عرض کی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سن کر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ لرز اٹھے اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میرے لیے مغفرت طلب فرمائیے۔“ یعنی انہیں احساس ہوگیا کہ میں نے سفارش کر کے غلطی کی ہے۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: نبی اکرم ﷺ نے اس موقع پر کیا خطبہ ارشاد فرمایا؟

جواب: شام کے وقت سرکار دو عالم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا: ''پہلے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں کوئی معزز یا امیر آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب ان میں کوئی کمزور یا معمولی آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کرتے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بن محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا''۔ (سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسود کو چوری کرنے پر کیا سزا دی گئی؟

جواب: فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسود مخزومیہ پر حد جاری کی گئی اور ان کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

حضرت نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت منیہ

سوال: بتایئے شادی کے لیے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا پیغام رسول اللہ ﷺ تک کس صحابیہ رضی اللہ عنہا نے پہنچایا تھا؟

جواب: حضرت نفیسہ رضی اللہ عنہا بنت منیہ نے۔ بعض روایتوں میں ان کا نام نفیسہ بنت امیہ بھی آیا ہے۔ لیکن صحیح بنت منیہ ہی ہے۔ وہ فتح مکہ کے بعد اسلام لائیں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضرت نفیسہ رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ کے پاس کس لیے بھیجا تھا؟

جواب: وہ خود کہتی ہیں کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے نکاح کی خواہش ظاہر کرنے سے پہلے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تاکہ آپ کی مرضی معلوم کر سکوں۔ میں نے جا کر آپ ﷺ سے کہا: ''اے محمد ﷺ! آپ شادی کیوں نہیں کر لیتے؟'' انہوں نے فرمایا: ''ابھی شادی کے لیے میرے پاس وسائل نہیں ہیں۔'' میں نے کہا

"آپ کو ایسی جگہ شادی کرنے کے لیے دعوت دی جا رہی ہے۔ جہاں حسب و نسب، دولت، جمال اور ذہانت و فراست سب کچھ موجود ہے۔ کیا آپ اسے قبول کریں گے؟" فرمایا: "وہ کون ہے؟" میں نے کہا: "خدیجہ رضی اللہ عنہا" فرمایا: "میری ان سے شادی کیسے ہو سکتی ہے"؟ میں نے کہا، اسے آپ میرے اوپر چھوڑ دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اگر یہ بات ہے تو میں تیار ہوں۔ پھر دونوں طرف سے بزرگوں کی رضامندی سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے عقد نکاح میں آ گئیں اس طرح حضرت نفیسہ رضی اللہ عنہا نے پیغام رسانی کے فرائض انجام دیتے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت نفیسہ رضی اللہ عنہا سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی سہیلی یا خادمہ تھیں۔ بتایئے وہ کب اسلام لائیں؟

جواب: حضرت نفیسہ رضی اللہ عنہا فتح مکہ کے بعد اسلام لائیں اور صحابیات رضی اللہ عنہما میں شامل ہوئیں۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

حضرت قہطم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت علقمہ

سوال: حضرت قہطم رضی اللہ عنہا بنت علقمہ کون تھیں؟

جواب: حضرت قہطم رضی اللہ عنہا بنت علقمہ رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ تھیں۔ پورا نام قہطم رضی اللہ عنہا بنت علقمہ بن عبداللہ بن ابوقیس تھا۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت قہطم رضی اللہ عنہا بنت علقمہ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: وہ دعوت حق کے ابتدائی زمانے میں ہی مسلمان ہو گئیں تھیں اور سابقون الاولون کی صف میں شامل ہوئیں۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: صحابیہ رسول حضرت قہطم رضی اللہ عنہا بنت علقمہ کی شادی کس صحابی سے ہوئی تھی؟

جواب: ان کی شادی حضرت سلیط رضی اللہ عنہ بن عمرو سے ہوئی تھی۔ وہ بھی سابقون الاولون میں سے تھے۔ ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے: سلیط رضی اللہ عنہ بن عمرو بن عبد شمس بن

عبدود بن نضر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔

(سیرت ابن ہشام۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: کفار مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر حضرت قہطم رضی اللہ عنہا علقمہ نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت قہطم رضی اللہ عنہا بنت علقمہ اور ان کے شوہر حضرت سلیط رضی اللہ عنہ بن عمرو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ۶ نبوی میں مکہ سے حبشہ چلے گئے۔

(سیرت ابن ہشام۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت قہطم رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر کب مدینہ آئے؟

جواب: حبشہ میں چند سال گزارنے کے بعد حضرت قہطم رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت سلیط رضی اللہ عنہ بن عمرو کے ساتھ کشتی کے ذریعے مدینہ منورہ آ گئے۔

(سیرت ابن ہشام۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اسد الغابہ)

حضرت سفانہ رضی اللہ عنہا بنت حاتم

سوال: بتایئے حضرت سفانہ رضی اللہ عنہا بنت حاتم کون تھیں؟

جواب: حضرت سفانہ رضی اللہ عنہا بنت حاتم عرب کے مشہور سخی اور فیاض سردار حاتم طائی کی بیٹی تھیں۔ انہیں صحابیت کا شرف حاصل ہوا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حاتم طائی کی بیٹی حضرت سفانہ رضی اللہ عنہا بنت حاتم کا سلسلۂ نسب بتا دیں؟

جواب: حضرت سفانہ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب یہ ہے: سفانہ رضی اللہ عنہا بنت حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حشرج بن امراء القیس بن عدی بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن یغوث بن طے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت سفانہ رضی اللہ عنہا کا تعلق کس قبیلے سے تھا اور یہ قبیلہ کہاں آباد تھا؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ طے سے تھا۔ یہ قبیلہ یمن میں آباد تھا ان کا والد حاتم طائی اس قبیلے کا سردار تھا۔ اس نے اپنے قبیلے سمیت عیسائیت قبول کر لی تھی۔ بعثت نبوی سے چند سال

پہلے حاتم طائی فوت ہوا تو اس کے سے عدی بن حاتم کو قبیلے کا سردار بنایا گیا۔

(تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ طبقات۔ اصابہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے کب اور کس کی قیادت میں اسلامی لشکر قبیلہ طے کی طرف بھیجا تھا؟

جواب: ۹ ہجری میں سید الانبیاء ﷺ نے ایک چھوٹا سا لشکر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قیادت میں بنو طے کی طرف بھیجا تا کہ انہیں اسلام کی دعوت دیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ زاد المعاد۔ تاریخ طبری)

سوال: اسلامی لشکر نے قبیلہ طے پر کس طرح غلبہ پایا؟

جواب: قبیلہ طے کے سردار عدی نے لشکر اسلامی کی آمد کی خبر سنی تو اپنے اہل وعیال سمیت بھاگ کر شام چلا گیا اور وہاں ایک بستی جوشیہ میں قیام پذیر ہوا۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ تاریخ طبری)

سوال: قبیلے کے سردار عدی بن حاتم کی بہن سفانہ رضی اللہ عنہا کس طرح مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر ہوئی؟

جواب: گھر سے بھاگتے وقت بھگدڑ مچی تو عدی کی بہن سفانہ ان سے بچھڑ گئی اور اسلامی لشکر کے ہاتھوں گرفتار ہوئی۔ قبیلے کے بعض دوسرے افراد بھی اسیر ہوئے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ تاریخ طبری)

سوال: عدی بن حاتم طائی کی بہن سفانہ رضی اللہ عنہا نے رسول اقدس ﷺ سے کیا عرض کیا؟

جواب: لشکر اسلام مدینہ پہنچا اور اسیروں کو حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو سفانہ نے عرض کیا: "اے صاحب قریش! میں بے یار و مددگار ہوں۔ مجھ پر رحم کیجیے۔ باپ کا سایہ میرے سر سے اٹھ چکا ہے اور بھائی مجھے تنہا چھوڑ کر بھاگ گیا ہے۔ میرے والد بنو طے کے سردار تھے۔ وہ بھوکوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ یتیموں کی سرپرستی کرتے تھے۔ حاجت مندوں کی حاجتیں پوری کرتے تھے۔ مظلوموں کی مدد کرتے تھے اور ظالموں کو

کیفرِ کردار تک پہنچاتے تھے۔ میں حاتم طائی کی بیٹی ہوں جس نے کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ جانے دیا تھا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے آزاد کر دیں۔''

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے رسول رحمت ﷺ نے سفانہ رضی اللہ عنہا کو کیا جواب دیا؟

جواب: سفانہ رضی اللہ عنہا کی باتیں سن کر آنحضرت نے فرمایا: ''اے خاتون! جو اوصاف تو نے اپنے باپ کے بیان کیے ہیں، یہ تو مسلمانوں کی صفات ہیں۔ اگر تیرے والد زندہ ہوتے تو ہم ان سے اچھا سلوک کرتے۔'' پھر آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا: اس عورت کو چھوڑ دو، یہ معزز اور نیک صفت باپ کی بیٹی ہے۔ کوئی ذی وقار شخص ذلیل ہو جائے اور کوئی مالدار شخص محتاج ہو جائے تو اس کے حال پر ترس کھایا کرو۔''

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت سفانہ رضی اللہ عنہا کس طرح اپنے قبیلے کے لیے برکت اور خیر کا باعث بنیں؟

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہا نے سفانہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا۔ مگر وہ اپنی جگہ پر کھڑی رہیں۔ آقا ﷺ نے پوچھا: ''کیوں اب کیا بات ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: ''اے محمد ﷺ! میں جس باپ کی بیٹی ہوں، اس کو کبھی یہ گوارا نہ تھا کہ قوم مصیبت میں مبتلا ہو اور وہ سکھ کی نیند سوئے۔ جہاں آپ نے مجھ پر کرم فرمایا ہے وہاں میرے ساتھیوں پر بھی رحم فرمائیے۔ اللہ آپ کو جزا دے گا۔''

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول رحمت ﷺ نے قبیلہ طے کے اسیروں کے لیے کیا فیصلہ فرمایا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ حضرت سفانہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو سے بے حد متاثر ہوئے اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ قبیلہ طے کے تمام اسیروں کو رہا کر دیا جائے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تمام اسیروں کو چھوڑ دیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: سفانہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کا کن الفاظ میں شکریہ ادا کیا؟

جواب: اپنی اور اہل قبیلہ کی رہائی پر وہ بے اختیار بولیں: ''اللہ آپ کی نیکی کو اس شخص تک پہنچائے جو اس کا مستحق ہو۔ اللہ آپ کو کسی بدکیش یا بدطنیت کا محتاج نہ کرے۔ اور جس فیاض قوم سے کوئی نعمت چھن جائے اسے آپ کے ذریعے سے واپس دلا دے۔'' (طبقات۔اسد الغابہ۔اصابہ۔تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ایک دوسری روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ اور حضرت سفانہ رضی اللہ عنہا کے درمیان تین دن تک کیا مکالمہ ہوا؟

جواب: ایک دوسری روایت ہے کہ سفانہ رضی اللہ عنہا نے جب پہلی مرتبہ حضور اقدس ﷺ سے اپنی رہائی کی درخواست کی تو دوسری باتوں کے علاوہ یہ بھی کہا، کہ مجھے چھڑانے والا موجود نہیں ہے۔ اس لیے آپ خود ہی مجھ پر احسان کیجیے۔ خدا آپ پر احسان کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، چھڑانے والا کون؟ انہوں نے جواب دیا عدی بن حاتم۔ میں عدی کی بہن ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، وہی عدی بن حاتم جس نے خدا اور رسول ﷺ سے فرار اختیار کیا۔ سفانہ رضی اللہ عنہا نے کہا، ہاں۔ حضور ﷺ کوئی فیصلہ کیے بغیر تشریف لے گئے۔ پھر دوسرے اور تیسرے دن بھی یہی مکالمہ ہوا۔ تیسرے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی سفارش کی۔ سردار انبیاء ﷺ نے ان کی درخواست قبول فرمالی اور رہائی کا فیصلہ فرمایا۔

(اسد الغابہ۔اصابہ۔طبقات۔تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے سفانہ رضی اللہ عنہا کو کیا مشورہ دیا؟

جواب: آپ نے سفانہ رضی اللہ عنہا کی رہائی کے بعد ان سے فرمایا: ''ابھی وطن جانے میں جلدی نہ کرو۔ جب یمن جانے والا کوئی معتبر آدمی مل جائے تو مجھے اطلاع دو۔''

(اسد الغابہ۔اصابہ۔تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضور اقدس ﷺ نے سفانہ رضی اللہ عنہا کو کس کے ساتھ وطن روانہ فرمایا؟

جواب: کچھ دنوں بعد یمن کے قبیلے بلی یا قضاعہ کا ایک وفد مدینے آیا۔ سفانہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ وفد کی واپسی پر مجھے اس کے ہمراہ بھیج دیجیے۔

آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت سفانہ رضی اللہ عنہا مدینے سے روانہ ہو کر سب سے پہلے کہاں گئیں؟

جواب: سفانہ رضی اللہ عنہا کو علم تھا کہ ان کا بھائی عدی بن حاتم یمن سے بھاگ کر جوشیہ میں مقیم ہے۔ چنانچہ وہ حضور ﷺ سے رخصت ہو کر سیدھی جوشیہ پہنچیں اور اپنے بھائی عدی سے ملاقات کی۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: اپنے بھائی عدی سے مل کر سفانہ رضی اللہ عنہا نے کس طرح ناراضی کا اظہار کیا؟

جواب: وہ جوشیہ پہنچتے ہی اپنے بھائی پر برس پڑیں: ”ظالم، قاطع رحم، تف ہے تجھ پر۔ اپنے اہل وعیال کو لے آئے اور مجھے بے یار ومددگار چھوڑ دیا۔“

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: بہن کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور بھائی کو اپنے کیے پر احساس ندامت ہوا تو اس نے بہن سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کیا پوچھا؟

جواب: سواری سے اتر کر بہن نے کچھ دیر آرام کیا تو عدی نے ان سے پوچھا: ”صاحب قریش سے مل کر تم نے کیا رائے قائم کی؟“ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: بتائیے سفانہ رضی اللہ عنہا نے بھائی کو کیا مشورہ دیا؟

جواب: بہن نے جواب دیا: ”جس قدر جلد ممکن ہو تو ان سے ملو۔ اگر وہ نبی ہیں تو ان سے ملنے میں سبقت کرنا شرف وسعادت ہے۔ اور اگر بادشاہ ہیں تو بھی یمن کا فرمانروا ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اور ایک بادشاہ سے ملنے میں سبقت بھی تمہاری قدر ومنزلت کا باعث بنے گی۔“ عدی رضی اللہ عنہ نے بہن کے مشورے پر عمل کیا اور مدینہ پہنچ کر اسلام لائے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: کیا حضرت سفانہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا تھا؟

جواب: اکثر سیرت نگاروں نے ان کے اسلام لانے کا ذکر کیا ہے۔ حافظ ابن حجر کے بقول، وہ اسلام لائیں اور اسے حسن وخوبی سے نبھایا۔ (اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

متفرق سوالات

متفرق سوالات

سوال: حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا واقد بن عمرو کس صحابی رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں؟

جواب: جلیل القدر صحابی، شاعر رسول ﷺ اور شہید موتہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن رواحہ کی والدہ تھیں۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت خنساء بنت خذام کس انصاری قبیلے سے تھیں۔ بتایئے حضور اقدس ﷺ نے ان کا نکاح کیوں فسخ کر دیا تھا؟

جواب: وہ خود بیان کرتی ہیں کہ میرے والد نے میرا نکاح کسی شخص سے کر دیا۔ اس سے قبل میری شادی ہو چکی تھی میں کنواری نہ تھی اور اس نکاح سے ناخوش تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور صورت حال عرض کی۔ آپ نے اس نکاح کو ناجائز قرار دیا اور فسخ کر دیا۔ (صحیح بخاری۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ام العلاء انصاریہ کون تھیں؟

جواب: وہ انصار کے کسی قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں۔ سابقین اولین میں شمار ہوتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ (صحیح بخاری۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابوالہیثم مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک قیدی عطا فرمایا تھا۔ ان کی اہلیہ نے انہیں کیا مشورہ دیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوالہیثم مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قیدی عطا کرتے وقت فرمایا، ان سے اچھا برتاؤ کرنا۔ وہ غلام کو گھر لے کر آئے اور سارا قصہ بیان کیا۔ ان کی اہلیہ (اہلیہ ابوالہیثم) نے کہا، اگر حضور ﷺ کے ارشاد کی تعمیل منظور ہے تو اس کو آزاد کر دو (یعنی اس سے بڑھ کر اچھا برتاؤ کیا ہو سکتا ہے کہ قیدی کو آزاد کر دیا جائے) انہوں نے اسی وقت اس کو آزاد کر دیا۔ (جامع ترمذی۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بھی صحابی تھے اور ان کی اہلیہ بھی۔ بتایئے زوجہ صفوان بن معطل کب اسلام لائیں؟

جواب: حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۵ ہجری میں مسلمان ہوئے۔ ان کی اہلیہ ان سے پہلے ہی اسلام قبول کر چکی تھیں۔ حضور ﷺ نے ان کے نکاح کی تجدید نہیں کی۔

(مستدرک حاکم۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: وہ کونسی صحابیہ تھیں جو ہمیشہ مسجد نبوی میں جھاڑو دیتی تھیں؟

جواب: حضرت ام محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمیشہ مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھیں۔ ان کا انتقال ہوا تو صحابہؓ نے حضور ﷺ کو بتائے بغیر ان کو دفن کر دیا۔ حضور ﷺ کو بعد میں معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا، مجھے کیوں اطلاع نہیں دی۔ صحابہؓ نے عرض کیا، آپ روزے سے تھے اور قیلولہ فرما رہے تھے۔ اس لئے ہم نے تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت بنت بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون تھیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ تھیں۔ مشہور صحابی حضرت بشیر بن سعد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن تھیں۔ ان کی والدہ عمرۃ بنت رواحہ جلیل القدر صحابی، شاعر رسول اور شہید مؤتہ حضرت بعداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن تھیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابیہ حضرت اُم سنبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہدیہ دینے پر کیا عطا کیا تھا؟

جواب: انہوں نے حضور ﷺ کو کوئی ہدیہ پیش کیا تو آپ نے اس ہدیے کے عوض حضرت ام سنبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک جنگل بطور جاگیر عطا فرمایا۔

(طبرانی۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے حضرت قیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون تھیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی ایک صحابیہ تھیں۔ وہ بیوہ ہوگئیں تو اپنے بچوں کو ان کے چچا کی سرپرستی میں دے دیا اور خود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری اور تعلیمات کے حصول کو اپنا معمول بنالیا۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت اُم اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہجرت نبوی سے قبل مکہ میں اسلام قبول کیا۔

وہ مدینے کیسے پہنچیں؟

جواب: ان کے شوہر نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ وہ ہجرت نبوی کے بعد بھائی کے ساتھ مدینے روانہ ہوئیں۔ راستے میں انہیں ٹھہرا کر ان کے بھائی اپنا بھولا ہوا نفقہ لینے مکہ واپس گئے۔ حضرت ام اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر نے ان کے بھائی کو قتل کر دیا اور یہ اکیلی طویل سفر طے کر کے مدینے پہنچیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنا دکھ بیان کیا۔ آپ وضو فرما رہے تھے۔ ان پر پانی کے چھینٹے مارے تو انہیں تسکین حاصل ہو گئی۔

(اصابہ۔ دلائل)

سوال: بتائیے کس انصاریہ کے گھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ٹھہرایا تھا؟

جواب: حضرت ام المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحابیہ تھیں۔ غزوۂ بنو قریظہ میں حضرت ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسیر ہو کر آئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حضرت ام المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر ٹھہرایا۔ حضرت ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہیں اسلام قبول کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے گھر میں انہیں آزاد کر کے نکاح کر لیا۔ بعد میں وہ دار قیس بن فہد میں منتقل ہو گئیں۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس صاحبزادی کا نام بتا دیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد محبت و عقیدت رکھتی تھیں اور جمعہ کی نماز باقاعدگی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدار میں پڑھتی تھیں؟

جواب: حضرت اُم ہشام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ وہ ہر جمعہ کو باقاعدگی کے ساتھ مسجد نبوی میں جا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدار میں نماز پڑھتیں۔

(صحیح مسلم۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے کس صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کی خواہش ظاہر کی تھی؟

جواب: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اس خواہش کا اظہار کیا تو آپ نے انہیں اپنے گھر کے ایک کونے میں اپنے لئے الگ جگہ پر نماز پڑھنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ انہوں نے مرتے دم تک ایسا ہی کیا۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ تذکار صحابیات۔ اسد الغابہ)

سوال: ”تم روؤ یا نہ روؤ۔ جب تک عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ رکھا رہا، فرشتوں نے اس پر اپنے پروں کا سایہ کئے رکھا“ بتائیے یہ الفاظ حضور ﷺ نے کس صحابیہ سے فرمائے تھے؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمرو بن حرام انصاریہ سے۔ ان کے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ احد میں شہادت پائی تو کفار نے ان کی لاش کا مثلہ کیا۔ حضرت فاطمہ بنت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بھتیجے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ میدان جنگ میں پہنچیں۔ بھائی کی لاش دیکھ کر بے اختیار چیخ نکل گئی۔ آنحضرت ﷺ نے سنا تو یہ فرمایا۔

(المغازی۔ طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: قبیلہ اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت حبتہ بنت مالک انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: ان کی شادی قبیلہ بجیلہ کے بجیر بن معاویہ سے ہوئی تھی۔ یہ قبیلہ عمرو بن عوف کا حلیف تھا۔ بجیر نے زمانہ جاہلیت میں وفات پائی۔

(اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت حبتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مالک ایمان لائیں اور صحابیت کا شرف حاصل کیا۔ ان کے کون سے بیٹے مسلمان ہوئے؟

جواب: بجیر بن معاویہ سے ان کے ہاں ایک بیٹا سعد تھا۔ وہ بھی ماں کے ساتھ ہی ایمان لائے اور سعدؓ بن حبتہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

(اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیات)

سوال: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے راز دان صحابی تھے ان کی والدہ کا نام بتا دیں؟

جواب: حضرت رباب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت کعب انصاریہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ تھیں۔ ہجرت نبوی سے پہلے اپنے خاندان حضرت حسیل یمان بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اسلام لائیں۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: جلیل القدر صحابی اور انصار کے سابقین اوّل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کون تھیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت قرۃ العین رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ تھیں۔ وہ عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان کی بیٹی تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت قرۃ العین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عبادہ انصاریہ کب ایمان لائیں؟

جواب: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت عقبہ کبیرہ میں شرکت (انہوں نے تینوں بیعتوں میں شرکت کی تھی) کے بعد مکہ سے واپس مدینہ پہنچے تو سب سے پہلے ان کی تبلیغ سے ان کی والدہ حضرت قرۃ العین رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمان ہوئیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت محمد انصاریہ نے اپنے بیٹے حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا۔ ان کے شوہر کا نام بتا دیں؟

جواب: ان کے خاوند عبید بن نافذ اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تھے اور اپنے قبیلے کے سردار تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں انتقال کر گئے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ تہذیب التہذیب)

سوال: خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ حضرت فکیہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عبید انصاریہ تھیں۔ ان کا حسب ونسب کیا تھا؟

جواب: حضرت فکیہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عبید کا سلسلہ نسب یہ ہے: فکیہہ بنت عبید بن دلیم بن حارثہ بن حزام بن خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ میں کعب بن خزرج اکبر۔ وہ ہجرت نبوی سے پہلے اپنے شوہر کے ساتھ ہی ایمان لائیں۔

(طبقات۔ تہذیب التہذیب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مسعود انصاریہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ تھیں۔ وہ کب اسلام لائیں اور کب وفات پائی؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے اپنے فرزند کی تبلیغ سے مسلمان ہوئیں۔ ۵ ہجری میں ان کا وصال ہوا۔ حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مسعود کے والد کا نام سعد بن عمرو بھی آیا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے سقایہ آل سعد کس صحابی نے کھدوایا تھا؟

جواب: حضرت عمرہ بنت مسعود انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ کے ایصال ثواب کے لئے ایک سبیل یا کنواں کھدوایا جو سقایہ آل سعد کے نام سے مشہور ہوا۔ (مسند احمد بن حنبل۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت یزید بن سکن انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی حضرت ام بجید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اصل نام حوا تھا۔ ان کا حسب ونسب بتا دیں؟

جواب: ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: حوا بنت یزید بن سکن بن رافع بن امراء القیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔ وہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یزید انصاریہ کی بہن تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: حضرت ام بجید حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یزید ہجرت نبوی کے بعد مسلمان ہوئیں۔ بتایئے انہیں کونسی بیعت میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: صلح حدیبیہ کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں۔ اس لئے انہیں بیعت

رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب۔ اسدالغابہ)

سوال: ''الٰہی! اس لڑکی پر خیر کا دریا بہادے اور اس کی زندگی تلخ نہ کر۔'' رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کس صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے فرمائی تھی؟

جواب: رسول رحمت ﷺ نے یہ دعا حضرت جلیبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ کے لئے فرمائی تھی جو حضور کی جانثار صحابیہ تھیں۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب۔ تہذیب التہذیب)

سوال: بتایئے زوجہ جلیبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے کس حکم کے آگے سر جھکا دیا تھا جس کے صلے میں انہیں دعائیں ملیں؟

جواب: حضرت جلیبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول تھے۔ ان کی شکل وصورت واجبی تھی اور قد بھی چھوٹا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے انصار کے ایک خاندان میں ان کی نسبت ٹھہرادی۔ والدین لڑکی دینے پر رضامند نہ تھے مگر سعادت مند لڑکی نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا حکم مانا۔ وہ حضرت جلیبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شادی کرنے پر رضامند ہوگئی۔ حضور ﷺ کو علم ہوا تو اس کے لئے دعا فرمائی۔ اس دعا کے اثر سے اللہ نے حضرت جلیبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آسودہ حال کردیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت براء بن معرور انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ صحابیہ کا نام بتادیں؟

جواب: خزرج کے خاندان سلمہ سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت سلافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت براء انصاریہ۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ مسند احمد بن حنبل)

سوال: جلیل القدر صحابی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کون تھیں؟

جواب: خزرج کے خاندان عدی بن نجار کی حضرت انیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی حارث کی والدہ تھیں اور مالک بن سنان ان کے والد تھے۔ دونوں میاں بیوی بیعت عقبہ کے بعد

اور ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں حضرت انیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نعمان اوسی کی زوجہ تھیں۔ اس کے مرنے کے بعد مالک بن سنان خدری سے نکاح ہوا۔

(طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت ام الطفیل انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور عقیدت رکھنے والی صحابیہ تھیں۔ ان کے شوہر کا نام بتادیں؟

جواب: وہ جلیل القدر صحابی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ ان سے کئی احادیث مروی ہیں۔ ان کے بیٹے طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی صحابی تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: عظیم المرتبت صحابیات حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام بتادیجئے؟

جواب: ان کی والدہ حضرت ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مالک انصاریہ تھیں۔ جو خزرج کے خاندان بنونجار سے تعلق رکھتی تھیں۔ یہ خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نانی تھیں۔ انہوں نے ہجرت نبوی سے پہلے اسلام قبول کیا۔

(سیر اعلام النبلا۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مالک انصاریہ کی شادی ملحان بن خالد بخاری سے ہوئی تھی۔ ان کا حسب ونسب کیا تھا؟

جواب: حضرت ملیکہ کا سلسلہ نسب یہ ہے: ملیکہ بنت مالک بن عدی بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن بخار۔

(سیر اعلام النبلا۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اَنّا کون تھیں؟

جواب: حضرت ام سیف رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دایہ تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دودھ پلانے کے لئے ان کا انتخاب کیا تھا۔

(طبقات۔ سیر اعلام النبلا۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ)

سوال: بتایئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس صحابیہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں وفات پائی تھی؟

جواب: انہوں نے اپنی اَنّا حضرت ام سیف کے گھر وفات پائی تھی۔ یہ گھر مدینہ سے تین چار میل دور عوالی میں تھا۔ حضور ﷺ وہاں بیٹے کو دیکھنے جاتے تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ استیعاب۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: واقعہ افک میں منافقین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بہتان باندھا۔ اس واقعے میں حضرت ام مسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر بھی آتا ہے۔ بتایئے وہ کون تھیں؟

جواب: حضرت ام مسطح مشہور صحابی حضرت مسطح بن اثاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قریبی رشتہ دار تھیں۔ ان کے بیٹے حضرت مسطح بھی ان سادہ لوح مسلمانوں میں سے تھے جو منافقین کے فریب میں آ گئے تھے۔

(سیرت حلبیہ۔ سیرت ابن ہشام۔ محمد عربی انسائیکلوپیڈیا۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو منافقین کے بہتان کے بارے میں کس صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے علم ہوا؟

جواب: حضرت ام مسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا کہ منافقین نے ان کے بارے میں کیا تہمت لگائی ہے اور اس میں ان کا بیٹا مسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: نواسی رسول ﷺ حضرت امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابو العاص بیوہ ہوئیں تو کس شاعر صحابیہ نے مرثیہ کہا تھا؟

جواب: حضرت ام الہیثم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی نواسی حضرت امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابو العاص کے بیوہ ہونے پر ایک پر درد مرثیہ کہا تھا۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر بھی مرثیہ کہا۔

(شاعرات عرب۔ طبقات الشاعرات۔ اصابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ام الہیثم رضی اللہ عنہا کون تھیں؟

جواب: وہ رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ تھیں اور عرب کی شاعرات میں شمار ہوتی تھیں۔ مرثیہ گوئی میں انہیں خاص مقام حاصل تھا۔

(طبقات الشاعرات۔ شاعرات عرب۔ اصابہ۔ طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت عزہ رضی اللہ عنہا بنت حائل رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ تھیں۔ انہوں نے کس بات پر حضور ﷺ سے بیعت کی؟

جواب: وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے ان باتوں پر بیعت کی: زنا کی مرتکب نہ ہوں گی۔ چوری نہ کریں گی اور اولاد کو زندہ درگور نہیں کریں گی نہ چھپ کر اور نہ ظاہر۔ (طبرانی۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت رقیقہ نے حضور ﷺ سے کن باتوں پر بیعت کی؟

جواب: وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو حضور ﷺ نے فرمایا: ”میں تم سے ان باتوں پر بیعت لیتا ہوں کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ چوری نہ کرنا، زنا نہ کرنا، اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا۔ غیر کی اولاد کو اپنی اولاد نہ بتانا، نوحہ نہ کرنا اور بے پردہ باہر نہ نکلنا۔“ ایک دوسری روایت میں یہ بھی ہے: ”کسی پر بہتان نہ لگانا، اور کسی بھلے کام میں آپ ﷺ کی نافرمانی نہ کرنا۔“

(تذکار صحابیاتؓ۔ تذکار صالحاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: قریشی خاتون حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا بنت رقیش نے بعث نبوی کے ابتدائی زمانے میں اسلام قبول کیا۔ بتایئے انہوں نے کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دیا تو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا بنت رقیش نے اپنے بھائیوں یزید رضی اللہ عنہ بن رقیش اور سعید رضی اللہ عنہ بن رقیش کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صالحات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت زارع بن عروہ نے کفار کے خلاف کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ وہ کیا خدمات سرانجام دیتی تھیں؟

جواب: وہ زخمیوں کو مرہم پٹی اور بیماروں کی تیمارداری کے علاوہ بوقت ضرورت لڑائی میں بھی

حصہ لیتی تھیں۔ ۱۴ ہجری میں جنگ شحورا میں بھی انہوں نے بہادری کے جوہر دکھائے۔ (المغازی۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوالربیع عبداللہ رضی اللہ عنہا بن ثابت کی صاحبزادی سے حضور ﷺ نے ان کے باپ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضور اقدس ﷺ حضرت عبداللہ بن ثابت کے مرض وفات میں ان کی تیمارداری کے لیے تشریف لے گئے تو بنت عبداللہ نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ان کی شہادت کی امید تھی کیونکہ انہوں نے جہاد کی تیاری کر لی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، ان کو نیت کا ثواب مل چکا۔ (اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کس صحابیہ کے دلدوز مرثیے پر روئے تھے؟

جواب: حضرت قتیلہ عبدریہ رضی اللہ عنہا بنت نضر بن حارث کے مرثیے پر۔ غزوہ بدر کے بعد رسول اللہ ﷺ کے حکم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت قتیلہ رضی اللہ عنہا کے والد نضر بن حارث کو قتل کیا تو بیٹی نے دلدوز مرثیہ کہا۔ جب یہ مرثیہ رسول رحمت ﷺ کو سنایا گیا تو آپ اتنا روئے کہ ریش مبارک تر ہو گئی۔ آپ نے فرمایا، اگر یہ الفاظ اس سے پہلے میرے کانوں تک پہنچتے تو میں نضر کو قتل نہ کراتا۔ حضرت قتیلہ رضی اللہ عنہا کو شرف صحابیت حاصل ہوا۔ وہ شعر و شاعری میں بھی درک رکھتی تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت عفیرہ رضی اللہ عنہا بنت غِفار حمیری ایک مجاہدہ تھیں۔ انہوں نے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے کئی غزوات میں حصہ لیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۱۴ ہجری میں لڑی جانے والی جنگ شحورا اور ۱۵ ہجری میں لڑی جانے والے جنگ یرموک میں رومیوں کے خلاف بہادری کے جوہر دکھائے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے کس صحابیہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف رخ

کر کے نماز پڑھی؟

جواب: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا انصاریہ نے حضور ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں (بیت المقدس اور بیت اللہ) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ تذکار صالحات)

سوال: ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ کے علاوہ بھی مکے میں سودہ نام کی ایک قریشی خاتون تھیں۔ ان سے رسول اللہ ﷺ نے نکاح کا ارادہ فرمایا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائیں اور شرف صحابیت حاصل ہوا۔ ان کے شوہر وفات پا گئے تھے۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے ان سے نکاح کا ارادہ فرمایا تو انہوں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھ کو ساری دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہیں مگر میرے پانچ بچے ہیں مجھے یہ بات پسند نہیں کہ وہ آپ کے سرہانے روئیں چلائیں۔“ حضور ﷺ نے اس بات کو پسند فرمایا۔ ان کی تعریف کی اور نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت جذامہ رضی اللہ عنہا بنت جندل ہجرت سے چند سال پہلے اسلام لائیں۔ بتائیے انہوں نے کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: جب رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دیا تو وہ بھی دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مدینہ منورہ ہجرت کر گئیں۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رئیس مکہ عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت عتبہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائیں بتائیے انہوں نے کب حضور ﷺ سے بیعت کی؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر اپنی بہن ہند بنت عتبہ کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور اسی وقت بیعت کی۔ انہوں نے ان باتوں پر بیعت کی جن کا ذکر سورۂ ممتحنہ کی آیات میں ہے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ کی اس بہن کا نام بتا دیں جو بدری

صحابی حضرت معبد رضی اللہ عنہ بن وہب العبدی کے نکاح میں تھیں۔

جواب: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ کی بہن تھیں۔ ان کا نکاح حضرت معبد رضی اللہ عنہا بن وہب العبدی بن عبدالقیس سے ہوا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ کا تعلق قریش کے قبیلے عامر بن لوئی سے تھا۔ ان کا حسب ونسب بتا دیں؟

جواب: ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے: بریرہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نضر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی۔

(انساب قریش۔ طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ولید بھی صحابیہ تھیں۔ ان کا سلسلۂ نسب کیا ہے؟

جواب: ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے: فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر (عمرو) بن مخزوم۔ (طبقات۔ اُسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت خالد رضی اللہ عنہا بن ولید کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ولید کی شادی کس سے ہوئی تھی اور یہ کب مسلمان ہوئیں؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ولید کی شادی اپنے ابن عم حارث بن ہشام مخزومی سے ہوئی جو بنو مخزوم کے رئیس اور ابو جہل کے حقیقی بھائی تھے۔ یہ دونوں میاں بیوی فتح مکہ کے روز اسلام لائے اور حضور ﷺ سے بیعت کی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: فاختہ رضی اللہ عنہا بنت ولید حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کی ایک دوسری بہن تھیں۔ انہوں نے بھی فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا تھا۔ بتائیے ان کی شادی کس صحابی سے ہوئی تھی؟

جواب: ان کا نام فاختہ یا ناجیہ ہے۔ ان کی شادی صفوان رضی اللہ عنہ بن امیہ جمحی سے ہوئی۔

انہوں نے غزوۂ طائف کے چند دن بعد اسلام قبول کیا۔ حضور ﷺ نے ان کے نکاح کی تجدید نہیں فرمائی۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ طبقات۔ مؤطا امام مالک۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن صفیہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب کی شادی مشہور صحابی حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ بن مظعون سے ہوئی۔ ان کا سلسلۂ نسب کیا ہے؟

جواب: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب اسلام لائیں اور صحابیت کا شرف حاصل کیا۔ ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے: صفیہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن قرط بن زراح بن عدی بن لوی بن غالب بن فہر۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب کے بطن سے ایک لڑکی رملہ پیدا ہوئی۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: مشہور صحابی حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بن سلافہ انصاری کی والدہ کا نام بتائیے؟

جواب: ان کی والدہ سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت سلمہ انصاریہ تھیں۔ وہ اسلام لائیں اور صحابیت کا شرف حاصل کیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے صحابی رسول ﷺ حضرت حذافہ رضی اللہ عنہ بن قیس سہمی کی اہلیہ کون تھیں؟

جواب: حضرت ام عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت حذافہ کی اہلیہ تھیں۔ وہ اسلام لائیں اور انہیں شرف صحابیت حاصل ہوا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا: ”سرہ رضی اللہ عنہ نے جہنم سے ایک اوٹ حاصل کر لی ہے۔“ یہ سرہ کون تھیں؟

جواب: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں۔ حبشہ سے ان کے ساتھ آئی تھیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس ﷺ کے نکاح میں آئیں تو وہ بھی آپ ﷺ کی خدمت میں آ گئیں۔ (طبرانی۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیات۲)

سوال: صحابی رسول ﷺ حضرت بسر رضی اللہ عنہا کی اہلیہ کا نام بتا دیجیے جو صحابیہ تھیں؟

جواب: حضرت ام عبداللہ رضی اللہ عنہا صحابی رسول ﷺ حضرت بسر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا کون تھیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی حضرت ابو معقل رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ اسلام لائیں اور شرف صحابیت سے بہرور ہوئیں۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ مسند ابی داؤد)

سوال: بنو ثقیف کی ایک خاتون بھی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کی میت کو غسل دینے میں شامل تھیں۔ نام بتا دیجیے؟

جواب: حضرت لیلہ ثقفیہ حضرت امام کلثوم رضی اللہ عنہا کی میت کو غسل دینے والی عورتوں میں شامل تھیں۔ انہوں نے بھی بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کفن کے لیے پہلے تہہ بند دیا، پھر کرتہ، پھر اوڑھنی اور پھر ایک اور کپڑا۔ جس میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو کفنایا گیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مسند احمد بن حنبل۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں)

سوال: شاعر رسول حضرت حسان رضی اللہ عنہا بن ثابت کی کس بہن نے رسول اللہ ﷺ کا ایک تبرک محفوظ کر لیا تھا؟

جواب: حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا بنت ثابت نے۔ رسول رحمت ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے، پانی کی مشک لٹک رہی تھی۔ آپ نے اس سے منہ لگا کر پانی پیا۔ انہوں نے مشک کی وجہ جگہ جہاں آپ ﷺ کا دہن مبارک لگا تھا، ٹکڑا کاٹ لیا اور اسے تبرکا اپنے پاس رکھ لیا۔ (جامع ترمذی۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: مشہور صحابی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ہشام کی والدہ کا نام بتا دیجیے؟

جواب: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت حمید حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ہشام کی والدہ تھیں جو اسلام لائیں اور صحابیات رضی اللہ عنہا میں شامل ہوئیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا کون تھیں؟

جواب: یہ عہد رسالت کی ایک خاتون تھیں جو اسلام لائیں اور شرف صحابیت حاصل کیا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مسند ابی داؤد۔ سنن ابن ماجہ۔ مسند احمد)

سوال: حضرت عمران رضی اللہ عنہ بن حصین مشہور صحابی تھے۔ ان کی کس بہن نے اسلام قبول

کیا؟

جواب: بنت حصین رضی اللہ عنہا بن عبید نے۔ سن ہجری کے آغاز میں اپنے والد اور بھائی کے ساتھ دربار رسالت میں حاضر ہوئیں اور اسلام قبول کیا۔

(اصابہ۔ تذکار صحابیات۔ اسد الغابہ)

سوال: مشہور صحابی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی والدہ اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن کریز کی اہلیہ کب اسلام لائیں؟

جواب: ان کا نام ام عبداللہ رضی اللہ عنہ اور وہ فتح مکہ کے موقع پر اپنے شوہر عامر رضی اللہ عنہ کریز کے ساتھ ہی مسلمان ہوئیں۔ حضور کبھی کبھی حضرت ام عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ ان کے شوہر حضرت عامر رضی اللہ عنہا بن کریز رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیات)

سوال: بتائیے کس صحابیہ رضی اللہ عنہا نے ایک غزوے میں حضور ﷺ کی فتح کی خوشی میں دف بجائی تھی؟

جواب: حضرت سودا رضی اللہ عنہا جاریہ نے۔ حضرت ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کس غزوے کے لیے تشریف لے گئے۔ فتح مند ہو کر واپس آئے تو ایک سیاہ فام باندی (حضرت سودا) نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ میں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح وسالم واپس لے آیا تو میں اس خوشی میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی۔ آپ نے فرمایا، اگر تو نے یہ منت مانی تھی تو خیر اس کو پورا کر لے ورنہ نہیں۔ اس پر وہ دف بجانے لگی۔ یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے تو وہ فوراً دف نیچے ڈال کر اس پر بیٹھ گئی۔

(جامع ترمذی۔ تذکار صحابیات)

سوال: مشہور صحابی حضرت براء رضی اللہ عنہ بن معرور سلمی انصاری کی صاحبزادی کا نام بتا دیں، جو صحابیہ تھیں؟

جواب: جو حضرت ام بشر انصاریہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: ام بشر

بنت براء رضی اللہ عنہ بن معرور بن صخر بن سابق بن منان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ خزرجی۔ (مشکوٰۃ شریف۔ ابن ماجہ۔ بیہقی)

سوال: بتایئے حضرت صماءؓ بنت بسر کون تھیں؟

جواب: صحابی رسول ﷺ حضرت بسر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن بسر کی بہن تھیں۔ یہ اسلام لائیں اور صحابیات رضی اللہ عنہما میں شامل ہوئیں۔ ان سے بعض احادیث مروی ہیں۔ (مسند احمد۔ مسند ابی داؤد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی)

سوال: حضرت ام حبیب رضی اللہ عنہا بنت ثمامہ سابقون الاولون کی جماعت میں شامل تھیں بتایئے انہوں نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۱۳ نبوی میں رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دیا تو حضرت ام حبیب رضی اللہ عنہا بنت ثمامہ بھی مدینہ منورہ چلی گئیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مہاجرینؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ حضرت وعد رضی اللہ عنہ بن جحدم دعوت حق کے ابتدائی دنوں میں اسلام لائیں۔ بتایئے انہوں نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں مہاجرین حبشہ کے دوسرے قافلے کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

(البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی کون سی بیٹی کو رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ بن ابی بن مالک بن حارث بن عبید کو۔ ان کا تعلق خزرج کے خاندان بنوحبلی سے تھا۔ (صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیات)

سوال: حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ بن ابی کی شادی کس صحابی سے ہوئی تھی؟

جواب: ان کی شادی خطیب رسول حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس سے ہوئی تھی۔ بعض روایتوں میں ہے کہ وہ پستہ قد تھے اس لیے حضرت جمیلہ کے دل میں ان سے کراہت پیدا ہوگئی تھی۔ اس لیے کچھ عرصہ بعد ان سے طلاق لے لی۔ بعض روایتوں میں یہ

صورتحال حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل انصاریہ سے بتائی گئی ہے۔

(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت بشیر رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ حارث بن خزرج سے تھا۔ ان کا نسب نامہ بتا دیں؟

جواب: حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت بشیر بن ثعلبہ بن خلاص بن زید بن مالک بن اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی اس بھانجی کا نام ونسب بتا دیں جو ان کی بہن رقیقہ کی بیٹی تھیں؟

جواب: بھانجی کا نام حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت عبد تھا۔ سلسلۂ نسب یہ ہے: امیمہ بنت عبد بن بجاد بن عمیر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ۔ وہ قریش کی ایک شاخ بنو تیم سے تھیں۔ (جمہرہ النساب العرب۔ اسد الغابہ۔ نسب قریش۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت رمیثہ رضی اللہ عنہا قریش کے خاندان بنو مطلب سے تھیں۔ ان کا سلسلۂ نسب کیا ہے؟

جواب: ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے: رمیثہ بنت عمرو بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف۔

اسد الغابہ۔ نسب قریش۔ تذکار صالحات۔ جمہرۃ النساب العرب)

سوال: جلیل القدر صحابی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ بن یساف کی صاحبزادی انیسہ کون تھیں؟

جواب: حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا بنت خبیب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ تھیں، ان کا نسب نامہ یہ ہے: انیسہ بنت خبیب بن یساف بن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج بن ثعلبہ خزرجی۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: طائف سے مدینہ آ کر رہائش پذیر ہوگئیں۔ صحابی رسول ﷺ کی صحابیہ بیٹی تھیں۔ نام بتا دیجیے؟

جواب: صحابی رسول ﷺ مسعود رضی اللہ عنہ بن عمرو ثقفی کی بیٹی برزہ رضی اللہ عنہا بنت مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ۔ غزوہ احد سے پہلے مسلمان ہوئیں۔ غزوہ میں خدمات سرانجام

دیں ان کا نکاح صفوان رضی اللہ عنہ بن امیہ جمحی سے ہوا تھا جس سے ایک بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: حضرت ابو عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا عُرف یا لقب برصا تھا۔ ان کا اصل نام بتا دیں؟

جواب: ان کا نام کبشہ یا کبیشہ تھا۔ وہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ نے بئر آمنہ کس صحابیہ کو عطا فرمایا تھا؟

جواب: حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا بنت ارقم رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے وادیٔ عقیق میں ایک کنواں عطا فرمایا تھا۔ یہ بعد میں بیرِ آمنہ سے مشہور ہوا۔ حضور ﷺ نے ان کے لیے دعائے برکت بھی فرمائی تھی۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ اعزاز یافتہ صحابیاتؓ)

سوال: حضرت بسرہ رضی اللہ عنہ بنت صفوان قریش میں سے تھیں۔ ان کا حسب ونسب کیا ہے؟

جواب: قریش کے خاندان بنو اسد بن عبدالعزیٰ سے تعلق رکھنے والی اس صحابیہ کا نسب نامہ یہ ہے: بسرہ رضی اللہ عنہ بنت فصوان بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب۔
ان کی والدہ کا نام سالمہ بنت امیہ تھا۔ ان کی شادی مغیرہ بن ابوالعاص سے ہوئی تھی۔
(استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: شہید خیبر حضرت محمود رضی اللہ عنہ بن مسلمہ کا نام کیا تھا جو صحابیہ تھیں؟

جواب: ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بدیلہ، تویلہ یا نویلہ بنت اسلم انصاریہ رضی اللہ عنہ بتایا گیا ہے۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: عرب کے اس نامور پہلوان کی اہلیہ کا نام بتا دیں جسے حضور ﷺ نے تین بار پچھاڑا تھا؟

جواب: عرب کے پہلوان رکانہ نے حضور ﷺ سے اس شرط پر کشتی لڑی کہ ہار گیا تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ حضور ﷺ نے تین مرتبہ اسے پچھاڑ دیا مگر وہ اس وقت مسلمان نہ ہوا۔

ان کی اہلیہ عرب کے مشہور قبیلے بنومزینہ کی سہیمہ رضی اللہ عنہا بنت عمیر (عویمر) تھیں۔ یہ دونوں میاں بیوی ۷ ہجری میں غزوہ خیبر کے بعد مسلمان ہوئے۔ ۱۰ ہجری میں دونوں حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ بعض وجوہات کی بنا پر نبھاہ نہ ہو سکا اور حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ حضرت سہیمہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: حضور ﷺ نے حضرت سہیمہ رضی اللہ عنہا بنت عمیر کو کیا چیز عطا فرمائی تھی؟

جواب: آپ نے حضرت سہیمہ رضی اللہ عنہا کو پچاس وسق کھجوریں عنایت فرمائی تھیں۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: صحابی رسول ﷺ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بن خلیفہ کی صاحبزادی کا نام بتا دیں۔ جنہوں نے صحابیت کا شرف حاصل کیا؟

جواب: ان کے نام میں اختلاف ہے۔ کسی نے بثینہ، کسی نے بنیثہ اور کسی نے نبعیہ لکھا ہے۔ زیادہ تر سیرت نگاروں نے ثبیتہ رضی اللہ عنہا بنت ضحاک رضی اللہ عنہ بتایا ہے۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلے اوس کی شاخ بنوعبدالاشہل سے تھا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: جلیل القدر صحابی حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر جُہنی کی ہمشیرہ کا نام ونسب بتا دیں؟

جواب: اخت عقبہ بن عامر بن عبس بن عمرو بن عدی بن عمرو بن رفاعہ بن مدودعہ بن عدی بن غنم جہنی۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: خطیب رسول حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس انصاری کی صاحبزادی بھی صحابیہ تھیں۔ ان کا سلسلۂ نسب بتا دیں؟

جواب: ان کا نام سیرت نگاروں نے نہیں بتایا۔ سلسلۂ نسب یہ ہے: بنت ثابت بن قیس بن، شماس بن زہیر بن مالک بن امراء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت زائدہ رضی اللہ عنہا کون تھیں؟

جواب: یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ اسلام لائیں اور شرف صحابیت حاصل کیا۔ ان کا نام زیدہ بھی آیا ہے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی کو ایک کنیز عطا فرمائی تھی۔ نام بتا دیجیے؟

جواب: ۷ ہجری میں فتح خیبر کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا تو ان کو ایک کنیز عطا فرمائی۔ ان کا نام رزینہ یا زرینہ تھا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے ان کو آزاد کر دیا۔ تاہم انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت کی۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: صحابیہ حضرت حقہ رضی اللہ عنہا بنت عمرو نے کیا روایت کی ہے؟

جواب: وہ کہتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور قبلتین (بیت المقدس اور کعبہ شریف) کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: حضرت ظبیہ رضی اللہ عنہا بنت براء حضرت براء بن معرور انصاری کی صاحبزادی اور حضرت ابوقتادہ انصاری کی اہلیہ تھیں۔ ان کا نسب کیا ہے؟

جواب: حضرت ظبیہ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب یہ ہے: ظبیہ رضی اللہ عنہا بنت براء رضی اللہ عنہ بن معرور بن صخر بن سابق بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: حضرت خالدہ رضی اللہ عنہا بنت اسود کو حضور ﷺ کی خالہ کیوں کہا گیا ہے؟

جواب: یہ قریش کی شاخ بنو زہرہ سے تھیں۔ حضور اقدس ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا تعلق بھی بنو زہرہ سے تھا اسی نسبت سے حضرت خالدہ رضی اللہ عنہا بنت اسود کو حضور ﷺ کی خالہ کہا گیا ہے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا صحابیات کا شرف حاصل کیا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ نسب قریش)

سوال: رسول رحمت ﷺ نے کس صحابیہ کی اولاد کے لیے دعا فرمائی تھی اور پھر ان کے

چالیس لڑکے اور بیس لڑکیاں پیدا ہوئیں؟

جواب: حضرت بہیہ رضی اللہ عنہا کے لیے۔ بنوبکر بن وائل سے تعلق رکھنے والی اس صحابیہ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ ان کے بیس لڑکے مختلف جنگوں میں شہید ہوئے تھے۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: حضرت جعدہ رضی اللہ عنہا انصار کے خاندان بنونجار سے تھیں۔ حضور ﷺ اکثر ان کے گھر تشریف لے جاتے اور کھانا کھاتے۔ ان کا نسب نامہ کیا ہے؟

جواب: حضرت جعدہ رضی اللہ بنت عبداللہ بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: حضرت رقیقہ ثقفیہ رضی اللہ عنہا طائف کی رہنے والی تھیں۔ ان کے شوہر کا نام بتا دیں؟

جواب: ان کا تعلق بنوثقیف سے تھا اور شوہر کا نام قیس بن امان تھا۔ طائف کے محاصرے کے دوران انہوں نے حضور ﷺ کو پانی میں ستو ڈال کر پلائے تھے۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: قبیلے بنومزینہ کی صحابیہ حضرت جمیل یا جمیلہ حضرت معقل رضی اللہ عنہ بن یسار کی بہن تھیں ان کا سلسلۂ نسب کیا ہے؟

جواب: جمیل (جمیلا) بنت یسار بن عبداللہ بن صغیر بن حراق بن لائی بن کعب بن ثور بن ہرمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن ادبن بن طابخہ بن الیاس بن مضر۔ ان کی شادی ابوالبداح بن عاصم سے ہوئی تھی۔ اس نے کسی وجہ سے طلاق دے دی۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: مشہور صحابی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن انیس جہنی کی اہلیہ کون تھیں؟

جواب: حضرت الفاضلہ رضی اللہ عنہا ان کی اہلیہ تھیں۔ وہ انصار کے کسی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: شہید بدر حضرت معوذ رضی اللہ عنہ و بن عفراء رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی اور حضرت

ربیع رضی اللہ عنہا بن معوذ رضی اللہ عنہ کی بہن فریعہ رضی اللہ عنہا بنت معوذ کا سلسلۂ نسب بتا دیں؟

جواب: فریعہ رضی اللہ عنہا بنت معوذ رضی اللہ عنہ بن عفراء رضی اللہ عنہ حارث بن سواد بن مالک بن غنم۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صحالحات)

سوال: قبیلہ بنو کندہ کی اس صحابیہ کا نام بتا دیں جنہوں نے بڑھاپے میں اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت قشرہ رضی اللہ عنہ بن رواس نے بڑھاپے میں اسلام قبول کیا اور شرف صحابیت حاصل کیا۔ (اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت قیس نے ابتدائی زمانے میں اسلام قبول کیا۔ بتایئے انہیں اور کیا سعادت نصیب ہوئی؟

جواب: قریش کے خاندان بنو مطلب سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت قیس نے دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ ان کا نسب: زینب رضی اللہ عنہا بنت قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف ہے۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ تذکار صالحات)

سوال: بتایئے خادم رسول ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کی اہلیہ کون تھیں؟

جواب: انصار کے خاندان بنو مالک بن نجار سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت نبیط خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کی اہلیہ تھیں۔ ان کے والد کا نام نبیط بن جابر تھا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: قریش کی شاخ بنو سہم سے تعلق رکھنے والی صحابیہ منبہ حجاج سہمی کی بیٹی حضرت ریطہ رضی اللہ عنہا بنت منبہ کی شادی کس سے ہوئی تھی؟

جواب: حضرت ریطہ رضی اللہ عنہا بنت منبہ کی شادی فاتح مصر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص سے ہوئی تھی۔ راوی حدیث حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو ان کے فرزند تھے۔ اس لیے ان کی کنیت ام عبداللہ تھی۔ حضور اقدس ﷺ نے اس گھرانے کے بارے میں فرمایا: کیا اچھا خاندان ہے جو ابو عبداللہ، ام عبداللہ اور

عبداللہ پر مشتمل ہے۔ (صحابہ کرام انسائیکلوپیڈیا۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: مشہور صحابی حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن امیہ ضمری کی اہلیہ کون تھیں؟

جواب: حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن امیہ ضمری کی زوجہ کا نام حضرت سخیلہ رضی اللہ عنہا تھا جو رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ تھیں۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صالحاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی بہن اور حضور ﷺ کی رضاعی خالہ کا نام بتا دیجیے؟

جواب: حضور اقدس ﷺ کی رضاعی خالہ کا نام حضرت سلمٰی سعدیہ رضی اللہ عنہا بنت ابو ذویب تھا وہ بنو ہوازن کی شاخ بنو سعد سے تھیں۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ اس کنیز کا نام بتا دیں جسے شرف صحابیات حاصل ہوا؟

جواب: حضرت سدیسہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: شہید اور جلیل القدر صحابی حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ربیع کی اہلیہ کا نام بتا دیں؟

جواب: حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا بنت حزم انصاریہ شہید احد حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ربیع کی زوجہ تھیں۔ وہ صحابیہ رسول تھیں۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: مشہور صحابیہ حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کی بہن کون تھیں جنہیں صحابیہ کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا بنت حارث انصاریہ حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ ان کا تعلق خزرج کے خاندان مالک بن نجار سے تھا۔

(اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا بنت عامر ہجرت نبوی سے پہلے اسلام قبول کیا۔ بتائیے انہوں نے اپنے قبیلے والوں کو کس بات پر غیرت دلائی تھی؟

جواب: شعب ابی طالب کی محصوری کے بعد حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ جب عکاظ

کے میلے میں لوگوں کو دعوت دی تو ایک دشمن خدا و رسول شجرہ بن فراس نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے پہلو میں نیزہ چبھویا جس سے وہ بھاگ کھڑی ہوئی اور حضور ﷺ نیچے گر پڑے۔ یہ دیکھ کر حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا کو بہت دکھ ہوا۔ انہوں نے اپنے قبیلے والوں کو غیرت دلائی کہ اے آل عامر تمہارے سامنے رسول اللہ ﷺ سے یہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ قبیلے کے ۳ افراد نے شجرہ بن فراس کے تینوں ساتھیوں کو پکڑ کر نیچے گرایا اور خوب مارا۔ حضور ﷺ نے بنو عامر کے ان تینوں کے لیے دعا فرمائی اور وہ مسلمان ہو گئے۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت عتاب رضی اللہ عنہ بن اسید کو مکہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ ان کی کون سی بہن نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت عتاب رضی اللہ عنہ بن اسید کی بہن حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت اسید نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا اور شرف صحابیت حاصل کیا۔ ان کا نسب یہ ہے: عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت اسید بن ابو العیص بن امیہ بن عبد شمس۔ وہ قریش کے خاندان بنو امیہ سے تھیں۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنت قدامہ کے والدین بھی صحابہ میں شامل تھے۔ ان کا حسب ونسب کیا ہے؟

جواب: ان کی والدہ کا نام رائطہ رضی اللہ عنہا بنت سفیان خزاعیہ تھا۔ والد کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: قدامہ رضی اللہ عنہ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ انہوں نے حضور ﷺ سے بیعت بھی کی۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: آنحضرت ﷺ حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت اسعد کے سرپرست بن گئے تھے۔ انہوں نے اس صحابیہ کی شادی کس سے کی؟

جواب: حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت ابو امامہ اسعد بن زرارہ انصاری شوال ۱ ہجری میں انتقال کر گئے۔ ان کی وصیت کے مطابق حضور ﷺ نے حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اپنی سرپرستی میں لے لیا۔ جب وہ جوان ہوئیں تو آپ نے ان کا نکاح

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بن حنیف سے کر دیا۔

(صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضور اقدس ﷺ نے حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا بنت اسعد انصاریہ کی شادی کس سے کی تھی؟

جواب: یہ حضرت ابو امامہ اسعد رضی اللہ عنہا بن زرارہ کی صاحبزادی تھیں۔ حضور ﷺ نے ان کی شادی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی حبیبہ سے کر دی تھی۔ یہ حضور ﷺ کے زیر کفالت تھیں۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: حضرت ابو امامہ اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ کی والدہ کون تھیں اور ان کا کس خاندان سے تعلق تھا؟

جواب: ام اسعد حضرت فریعہ انصاریہ رضی اللہ عنہا حضرت اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ کی والدہ تھیں۔ ان کا تعلق بنو ابجر سے تھا۔ سلسلۂ نسب یہ ہے: فریعہ رضی اللہ عنہا بنت رافع بن معاویہ بن عبید بن جراح۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: بتایئے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کی والدہ کون تھیں؟

جواب: حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا بنت کعب حضرت ابو قتادہ انصاری کی والدہ تھیں۔ ان کا تعلق خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھا۔ کبشہ رضی اللہ عنہا بنت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک ابن ابی کعب عمرو بن قیس بن سواد بن غنم بن عب بن سلمہ خزرجی ان کا سلسلۂ نسب تھا۔ (سیر انصار۔ اسد الغابہ۔ مسند احمد۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت ابی عنبسہ کون تھیں؟

جواب: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت ابی عنبسہ رسول اکرم ﷺ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ روایتوں میں ان کے والد کا نام عُیب بھی آیا ہے۔ (حلیۃ الاولیا۔ اسد الغابہ)

سوال: جلیل القدر صحابی حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت کی والدہ کا نام بتا دیں؟

جواب: حضرت نوار رضی اللہ عنہا بنت مالک انصاریہ حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت کی والدہ تھیں۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج کے خاندان بنو عدی بن نجار سے تھا۔ ان کے والد

کا نام ہال بن معاویہ بن عدی بھی بتایا گیا ہے۔ ان کی شادی بنو نجار کے ثابت بن ضحاک سے ہوئی جو کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے والد تھے۔ وہ شاعرہ بھی تھیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں وفات پا گئیں۔

(انصار صحابیہؓ۔ اسد الغابہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضرت ہند رضی اللہ عنہا اسید نے سورۃ ق حضور ﷺ سے سن کر یاد کی۔ وہ کس صحابی کی بیٹی تھیں؟

جواب: وہ جلیل القدر صحابی حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ ان کا سلسلۂ نسب ہے: ہند بنت اسید بن حضیر الکتائب بن سماک بن عتیک بن رافع بن امراء القیس بن زید بن عبدالاشہل۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: مشہور صحابی حضرت مسطح رضی اللہ عنہ بن اُثاثہ کی بہن حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت اُثاثہ نے غزوۂ احد کے بعد ہند بنت عتبہ کو کیا جواب دیا تھا؟

جواب: غزوہ احد میں مسلمانوں کے نقصان پر ہند عتبہ (جو اس وقت تک ایمان نہیں لائی تھیں) نے خوش ہوتے ہی دل آزارانہ اشعار کہے تھے جن کا مطلب تھا: ''ہم نے تم سے بدر کا بدلہ لے لیا۔ میں اپنے باپ، چچا اور بھائی کی موت پر صبر نہیں کر سکتی تھی۔ مجھے بہت مسرت ہوئی اور میری نذر پوری ہوئی۔ اور وحشی نے میرے درد دل کا علاج کر دیا۔''

حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت اثاثہ نے اسی وقت جوابی اشعار کہے جن کا مطلب ہے:

''تو بدر میں ذلیل ہوئی اور بدر کے علاوہ بھی۔ اے برا کہنے والے کافر اعظم کی بیٹی! اللہ کرے کہ کل صبح تجھ پر معزز اور روشن چہرے والے ہاشمی حملہ کر دیں۔ ہر کاٹنے والی تلوار سے وہ دشمن کو کاٹ پھینکتے ہیں۔ حمزہ رضی اللہ عنہ میرا شیر اور علی رضی اللہ عنہ میرا چیتا ہے۔'' (اسد الغابہ۔ تذکار صالحات)

سوال: صحابیہ فارعہ یا فریعہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کے والد حضرت اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا درخواست کی تھی؟

جواب: خزرج کی شاخ بنو نجار سے تعلق رکھنے والی اس صحابیہ کے والد حضرت اسعد رضی اللہ

عنہ بن زرارہ نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ میرے مرنے کے بعد آپ میری بچیوں کو اپنی سرپرستی میں لے لیں۔ آپ نے ان کی تینوں بچیوں فارعہ رضی اللہ عنہا، حبیبہ رضی اللہ عنہا اور کبشہ رضی اللہ عنہا کی کفالت کی۔ ان کی تربیت فرمائی اور شادیاں کیں۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ تذکار صالحاتؓ)

سوال: حضرت فارعہ رضی اللہ عنہا بنت اسعد انصاریہ کا سلسلۂ نسب کیا ہے؟ ان کی شادی کس صحابی سے ہوئی؟

جواب: حضرت فارعہ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب یہ ہے: فارعہ یا فریعہ رضی اللہ عنہا بنت اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ بن عدس ب عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج۔ ان کی شادی رسول اللہ ﷺ نے حضرت نبیط بن جابر رضی اللہ عنہ سے کی تھی وہ بھی بنونجار سے تھے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ تذکار صالحاتؓ)

سوال: بتائیے وہ کون سی صحابیہ تھیں جن کے والد نے خود کو مسجد نبوی کے ستون سے باندھ لیا تھا؟

جواب: حضرت لبابہ بنت رفاعہ انصاریہ رضی اللہ عنہا۔ ان کے والد حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہا کی کنیت انہی کے نام پر ابولبابہ تھی۔ حضرت ابولبابہ رفاعہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمنذر انصاری نے بنوقریظہ کو اشارے سے بتادیا تھا کہ تم قتل کردیئے جاؤ گے۔ بعد میں انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا تو خود کو مسجد نبوی کے ستون سے باندھ لیا۔ یہ سزا بھگتتے کئی روز ہوگئے تو سورۃ انفال کی آیات ۲۷، ۲۸، ۲۹ نازل ہوئیں۔ جن میں آپ کی غلطی معاف کی گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے انہیں کھولا۔

(القرآن۔ تفسیر ابن کثیر۔ تفہیم القرآن۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: یمن کے قحطانی قبیلے کی شاخ بنوضدا سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت ام مطاع رضی اللہ عنہا کب مدینے آئیں اور کہاں انتقال کیا؟

جواب: حضرت ام مطاع نے ۸ ہجری میں ایک وفد کے ساتھ مدینے آ کر اسلام قبول کیا اور واپس چلی گئیں۔ چند روز بعد کچھ اور مسلمانوں کے ساتھ واپس آ گئیں اور مستقل

مدینے میں قیام کیا۔ بارگاہ رسالت میں وقتاً فوقتاً حاضری دیتی رہتیں۔ کشادہ دست تھیں۔ طویل زندگی پائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کوفہ چلی گئی تھیں۔ حج کے لیے گئیں اور میدان عرفات میں انتقال کیا۔ (طبقات۔ تذکار صالحاتؓ)

سوال: حضرت ام ذر لیلیٰ کون تھیں اور کب اسلام لائیں؟

جواب: یہ جلیل القدر صحابی حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہا کی اہلیہ تھیں۔ دونوں میاں بیوی دعوت توحید کے ابتدائی دنوں میں اسلام لائے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ منورہ سے دور صحرا میں ہندہ نامی گاؤں میں سکونت اختیار کر لی۔ وہیں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہا نے انتقال کیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود نے حضرت ام ذر لیلیٰ رضی اللہ عنہا اور ان کی بیٹی کو امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا یا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خود انہیں مدینہ لائے اور ان کی کفالت کی۔ (صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ام زُفر رضی اللہ عنہا سیاہ رنگ کی دراز قد صحابیہ تھیں۔ انہیں مرگی کے دورے پڑتے تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ سے کیا درخواست کی؟

جواب: وہ مرگی کا دورہ پڑنے پر بیہوش ہو جاتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ! میں مرگی کے مرض میں مبتلا ہوں۔ جب دورہ پڑتا ہے تو میرا بدن کھل جاتا ہے۔ آپ میری صحت کے لیے دعا فرمائیں۔'' آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو صبر کرو اور تمہیں جنت مل جائے۔ اور اگر تم چاہو تو میں تمہاری صحت کے لیے دعا کروں۔'' انہوں نے عرض کیا: ''میں صبر کرتی ہوں لیکن دورہ کے وقت میرا بدن کھل جاتا ہے اور ستر قائم نہیں رہتا۔ آپ دعا فرمائیں کہ میرا بدن نہ کھلے۔'' رسول رحمت ﷺ نے دعا فرمائی۔ (صحیح بخاری۔ تذکار صالحاتؓ)

سوال: حضرت سائب رضی اللہ عنہ بن اقرع ثقفی کی والدہ صحابیہ تھیں۔ نام بتا دیجیے؟

جواب: نام مُلیکہ تھا۔ وہ عطر بیچ کر روزی کماتی تھیں، کم سن بیٹے کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دعا کی درخواست کی۔ آقا حضور ﷺ نے بچے کے سر پر ہاتھ

پھیرا اور دعا فرمائی۔ ام السائب کے نام سے مشہور تھیں۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صالحاتؓ)

سوال: مشہور صحابی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی والدہ نے اپنے شوہر کی وفات پر بیٹے کو حضور ﷺ کے پاس کیوں بھیجا تھا؟

جواب: حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت مالک بن سنان کی غزوۂ احد میں شہادت کے بعد تنگدستی سے مجبور ہو کر اپنے نوخیز فرزند حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو کچھ طلب کرنے کے لیے حضور اقدس ﷺ کے پاس بھیجا۔ وہ مسجد نبوی میں پہنچے تو حضور ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ جو شخص اللہ سے دولت طلب کرتا ہے اللہ اسے دولت عطا کرتا ہے۔ یہ سنتے ہی حضور ﷺ سے کچھ طلب کیے بغیر واپس آ گئے۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اصابہ)

سوال: حضرت ام سنبلہ رضی اللہ عنہا خاندان بنو اسلم سے تھیں اور مدینہ کے نواحی علاقے کی رہنے والی تھیں۔ حضور ﷺ نے انہیں کیا چیز عنایت فرمائی تھی؟

جواب: حضور ﷺ نے انہیں اہل بادیہ یعنی دیہاتی علاقے سے تعلق رکھنے والی فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے حضرت ام سنبلہ رضی اللہ عنہا کو ایک وادی عطیے کے طور پر عنایت فرمائی تھی۔ پھر ان سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کے پوتے نے یہ وادی چند اونٹوں کے عوض خرید لی تھی۔ حضرت ام سُنبلہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی خدمت میں کچھ ہدیے بھی پیش کیے تھے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: بتائیے کس صحابیہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ حضور ﷺ نے تقریباً ایک ماہ بعد پڑھی تھی؟

جواب: مشہور صحابی اور رئیس خزرج حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ کی والدہ ام سعد رضی اللہ عنہا نے وفات پائی تو حضور ﷺ مدینہ منورہ میں نہیں تھے۔ جب آپ تقریباً ایک ماہ بعد واپس تشریف لائے تو آپ کو حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا کی وفات کا بتایا گیا۔ آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ ان کا نام عمرہ بھی بتایا گیا ہے۔ انہوں نے ۵ ہجری میں وفات پائی تھی۔ (سیر انصاریہ۔ مسند احمد۔ تذکار صالحاتؓ)

سوال: مدینہ میں سقایہ آل سعد کس نے بنوایا تھا؟

جواب: صحابیہ حضرت ام سعد عمرہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ نے والدہ کی وفات کے بعد حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی کیا صورت ہے۔ آپ نے فرمایا، پانی پلواؤ۔ چنانچہ انہوں نے سقایہ آل سعد صدقے کے لیے بنوایا۔ (سیر انصاریہ۔ مسند احمد۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: انصار کے قبیلے اوس کی شاخ بنو حارث سے تعلق تھا۔ مشہور صحابی حضرت حویص رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ نام ونسب بتا دیں؟

جواب: حضرت ام ضحاک رضی اللہ عنہا نام تھا۔ سلسلۂ نسب اس طرح سے ہے: ام ضحاک بنت مسعود بن زید بن کعب بن عامر بن عدی بن مجد بن حارثہ بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔ (سیر انصار۔ اسد الغابہ۔ تذکار صالحاتؓ)

سوال: حضرت ام ضحاک رضی اللہ عنہا نے غزوۂ خیبر میں شرکت کی تھی۔ بتایئے انہوں نے کیا خدمات سرانجام دی تھیں؟

جواب: انہوں نے دوران جنگ میں مجاہدوں کے لیے کھانا پکانے، زخمیوں کی تیمارداری کرنے اور میدان جنگ سے تیر اٹھا کر لانے کی خدمات سرانجام دی تھیں۔ حضور ﷺ نے خیبر کے مال غنیمت میں سے انہیں مردوں کے برابر حصہ دیا تھا۔

(سیر انصاریہ۔ اسد الغابہ۔ تذکار صالحاتؓ)

سوال: بتایئے جلیل القدر صحابی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کون تھیں؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا نام عبداللہ تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ہجرت نبوی سے پہلے اپنے وطن یمن سے مکہ آ کر اسلام قبول کیا اور پھر واپس جا کر اپنی اہلیہ کو بتایا تو وہ بھی مسلام ہو گئیں۔ پھر یہ لوگ ۷ ہجری کے شروع میں ہجرت کر کے مدینہ آ گئے۔ (صحابہ کرامؓ۔ انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: جلیل القدر صحابی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام بتا دیجیے؟

جواب: حضرت طیبہ رضی اللہ عنہا بنت وہب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی والدہ

تھیں۔ انہوں نے ہجرت نبوی سے پہلے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے اسلام قبول کیا اور پھر ۷ ہجری میں اپنے وطن یمن سے ہجرت کر کے مدینہ آ گئیں۔ وہیں وفات پائی۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت ام طارق رضی اللہ عنہا رئیس خزرج حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ بتائیے رسول اللہ ﷺ کے گھر تشریف آوری پر انہوں نے جواب کیوں نہ دیا؟

جواب: حضرت ام طارق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے کئی بار سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت چاہی مگر ہم نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ واپس چلے گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور سلام عرض کرو اور آپ کو بتاؤ کہ ہم اس لیے خاموش رہے کہ آپ بار بار ہمیں بلائیں اور ہم پر سلام بھیجیں۔ (اسد الغابہ۔ سیر انصار)

سوال: بنو قضاعہ کی شاخ بنو عذرہ سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت ام کبشہ رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ نے اسلامی لشکر کے ساتھ جانے کی اجازت کیوں نہیں دی تھی؟

جواب: ایک مرتبہ انہوں نے حضور ﷺ سے اسلامی لشکر کے ساتھ جانے کی اجازت چاہی مگر آپ نے انکار کر دیا۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا مقصد دشمن کے خلاف لڑائی میں حصہ لینا نہیں بلکہ میری تمنا ہے کہ زخمیوں کی مرہم پٹی کر دی۔ مریضوں کی تیمارداری کروں اور پیاسوں کو پانی پلاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس سال قحط نہ ہوتا اور میں جہاد فی سبیل اللہ کے لیے روانہ ہوتا تو مجھے اجازت دے دیتا۔“

(اسد الغابہ۔ سیر انصار)

سوال: خاندان بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والی صحابیہ حضرت ام مغیرہ رضی اللہ عنہا کا حضور ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: آپ حضور ﷺ کی بھتیجی تھیں۔ ام مغیرہ رضی اللہ عنہا کے والد نوفل رضی اللہ عنہ بن حارث رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے۔ ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے: ام مغیرہ

رضی اللہ عنہا بنت نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔

(نسب قریش۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: حضرت نوفل رضی اللہ عنہ بن حارث نے حضور ﷺ کو حضرت ام مغیرہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا اختیار دیا تھا۔ بتایئے ان کی شادی کیسے ہوئی تھی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے یہ شادی حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے کر دی۔ یہ صحابی رسول تھے۔ وہ شام سے چند قندیلیں اور تیل لے کر مدینہ آئے۔ جمعہ کی شب اپنے غلام ابوالبراء رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ قندیلیوں میں تیل ڈال کر مسجد نبوی میں لٹکا دے۔ ابوالبراء رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ حضور ﷺ تشریف لائے اور قندیلوں کی روشنی میں مجد نبوی کو بقعۂ نور بے دیکھا۔ بہت خوش ہوئے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے یہ کام کروایا ہے۔ آپ نے دعا دی اور فرمایا: ''اگر میری کوئی اور بیٹی ہوتی تو اسے تیرے ساتھ بیاہ دیتا۔ اس موقع پر حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن نوفل نے عرض کیا: ''میری بیٹی ام مغیرہ رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ جس سے چاہیں اس کی شادی کر دیں۔'' حضور ﷺ نے اسی وقت حضرت ام مغیرہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

(طبقات۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت براء رضی اللہ عنہ بن معرور کی اس صاحبزادی کا نام بتا دیں جس کے گھر حضور ﷺ تشریف لے گئے تھے؟

جواب: یہ رسول اللہ ﷺ کی عقیدت مند اور نیک و صالحہ خاتون حضرت ام مبشر بنت براء رضی اللہ عنہا تھیں۔ ان کا نسب نامہ یہ ہے: ام مبشر بنت براء بن معرور بن صخر بن سابق بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ خزرجی۔

(سیر انصار۔ اسد الغابہ۔ تذکار صالحاتؓ)

سوال: حضرت ام یقظہ رضی اللہ عنہا سابقون الاولون میں سے تھیں۔ بتایئے ان میاں بیوی نے کہاں ہجرت کی تھی؟

جواب: انہوں نے دو ہجرتیں کی تھیں۔ پہلی مرتبہ ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کر گئے۔ پھر حضرت ام یقظہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر حضرت سلیط رضی اللہ عنہ بن عمرو مکہ آئے اور مدینہ ہجرت کی۔ (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: رسول اللہ ﷺ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہا کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو ان کی کس صاحبزادی نے کھانا پیش کیا تھا؟

جواب: حضرت ام عبدالرحمٰن بنت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو بکری کے بازو کا گوشت کھانے کے لیے پیش کیا۔ آپ نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا۔ ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے: ام عبدالرحمٰن بنت ابی سعید خدری بن مالک بن سنان بن عبید بن ثعلبہ بن ابجر بن عوف بن حارث بن خزرج۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر انصار)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس کی کون سی بیٹی صحابیہ تھیں؟

جواب: حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب بن ہاشم کی صاحبزادی تھیں۔ اور حضور ﷺ کی صحابیہ تھیں۔

(اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب)

سوال: بتائیے حفظ قرآن میں کن صحابیات رضی اللہ عنہما کے نام زیادہ نمایاں ہیں؟

جواب: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا نے پورا قرآن حفظ کیا تھا۔ جبکہ ہند رضی اللہ عنہا بنت امیہ، ام ہشام رضی اللہ عنہا بنت حارثہ، ریط رضی اللہ عنہا بنت حبان، ام سعد رضی اللہ عنہا بنت سعد بن ربیع نے قرآن کے بعض حصے حفظ کیے تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا قرأت کے ساتھ (ترنم سے) قرآن کی تلاوت کرتی تھیں۔

سوال: کون سی صحابیہ قرآن کا باقاعدہ درس دیتی تھیں؟

جواب: حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا بنت سعد بن ربیع قرآن حکیم کا باقاعدگی سے درس دیتی تھیں۔

سوال: تفسیر میں کس صحابیہ رضی اللہ عنہا کو کمال حاصل تھا؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو قرآن کی تفسیر بیان کرنے میں کمال حاصل تھا۔

سوال: حدیث اور فقہ کے حوالے سے کن صحابیات رضی اللہ عنہما کے نام زیادہ اہم تھے؟

جواب: حدیث میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ اور ام المؤمنین سیدہ ام سلمہؓ ممتاز تھیں۔ ان کے علاوہ حضرت ام عطیہؓ، حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ، حضرت ام ہانیؓ اور حضرت فاطمہؓ بنت قیس بھی راویان حدیث میں شمار ہوتی ہیں۔ حضرت صفیہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت جویریہؓ، حضرت میمونہؓ، سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ، حضرت ام شریکؓ، حضرت ام عطیہؓ، حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ، حضرت لیلیٰؓ بنت قائف، حضرت خولہؓ بنت تویط، حضرت ام درداءؓ، حضرت عاتکہؓ بنت زید، حضرت سہلہؓ بنت سہیل، حضرت فاطمہ بنت قیس، حضرت زینبؓ بنت جحش، حضرت ام سلمہؓ، حضرت ام ایمنؓ، حضرت ام یوسفؓ اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ فتویٰ دیا کرتی تھیں۔

سوال: علم الفرائض میں کن صحابیہ رضی اللہ عنہا کو مہارت حاصل تھی؟

جواب: علم الفرائض میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خاص مہارت حاصل تھی۔ اور بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم ان سے فرائض اور وراثت کے مسائل دریافت کیا کرتے تھے۔

سوال: علوم الاسرار میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کمال حاصل تھا۔ بتایئے خوابوں کی تعبیر میں کونسی صحابیہ ماہر تھیں؟

جواب: خوابوں کی تعبیر بتانے کے فن میں حضرت اسماء بنت عمیس مشہور تھیں۔

سوال: طب و جراحی میں کن صحابیاتؓ کو مہارت حاصل تھی؟

جواب: حضرت رفیدہ اسلمیہؓ، حضرت ام مطاعؓ، حضرت ام کبشہؓ، حضرت حمنہؓ بنت جحش، حضرت معاذہؓ، حضرت امیہؓ، حضرت ام زیادؓ، حضرت ربیع بنت معوذؓ، حضرت ام عطیہؓ، حضرت ام سلیمؓ کے نام نمایاں ہیں۔

سوال: بتایئے فن شاعری میں کن صحابیاتؓ کے تذکرے ملتے ہیں؟

جواب: شاعری میں حضرت خنساءؓ، حضرت سعدیٰؓ، حضرت صفیہؓ، حضرت عاتکہؓ بن زید،

حضرت ہندؓ بنت اثاثہ، حضرت ام ایمنؓ، حضرت کبشہؓ بنت رافع، حضرت ہندؓ بنت حارث، حضرت زینبؓ بنت عوام کے تذکرے زیادہ ملتے ہیں۔

سوال: کاشتکاری کون سی صحابیاتؓ رضی اللہ عنہا کرتی تھیں؟

جواب: مدینہ کی زیادہ تر انصاری عورتیں کاشتکاری کرتی تھیں۔ کھیتوں اور باغات میں اپنے شوہروں کا ہاتھ بٹاتی تھیں۔ مہاجر عورتوں میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا نام سامنے آتا ہے۔

سوال: لکھنے پڑھنے والی صحابیات رضی اللہ عنہا کون سی تھیں؟

جواب: حضرت شفاءؓ بنت عبداللہ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام کلثومؓ بنتِ عقبہ، حضرت کریمہؓ بنت مقداد لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ حضرت شفاء بنت عبداللہ کتابت بھی کرتی تھیں۔

سوال: چند تاجر صحابیات رضی اللہ عنہما کے نام بتا دیجیے؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت خولاء رضی اللہ عنہا، حضرت ملکیہ ثقفیہ رضی اللہ عنہا، کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ سیر اعلام النساء۔ سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

سوال: میدان جنگ میں صحابیات رضی اللہ عنہا جہاد کے علاوہ اور کون سی خدمات سرانجام دیتی تھیں؟

جواب: صحابیات رضی اللہ عنہا جہاد میں حصہ لیتی تھیں اور ان کی جنگی خدمات میں مجاہدین اور زخمیوں کو پانی پلانا، زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا، مقتولین اور زخمیوں کو اٹھا کر پیچھے خیموں میں لے جانا۔ تیر اٹھا کر دینا۔ خورد ونوش کا انتظام کرنا، قبر کھودنا اور مجاہدین کو جوش دلانا بھی شامل تھا۔ اس کے علاوہ وہ جانوروں کی دیکھ بھال، سامان کی حفاظت، پہرہ اور قیدیوں کی دیکھ بھال بھی کرتی تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: بتایئے کن صحابیات رضی اللہ عنہا نے نمازوں کی امامت کرائی؟

جواب: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا، حضرتت ام

ورقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سعدہ بنت حمامہ نے نمازوں کی امامت بھی کرائی تھی۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النساء۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے صحابیات مبشرات رضی اللہ عنہما کون سی ہیں؟

جواب: یہ وہ صحابیات رضی اللہ عنہما ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے جنت کی خوشخبری دی تھی۔ بعض سیرت نگاروں اور مؤرخین نے ان کی تعداد بیس اور بعض نے ستائیس تک بتائی ہے۔ ان صحابیات میں ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ، ام المؤمنین سیدہ سودہؓ بنت زمعہ، ام المؤمنین سیدہ حفصہؓ بنت عمر، ام المؤمنین سیدہ زینبؓ بنت خزیمہؓ، ام المؤمنین سیدہ ام سلمہؓ، ام المؤمنین سیدہ زینبؓ بنت جحش، ام المؤمنین سیدہ جویریہؓ بنت حارث، ام المؤمنین سیدہ صفیہؓ بنت حیی، ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہؓ، ام المؤمنین سیدہ میمونہؓ بنت حارث، حضرت فاطمہؓ بنت اسد، سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ، حضرت ام رومانؓ، حضرت اسماءؓ بنت ابی بکر، حضرت سمیہؓ بنت خباط، حضرت ام حرامؓ بنت ملحان، حضرت ام سلیمؓ، حضرت ام عمارہؓ، حضرت ربیع بنت معوذؓ، حضرت فریعہ بنت مالک، حضرت ام ہشامؓ بنت حارثہ، حضرت اسماءؓ بنت یزید، حضرت ام سعد کبشہؓ بنت رافع، حضرت ام منذر سلمیٰؓ بنت قیس، حضرت ام ورقہؓ بنت عبداللہ اور حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا شامل ہیں۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ صحابیات مبشراتؓ۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتینؓ)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ نے کن صحابیات رضی اللہ عنہما کو ماں کہہ کر پکارا تھا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے جن خواتین کو ماں کی طرح عزیز رکھا اور ماں کہہ کر پکارا ان میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا (جو آپ کی رضاعی ماں بھی ہیں) کے علاوہ آپ کی رضاعی بہن شیما رضی اللہ عنہا بھی شامل ہے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا گھر کے کاموں میں مصروف ہوتیں تو حضرت شیما رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کو بہلاتیں، نہلاتیں، دھلاتیں اور کپڑے بدلتی تھیں۔ حضور ﷺ نے اپنے تایا حضرت زبیر بن عبدالمطلب کی بیوی حضرت عاتکہ بن وہب کو بھی ماں کہہ کر پکارا تھا۔ حضرت عاتکہ

رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر کو حضور ﷺ میرے چچا کے بیٹے اور میرے دوست فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے چچا جناب ابو طالب کی بیوی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کو بھی اپنی ماں فرمایا۔ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دونوں نے آپ کی پرورش اور نگہداشت میں حصہ لیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد حضور ﷺ کے دادا جناب عبدالمطلب کی بھتیجی، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ، حضرت عقیل رضی اللہ عنہ اور طالب کی والدہ تھیں۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی ساس تھیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو بھی حضور اقدس ﷺ ماں کہہ کر بلایا کرتے تھے۔ یہ دراصل حضور ﷺ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی کنیز تھیں اور آپ کو ورثہ میں ملی تھیں۔ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت بھی کی۔ یہ بھی حضور ﷺ کی پیدائش مبارک سے لے کر لڑکپن، شباب اور پھر دور نبوت سے وصال تک رہیں۔ حضور ﷺ ان سے بے حد محبت کرتے تھے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی بہن حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت ابو ذوہیب کو بھی حضور ﷺ ماں کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ یہ آپ کی رضاعی ماں کہہ کر پکارا کرتے تھے۔

(سیرت حلبیہ۔ اسد الغابہ۔ مواہب اللدنیہ۔ المعارف۔ اعلام النساء)

سوال: آقا حضور ﷺ کی مدینہ طیبہ آمد پر جب انصار کی بچیوں اور عورتوں نے گیت گایا تو آپ ﷺ نے ان سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے ان سے فرمایا، کیا تم مجھ سے محبت رکھتی ہو؟ انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ رسول رحمت ﷺ نے تین بار فرمایا: ”خدا کی قسم! میں بھی تم لوگوں سے محبت رکھتا ہوں۔“ (دختران اسلام۔ اعزاز یافتہ صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ انصار صحابیاتؓ سے محبت کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ انصار کی عورتیں اور انصار کے لڑکے ایک شادی کی تقریب سے آ رہے تھے۔ حضور ﷺ نے ان کو آتا دیکھا تو

کھڑے ہو گئے اور تین بار فرمایا کہ تم لوگ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک انصاریہ اپنے بچے کو ساتھ لے کر آئیں اور آپ نے ان سے یہ گفتگو فرمائی تھی۔ اسی سلسلے میں دوبارہ فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم لوگ مجھے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو۔''

(اسوۂ صحابیاتؓ۔ اعزاز یافتہ صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ نے کن صحابیاتؓ کے لیے دعا فرمائی تھی؟

جواب: نبی اکرم ﷺ نے جن خوش قسمت صحابیات رضی اللہ عنہما کے لیے بارگاہ خداوندی میں دعا فرمائی تھی ان میں ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ، سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراؓ، حضرت فاطمہؓ بنت اسد، حضرت ام رومانؓ، حضرت ام حرامؓ، حضرت ہالہؓ بنت خویلد، حضرت ام عمارہؓ، حضرت رافعؓ بن سنان کی بیٹی حضت ام قیسؓ، حضرت سلمہؓ بنت عاصم بن عدی، حضرت سمیہؓ بنت خباط، حضرت ام زفرؓ، حضرت ام خالدؓ، زوجہ حضرت حبیبؓ اور والدہ حضرت ابو ہریرہؓ شامل ہیں۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ معارج النبوۃ۔ سنن ابو داؤد۔ محمد رسول اللہ ﷺ۔ اسوۂ صحابیاتؓ)

سوال: نبی رحمت ﷺ نے کن صحابیات رضی اللہ عنہما کے نام تبدیل فرمائے تھے؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کا نام عاصیہ سے بدل کر جمیلہ رکھ دیا۔ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا نام برّہ سے بدل کر زینب رضی اللہ عنہا رکھا۔ بزرگ صحابیہ حضرت جثامہ کا نام حسانہ رضی اللہ عنہا رکھ دیا۔

(تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ امہات المؤمنین۔ سیر اعلام النبلا)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے کس صحابیہ رضی اللہ عنہا کو اپنی بھتیجی ہونے کا اعزاز بخشا تھا؟

جواب: حضرت محیاہ رضی اللہ عنہا بنت خالد کو حضور اقدس ﷺ نے اپنی بھتیجی فرایا۔ ایک بار یہ آپ سے ملنے آئیں تو آپ نے ان کے لیے اپنی چادر مبارک بچھا دی۔ انہیں نہایت عزت و احترام سے بٹھایا اور فرمایا: ''یہ میری بھتیجی ہے۔'' ان کے والد حضور ﷺ سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے لیکن اپنے وقت میں وہ لوگوں کو نبی آخر الزماں کی

باتیں بتایا کرتے تھے کہ ایک نبی ہوں گے جن کی قوم ان کی بے قدری کرے گی۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ اسوۂ صحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: رسول رحمت ﷺ نے کن صحابیہ سے ان کے بیٹے کو معاف کر دینے کی سفارش فرمائی؟

جواب: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنے بیٹے کی غلطی پر اسے معاف کر دیں ان کے بیٹے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نزع کے عالم میں تھے مگر ان کی زبان پر کلمہ شہادت جاری نہیں ہوتا تھا اور جان نہ نکلتی تھی۔ حضور اقدس ﷺ کو اطلاع ہوئی تو آپ نے ان کی والدہ حضرت ام علقمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھجوایا کہ میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔ تم آ سکتی ہو یا میں خود تمہارے پاس آؤں۔ یہ پیغام سن کر وہ فوراً بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے ان سے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو وہ کہنے لگیں وہ خود تو اچھا ہے مگر اس نے اپنی بیوی کے مقابلے میں ہمیشہ میری نافرمانی کی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا، اس کی خطا معاف کر دو۔ یہ اس کے حق میں بہتر ہے۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرا دل اس کی طرف سے اس قدر دکھی ہے کہ میرا دل اسے معاف کرنے کو نہیں چاہتا۔ حضور ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''لکڑیاں جمع کرو اور آگ لگا کر اس میں علقمہ رضی اللہ عنہ کو ڈال دو۔'' حضرت ام علقمہ رضی اللہ عنہا گھبرا کر بولیں: ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا میرے بچے کو آگ میں جلایا جائے گا۔'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے عذاب یہ عذاب ہلکا ہے۔ خدا کی قسم! اگر تم اس سے ناراض رہو گی تو اس کی نماز قبول ہوگی نہ کوئی صدقہ۔''

(اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اعزاز یافتہ صحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کے حق میں فیصلہ دیا تھا۔ بتائیے وہ فیصلہ کیا تھا؟

جواب: ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اپنی بیوی سے بچے کو لینا چاہا۔ وہ فوراً حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور فریاد کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا اس بچے پر زیادہ حق ہے۔ کیونکہ میرا پیٹ اس کا ظرف، میری چھاتی

اس کا مشکیزہ اور میری گود اس کا گہوارہ تھا۔ اب اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے تو مجھ سے میرے بچے کو چھین لینا چاہتا ہے۔ آپ نے ان کی فریاد سن کر ان کے حق میں فیصلہ فرماتے ہوئے کہا، جب تک تم دوسرا نکاح نہ کرلو، تم بچے کی سب سے زیادہ مستحق ہو۔ (اسوۂ صحابیاتؓ۔ اعزاز یافتہ صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی خبر کس صحابیہ رضی اللہ عنہا نے سنائی تھی؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی بہن سلمٰی رضی اللہ عنہا (حضور ﷺ کی رضاعی خالہ) حضور اقدس ﷺ سے ملیں تو انہوں نے آپ ﷺ کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی خبر سنائی۔ اس خبر کو سن کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسوں بہہ نکلے۔ (اسد الغابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اعزاز یافتہ صحابیاتؓ)

سوال: حضور اقدس ﷺ کن صحابیات رضی اللہ عنہما کی وجہ سے رو پڑے تھے؟

جواب: جن صحابیات رضی اللہ عنہما کی وجہ سے رسول اکرم ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ان میں حضور ﷺ کی والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا، رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا، رضاعی بہن حضرت شیما رضی اللہ عنہا، پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب، بیٹیاں حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا شامل ہیں۔ آپ ﷺ کے منہ بولے بیٹے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کی بیٹی اور اس بچی کا ذکر سن کر بھی آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے جسے دور جہالت میں زندہ دفن کر دیا گیا تھا۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ معارج النبوۃ۔ طبقات۔ سیر اعلام النبلاء۔)

سوال: نبی اکرم ﷺ نے اپنی خالہ حضرت فاختہ رضی اللہ عنہا بنت عمرو کو ایک غلام عطا فرمایا تو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی خالہ حضرت فاختہ بنت عمرو کو ایک غلام عطا فرمایا اور حکم دیا کہ اس غلام کو نہ قصاب بنانا، نہ

سنارا اور رنہ حجام۔ (اسد الغابہ۔ اعزاز یافتہ صحابیاتؓ)

سوال: حضرت رافع رضی اللہ عنہ بن سنان کی بیٹی کے لیے حضور ﷺ نے کس طرح ہدایت کی دعا فرمائی تھی؟

جواب: صحابی رسول ﷺ حضرت رافع بن سنان کی بیٹی ابھی کم عمر تھی۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا۔ مگر ان کی بیوی نے اسلام سے انکار کر دیا۔ مشکل یہ تھی کہ اب بچی کس کے پاس رہے گی۔ یہ معاملہ حضور ﷺ کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے دونوں کو الگ الگ بٹھایا اور کہا کہ دونوں بچی کو اپنے پاس بلاتے جاؤ۔ دونوں نے بلایا تو لڑکی ماں کی طرف بڑھی۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ''خداوندا اسے کو ہدایت دے۔'' اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ لڑکی کا رخ فوراً باپ کی طرف پھر گیا۔

(سیرۃ النبی ﷺ۔ اعزاز یافتہ صحابیاتؓ)

سوال: بتائیے رسول اللہ ﷺ کی قریشی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کون سی تھیں؟

جواب: نبی کریم ﷺ کی چھ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کا تعلق خاندان قریش سے تھا۔ ان میں سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بنت خویلد، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، کے نام قابل ذکر ہیں۔ (نسب قریش۔ اصابہ۔ طبقات۔ امہات المومنینؓ)

سوال: نبی اکرم ﷺ کی چار ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما غیر قریشی تھیں۔ ان کے نام بتا دیجیے؟

جواب: چار غیر قریشی ازواج رسول یہ ہیں: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ، سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث۔ یہ غیر قریش لیکن عرب سے تعلق رکھتی تھیں۔

(اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضور اقدس ﷺ کی واحد غیر عرب زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا نام بتا دیں؟

جواب: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی بن اخطب آپ کی واحد زوجہ تھیں جو غیر عرب تھیں۔

ان کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ سیئر الصحابیاتؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت کون سی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما زندہ تھیں؟

جواب: سرور کائنات ﷺ کے وصال کے وقت نو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما زندہ تھیں ان میں سے خاندان قریش کی پانچ ازواج سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ غیر قریش لیکن عرب ازواج میں تین ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت حارث اور سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث زندہ تھیں۔ جبکہ غیر عرب زوجہ مطہرہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی بن اخطب تھیں۔ (تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بتایئے نبی اکرم ﷺ نے اپنے نکاح اور اپنی بیٹیوں کے نکاح کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا اور نہ اپنی بیٹیوں سے کسی کا نکاح کر دیا مگر اس وحی کی بنیاد پر جسے جبریل امین میرے رب کی طرف سے لے کر آئے۔'' یعنی تمام شادیاں اللہ کے حکم اور منشاء کے مطابق ہوئیں۔

(عیون الاثر۔ نبی کریم ﷺ کی عائلی زندگی)

وصیتیں اور آخری الفاظ

سوال: ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش نے کیا وصیت فرمائی؟

جواب: آپ نے اپنا کفن بھی زندگی ہی میں تیار کرلیا تھا۔ جب انتقال کا وقت آیا تو فرمایا، میں نے اپنا کفن تیار کر رکھا ہے۔ غالباً عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے لیے کفن بھیجیں گے۔ ایک کفن کام میں لے آنا اور دوسرا صدقہ کر دینا۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کی وفات کے بعد پانچ کپڑے خوشبو لگا کر کفن کے لیے بھیجے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجے ہوئے کفن میں آپ کو کفنایا گیا اور جو کفن سیدہ نے خود تیار کیا تھا وہ ان کی بہن حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا نے صدقہ کر دیا۔ آخری وقت میں ایک نصیحت فرمائی کہ میرا جنازہ نبی اکرم ﷺ کی چارپائی پر لے جایا جائے۔

(معارف۔ جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین۔ مومنات کا قافلہ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے آخری الفاظ کیا تھے؟

جواب: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا جب آخری وقت آیا تو انہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: میرے اور تمہارے درمیان سوکنوں کا رشتہ تھا۔ جس سے ہمارے درمیان کبھی کچھ نوک جھونک بھی ہو جایا کرتی تھی۔ میں نے جو کچھ کہا سنا اسے خدا کے لیے معاف کر دیں۔'' دونوں نے کہا ہم نے معاف کر دیا۔ سیدہ نے فرمایا آپ نے مجھے خوش کیا خدا آپ کو خوش رکھے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث نے کیا وصیت فرمائی؟

جواب: ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ میری تدفین اسی مقام پر کی جائے جہاں مجھے سب سے پہلے حبیب کبریا ﷺ کی خدمت اقدس میں باریابی کا شرف حاصل ہوا تھا۔ یعنی سرف کے مقام پر جو مکے سے دس میل دور مدینے کے راستے پر ہے۔ آپ حج پر تشریف لے گئی تھیں حج سے واپسی پر مکہ کے قریب ہی ان کا

انتقال ہوا۔ وصیت کے مطابق جنازہ سرف لایا گیا اور وہیں دفن ہوئیں۔

(مومنات کا قافلہ۔ ازواج مطہراتؓ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کیا وصیت فرمائی تھی؟

جواب: آپ نے وفات سے پہلے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کو بلا کر فرمایا: ''میرا جنازہ لے جاتے وقت اور تدفین کے وقت پردہ کا پورا لحاظ رکھنا۔ اور سوائے میرے شوہر علی رضی اللہ عنہ اور کسی سے غسل میں مدد نہ لینا'' تدفین کے وقت زیادہ ہجوم نہ ہونے دینا۔'' آپ نے یہ بھی وصیت کی کہ مجھے رات ہی کو دفن کیا جائے۔

(مستدرک حاکم۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے وفات سے پہلے کیا وصیت کی تھی؟

جواب: آپ نے وصیت کی: ''میرے کپڑوں کو خوشبو کی دھونی دینا۔ پھر مجھے حنوط خوشبو لگانا۔ لیکن میرے کفن پر حنوط نہ چھڑکنا۔ اور میرے پیچھے آگ نہ جلانا اور نہ ہی رات کو مجھے دفن کرنا''

(طبقات۔ حلیۃ الاولیا۔ سیرت حلبیہ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آخری وقت میں کیا وصیت کی تھی؟

جواب: آپ نے اپنے بھائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر وصیت فرمائی اور غابہ میں اپنی جائیداد جسے سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کی نگرانی میں دے گئے تھے، اس کو صدقہ کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

(امہات المؤمنینؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

فہرست ماخذ ومراجع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۱	قرآن حکیم	
۲	تفسیر ابن کثیر	حافظ عماد الدین ابوالفدا اء اسماعیل
۳	تفسیہ الکشاف	امام جار اللہ محمد بن عمر زمخشری
۴	تفسیر روح المعانی	علامہ محمد آلوسی بغدادی
۵	تفسیر حقانی	مولانا شمس الحق حقانی
۶	تفسیر ماجدی	مولانا عبدالماجد دریا آبادی
۷	تفسیر مظہری	قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی
۸	تیسیر القرآن	مولانا عبدالرحمٰن کیلانی
۹	تفسیر احسن البیان	حافظ یوسف صلاح الدین
۱۰	تفہیم القرآن	سید ابوالاعلیٰ مودودی
۱۱	تفسیر ضیاء القرآن	پیر محمد کرم شاہ الازہری
۱۲	صحیح بخاری	امام محمد اسماعیل بخاری
۱۳	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج
۱۴	جامع ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی
۱۵	مؤطا	امام مالک بن انس
۱۶	مسند ابی داؤد	اما ابوداؤد
۱۷	سنن نسائی	امام نسائی
۱۸	مسند احمد	امام احمد بن حنبل

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۱۹	طبقات الکبیر	ابن سعد کاتب الواقدی
۲۰	سیرت النبویہ (ابن ہشام)	علامہ عبدالملک بن ہشام
۲۱	سیرت ابن اسحاق	علامہ محمد ابن اسحاق
۲۲	سیرت رسول (الکامل)	علامہ ابن اثیر
۲۳	البدایہ والنہایہ	حافظ ابن کثیر
۲۴	تاریخ طبری	علامہ ابوجعفر محمد بن جریر طبری
۲۵	اصابہ	حافظ ابن حجر عسقلانی
۲۶	تہذیب التہذیب	حافظ ابن حجر عسقلانی
۲۷	اسد الغابہ	ابن اثیر جزری
۲۸	استیعاب	حافظ ابن عبدالبر
۲۹	زادالمعاد	امام ابن قیم
۳۰	روض الانف	امام سہیلی
۳۱	مدارج النبوۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
۳۲	سیرۃ النبی ﷺ	علامہ شبلی نعمانی
۳۳	رحمۃ اللعالمین ﷺ	قاضی سلیمان منصور پوری
۳۴	الفاروقؓ	علامہ شبلی نعمانی
۳۵	سیرت سرور عالم ﷺ	سید ابوالاعلیٰ مودودی
۳۶	سیرت عائشہؓ	علامہ سید سلیمان ندوی
۳۷	سیرۃ الرسول ﷺ	ڈاکٹر محمد حسین ہیکل

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۳۸	اسوۂ صحابہؓ	مولانا عبدالسلام ندوی
۳۹	اسوۂ صحابیاتؓ	مولانا عبدالسلام ندوی
۴۰	سیر الصحابیاتؓ	مولانا سعید انصاری
۴۱	سیر الصحابہؓ	مولانا سعید انصاری
۴۲	رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی	ڈاکٹر محمد حمید اللہ
۴۳	حیاۃ الصحابہؓ	مولانا محمد یوسف کاندھلوی
۴۴	معارف القرآن	مولانا مفتی محمد شفیع
۴۵	کنز الایمان	مولانا احمد رضا خان
۴۶	تاریخ اسلام	شاہ معین الدین احمد
۴۷	دائرہ معارف اسلامیہ	پنجاب یونیورسٹی لاہور
۴۸	اہل کتاب صحابہؓ	مولوی حافظ مجیب اللہ ندوی
۴۹	تذکار صحابیاتؓ	طالب ہاشمی
۵۰	مختصر سیرت الرسول ﷺ	شیخ عبداللہ بن شیخ محمد
۵۱	اسوۂ رسول اکرم ﷺ	ڈاکٹر محمد عبدالحی
۵۲	تاریخ	حافظ ابن کثیر
۵۳	فتح الباری	حافظ ابن حجر عسقلانی
۵۴	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین الہیثمی
۵۵	تاریخ دمشق	ابن عساکر
۵۶	معجم الکبیر	طبرانی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۵۷	تہذیب الاسماء واللغات	علامہ نووی
۵۸	مستدرک حاکم	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ
۵۹	حلیۃ الاولیاء	حافظ ابونعیم اصفہانی
۶۰	سیَر اعلام النبلاء	حافظ علامہ ذہبی
۶۱	سیَر اعلام النساء	عمر رضا کحالہ
۶۲	الادب المفرد	امام بخاری
۶۳	صفۃ الصفوۃ	علامہ ابن جوزی
۶۴	سیرت دحلانیہ	علامہ احمد زینی دحلان
۶۵	سیرت حلبیہ	امام علی برہان الدین حلبی
۶۶	مواہب اللدنیہ	علامہ قسطلانی
۶۷	انساب الاشراف	علامہ احمد بن یحیٰی بلاذری
۶۸	جمہرۃ انساب العرب	ابن حزم
۶۹	دلائل النبوۃ	ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی
۷۰	کنز العمال	علی متقی ہندی
۷۱	وفاء الوفا	سمہودی
۷۲	تفسیر قرطبی	ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی
۷۳	فتوح البلدان	علامہ احمد بن یحیٰی بلاذری
۷۴	المغازی الرسول ﷺ	بشارت علی خان/علامہ واقدی
۷۵	السیَر والمغازی	ابن اسحاق

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۷۶	عہد نبوت کی برگزیدہ خواتینؓ	احمد خلیل جمعہ/مولانا محمد اصغر،
۷۷	جنت کی خوشخبری پانے والی خواتینؓ	احمد خلیل جمعہ/مولانا ثناء اللہ محمود
۷۸	ازواج مطہراتؓ	ڈاکٹر حافظ حقانی میاں
۷۹	ازواج صحابہ کرامؓ	عبدالعزیز شناوی/اہلیہ دانش کمالی
۸۰	خلفائے راشدینؓ	شاہ معین الدین ندوی
۸۱	ازواج مطہراتؓ	حافظ افروغ حسن
۸۲	محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا	ڈاکٹر ذوالفقار کاظم
۸۳	صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا	ڈاکٹر ذوالفقار کاظم
۸۴	صحابیات مبشراتؓ	محمود احمد ظفر
۸۵	امہات المؤمنینؓ	محمود احمد ظفر
۸۶	مومنات کا قافلہ	عبداللہ بدران/ثناء اللہ محمود
۸۷	سیرت فاطمۃ الزہراءؓ	طالب ہاشمی
۸۸	اعزاز یافتہ صحابیاتؓ	نہناز کوثر
۸۹	تذکار صالحاتؓ	طالب ہاشمی
۹۰	مہاجرینؓ	شاہ معین الدین
۹۱	سیرت فاطمۃ الزہراءؓ	علامہ عبدالرؤف منادی/مولانا خالد محمود
۹۲	آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں	مولانا عاشق الٰہی بلند شہری
۹۳	سیر انصار	مولانا سعید احمد انصاریؒ
۹۴	الرحیق المختوم	مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۹۵	صحابیاتؓ	نیاز فتح پوری
۹۶	الوفا	عبدالرحمن ابن جوزی
۹۷	دختران اسلام	عبدالغنی
۹۸	المعارف/سیر انبیاءؑ وصحابہؓ وتابعین	ابن قتیبہ/سلام اللہ صدیقی
۹۹	خصائص الکبریٰ	جلال الدین سیوطی
۱۰۰	حضور ﷺ کی رضاعی مائیں	مفتی محمد خان قادری
۱۰۱	سیرت رسول عربی ﷺ	علامہ نور بخش توکلی
۱۰۲	ضیاء النبی ﷺ	پیر محمد کرم شاہ الازہری
۱۰۳	شفا	قاضی عیاض
۱۰۴	مشکوٰۃ المصابیح	ولی الدین محمد بن عبداللہ
۱۰۵	تاریخ اسلام	حافظ شمس الدین محمد بن احمد الذہبی
۱۰۶	تاریخ ابن کثیر	حافظ ابن کثیر
۱۰۷	نبی کریم ﷺ کے عزیز واقارب	محمد اشرف شریف۔ ڈاکٹر اشتیاق احمد
۱۰۸	تاریخ الجامع	منصور علی ناصف
۱۰۹	نسب قریش	مصعب زبیری
۱۱۰	شاعرات العرب	المکتبۃ الاسلامی
۱۱۱	طبقات الحفاظ	جلال الدین سیوطی
۱۱۲	عقد الفرید	ابن عبدالبر
۱۱۳	عیون الاثر	ابن سید الناس

انسان دوست شخصیات
علوم القرآن
اعمال
تصویر کے شرعی احکام
بیانات جمیل
ہمارے عائلی مسائل
تحفۂ اخلاق
مجموعۂ بیانات
گھریلو جھگڑے اُن کا حل

Designed by: Mehar Alam

فرید بُک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.
Corp. Off.: 2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, N. Delhi - 2
Phones : 23289786, 23289159 Fax :23279998 Res.: 23262486
E-mail : farid@ndf.vsnl.net.in Websites : faridexport.com, faridbook.com

Rs. 190/-